UNIVERSAL LIBRARY

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنّف



طبع اول

۵۰۰ جلد

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولہای عجم مترنم

باسناد متقدمین و متاخرین مسلمۃ الاستناد و برای ہریک لفظ

ترجمہ با محاورۂ زبان اردو مع اسناد کلام زبانداناں ہند

(جلد چہارم)

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب سرکار آصفیہ

(الف مقصورہ)

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد نسخہای

این کتاب کہ طبع میشود آنراہم وقف کردہ ایم ہرکس اختیار دارد کہ بپابندی عقود

مندرجۂ اعلان کہ بر آخر کتاب چاپ شدہ است ازین منتفع بشود

سنہ ۱۳۲۸ ہجری مطابق سنہ ۱۳۱۹ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

وقف

تحفہ

اعزاز وشکرانہ اعزاز

اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوندکریم کاشکرگزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلّص کو اپنے سرپہ لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہزاکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنرجنرل ہند کاشکریہ اداکرتاہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون - صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴- جون ۱۹۰۹ع مجھ کو اطلاع دیتے ہین کہ ہزاکسلنسی آپ کا شکریہ اداکرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اونکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون
کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس
طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے -

(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور
پرنور سرکار نظام اوام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار
ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب
کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پانسو روپیہ کا انعام صلۂ
تالیف عطا کیا جائے (دیکھو مراسلۂ معتمد فینانس نشان (۳۰۹۱) مورخہ ۱۶- ابان ۱۳۱۸ف
موسومہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ)

(۵) حیدر آباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر
معین المہام صیغہ تعلیمات و عدالت و طبابت و امور عامہ) کی علم دوستی کا بھی شکر گزار
ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی
انعام مقرر فرمایا ہے -

شکریۂ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی
صرفہ بقدر الہیا ۵ سکۂ محبوبیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ اسوقت
تک تقریباً ال ناگ سکہ محبوبیہ - لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے
مین نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھا کر جملہ نسخہای مطبوعہ کو

مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کردیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور بکمال اہتمام کے ساتھ چھ مہینے مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون۔ وہو علیٰ کلّ شیٍٔ قدیر

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نایطی

(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الحمد للہ کہ نوبت بہ آغاز چارمی جلد این کتاب رسید چار تا کتب دیگر است کہ ورای ہفتاد کتب متذکرۂ جلد ہای ماضیہ در ماخذ این داخل شدہ۔

(۱) تحفۃ السّعادت ۔ مجتہ یادگار محمود ابن شیخ ضیاست کہ در سنہ نہصد و شانزدہ ہجری نبوی در فارسی زبان تالیفش کرد کہ مخصوص بزبان فارسی و عربی است و خال خال از لغات ترکی ہم بحث کند۔ و بر سہ صد و بست و دو صفحات شامل ۔ چاپ نشد ۔ حالا نایاب است ۔

(۲) حدائق البلاغہ ۔ از تالیفات شمس الدین فقیر تخلص است در فن بلاغت کہ در فارسی زبان تالیفش کردہ ما در تعریفات صنائع و بدائع ازین رسالۂ مختصر مددی گرفتہ ایم ۔ در مطبع منشی نولکشور و مطابع دیگر ہم چاپ شدہ است ازان بدست می آید۔

(۳) قوانین دستگیری ۔ نتیجۂ دیدہ ریزی مولوی غلام دستگیر مرحوم مدراسی است کہ در فارسی زبان جامع قواعد فارسی است و ورای آن چیزہای دیگر را ہم متعلّق بہ فن ادب فارسی جمع

کرده است بخیال ما خیلی مفید و مستند است کتابیست مبسوط و محتوی بر شش صد و چهل و چهار
صفحه و در سنه هزار و دو صد و شصت و شش هجری تالیفش کرده و در مطبع مولائی حیدر آباد حلیه
انطباع در بر کشیده حالا کم یاب است نسخه های بسیار در کتب خانه نواب صولت جنگ بهادر
امیر حیدر آباد دکن موجود -

(۴) کشّاف اصطلاحات الفنون - مؤلفه محمّد علی بن شیخ علی تهانوی که در سنه هزار و دو صد و
هفتاد و هشت هجری در عربی زبان چاپ شد ما در تعریف بعض اصطلاحات مددی ازین
می گیریم کتابیست خیلی مبسوط در دو جلد و هزار و پانصد و شصت و دو صفحات شامل نسخهٔ مطبوعه اش
از ایشیاتک سوسایتی کلکته بقیمت مناسب بدست می آید -

نشان سلسله	نشان سلسلهٔ مجلد	نام کتاب	مختصر اسم	نشان سلسله	نشان سلسلهٔ مجلد	نام کتاب	مختصر اسم
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱،۷	تحفة السعادت	تحفه	۳	۳،۷	قوانین دستگیری	دستگیری
۲	۲،۷	حدائق البلاغت	حدائق	۴	۴،۷	کشّاف الاصطلاحات	کشّاف

(۱) اخکوش | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف اخکوک است که می آید۔ بفتح اوّل و کاف عربی بمعنی زرد آلوی نارسیده و بقول برہان ۔ ۔ ۔

(۲) اخکوک | بروزن مفلوک زرد آلوی نارسیده و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

(۳) اخکوکش | مرادف (اخکوش) صاحب جامع بر نمبر (۲) قانع و صاحب شمس نسبت نمبر (۲) بصراحت نوشته که بکاف تازیست دگو یکه عربیت و صاحب انند ہر سه را فارسی قرار دہد ہمچنین صاحب سراج و سروری نسبت (۲) فرماید که ہر دو کاف آن تازیست (حکیم اسدی ؎) ز فیروزه و از زمرّد دگر ؛ نماینده اخکوک نورس ببر ؛ (شیخ آذری ؎) تلخ تر شست او ببعض دگر ؛ اندر اخکوک و دانه اش منگر ؛ مؤلف گوید که (کوک) بقول برہان بمعنی گنبدی آمده پس عجبی نیست که فارسیان (اخ) را که بمعنی خوش است بالفظ (کوک) مرکب کرده برای زرد آلو که میوۂ مدوّر است نام نہاده باشند و این کنایه باشد و در نمبر (۳) شین زائد باشد که بقاعدۂ فارسی می آید و عجبی نیست که (اخکوش) مخفف (اخکوک) باشد که بزیادت شین (اخکوش) شد واللہ اعلم (اردو) دیکھو آلوی زرد۔ اس کا ترجمہ زرد آلوی خام۔ کچّا زرد آلو (مذکر)

اخگر | بقول بہار بکاف فارسی بوزن اختر انگشت افروخته فرماید که گره و لاله از تشبیہات اوست مؤلف گوید که تخم ہم (میر محمد افضل ثابت ؎) ثابت زسوز عشق دلم وانمی شود ؛ گرد ملال درگره اخگر من است (ابوطالب کلیم ؎) گرم رو رنگ مکان گیر دو در اثنای سلوک ؛ لاله اخگر تاب از میر سد نیلوفر است ؛ (ظہوری ؎)

تخم ز اخگر نه فشان سینه اگر کاشتهٔ ؛ راحت انبار کند دل مگر از خرمن داغ ؛ و بقول صاحب برهان و جامع و هفت (۱) پارهٔ آتش رخشنده را گویند و بعربی جمره خوانند و (۲) کنایه از مادهٔ عشق و عاشقی هم صاحب شمس و رشیدی با بهار متفق و صاحب سروری در معنی اوّل با برهان همزبان - صاحب ناصری گوید که اگر چه در برهان بمعنی پارهٔ آتش است ولیکن تحقیق آنست که انگشت افروخته باشد یعنی زغالی که آنرا روشن کنند و آتش گیرد - و خان آرزو در سراج فرماید که انچه رشیدی انگشت افروخته گفته خطاست زیرا که اخگر پاره ایست از آتش خواه از انگشت باشد یا از هیزم صاحب مؤید الفضلا نوشته که انگشت افروخته و سوزان باشد و بحوالهٔ فرهنگ قواس فرماید که بمعنی آتش مؤلف عرض کند که ما را فی الجمله با برهان اتّفاق است اگر چه طرز بیانش هم کاشف حقیقت نیست بتحقیق ما اخگر چیزیست که از آتش روشن در هوا می جهد و شک نیست که آن در حقیقت پارهٔ آتش است و صلاحیت آن دارد که در چیز دیگر آتش افگند ولیکن بعد از ان که بصورت اخگر جدا شود دیر نماند و افسرده شود فارسیان این را زائیدهٔ آتش گفته اند چنانکه حکیم سنائی گفته (ـــہ) دل اوست انگشت و کین تند آتش ؛ ز انگشت و آتش چه زاید جز اخگر ؛ آنانکه اخگر را انگشت افروخته گفته اند خطا کرده اند که نه تخصیص با انگشت دارد و نه با هیمه یا چیز دیگر - هر چیز که صلاحیت (آتش گرفتن) دارد بعد از آتش گرفتن آن که سبک و لطافت در هوا بپرد - اخگر است و اگر همین جرم لطیف در خاکستر پنهان باشد هم او را اخگر گویند - چنانکه صائب گفته (ـــہ) در سیه خانهٔ افلاک دلی روشن نیست ؛ اخگری در ته خاکستر

این گلخن نیست ؛ (ظہوری ۵) خسی در آتش او پیکر من ؛ دل من اخگر خاکستر من ؛ سنجیال ما این مرکب است از اَخ وگر - صاحب برہان بر (جشن سدہ) گوید کہ جشنی است کہ فارسیان در روز دہم بہمن ماہ کنند ودران روز آتش بسیار افروزند این جشن را ہوشنگ بن سیامک بہم ساتید بواسطۂ آنکہ روزی باصدکس بطرف کوہی رفت ناگاہ ماری قوی جثّہ بنظرش درآمد چون ہرگز مار ندیدہ بود متعجّب شد وسنگی برداشت وبجانب مار انداخت آن سنگ خطا شدہ بر سنگ دیگر خورد وآتش ازان سنگ بجست وبر خس وخاشاک افتادہ ماررا بسوخت چون درآن زمان ہنوز آتش ظاہر نشدہ بود ہوشنگ باہمراہان از پیدا شدن آتش خرّم وشادان گردید وجشنی عظیم کرد (الخ) فارسیان (اخ) درحالت شادمانی وخوشی و درمحلّ آفرین گویند وبمعنی خوش ہم آمدہ کہ گذشت دگر) در فارسی کنندہ وسازندہ بمعنی فاعلیّت آمدہ (کذا فی البرہان) پس معنی لفظی اخگر خوش کنندہ باشد وبلحاظ واقعات تاریخی کہ بالا گذشت ہمین شرارہ باعث آن جشن شد وفارسیان اخگرش نام کردہ باشند واللہ اعلم ونسبت معنی دوّم عرض میشود کہ استعارہ باشد وبس

(اردو) (۱) اخگر - فارسی - اردو مین مستعمل (بقول امیر (مذکّر) انگارا - چنگاری (ناسخ ۵) پارہ ہاے دل سوزان مری آنکھون مین نہین ؛ نکلے ہین روزن مجمر سے یہ اخگر باہر ؛ (۲) عشق کی چنگاری (مونث) شرر عشق (مذکّر) کہہ سکتے ہین

(۱۲۳۱) اخگر افتادن	استعمال - بمعنی بیرون جستن شرر وسرزدن اخگر باشد چنانکہ

ظہوری گوید (ع) ازین سوزی کہ در مغز جگر دارم ہمیدانم ؛ کہ گاہ گریہ از مژگان چرا اخگرہمی افتد ؛ (اردو) چنگاریان جھڑنا۔

اخگر اندازی کردن مصدر اصطلاحی (۱۲۴۲)

از قبیل دانہ انداختن بر زمین باشد یعنی ظاہر کردن و پیدا کردن اخگر چنانکہ ظہوری گوید (ع) اشک ریزان تو افگند آتش در جگر ؛ کو سمندر تا برایش اخگر اندازی کنند ؛ (اردو) چنگاریان برسانا۔ چنگاریان جھاڑنا۔ چنگاریان نکالنا۔

اخگر بر آوردن استعمال۔ پیدا کردن (۱۲۴۳)

و بیرون آوردن اخگر باشد (ظہوری ع) ز اشکی کہ بر شعلہ دامن کشید ؛ ز تف سینہ اخگر بر آوردہ ام ؛ (اردو) دیکھو اخگر اندازی کردن۔

اخگر بر سراب شکستن (مصدر اصطلاحی) (۱۲۴۴)

بمعنی اخگر از سراب پیدا کردن وکنایہ باشد از کار عجیب و غریب و ناممکن کردن۔ (انوری ع) گو ہر خنجر چو شد لعل بخون گفتہ ؛ لعب ہوا بر سراب اخگر آذر شکست (اردو) دیکھو آتش از آب افروختن و آب از آتش بر آوردن) پانی مین آگ لگانا۔ بقول صاحب آصفیہ ناممکن بات کرنا۔ اعجاز دکھانا (معروف ع) آگ پانی مین اب لگائی ہے ؛ دیکھیئگا ذرا ہنر میرا ؛

اخگر در پیراہن کردن مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر بمعنی بی آرام و بیقرار کردن مؤلف گوید کہ اگرچہ سندی پیش نشد ولیکن این کنایہ درست است کہ چون شرارہ در پیراہن افتد پیرہن پوش بیقرار شود و آرام از دست دہد ازہمین معنی حقیقی کنایہ باشد (اردو) بے قرار کرنا۔ چھاتی مین آگ لگانا (میر ع) معشوق مین کی گرمی بھی اسے تیر قیامت ہے ؛ چھاتی

سے گلے لگ کر تک آگ لگاتے ہین ؛ صرف
(آگ لگانا) بھی بے قرار کرنے کے معنون مین
مستعمل ہے (اسیر سہ) دیتا ہے مزے
بہاگ کیا کیا ؛ دیپک نے لگائی آگ کیا کیا ؛
دیکھو آگ لگانا - امیر اللغات)

انگر دمیدن استعمال - بمعنی پیدا شدن (۱۷۲۵)
انگر باشد چنانکہ ظہوری گوید (سہ) شعلہ میگرد
نگاہ از گریہ ہای آتشین ؛ می فشانم دانہ اشکی
و انگرمی دمد ؛ (اردو) چنگاریان نکلنا۔

انگر زائیدن (مصدر اصطلاحی) بمعنی (۱۷۲۶)
پیدا شدن انگر و شرارہ باشد سند این از کلام
حکیم تبریزی بر لفظ انگر گذشت (اردو)
شرارے نکلنا -

انگرستان استعمال - بقول بہار و آنند
معروف مؤلف گوید کہ جائیکہ انگر و شرارہا
بکثرت باشد از قبیل گلستان و نیستان مخفی
مباد کہ استان ، بکسر اول بر وزن نشان جای
انبوہی و بسیاری چیزہاست (برہان) (ظہوری
سہ) می تواند شعلۂ آہم پر پروانہ شد ؛ کو سمندر
تا بگویم انگرستان نوی ؛ (اردو) وہ جگہ
جہان چنگاریون کی کثرت ہو - مؤنث -

(۱۷۲۷) **انگر شدن** استعمال - بمعنی قرار یافتن
انگر باشد (ظہوری سہ) لالہ و غنچہ چرا شعلہ و
انگر نشوند ؛ دری از گلخن ما باز بروی چمن است ؛
(ولہ سہ) در گلستان بر گل صحبت نشینم از
غبار ؛ نفس انگر شد تف آہم صبا را گرم کرد ؛
(اردو) انگر ہونا - شرارہ بنجانا -

(۱۷۲۸) **انگر فشاندن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بر آوردن انگر باشد و در سند ظہوری
کہ بدست آمد انگر بمعنی دوم مش مستعمل کہ بجای
خورش گذشت (سہ) بجای خود نفشاندیم
شعلہ و انگر ؛ در آتشیم ازین جوش خام حیف
چہ حیف ؛ (اردو) چنگاریان نکالنا - شرر
افشان ہونا -

(۱۲۵۹) **اخگر گریستن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی برآوردن شرارۂ عشق از چشم وکنایہ باشد از گریۂ اشک گرم واشک خونین کردن چنانکہ ظہوری گوید (ـــہ) اگر ہمان من گرد دسمندر؛ بگریم از براتش اخگری چند (اردو) اشک گرم۔ اشک خونین برسانا۔ آنکھوں سے چنگاریان جہاڑنا اس کا لازم (آنکھوں سے چنگاریان اڑنا) اردو مین مستعمل ہے (دیکھو امیر اللغات)

(۱۲۶۰) **اخگری دانستن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی خبردار و واقف بودن از طریقہ برآوردن شرر چنانکہ ظہوری گوید (ـــہ) فسردگان بہ تمنّا پزی عجب جوشند؛ شرار شعلۂ دل باید اخگری دانند؛ (اردو) شرر افشانی سے واقف ہور ہنا۔

اخگل بقول صاحبان برہان وسراج وجہانگیری ورشیدی وہفت بفتح اوّل وضم کاف فارسی وسکون ثانی ولام داسۂ گندم وجو را گویند یعنی خس ہای سر تیز کہ بر سر خوشۂ گندم وجَو می باشد صاحب سروری فرماید کہ ہمین را داس وداسہ ہم گفتہ اند وصراحت نہ کردہ است کہ کاف فارسی است وصاحب ناصری این را بذیل اخگر آوردہ واخکم را کہ بکاف عربی است بعد این ذکر کردہ وصراحت نفرمودہ کہ بکاف فارسی است ومعناً ہمزبان برہان۔ صاحب جامع فرماید کہ بمعنی دوّم داس باشد وبرداس بر نمبر (۲) نوشتہ کہ خارہای بلندی کہ در سر خوشۂ گندم وجَو بود وصراحت کاف فارسی کردہ وصاحب شمس گوید کہ صاحب نسخۂ قدیم سامی بفتح الف وکاف (ادر نہ اخکل) آوردہ مؤلّف عرض کند کہ جز این نیست کہ این مرکّب است از (اخ) و (گل) کہ بمعنی (گل خوش) باشد بتقدیم صفت ودر خوشۂ گندم وجو ہمین یک چیز است

کہ آنرا گل گندم وجو خوانند - (اردو) بال - بقول آصفیہ گیہون وغیرہ کا خوشہ
سِٹّہ (مونث) اور سٹّا پر فرماتے ہین کہ جوار کی بوندی - جوار کا خوشہ - بہٹّا (مذکر) ہم
کہتے ہین کہ بقول آصفیہ بال یا سٹّا عام ہے جس مین دآس داخل ہے - اردو مین اسکے
لئے خاص لفظ ہمکو نہین ملا - دکن مین اسکو (بالی کا طرّہ) کہتے ہین - صاحب تذکیر
وتانیث نے لفظ (بال) پر لکھا ہے کہ اسکو بالی بہی کہتے ہین - ہمارا خیال ہے کہ غلطی
عام کی وجہ سے بال یا بالی خوشہ کو کہنے لگے ورنہ یہ دونون لفظ فی الحقیقت اخگل کا ترجمہ
ہین اس لئے کہ گیہون اور جو اور مکّا کا پہول بہی چیز ہے جو بالون سے مشابہ ہے
اور خوشہ سے پہلے اسی کا ظہور رہوتا ہے - اور فی الحقیقت یہی پہول ہے اور اسکے
بعد خوشہ مین جو دانے پیدا ہوتے ہین وہ اسی پہول کے پہل ہین - ہمارے اس خیال
کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ صاحب ساطع نے لفظ بال پر لکھا ہے کہ بال وہ
ریشہ ہے جو خوشہ پر ہوتا ہے (سنسکرت)

اخگوژنہ | بقول صاحب جامع بکاف فارسی بر وزن (دہ سوزنہ) تکمۂ کلاہ وجامہ
وغیرہ وصاحب رشیدی ہم بکاف فارسی ذکر این کردہ مؤلّف گوید کہ ما صراحت
کامل بر اخگوبہ کردہ ایم واز ماخذہم بحثی - (اردو) دیکھو (اخگوبہ)

(۱) **اخلاص داشتن** | استعمال (۲) باضافت اخلاص بمعنی محبت خالص داشتن
(۲) **اخلاص قلبی داشتن** | مخفی مباد کہ اخلاص لغت عرب است بقول صاحب
منتخب پاک وخالص کردن دوستی وعبادت بی ریا وسمعت کردن (الخ) دوریکجا

(۱۶۱)

بمعنی حاصل بالمصدر و قلب ہم لغت عرب است بمعنی دل پس یای نسبت بر و زیادہ نمودہ با مصدر داشتن استعمال کردہ اند چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ (نثر) ہمہ بزرگان بخاطر خوبیہای پدرم اخلاص قلبی ہمین دارند" (اردو) (۱) اخلاص رکھنا۔ بقول امیر محبت و دوستی رکھنا خصوصیت رکھنا (میر حسن ؎) خون ہو کر بہے طرف تیرے ÷ تجھسے رکھتی تھی دل جگر اخلاص ÷ ہم عرض کرتے ہین (۲) (دلی محبت رکھنا) کہہ سکتے ہین۔

(۱۳۷) اخلاق آمدن (مصدر اصطلاحی) بمعنی واقع شدن خوش خوئی است چنانکہ انوری گوید (؎) عمر نوحت باد و شغلت فارغ از طوفان عزل ÷ گرچہ اخلاق ترا اخلاق کنعان آمدہ است ÷ مخفی مباد کہ اخلاق لغت عرب است بفتح اول و بقول صاحب منتخب جمع خلق بمعنی خویہا (الخ)، فارسیان این را بمعنی خوش خوئی استعمال کنند (اردو) اخلاق (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - خلق کی جمع اردو مین بیشتر بجای واحد بولا جاتا ہے - انسانیت ملنساری - مروّت - آو بھگت (ناصر ؎) ہم کیا اجی دم بھر تھا آفاق تمھارا ÷ ایجان ہمین یاد ہے اخلاق تمھارا ÷ ہم عرض کرتے ہین کہ (اخلاق آمدن) کا ترجمہ - اخلاق پیدا ہونا -

اخلکندر بقول صاحب ناصری و انند بازیچۂ اطفال مؤلف گوید کہ ہمان (خلکندر) کہ گذشت ما صراحت ماخذ و تعریف کامل این در آنجا کردہ ایم مخفی مباد کہ (کندر) بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث بمعنی ظرف گلی باشد - مرادف (کندو - بود) کہ ذکرش در بیان ماخذ ہمدر آنجا گذشت پس (اخلکندر) مرادف (اخلگندو) ست (اردو) دیکھو (خلکندر)

اخلکندو | بفتح اوّل ولام وکاف وسکون ثانی ونون ودال ابجد مضموم بواو زده همان (اخگلندو) است که گذشت صاحبان برهان ورشیدی وجهانگیری وهفت وجامع ذکراین کرده اند وما همراه انتخاب ذکراین وصراحت ماخذکرده ایم (اردو) دیکھو اخلکندو

اخلکنده | بقول صاحب شمس بفتح الف ولام وکاف تازی وضمّ دال وسکون نون بازیچهٔ مدوّر با دسته که ازمس یا چوب سازند وسنگریزها دران کنند وبجنبانند تا طفلان بدان مشغول شوند چنانکه فخری گوید (ع) بسان طفلگان ازاخلکنده ٭ مؤلف گوید که همان (اخلکندو) که گذشت دیگرکسی ذکراین نکرد حیف است که صاحب شمس ازبرای این هم همان سند شمس فخری پیش کردکه ذکرش بر (اخلکندو) کرده ایم وعرض کنیم که ازتحقیق ماخذکه بر (اخلکندو) گذشت متحقّق شدکه جزء لاینفک این (کندو) باشد و (کنده) بمعنی کندو نیامده واز اہل تحقیق کسی باصاحب شمس نیست وسندی که ازکلام شمس فخری پیش کرده است درمصرع ثانی آن (اخلکندو) را بتحریف (اخلکنده) نقل کرده است وای برتحقیق که همان یک شعراستادی را مدّعیان برچهار لغت (اخگلندو) و (اخلکندو) و (اشکلندو) و (اخلکنده) به تحریف لفظی بکارخودگرفته اند وما صراحت کامی برلفظ اخلکندو کرده ایم که ازدیوان شاعرمغفورصرف (اخلکندو) ثابت می شود واین سند همانست و بس و (اخلکنده) چیزی نیست مگرتحریف (اردو) دیکھو اخلکندو —

اخلور | بقول صاحب برهان وهفت وانند بالام بروزن مخمورخرنوب نبطی باشد وآن میوه ایست سرخ بسیاهی مائل بشکل گردهٔ گوسپند وآنرا بشیرازی (کورزن) گویند وآن میوهٔ

کبر باشد با سرکه پرورده کنند و خورند و صاحب محیط بر کوزر به زای معجمه سوم گوید که ثمر خرنوب
است و بر خرنوب فرماید که بضم اول و سکون رای مهمله و ضم نون و سکون واو و بای موحده
چار نوع است شامی نبطی - مصری و هندی و بر خرنوب نبطی گوید که این را بفارسی
گرده و جبیک و جیلاک و در شام و مغرب ینبوت نامند و ثمر این شبیه به گردهٔ کوچک سرد
و خشک در دوم و گویند در سوم و بقول شیخ در خشکی و تجفیف و برودت شاید تر وی لذع و
تخم آن بسیار قابض و منافع بسیار دارد مؤلف گوید که (خلو) بر وزن نمو نام ثمری
است که بقول بعض شبیه شفتالوست و در اقسام آلو شفتالو را بحیثیت هیئت و رنگش با
گردهٔ گوسفند شباهت کلی است پس عجبی نیست که فارسیان الف وصلی در اول این آورده
اخلو کردند و بمناسبت الف ضمهٔ اول را بفتح بدل کرده خای معجمه را ساکن کردند و در آخر آن
رای مهمله زیاده کردند - بجز این چیزی دیگر بفهم ما نمی آید و صاحبان تحقیق خصوصاً صاحب
محیط اخلور را ذکر نکرده و هیچ بر نگشود که این لغت کدام زبان است (اردو) ایک میوه جو بکرے
کے گرده کے مشابه ہوتا ہے - سرخ رنگ مائل بسیاہی - ہماری راے مین وه شفتالو ہے
یا مشابه به شفتالو - افسوس ہے کہ ہمکو اسکا اردو ترجمه اطبا سے نہ ملا -

اخلوک بقول صاحب ہفت قلزم بفتح اول و سکون خا و ضم لام بواو رسیده و کاف زده
زردآلوی نارسیده را گویند و ہمین لفظ بکاف سوم بہمین معنی بجای خودش گذشت و تا
ذکر ماخذش ہم ہمدرآنجا کرده ایم - اگرچه درینجا شاہدی دیگر بر دعوای صاحب ہفت نیست
و سندی ہم پیش نشد ولیکن اگر لام سوم را بقول صاحب ہفت قلزم معتبر داریم اصل این

خلوست بر وزن غلو بضم اول که بقول برہان بمعنی آلوست و آن میوه ایست معروف شبیه شفتالو (الخ) فارسیان کاف تحقیر بوجہ نارسیدگی آن در آخر زیاده کرده باشند و الف وصلی در ابتدا و اللہ اعلم (اردو) دیکھو اخکوک -

اخم | بقول بہار واننده بالفتح چین و شکن که بر روی و پیشانی افتد (ملا طغرا ع) میکند نازک دلان را صحبت بدخو ملول ؛ فرو را چین جبین از اخم روی مسطر است ؛ خان آرزو در چراغ فرماید که بالفتح و سکون خا و میم چینی که بر پیشانی و ابرو افتد و بزیادتی ہای مختفی ہم آمده مؤلف گوید که خم بمعنی کج و کجی است و چینی که برابرو یا جبین می افتد بمقابلۂ حالت غیر آن فی الجملہ بر سطح راست کجی پیدا کند بخیال ما میرسد که فارسیان الف وصلی در اول این آورده (اخم) کردند و فتح خای معجمه را بالف داده خارا ساکن ساختند و بمعنی مطلق چین و شکن آوردند (اردو) چین (فارسی - اردو میں مستعمل) بقول آصفیه (مونث) شکن - بل - چنت - بٹ - جھری - (آتش ع) خوبخود کچھ دل شیدا کو ہے اندوه و ملال ؛ کس جبین کے لئے درکار ہے چین تھوڑی سی ؛

اخمسه | بفتح اول و سکون خای معجمه و فتح سین مہمله و میم مفتوح و ہای ہوز ساکن بقول صاحب سراج که بر (اخمسه) ذکر کند مرادف آنست و ممدوده نیز مؤلف گوید که در ممدوده باشین معجمه (آخشمه) ہم گذشت - صاحبان جہانگیری و ہفت ہم ذکر این کرده اند و صاحب ناصری بر آخمسه نوشته که (اقسما) معرب آنست و صاحب شمس و مؤید بر (آخمسه) ذکر این فرماید که در فرہنگی بمعنی بخش و گونه آمده و صاحب جامع آورده

که مخفف همان (آخمسه) که در ممدوده گذشت بخیال ما این مرکب است از (آخ) و (مس) وهای نسبت - آخ بمعنی خوش گذشت ومس بفتح اول پای بندی که خلاص ازان مشکل ودشوار باشد وبمعنی دیوانگی هم (کذا فی البرهان) پس (اخمسه) چیزی باشد منسوب به بند خوش وکنایه از شراب جو وارزن وبرنج وامثال آن که چون انسان را عادت بشراب خواری شود بندی را ماند که خلاص ازان دشوار است ما این را اصل دانیم وانچه در ممدوده گذشت نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی وانچه بشین معجمه در ممدوده گذشت یعنی (آخشمه) عجبی نیست که آن مرکب باشد از (آخ) و (شم) وهای نسبت شم بقول برهان بمعنی نفرت وفریب وخدعه وپریشان وبیهوش باشد ونیز در عربی بمعنی بو آمده پس (اخشمه) منسوب بخوش بو وبقول می کشان کنایه از شراب یا منسوب به چیز خوش فریب بقول مخالفانِ شراب کنایه از شراب باشد وممدوده بعوض مقصوره نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی (اردو) دیکھو آخمسه -

| اخمه | بقول صاحب غیاث بالفتح بمعنی چین وشکنج مؤلف گوید که مرادف همان

اخم است که گذشت وهای زائد در آخر بنداین در اصطلاح ما بعدمی آیدار دو) دیکھو اخم

| الف اخمه رو | اصطلاح - بقول صاحب بحر (۱) کسی که چین به جبین یا برابر وداشته باشد وبمجاز (۲) مطلق ترش رو را گویند بهار گوید که بمعنی ترش رو واین مجاز است وبالفظ کردن مستعمل (ملا طغرا ــه) نیاید چو بر صفحه خط زبان نکو نه چو مسطر بکاغذ کند اخمه رو نه مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است که دو اسم جمع شده افادهٔ بمعنی فاعلی کرده است یعنی جبین وابروی

در وی پرشکن دارنده آنچه صاحب بحر نمبر (۲) را مجاز نمبر (۱) گفته - ادّعای ما بر عکس آن است یعنی نمبر (۲) حقیقی است و نمبر (۱) مجاز آن و بخیال ما از سند پیش کرده بهار مصدر . . . . (ب) اخمه کردن رو	بکسر نون بمعنی پرشکن کردن و ترش کردن رو پیدا می شود (اردو) (الف) (۱) چین بجبین - ابرو مین گره ڈالا ہوا - تیوری پر بل ڈالا ہوا - تیوری چڑھایا ہوا (۲) ترش رو - (ب) تیوری پر بل ڈالنا چین بجبین ہونا -

اخنوخ بقول صاحب برهان وشمس ومؤیّد با نون بروزن مطبوخ (۱) نام ادریس پیغمبر است وبضمّ اوّل هم گفته اند وبعضی گویند (۲) نام نوح پیغمبر - صاحب سروری وشمس ودری وپهلوی این را بمعنی اوّل آورده وصاحب جهانگیری در دستور پنجم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات غریبه ذکر این کرده هم بمعنی اوّل قانع واز حکیم اسدی سند آرد (ـه) کجا نامش اخنوخ دانی همی ٭ وگر نامش ادریس خوانی همی ٭ صاحب ناصری گوید که نام نامی پیغمبر ادریس است که او را ادریای سوّم خوانند یعنی معلّم ومدرّس ثالث زیرا که دریای اوّل حضرت آدم و دوّم حضرت شیث بود وبعد از دو صد سال از فوت آدم او بر خلق مبعوث و دوختن ونوشتن از وظاهر شد وفرماید که نامهٔ پارسی در مخاطبات با نفس خود از و دیده ام که بابا افضل الدین کاشی ترجمه اش کرده وبالآخر صراحت کند که این لغت عبریست و (ادریس) عربی وداور فرد پارسی - صاحب شمس که این را لغت عرب نوشت وصاحب مؤیّد بذیل فارسی ذکر کرد محتاجی بیش نباشد (اردو) (۱) ادریس علیه السلام کا نام (۲) نوح علیه السلام کا نام زبان عبرانی مین اخنوخ ہے (مذکّر)

اخواستی بقول صاحب برہان باواو معدوله بروزن (نخواستی) بمعنی غیرارادی باشد چه خواستی ارادی است بزبان اَستا و دساتیر - خان آرزو در سراج آورده که این را از دساتیر که کتاب اوّلین پیغمبر عجم است نقل کرده اند والف اول برای نفی باشد صاحب ناصری گوید که این الفی است - بقانون دساتیر که افادهٔ ضد کند چنانکه اَجَنبان بمعنی مجنبان (که گذشت) شمس العلمار آزاد مغفور در سخندان پارس ہم ذکراین کرده است وما بر لفظ اَجنبان بحثی کرده ایم بالجملہ (خواستی) از مصدر خواستن و بیای نسبت منسوب به خواہش است یعنی حاصل بالمصدر (خواستن) بروزن ماضی (خواست) آمده بمعنی اراده چنانکه "خواست خدا برین بود" یعنی ارادهٔ خدا (کذا فی البرہان) پس یای نسبت براو آورده خواستی کردند بمعنی ارادی و قوّت خواستی بمعنی قوّت ارادی باشد و چون الف نفی در اوّل زیاده کردند اخواستی شد بمعنی غیرارادی (اردو) غیرارادی - قوّت ارادی وه قوت ہے جو منسوب باراده ہو - اور اس کی ضد غیرارادی یعنی ناخواستہ -

اخی بقول صاحب برہان و سراج وجامع وہفت بروزن صفی (۱) کاری وچیزی را گویند که قابل تحسین باشد و (۲) صاحب مروّت را نیز گفته اند و در عربی بمعنی برادر من صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع صاحب شمس گوید که لغت عربی است بمعنی برادر من و در عرف صاحب مروّت را گویند مؤلف گوید که بمعنی اوّل مرکّب است از اخ و یای نسبت و بمعنی دوّم مجاز از معنی حقیقی عربی (اردو) (۱) وه کام یا وه چیز جو قابل تعریف ہو (۲) صاحب مروّت -

(الف) اخیروس | بقول برہان وہفت وانند باسین بی نقطه بروزن پریروز گندم دشتی یعنی گندم خودرو را گویند عصارهٔ آن را باگوگرد ونطرون بیامیزند و در گوش چکانند درد گوش را نافع بود- وہمچنین - - - - - - - - - - - - - - - -

(ب) اخنیوس | با نون (۱) بروزن ومعنی اخیروس باشد وبعضی گویند که (۲) نباتیست که در نزدیک آبهای روان وایستاده روید ثمروی دراز وسیاه وکوچک می باشد وآنرا در داروهای چشم وگوش بکار برند نافع باشد صاحب جامع ہردو را بہردو معنی مرادف یکدیگر قرار داده صاحب جهانگیری در دستور پنجم خاتمهٔ کتاب ذیل لغات غریبه ذکر الف کرده صاحب شمس بر (الف) قانع وصاحب محیط ذکر الف فرموده گوید که بفتح اول وکسر ثانی وسکون تحتانی وضمّ رای مہمله وسکون واو وسین مہمله نباتیست غیر گندم صحرائی- نبت آن کنار آبها شبیه بگیاه ارزن وثمر آن سیاه وریزه وگل آن سفید- دراد ویهٔ چشم وگوش مستعمل وبا قوّت مجففه محلله وقابضه است وآنرا (اخنیوس) هم گویند وہمین را خرونیه وخودرو نامست وبهندی پالک وبراسفاناخ نوشته که بیونانی سوناخیوس وسوماقون وسوناخیون وسونافیون وبرومی ابرتیا وبفارسی اسفاج واسپناج واسپاناک وبهندی پالک گویند وآن تقله مشهور است بقدر شبر- برگ آن ذی شعب دراز- لبنانی وبرّیست سرد وتر در آخر اوّل وگویند معتدل در گرمی وسردی وتری وازین جهت محرورومبرود را موافق وآن برای ابدان یابسه وصاحبان وسواس وصداع را غذای نیک است ونافع- منافع بسیار دارد صاحب مخزن ذکر الف کرده بمعنی دوم قانع وصراحت کند که این ورای گندم خودرو باشد مؤلف گوید

که چند آنکه جستیم الف و ب هرد و را در فارسی زبان نیافتیم و محققین دیگر زبانها و اہل طب ہم ازین ساکت اند و صاحب محیط ہر دو را بمعنی دوّم آوردہ کہ بالا مذکور شد (اردو) پالک - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - ایک قسم کے ساگ اور اوسکے بیج کا نام -

اخیون بروزن مجنون - بقول صاحب برہان کہ بر زاخیون بہ بای موحدہ) ذکر کردہ مرادف اخبون است صاحبان ہفت و جامع ہم ذکر این کردہ اند و ما ہمدر آنجا اشارہ این ہم کردہ ایم کہ بقول صاحب محیط لغت یونانی است صاحب سوانح السبیل گوید کہ این اسم عربی لگاوزبان است نام دوائی کہ بیونانی این را (اخیان) خوانند ما بر لفظ (اخبون) کہ بہ بای موحدہ گذشت تصحیح این ہم کردہ ایم (اردو) دیکھو (اخبون)

الف مقصورہ با دال مہملہ

ادا بقول غیاث بالفتح (۱) رسانیدن و (۲) گذاردن و (۳) بیان کردن فرماید کہ این مصدر نیست مگر بمعنی مصدری آید و بفارسی (۴) خوبی حرکات معشوق و رمز و (۵) بمعنی آواز نیز می آید بہار نسبت معنی اوّل و دوّم و سوّم صراحت کند کہ بیان کردن چیزی چون حکایت و فقرہ و خدمت و زر و قرض و مانند آن و نسبت معنی چہارم گوید کہ رمز و اشارہ مستعمل فارسیان است - صاحب منتخب نوشتہ کہ این لغت عربی است غیر مصدر بمعنی مصدری چون نبات بمعنی رویانیدن و ربیتنی و عطا بمعنی دادن و دہش و کلام بمعنی بیان و سخن کردن (الخ) الحاصل فارسیان این را با مصادر فرس مرکب ہم کردہ اند کہ صراحت آن در ملحقات کنیم (انوری ۵۲) وانکہ قدر ادای خدمتش افگند ۰ موی کشان گردن نیال و تکین را ۰ (ولہ ۵۳)

وز ادای روات شاعراو ٭ گوش چون درج درّ منشور است ٭ مخفی مباد کہ مقصود صاحب غیاث از معنی پنجم اشارۂ باشد کہ سندش در (ادادانستن) می آید (اردو) (۱) ادا (عربی- اردو مین مستعمل) بقول امیر- بمعنی بی باق جیسے "قرض ادا ہوگیا" (۲) ادا بمعنی عمل مین لانا جیسے "ایک رسم ادا ہوگئی" "نماز وقت پر ادا ہوئی" (۳) ادا- بمعنی بیان جیسے "مطلب ادا کرنا (۴) ادا بمعنی ناز و انداز معشوقانہ (داغ ۵۴) مشہور ہے زمانہ مین دونون کی لاگ ڈانٹ ٭ میری فغان ہوئی کہ تمھاری ادا ہوئی ٭ (۵) دیکھو آواز- امیر نے اسی معنی کے متعلق لفظ آوا کو بمعنی اشارہ و قرینہ استعمال کیا ہے- جیسے ادا فہم- اداشناس-

ادادا | بقول برہان بروزن مباداء بلغت بربری نوعی از ماذریون است و آن سفید و سیاہ می باشد- سفید آن را (ادادای ابیض) گویند و بعربی (شخیص) و سیاہ او را (ادادای اسود) نامند و خانق النمر و قاتل النمر ہم- استقاء را نافع است- صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ اسم (شخیص) است و بر شخیص فرماید کہ بکسر ہمزہ و سکون شین معجمہ و کسر خای معجمہ و سکون یای تحتانی و صاد مہملہ لغت عربی است و نیز بعربی اسد الارض و بہ بربری آدادا و بیونانی خامالاون یعنی مختلف الالوان و بعجمی اندلس بشکراین نامند و معروف بشوف العلک است جہت آنکہ از ان صمغ مانند مصطکی بعمل می آید و زنان بجای مصطکی استعمال می نمایند و بقول صاحب اختیارات درخت کرمدانہ و گویند آن نوعی از ماذریون سیاہ است و بعضی گویند کہ دوای بربریست کہ بہندی بنگم گویند قاتل درندگان است- گرم و خشک در سوم گویند در چہارم و گفتہ اند کہ سفید آن- گرم و خشک در اوّل دوّم و سیاہ آن گرم و خشک در آخر سوّم تا چہارم

اجتناب این در استعمال داخلی واجب است بسبب سمیّتی کہ در روست مدرا دویہ ضمادات محللہ وملینہ وجالیہ داخل می شود گویند کہ خوردن یک مثقال از بیخ سفید آن جہت رفع جنون وصرع وتوحش نافع۔ تریاق این خرزہرہ (اردو) بقول صاحب محیط یہ حکم ایک سمی دوا کا نام

ادا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ آفریدن وخلقت کردن ناز وکرشمہ باشد واین متعلق بہ معنی چہارم است کہ برلفظ ادا گذشت (صائب ۵) آنکہ صد شیوہ بآن چشم سخنگو داداست ؛ چہ اداہا کہ بآن گوشۂ ابرو داداست ؛ (اردو) ادا بخشنا۔ ادا خلقت کرنا۔ ادا سکھانا

(الف) **ادادان** استعمال۔ صاحب آصفی

(ب) **ادا دانستن** ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ اشارہ شناس بودن باشد (الف) اسم فاعل ترکیبی از (ب) چنانکہ صائب گوید (۵) ہرچہ در خاطر عاشق گذرد می دانی ؛ خوش ادایاب وادا فہم وادادان شدۂ ؛ مؤلف گوید کہ این متعلق بہ معنی پنجم است کہ صراحت آن برلفظ ادا گذشت پس از ہمین مصدر است۔ . . . .

(ج) **ادادانی** حاصل بالمصدر (ب) بمعنی اشارہ شناسی چنانکہ انوری گوید (۵) گرچہ بعضی شائگان است از قوافی باش گو ؛ عفو کن وقت ادادانی ندارم بس ادات ؛ (اردو) (الف) اداشناس (ب) ادا پہچاننا (ج) اداشناسی۔ امیر نے (الف) کے متعلق فرمایا ہے کہ ایما یا اشارے یا قرینے سے عندیہ پہچاننے والا جسکو ادا فہم بھی بولتے ہین (فقرۂ امیر الف) یہ صاحب بڑے ہی اداشناس ہین فوراً تاڑ جاتے ہین " (مومن غ ۵) مین روش دان حکم برجیسی ؛ مین ادافہم سیر کیوانی ؛ مومن کے کلام مین (ادادانی) بھی مستعمل ہے (ع) کرتے ہین

اسپہ ناز و ادا اپنیون مین ہم ؎ **ادادیدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ شاید ناز و کرشمہ کردن باشد (وحشی بافقی ؎)	چہ ادا ہا کہ ندیدم چہ ادا ہا کہ نکرد ؎ بندہ اش من کہ عجب بندہ نواز آمدہ بود ؎ (اردو) ناز و انداز معشوقانہ کا مشاہدہ کرنا -

ادار بقول صاحب سروری (۱) بضمّ ہمزہ گرما باشد (۲) بالفتح حساب - دگیر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد بخیال ما (ادار) بمعنی اوّل ماخوذ باشد از (آذار - بممدودہ و ذال معجمہ) کہ نام ماہی است از شہور رومی کہ در گرما واقع شود بقول بہار مطابق ماہ ہندی چیت و بقول ما با اردی بہشت و مارچ تطابق دارد کہ در ہمین ماہ آغاز گرما می شود پس فارسیان بقاعدۂ خود ذال معجمہ را بدال مہملہ بدل کردند و بکثرت استعمال ممدودہ بمقصورہ بدل شد و (ادار) بمعنی گرما استعمال کردہ باشند و نسبت معنی دوّم عرض میشود کہ (ادار) مخفّف (ادارہ) باشد کہ در محاورۂ معاصرین عجم بمعنی دفتر و محکمہ و کارخانہ آمدہ کہ بجایش مذکور شود و ماخذش ہمدر آنجا عرض کنیم الحاصل (ادار) را بمعنی حساب گرفتن قابل غور است عجبی نیست کہ صاحب سروری بہ تسامح واو را دال مہملہ پنداشتہ زیرا کہ (اوار) و (اوارہ) بواو بمعنی حساب می آید نتیجۂ تحقیق ما آنست کہ بمعنی اول بدال مہملہ باشد و بمعنی دوّم بہ واو (اردو) (۱) گرما - بقول آصفیہ - فارسی - اردو مین مستعمل مذکّر - سرما کا نقیض - تابستان - گرمی کا موسم (۲) حساب - مذکّر - بقول آصفیہ عربی (اردو مین مستعمل) گنتی - شمار - سیاق -

۲ - ماہ انگلیسی -

(۱) ادارات | بکسر اول بقول صاحب رہنمای سهولت بمعنی محکمه و دفتر چنانکه ناصر الدین شاه قاجار در سفرنامهٔ خود ذکر این کرده و صاحب روزنامه ---------

(۲) ادارات دولتی | را باضافت (ادارات) بمعنی انتظام ملکی و سلطنت آورده بخیال ما اصل این (اداره) لغت عربی است بمعنی گردانیدن و گرد کردن (کذا فی المنتخب) پس معاصرین عجم این را بقاعدهٔ عربی جمع کرده (ادارات) کرده باشند و بمعنی دفاتر و محکمات و انتظامات ملکی استعمال کرده باشند تسامح صاحبان رہنما و روزنامه باشد که در عرض معنی واحد را استعمال کردند اردو (۱) دفاتر (۲) انتظامات ملکی ۔ مذکر ۔

اداراقی | بقول صاحب برہان و انند و ہفت با رای بی نقطه بر وزن قرا داقی بلغت رومی دوائی است و از جمله سموست و زہر مجموع حیوانی باشد که دنبال داشته باشند ہمچو مار و عقرب و سگ و گرگ و مانند آن و با ذال نقطه دار ہم بنظر آمده ۔ کلف و جرب را نافع است و بعضی گویند یونانی است و بفارسی کچله گویند و به عربی قاتل الکلب و خانق الکلب ۔ صاحب محیط ذکر این بذال معجمه کرده گوید که بفتح ہمزه و ذال معجمه و الف و فتح رای مهمله و الف ثانی و کسر قاف و سکون یای تحتانی و (اذراقی) بحذف الف ثانی لغت سریانی است بعربی خانق الکلب و بفارسی فلس ماہی (و در انگریزی نکس وامیکا و بهندی کچله و آن تخمی است مدور بیار تلخ و در آخر سوم گرم و خشک و در ان حدت قوتیه سمیه و سم حیوانات دم دار ۔ در اطلیه استعمال کنند و بخوردن نمی دهند مگر بعد شکستن حدت آن و شرب آن بعد اصلاح بتبدیل مزاج روی بارد بسبو می حارجید می کند

واصلاح آن بطبخ در سرگین گاو می شود۔ منافع کثیرہ دارد (اردو) کُچلا۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مذکر۔ ایک زہریلے پہل کا نام جس کے کھانے سے کتّا مرجاتا ہے اور انسان کے حق مین بہی مقدار سے زیادہ کھانا زہر قاتل ہے ہندی مین کاگ پہل بہی کہتے ہین

(۱) ادارہ بکسر اوّل وفتح رای مہملہ بقول صاحب بول چال دفتر ومحکمہ وکارخانہ وبقول (رہنمای سہولت) مطلق محکمہ۔ صاحب انند گوید کہ این لغت عرب است بالکسر بمعنی گردانیدن وگرد کردن مؤلّف گوید کہ معاصرین عجم مجازاً بمعنی خاص استعمال کردہ اند وبقاعدۂ خود تای مدوّرہ را بہ ہای ہوّز بدل کردند۔ ناصرالدین شاہ قاچار استعمال این ہمان معانی فرمودہ کہ ہردو محقّقین بالا ذکرش فرمودہ اند واز ہمین است - - - - -

(۲) ادارۂ شرقیۂ وزارت خارجیّہ (اصطلاح) بمعنی دا ایسٹرن فارن آفس) کہ در انگلیسی زبان نام محکمہ ایست کہ کاروبار بلاد مشرقی وبیرونی بدان متعلّق است صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامہ مذکور ذکر این کردہ است (اردو) (۱) دفتر۔ بقول صاحب آصفیہ مذکر۔ کچہری۔ محکمہ۔ (۲) وہ دفتر جس سے ممالک خارجیۂ شرقی کا تعلّق ہو۔ مذکر۔

ادارین بقول صاحب برہان وہفت بر وزن خراطین بلغت ژند وپاژند ہر چیز زشت وبد را گویند وبدین معنی بجای حرف ثانی رای قرشت ہم بنظر آمدہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ بخیال ما این ماخوذ است از دارکہ نام چوبی است کہ مجرمین قابل قتل را بدان آویزند وبکشند کہ بسنسکرت آن را سوُلی گویند مردم این را زشت ترین اشیا دانند۔ پس الف وصلی در اوّل ویا ونون نسبت در آخرش آوردہ بمعنی منسوب بہ دار وبرای ہر چیز زشت

وبد استعمال کردند (اردو) بُری چیز (مؤنث)

(الف) اداساختن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف کل معانی (ادا کردن) است که می آید (حزین صفہانی)

(ے) ادا ساز دبخاموشی لب او گفتگویش را ؛ نیارد در گریبان غنچہ پنہان کردویش را ؛ بخیال ما ازین سند مصدر اصطلاحی - - - - - -

(ب) اداساختن گفتگو بمعنی گفتن و بیان کردن پیدا شود و متعلق به معنی سوم لفظ ادا که گذشت (اردو) (الف) ادا کرنا - بقول امیر (ب) ادا کرنا بمعنی کہنا (فقرۂ امیر) ذرا اسے بچّے نے میرا تمام مطلب کس خوبی سے ادا کیا " (آتش ے) ہکلا کی مجھ سے بات جو اس دلربانے کی ؛ کس حسن سے ادا اسے تکرار نے کیا ؛

(۱) اداشدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید

(۲) اداشدن شکایت بمعنی بیان شدن شکایت است چنانکه ولی دشت بیاضی گوید (ے) زبسکہ درد دل من محبّت آمیز است ؛ بطرز شکر ادا می شود شکایت تو ؛ مخفی مباد که این متعلق است به معنی سوم لفظ ادا که گذشت و ہمچنین است - - - - - - - -

(۳) اداشدن فرض از قبیل اداشدن نماز متعلق به معنی دوم لفظ ادا که بجایش مذکور شد چنانکه حزین اصفہانی گوید (ے) نشد ازمن ادا یک بار فرض و سنّتی امّا ؛ قضا ہرگز نکردم اشک و آه صبحگاہی را ؛ (اردو) (۱) ادا ہونا (۲) شکایت بیان ہونا (۳) فرض ادا ہونا -

(۱) ادافہم استعمال - صاحب

(۲) ادافہمیدن آصفی ذکر نمبر (۲) کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی فہمیدن اشارات باشد و این متعلق است به معنی پنجم لفظ ادا که بجایش گذشت و نمبر (۱) اسم فاعل

ترکیبی از ہمین مصدر راست بمعنی (ادادان) که گذشت سند این از صائب برادادان)	مذکور شد صاحب انند ہم ذکر نمبر (۱) کرده (اردو) دیکھو (۱) اداداان و (۲) ادادانستن ــ

اداک بقول برہان وجہانگیری وناصری وہفت وانند بروزن ہلاک جزیره وخشکی میان دریا را گویند صاحب جامع گوید که این مخفف (آداک) است که جزیرهٔ دریاست صاحب فرہنگ فدائی فرماید که مرادف (آبخست) باشد (میرزا نصرالله خان فدائی اصفہانی ؎) سرم از خون دیدگان بیرون ؛ ہمچو اندر میان بحر اداک ؛ مؤلف گوید که ماخذ این (داغ) لغت ترکی زبانست بمعنی کوه وتودهٔ بلند ریگ (کذا فی کنز) فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی دراوّل این آوردند وغین را بقاف وبعده بکاف بدل کرده اک وبمعنی جزیرهٔ استعمال کردند پس این اصل است وبمد وده (آداک) نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی که گذشت آنانکه (آداک بمد وده) را اصل گیرند واین را مخفف آن بخیال شان واو بجاے دال باشد که (آو) بمعنی آب که گذشت و (اک واک) ہردو بمعنی آفت ومصیبت پس (آواک) جائیکه درآن آفت ومصیبت آب باشد یعنی جزائر را او ہما اندیشهٔ غرقابی است (اردو) دیکھو آبخواست ــ

(الف) **اداکردن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که (۱) بمعنی بیان کردن واین متعلق است به معنی سوّم لفظ اداکه بجایش گذشت (شانی	مشہدی ؎) از دہانش شمهٔ کردم اداخنده زد وگفت ؛ شانی ما رفته رفته نکته دانی می شود (انوری ؎) از آنچه که زبدهٔ تائید صنع او ست ظاہر درشان ملک خوب اداکرد روزگار ؛ (۲) بمعنی

ناز و کرشمه کردن که متعلق به معنی چهارم لفظ ادا
باشد که بجایش مذکور شد (صائب ؎) یک
ادای تمکین در همهٔ عمر نکرد ٭ یا رب این بخت
مرا تهمت شوری که نهاد ٭ (۳) بمعنی خواندن وان
من وجهٍ متعلق است بمعنی سوم لفظ آواز انوری ؎)
القصه بعد ازان که بپرسید مرمرا ٭ گفتا چه حاجت
است بگویم بود صواب ٭ گفتم بگوی گفت
من از گفتهای خود ٭ آورده ام چو زادهٔ طبع
تو سحر ناب ٭ تا بی ملامت این را فردا کنی
ادا ٭ اندر حریم مجلس دستور کامیاب ٭ مخفی
مباد که ورای این هر سه معانی هم می آید چون
(ادا کردن) را بسوی چیزی مضاف کنند
چنانکه ملحقات عرض می شود (اردو) (۱) ادا
کرنا - بمعنی بیان کرنا - دیکھو ادا ساختن (۲) ادا
کرنا بمعنی حرکات معشوقانه کرنا (ناسخ ؎)
جب وہ مسجد مین ادا کرتے ہین ٭ سب نماز
اپنی قضا کرتے ہین ٭ (۳) پڑھنا -

(۱۲۶۳) **ادا کردنِ بوسه** (مصدر اصطلاحی)
بکسر نون بمعنی بوسه دادن و این من وجهٍ
متعلق است با معنی اوّل لفظ (ادا) چنانکه
حافظ شیرازی فرماید (؎) سه بوسه کز دو
لبش کردهٔ وظیفهٔ ما ٭ اگر ادا نه کنی قرضدار من
باشی ٭ (اردو) بوسه دینا - چومنا -

(۱۲۶۴) **ادا کردن ثنا** استعمال - بکسر نون بمعنی
ثنا کردن است و این متعلق است به معنی
سوّم لفظ (ادا) که گذشت (صائب ؎)
اول ثنای عشق ملیحان ادا کنند ٭ آری طعام
را نمک ابتدا کنند ٭ (اردو) حمد و ثنا کرنا -

(۱۲۶۵) **ادا کردن حق** (مصدر اصطلاحی) بکسر نون
(۱) بمعنی حق کسی که بر ذمه باشد ادا نمودن
و خود را بری الذّمه کردن از قبیل ادا کردن
وام و (۲) بمعنی کردن کاری بآئین بهین
چنانکه باید و شاید ظهوری گوید ؎) لب اگر
وقف دعا نتوان کرد ٭ حق دشنام ادا نتوان کرد ٭

(وله ص۵۲) حق آتش نفس نکرد ادا ؛ درحق خود ادای دارم ؛ (اردو) (۱) کسی کا حق ادا کردینا جیسے "جو کچھ اونکا حق تھا مین نے اُسکو ادا کردیا" (۲) کسی کام کا حق ادا کرنا جیسے "آپ نے بھی نگرانی کا حق ادا کیا" یعنی جیسی چاہئے تھی اور جسقدر ممکن تھا خدمت کی (غالب ص۵۱) جان دی دی ہوئی اسی کی تھی ؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا ؛ صاحب آصفیہ نے (حد کرنا) پر فرمایا ہے کہ ایسی بات کرنی کہ اس سے آگے ناممکن ہو۔

ادا کردن خطبه (استعمال) بکسر نون بمعنی خواندن خطبه باشد و این من وجه متعلق است بمعنی سوم لفظ (ادا) که گذشت (انوری ص۵) برمنبری که خطبهٔ مدحش ادا کنند ؛ بوسد ز فخر پایهٔ آن منبر آفتاب ؛ (اردو) خطبه پڑھنا۔ (۱۲۷۴)

ادا کردن سجده استعمال۔ بکسر نون بمعنی سجده کردن از قبیل ادا کردن نماز است و این متعلق بمعنی دوم لفظ (ادا) باشد که گذشت (ظهوری ص۵) ای کرده ادا سجدهٔ ابروی تو محراب ؛ بقدر نمازیکه بیاد تو قضا نیست ؛ (اردو) سجده کرنا، سجده ادا کرنا۔ (۱۲۷۵)

(۱۲۷۶) **ادا کردن شکر** استعمال۔ بکسر نون بمعنی شکر کردن و شکر گذاردن و شکر گذار شدن است و این متعلق است بمعنی دوم لفظ ادا که گذشت (صائب ص۵) کنم چگونه ادا شکر بیخودی ها را ؛ که از شکنجهٔ هستی خلاص ساخت مرا ؛ (ظهوری ص۵) ز بویت آنچه با مغزم صبا کرد ؛ به بیهوشی توان شکرش ادا کرد ؛ (اردو) شکریه ادا کرنا، شکر گزار ہونا۔

(۱۲۷۷) **ادا کردن غم** استعمال۔ بکسر نون بمعنی ظاهر کردن غم و بیان کردن آن و این متعلق است به معنی سوم لفظ (ادا) که گذشت چنانکه میرزا معز فطرت گوید (ص۵) بگریه کرد ادا دل غم نهانی را ؛ دعای ما برسانید بیزبانی را ؛ (اردو) اظهار غم کرنا۔

ادا کردن فقرہ استعمال - بکسر نون بمعنی گفتن چنانکہ طالب آملی گوید (ع) ہر ہر مو برانداش زستی در سماع آمد ٭ چو طالب پیش ہر کس فقرۂ شوقی ادا کردم ٭ (اردو) کہنا - (۱۱۷۰)

ادا کردن وام استعمال - بکسر نون - از بار قرض سبکدوش شدن باشد و این متعلق است بمعنی اوّل لفظ (ادا) کہ گذشت (ظہوری ع) ادا ہای نگاہ پنہان را ٭ بنگہ گونۂ ادا کردی ٭ (اردو) قرض ادا کرنا - بے باق کرنا بھی کہتے ہیں - (۱۱۷۱)

اداک نما اصطلاح - بقول صاحب فرہنگ فدائی مانند آنخست نما و شبہ الجزیرہ مؤلف گوید جزیرہ نما ہم گویند بمعنی مقامی کہ نشانی جزیرہ باشد یعنی اقلاً در ہر سہ سمت او آب باشد (اداک) بمعنی جزیرہ گذشت و (نما) صیغۂ امر است از نمودن و درینجا (اداک نما) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ظاہر کنندۂ جزیرہ یعنی چیزیکہ ہمچو جزیرہ می نماید (اردو) جزیرہ نما - بقول آصفیہ - اسم مذکّر - ٹاپوسا - وہ خشکی کا قطعہ جو تقریباً چاروں طرف اور عموماً تین طرف پانی سے محیط ہو -

ادا نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف ادا کردن است کہ گذشت (نثر عالی شیرازی) حضرت ظلّ سبحانی خلیفۃ الرحمانی بر سجّادہ بودند کہ محراب نمایان شد سجدۂ شکر ادا نمودند۔ مخفی مباد کہ بلحاظ سند پیش کردۂ صاحب آصفی این مرادف (ادا کردن سجدہ) باشد (اردو) دکھلا دا کردن) و (ادا کردن سجدہ)

ادانوش اصطلاح - بقول صاحب بحر و ہفت و جامع و برہان بانون بر وزن فراموش نام شخصی است کہ برسالت و ایلچی گری پیش عذرا آمدہ بود و عذرا از قہر و خشم چشم او را بانگشت کند - صاحب سروری از کلام عنصری سندی آوردہ (ع) بر وحسبت عذرا چو شیر نژند ٭ بزد دست و چشم ادانوش کند مؤلف گوید کہ اصل این دانوش است کہ ماخذش ہم در آنجا مذکور شود

فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اوّلش آورده ادانوش کردند (اردو) ادانوش - ایک ایلچی کا نام ہے جو عذرا کے پاس بھیجا گیا تھا اور عذرا نے حالت غصّہ مین اُس کی آنکھین نکال ڈالین - (مذکر)

ادایافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ مرادف (ادادانستن) است کہ گذشت و اَدایاب اسم فاعل ترکیبی از ہمین مصدر است سند این از کلام صائب ہمانجا مذکور	(اردو) دیکھو ادادانستن - **ادائی داشتن** استعمال بمعنی مدیون بودن و وام بر ذمۂ خود داشتن باشد و سند این از کلام ظہوری بر اداکردن حق گذشت (اردو) باقیدار رہنا - قرضدار رہونا -

(۱۸۲)

ادب بقول بہار بالتحریک نگاہداشتن حدّ ہر چیزی و بمعنی طور پسندیده مجاز است و بالفظ خوردن و دادن و کردن مستعمل از عالم گوشمال خوردن (الخ) مؤلّف گوید کہ این لغت عرب است - بقول صاحب منتخب بفتحتین بمعنی طور پسندیده و فرہنگ و دانش و نگاہداشت حدّ ہر چیزی و آداب بالمد جمع آن انچہ بہار معنی اوّل الذکر را اصل قرار داد معنی آخرش را مجاز قرار می دہد درست نیست بلکہ ہر سہ معنی بیان کردۂ صاحب منتخب حقیقی است فارسیان این را بمعنی طور پسندیده استعمال کنند و با مصادر متعدّدۂ فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (جامی ؎) ادب تاجیست از لطف الٰہی ؛ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی ؛ (انوری ؎) ایا بپایی تو نازان فلک بدست ادب ؛ و یا بسوی تو ناظر قضا بعین رضا ؛ (ولہ ؎) بدرگہ تو فلک را گذر بپایی ادب ؛ بجانب تو قضا را نظر

بعین رضاست ۞ (اردو) ادب (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا - حفظ مراتب - لحاظ - تہذیب - شائستگی (آتش ؒ) ادب تاچند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا ۞ سنبھل سکتا نہین اب دوش سے بوجھ اپنی گردن کا ۞ (ظفر ؒ) سر محفل ہر اک کو بگینہ دشنام دیتے ہین ۞ ادب اچھا سکھایا ہے ظفر انکو ادیبون نے ۞

ادب آب حیات آشنائیست (مثل) این مصرعیست معروف کہ صورت مثل گرفتہ گویند کہ مال جامی است صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ میان آشنایان نوبت بہ تمسخر و بے ادبی رسد کہ قاطع محبت باشد - گویند کہ در آشنائی شرط ادب نگاہداشتن آشنائی را دیر قائم دارد (اردو) دکن مین کہتے ہین "بے ادب بے نصیب" "ادب گھٹی رنجش ڈلے" "ادب کی قدر ادیب جانے" یہ سب امثال ادب کے فضائل مین کہے جاتے ہین اور خود فارسی مثل بھی دکھنیون کی زبان پر ہے اُس موقع پر استعمال کرتے ہین جب کہ دو دوست آپس مین بے تہذیبی کے ساتھ دل لگی اور تمسخر کرنے لگین -

(الف) ادب آموختن | استعمال - صاحب
(ب) ادب آموختہ | آصفی ذکر الف
(ج) ادب آموز | کردہ از معنی ساکت

مؤلف گوید کہ تعلیم ادب دادن و گرفتن باشد کہ آموختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ و (ب) بقول بہار بمعنی شاگرد و متعلم و مانند آن چون خادم پیش مخدوم و نوکر پیش آقا و بمعنی استاد و معلم نیز ہست مؤلف عرض کند (ب) اسم مفعول (الف) باشد بمعنی کسی کہ تعلیم ادب حاصل کردہ باشد (امیر خسرو ؒ) آنکہ ز تحنیش خمی کمتر است ۞

با ادب آموختگان خم تراست ؛ (ج) ادب آموز
بقول بہار بمعنی استاد و معلّم و متعلّم نیز- ما عرض کنیم کہ
بقاعدۂ فرس بمعنی معلّم و شاگرد ہر دو باشد کہ اسم فاعل
و مفعول ترکیبی است از (الف) مگر در محاورۂ فرس
اکثر برای معلّم مستعمل است (عرفی ؎) ہمین نفس
ادب آموز قدسیان جبریل ؛ دریچۂ حرم قدس را بدیدہ
کشاد ؛ صاحب بحر گوید کہ معلّم و اتالیق را ادب آموز
گویند (اردو) (الف) ادب دینا - ادب سکہانا
ادب سیکہنا (فقرۂ امیر) اس کو ایسا ادب دو کہ
گھر کے کام مین اسکا جی لگے" (داغ ؎) بیٹھے
ناوک کی طرح اُٹھے قیامت کی طرح ؛ یہ ادب
جس نے سکھایا وہ ادیب اچھا ہے ؛ فقرۂ امیر
ادب سیکھو قرینہ سے گفتگو کیا کرو" (ب) ادب
سیکھا ہوا - باادب (ج) ادب آموز- بقول امیر
ادب سکھانے والا- اور ادب سیکھا ہوا (ناسخ
؎) عارفون کو ہر در و دیوار ادب آموز ہے
مانع گردن کشی ہے انحنا محراب کا ؛ (آتش ؎)

ادب آموز ہے ہر ایک ذرہ اپنے وادی کا ؛
نہین ممکن کہ گرد اڑ کے پڑے رہرو کے دامن پر ؛
(۱۲۸۱) **ادب آموز شدن** | استعمال - بمعنی معلّم قرار
یافتن و ادب آموزی کردن چنانکہ صائب گوید
(؎) چشم دیوانہ نگاہان ادب آموز شد است ؛
این چہ شرم است کہ با لیلی صحرائی ماست ؛ (اردو)
ادب آموز بننا - معلّم ہونا-
(الف) **ادب آموز کرد** | استعمال - صاحب شمس
(ب) **ادب آموز کردن** | ذکر (الف) کردہ گوید کہ
(ج) **ادب آموزہ کرد** | لیکون با بلند قدر و نام
آور شد و (ب) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان و شمس بلند
قدر کردن و نام آور گردانیدن و (ج) بقول ہفت و آنند بمعنی
بلند قدر و نام آور گردانیدہ مؤلف گوید کہ (ب) اصل است
(ادب آموز کردن) و (ادب آموزہ کردن) ہر دو
باشد و ہای ہوّز در (آموزہ) زائد است اگرچہ بمعنی
لفظی این تعلیم یافتہ قرار دادن است ولیکن کنایۃ
بمعنی بلند قدر و نام آور گردانیدن آمدہ کہ نام آوری

وبلندی قدر نتیجۂ تعلیم یافتن است و الف وج ماضی مطلق (ب) باشد وانچه صاحب شمس نسبت الف معنی لازم گرفته خطاست که مصدر کردن متقاضی معنی متعدیست (اردو) (الف وج) نام آور کیا (ب) نام آور کرنا۔

ادب آموزی استعمال۔ بزیادت یای مصدری بر (ادب آموز) بمعنی اتالیقی ومعلمی باشد وبمعنی شاگردی هم۔ حاصل بالمصدر (ادب آموختن) چنانکه عرفی گوید (ص) زبان به بند ونظر بازکن که منع کلیم ٭ کنایت از ادب آموزی تقاضائی است ٭ (اردو) معلمی۔ استادی۔ اتالیقی شاگردی۔ (مونث)

(الف) ادب آوازه (اصطلاح)

(ب) ادب آوازه کرد (الف)

(ج) ادب آوازه کردن بقول صاحبان بحر ورشیدی وجامع واننند بمعنی بلند آوازه صاحب برهان گوید که این کنایه باشد صاحب سراج باتفاق معنی بالا فرماید که در بعد این معنی شکی نیست صاحب جهانگیری در دستور دوم خاتمۂ کتاب ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی شهرت ادب دارنده پس کسی که شهرت ادبش باشد (جامی ع) ادب تا جیست از لطف الٰهی ٭ آنرا کنایتهً (بلند آوازه) گفتن بعید نباشد که بلندی ادب مسلم است اشتباه خان آرزو بعید از آوازهٔ اوست (نظامی ص) نام نظامی بسخن تازه کن ٭ گوش فلک را ادب آوازه کن ٭ یعنی نظامی را بلند شهرت کن در گوش فلک۔ (ب) بقول صاحب شمس بمعنی بلند قدر و نام آور شد مؤلف گوید که تسامح اوست که این ماضی است از مصدر (ج) ومتعدی باشد پس معنی این (بلند آوازه گردانید) است (ج) بقول بحر مرادف ادب آموز کردن که نام آور کردن باشد سند این همان است که از کلام نظامی بر (الف) گذشت (اردو) (الف) نام آور

(فارسی - اردو) وین مستعمل) بقول آصفیہ خداوند
نام و آوازہ - نامور اسی کا مخفف ہے (ب) نامور
کیا (ج) نامور کرنا -

(۱۲۸۵) (الف) **ادب از آستین بگریخت** (مقوله)
فارسیان این مقوله بجائی استعمال کنند که مقصود
شان از بیان این باشد که (ما بی اختیار شدیم) چنانکه
عرفی گوید (ش) شوق دیدار حمله آورد ٭ ادب
از آستین ما بگریخت ٭ عرض می شود که ازین مقوله
مصدر اصطلاحی ----------

(ب) **ادب از آستین گریختن** بمعنی
بی اختیار شدن و از خود رفتن پیدا می شود و این
کنایه باشد که چون کسی ادب مخاطب ملحوظ ندارد
علامت بی اختیار شدن اوست (اردو) (الف)
بے قابو ہو گیا (ب) بے قابو ہو جانا - صاحب آصفیہ نے
(بے قابو) پر لکھا ہے کہ بے اختیار - اپنے
آپس سے باہر -

ادب از دست دادن (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بی ادب شدن و کنایتہً مرادف (ادب
از آستین گریختن) باشد که گذشت صاحب آصفی
ذکر این کرده بحواله بهار فرماید که ماخذ از همان
(دست دادن چیزی) است و شمله (از کف دادن)
و بهار ازین ساکت - سندش از مظهر دهلوی است
(ش) ادب کی می دهیم از دست در حرفیکه من
گویم ٭ زمین بوسم برنگ خامه اول چون سخن
گویم ٭ مؤلف گوید که صاحب آصفی در تعریف
این تسامح کرده است زیرا که (دست دادن)
کنایه از حاصل شدن است و عهد بستن و بیعت
کردن هم البته این متعلق است از مصدر اصطلاحی
(از دست دادن) که بجائیش مذکور شود (اردو)
ادب ہاتھ سے دینا - بے ادب ہونا بے قابو ہونا

(۱۲۸۶) **ادب باشیدن** استعمال - مرادف ادب
بودن است سندش از کلام همام تبریزی -
همدر آنجا می آید (اردو) دیکھو ادب بودن

ادب بودن استعمال - پابند ادب

بودن وادب ملحوظ داشتن باشد صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسندش از
ہمام تبریزیست (س) با انکه زشکستی چون لف ز
خویش مارا ؛ گفتن ادب نباشد پیمان شکن
نگارا ؛ بخیال ما این سند ادب باشیدن) است
نہ ادب بودن) وبرای این سندی از انوری
بدست آورده ایم (س) مراد ادب نبود خطا
درمقام ثنا ؛ حلیم گفتن کوه ارچه وصف اوست
قدیم ؛ (اردو) ادب ملحوظ رکھنا ۔

(الف) ادب پروردن | مصدر اصطلاحی

(ب) ادب پرورده | صاحب آصفی

ذکر (الف) کرده از معنی ساکت مؤلف گوید
که بمعنی ادب آموختن است و (ب) اسم مفعول
آن ۔ بہار ذکر (ب) کرده گوید که بمعنی شاگرد و
متعلم ومانند آن چون خادم پیش مخدوم ونوکر
پیش آقا ۔ پس تعمیمی که در معنی بہار راست باتخصیص
معنی بیان کردهٔ ما قابل غور است (صائب س)
ادب پروردهٔ عشقم نیاید خیرگی از من ؛ نسوزد آتش
می پروهٔ شرم وحجابم را ؛ (اردو) (الف) ادب سکھانا
سکھانا ۔ (ب) ادب سیکھا ہوا ۔

(۱۲۸۶) ۱- **ادب پیشه** | اصطلاح ۔ بیای چہارم فارسی
بمعنی کسی که شغل ادب دارد وادب کاروکاسب
ادب ۔ اسم فاعل ترکیبی باشد که دو اسم جمع شده
افادهٔ معنی فاعلی کرده است ومراد از شخص باادب
است که حد مخاطب نگاہدارد یعنی صاحب ادب
چنانکه عرفی گوید (س) بعشق ساده رسد محرمی به
عقل فضول ؛ کجاست قرب ادب پیشه و کجا
گستاخ ؛ (اردو) باادب ۔ صاحب ادب
کہ سکتے ہین ۔ باتمیز ۔ (فارسی ۔ اردو مین مستعمل)
بقول آصفیہ ۔ شایستہ ۔ خوش اطوار ۔ مؤدب
علم مجلس جاننے والا ۔

ادب خانه | اصطلاح ۔ بقول صاحب بحر
و دخان آرزو ۔ و چراغ) مکان ضرور ۃ فتابہ
خانه) که بعربی مستراح گویند و بقول بہار متوضا

وطہارت خانہ کہ آنرا مستراح وبیت الخلا نیز گویند (حکیم شرف الدین شفائی ؎) کنہ جاروب ادنجا محمود است این ؛ یادم لاش خرما بکس شمعون است ؛ (میر یحیی شیرازی درہجو اکول ؎) نہد بہ حصۂ نانقبان راہ ؛ در ادب خانہ می خوردنانرا ؛ (محمد قلی سلیم ؎) چند پاس ادب کسی دارد ؛ انجمن نیست این ادب خانہ است ؛ معاصرین عجم ہم درروزمرہ خود استعمال این می کنند صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ است (اردو) پاخانہ ۔ (فارسی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ ۔ مذکر جای ضرور ۔ بیت الخلا ۔

ادب خوردن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ فرماید کہ از عالم گوشمال خوردن است مؤلف گوید کہ بمعنی ادب آموختن باشد کہ خوردن بمعنی گرفتن و متاثر شدن و یافتن آمدہ (خسرو ؎) اگہ نخوردی ادب روزگار ؛ صحبت یاران بہ غنیمت شمار ؛ (اردو) ادب سیکھنا ۔ دیکھو ادب آموختن ۔

ادب دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ حوالہ دہد بہ (ادب از دست دادن) کہ گذشت و از کلام مظہر سند آرد کہ ہمان جاندکور شد مؤلف گوید کہ تسامح است او آن چیز دیگر است و این چیز دیگر بخیال ما بمعنی ادب عطا کردن یعنی بخلقت کسی صفت ادب آفریدن باشد چنانکہ خسرو گوید (؎) زن کہ خدایش ادب نفس داد ؛ سر دہد و تن نہ دہد در فساد ؛ (اردو) ادب عطا کرنا جیسے ” خداوند کریم نے انکی فطرت مین ادب عطا کیا ہے “ یعنی او نکو با ادب پیدا کیا ہے ۔ و فطرتاً صاحب ادب ہین ۔

ادب داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ با ادب و صاحب ادب بودن است (حافظ شیرازی ؎) ہزار عقل و ادب داشتم من ای خواجہ ؛

کنون کہ مست وخرابم صلای بی ادبیست ٭ -
(اردو) باادب ہونا۔ صاحب ادب ہونا۔
ادب ملحوظ رکھنا۔ ادب سے واقف رہنا۔

ادب دانستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ دانا بودن از آداب است چنانکہ طالب آملی گوید
(سہ) بآواز بلند اظہار دردی می کنم طالب ٭
چو ابروی بتان آداب سرگوشی نمی دانم ٭
(اردو) آداب سے واقف ہونا۔

ادبستان | استعمال بہ کسر بای موحدہ بقول بہار مکتب و نسبت دبستان فرماید کہ بحذف ہمزہ مخفف این است **مؤلف** گوید کہ ستان بکسر اوّل جای انبوہی و بسیاری چیزہا ہمچو گلستان پس جائیکہ ادب بکثرت است ادبستان باشد کہ کنایہ از مکتب و مدرسہ و تعلیم گاہ است مخفی مباد کہ دبستان بفتح اوّل بقول صاحب برہان در فارسی زبان بمعنی نگاہداشتن آمدہ (الخ) مقصودش خبر بحاصل مصدر نباشد یعنی (نگاہداشت) پس جائیکہ نگاہداشت بسیار می شود کنایہ از تعلیم گاہ اطفال باشد کہ آنرا دبستان نام کردند و درین صورت در ادبستان الف وصلی است (اردو) مدرسہ (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ مذکر۔ جای درس پڑھانے کی جگہ۔ مکتب۔ دبستان۔

(الف) **ادب سنج** | استعمال۔
(ب) **ادب سنج بازاروکوی** | (الف) بقول
(ج) **ادب سنجیدن** | بہار بمعنی ادب آموختہ و از ملا طغرا سند آرد کہ در تعریف اہل سخن نہ گفتہ صاحب انند گوید کہ بمعنی ادب آموز است و نیز شاگرد ٭ (سہ) ولیکن ادب سنج بازار و کوی ٭
بجای انا الحق انا العبد گوی ٭ صاحب آصفی بسند ہمین شعر ذکر (ج) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ (ج) بمعنی ادب دانستن است و (الف) از (ج) اسم فاعل ترکیبی ولیکن بخیال ما در کلام ملا طغرا (ادب سنج بازار و کوی) کنایہ

(۱۷۷۱)

باشد از آواره و در بازار و کوی گردش کننده یعنی
کسی که از حال و اندازهٔ بازار و کوی خبر دارد
(اردو) (الف) ادب سیکھا ہوا (ب) دیکھو
آواره نمبر (۱) (ج) ادب سیکھنا -

(الف) **ادب شناختن** | استعمال - صاحب
(ب) **ادب شناس** | آصفی ذکر الف
کرده از معنی ساکت **مؤلف** گوید که بمعنی دانستن
و آگاه بودن از ادب است و (ب) اسم فاعل
ترکیبی از (الف) و فارسیان اکثر استعمال (ب)
کرده اند (جناب اصفهانی ؎) ادب شناس
ترا ز من کسی نباشد لیک ٭ غرور رند گیم ساخته
با و گستاخ ٭ (اردو) با ادب - صاحب ادب
ادب شناس بھی کہہ سکتے ہیں -

(الف) **ادب طراز** | اصطلاح - بقول بہار
و انند استاد و معلم باشد صاحب آصفی بنداین
مصدر ....
(ب) **ادب طرازیدن** | را قائم کرده است
و از معنی ساکت **مؤلف** گوید که طرازیدن
بمعنی پیراستن و آراستن آمده پس آنکه خصائل
بد را دفع و تعلیم محاسن اخلاق کند ادب آموز
است پس ادب طرازیدن - ادب آموختن
و ادب آموزی کردن باشد (فیضی ؎) یکچند
ادب طراز دیرین ٭ آمیخت حدیث تلخ و شیرین ٭
(اردو) الف و ب دیکھو ادب آموز -
و ادب آموختن -

(۱۲۸۹) **ادب طلبیدن از کسی** | استعمال بمعنی
خواستن از کسی که ادب کند چنانکه عرفی گوید
(؎) ادب ز من طلبد شوخ آشنا رویی ٭
که از تبسم او می شود حیا گستاخ ٭ (اردو) ادب
چاہنا - ادب کی توقع رکھنا -

ادب کار | اصطلاح - بقول بہار و آنند
مرادف ادب سنج یعنی ادب آموخته (بیدل
؎) آبیار ما ادب کاران گداز از خجلت است
چشم ما مشکل که بر رخسار جانان بشگفد ٭ **مؤلف**

گوید کہ این اسم فاعل ترکیبی است کہ دو اسم جمع
شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است پس ادب کار
(کار ادب کنندہ) مراد از با ادب و مؤدب
باشد (اردو) مؤدب۔ با ادب۔

ادب کدہ استعمال۔ بقول صاحب آنند
بفتح کاف عربی بمعنی مطلق جای ادب (بیدل
ع) درین ادب کدہ جز سر ہیچ جا مگذار
تمام خاک دل افتادہ است پا مگذار (اردو)
ادب کی جگہ (مونث)

ادب کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱)
بمعنی حقیقی است یعنی حد مراتب نگاہداشتن و (۲)
مطیع کردن باشد چنانکہ صائب گوید (ع)
بہمواری ادب کن خصم سرکش را کہ خاکستر
زیر دست خویش می گرداند آتش را (و (۳)
تادیب کردن و ادب دادن (ولہ ع) نہ
امروز است سود ای جنون را ریشہ در جانم
بچوب گل ادب کردی معلم در دبستانش (ظہوری
ع) بباغ ہجر دلم را ہزار جای ادب کن
بدست رشک ولی تاب گوشمال ندارد (عرفی
ع) نیشتی گرفتہ سینۂ خود ریش می کنم تا است
فرصتم ادب خویش می کنم (اردو)
(۱) ادب کرنا۔ بقول امیر لحاظ اور پاس کرنا
حفظ مراتب کا خیال کرنا (امیر ع) عمامہ لیکے
شیخ کہیں میکدے سے جا بس مغبچوں نے
حد سے زیادہ ادب کیا (۲) مطیع کرنا بقول
آصفیہ زیر کرنا مغلوب کرنا۔ تابع کرنا۔ (۳) تادیب کرنا
صاحب آصفیہ نے تادیب پر تنبیہ اور چشم نمائی کا ذکر کیا ہے

ادب گاہ استعمال۔ بقول بہار بکاف
فارسی مطلق جای ادب (بیدل ع) شاہا
نخوری بازی جاہ شطرنج مغرور نگردی بسیاہ
شطرنج شاہ آن باشد کہ در ادب گاہ نیاز تو
از شہ گفتن رمد چو شاہ شطرنج (اردو) ادب
کی جگہ (مونث) ادب کا مقام۔ (مذکر)

(۱۲۹۰) **ادب نگاہداشتن** | استعمال - بمعنی ملحوظ داشتن ادب باشد چنانکہ صائب گوید (ے) اگرچہ ظلمت شب پردہ پوش بی ادبی است ؛ تو بی ادب ادب خود نگاہدار محتسب ؛ (اردو) ادب ملحوظ رکھنا ۔

ادب ورزیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حاصل کردن تعلیم ادب است (حافظ شیرازی ے) حافظا علم و ادب ورز کہ در مجلس شاہ ؛ ہر کرا نیست ادب لائق صحبت نبود ؛ (۲) ادب اختیار کردن و با ادب پیش آمدن (عرفی ے) از رنگ و بو دورم ولی در روضہ بہر باغبان ؛ با یاسمن ورزم ادب تعظیم شمشادش کنم ؛ (اردو) (۱) دیکھو ادب آموختن (۲) دیکھو ادب کردن کے پہلے معنی ادب سے پیش آنا بھی کہ سکتے ہین ۔

(۱) **ادرار** | بکسر اول - بقول بہار پیوستہ بخشش کردن و فارسیان بمعنی راتبہ و وظیفہ استعمال کنند چنانکہ ---------

(۲) **ادرار خوار** | بمعنی راتبہ خوار (خواجہ جمال الدین سلمان ے) ملک احسان ترا صد چون سحاب ادرار خوار ؛ خرمن فضل ترا صد چون عطارد خوشہ چین ؛ مؤلف گوید کہ ادرار لغت عرب است صاحب منتخب ہم نوشتہ و این اسم فاعل ترکیبی است از مصدر ---------

(۳) **ادرار خوردن** | (اردو) (۱) راتبہ - وظیفہ (۲) وظیفہ خوار - راتبہ خوار - تنخواہ دار - (۳) تنخواہ پانا

(۱۲۹۱) **ادرار معین کردن** | استعمال - بمعنی مقرر کردن وظیفہ باشد چنانکہ سعدی شیرازی در گلستان آوردہ ؎ یکی را از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظنی بلیغ بود و ادراری معین کرد (اردو) وظیفہ مقرر کرنا ۔

ادرافیس بقول برہان وہفت واند بروزن مقناطیس یونانی چیزیست شبیہ بہ پیخ ودر دریا بروَد ودر واطراف نی جمع می شود و مانند کف دریا سوراخ سوراخ می باشد وبعربی زَبَد البحر گویندش صاحب محیط برکف دریا گوید کہ بیونانی فرنیون وبرومی قلومس پلاسیوس وبہندی سمندرپھین نامند وآن جسمی است مرکّب از اجزای ارضیۂ کثیفہ و اجزای ہوائیہ لطیفہ مجتمع بارطوبت دریا بامتزاج تام حتّی کہ جسمی حجری می شود وبسبب تحریک امواج درکنارہای بحر قلزم برروی سنگہا مجتمع ومتکوّن می گردد گرم وخشک درسوم وگویند سفید آن گرم درسوّم وخشک در دوّم منقّی ارساخ یعنی پاک کنندہ چرک وجالی ومحرق است ومنافع بسیاردارد (اردو) سمندرجھاک ۔ بقول آصفیہ (مذکّر) سمندرپھین وہ کف جو دریای اعظم کے کنارون پرجم جم کرخشک ہوجائے ۔ اور دوا وغیرہ مین کام آتے ہین ۔ کف دریا ۔ تیسرے درجہ مین گرم وخشک ۔

ادراک بالکسر ۔ بقول بہار دیدن ودریافتن ورسیدن کودک ببلوغ ورسیدن میوہ ومانند آن بکمال نضج وپختگی با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربیست و فارسیان بمعنی دریافت ۔ استعمال وبامصادر متعدّدۂ فرس مرکّب ہم کنند کہ درملحقات آید (انوری ؎) چو ادراک تو برخاطر حرام است ؛ گرفتم شعر من سحر حلال است ؛ (ولہ ؎) نہان وپیدا گفتی کہ معنی است دقیق ؛ ورای قوّت ادراک درلباس سخن ؛ (اردو) ادراک ۔ (عربی ۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر ۔ مذکّر ۔ غیرمحسوس چیزکا پانا ۔ دریافت کرنا ۔ عقل ۔ فہم (میر ؎) دیا عقل وادراک اس نے ہمین ؛ کیا خاک سے پاک

اس سنے ہمین ٭

ادراک رسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ رسیدن قوت فہم و دریافت و رسیدن عقل باشد چنانکہ سعدی شیرازی گفتہ (ع) نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد ٭ نہ فکرت بغور صفاتش رسد ٭ (اردو) عقل پہنچنا۔

ادراک صحبت نمودن | مصدر اصطلاحی بکسر کاف عربی بمعنی صحبت یافتن باشد بیان مفصل این با سند بر ادراک نمودن می آید (اردو) صحبت پانا (۱۲۹۲)

ادراک کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی فہمیدن و دریافت کردن باشد (صائب ع) چشم از آن حسن جہانگیر چہ ادراک کند ٭ در حبابی چہ قدر جلوہ کند دریائی ٭ (ولہ ع) معنی بی لفظ را ادراک کردن مشکل است ٭ برفگن زنہار از چہرۂ نازک نقاب ٭ (ظہوری ع) عشق در آئینۂ حسن تو ادراک کنم ٭ تیرہ گردیدہ دل از زنگ ہوس پاک کنم ٭ (اردو) سمجھنا۔ اردو مین اسکا لازم ادراک ہونا مستعمل ہے (نوازش ع) تجھے برسون ہوئے ناوک لگائے او کمان ابرو ٭ ابھی تک دل مین کچھ کچھ درد کا ادراک ہوتا ہے ٭ (امیر اللغات - لفظ ادراک پر)

(۱۲۹۳) **ادراک منہزم شدن** | استعمال بمعنی ناکام شدن و نرسیدن ادراک باشد چنانکہ انوری گوید (ع) صدری کہ چون سخن ز تنہائے او رود ٭ ادراک منہزم شود و عقل مبتذل ٭ (اردو) ادراک نہ پہونچ سکنا۔ عقل نہ پہنچ سکنا

ادراک نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید امر واقف ادراک کردن است کہ گذشت (نثر حزین اصفہانی) ادراک صحبت بسیاری از علما و موحدان

نموده" بخیال ما ازین سند آصفی مصدر(۲) (ادراک صحبت نمودن) بمعنی صحبت یافتن	پیدا می شود (اردو) (۱) دیکھو (ادراک کردن) (۲) صحبت پانا ۔

ادرام بقول صاحب برہان ورشیدی وجہانگیری وسراج وہفت بروزن بدنام ادرم کش را گویند وآن ورقش است که نمد زین وتکلتو راہدان دوزند صاحب جامع باتفاق برہان گوید که ادرم کش ہم گویند وبقول صاحب ناصری بحذف الف ودوّم ہم آمده مؤلف گوید که (ادرم) بدون الف دوّم ہمین معنی آمده که می آید پس فارسیان بقاعدهٔ خود قبل حرف آخر الف زائد آورده (ادرام) کرده باشند چنانکه سکسر را سکسار وستمگر را ستمگار کردند مخفی مباد که در لفظ گر وگار اختلاف است بعضی ہردو را مرادف یکدیگر گرفته اند وبعضی گر را مخفف گار وبرخی گر را اصل قرار داده اند وگار را بزیادت الف مرادف آن چنانکه صاحب قانون دستگیری دربیان الف زائد نوشته (که بحث کاملش به لفظ الف آید) وہمچنین فارسیان تر را بزیادت الف تار کرده اند چنانکه صاحب دستگیری ذکر آن کرده است بعضی بر آنند که (ادرم) بدون الف دوّم بدین معنی نیامده ما بر (ادرم) بحث کنیم که ماخذش متقاضی این معنی است واین ہم ممکن است که اصل این (آدرم) به ممدوده گیریم که بمعنی افزاری است زین گران را بکثرت استعمال ممدوده به مقصوره بدل شد وبقاعدهٔ فارسی قبل حرف آخر الف زائد آورده ادرام کردند (اردو) دیکھو آدرفش ۔

ادرخش بفتح اوّل وسکون دال مهمله وفتح رائے قرشت بقول صاحب انند که بضمن (آدرخش) در ممدوده نوشته بمعنی درخش است که برق باشد جمیع محققین این را در ممدوده ذکر

کردہ اند ولیکن مارا با صاحب انند اتفاق است کہ اصل این آذرخش است بضم اول وثانی
بمعنی برق کذا فی البرہان) فارسیان الف وصلی در اول این آوردہ آنرا مفتوح خواندند و
دال مہملہ را ساکن وانچہ در ممدودہ گذشت نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد (اردو) برق (عربی
اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) بجلی -

ادرس | بقول صاحب بول چال بکسر اول وسکون ثانی وکسر رای مہملہ وسین غیر منقوطہ
سپاس نامہ وتشکر نامہ باشد مؤلف گوید کہ ناصر الدین شاہ قاچار در روزنامۂ سفر ذکر
این کردہ جز این نیست کہ این مفرس (ایڈرس) لغت انگلیسی است وآن کاغذی است
کہ چون شاہ یا از نایبین شاہ یا حکام ذوی الاقتدار بشہری رسند رعایای شہر تشکرانۂ ورود
شان سپاس حسن انتظام بواسطہ آن اداکنند وبضمن آن امور قابل انتظام راہم عرضہ دہند
وور موقع رخصت حاکم از عہدہ ونیز بتقاریب خاص ہم ہمین قسم سپاسنامہ پیش کشیدہ میشود
معاصرین عجم این را در روزمرہ خود بر زبان دارند (اردو) سپاسنامہ (فارسی-اردو
مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مذکر) ایڈرس - وہ تحریری شکریہ جو کسی حاکم کے رخصت
یا تبدیل ہوتے وقت اس کی کارگذاری کے منت پذیر ہونے مین دیتے ہین - ہم عرض کرتے
ہین کہ موقع ورود یا خاص تقاریب مین بھی سپاسنامہ پیش کیا جاتا ہے اور آجکل اردو مین بھی
ایڈرس کا لفظ مستعمل ہے جو انگریزی زبان کا لفظ ہے -

ادرفن | بقول صاحب برہان وناصری وہفت وجہانگیری ورشیدی وشمس وسراج
با فای سعفص بروزن قلمزن نام علتی است کہ در پوست بدن آدمی بہم میرسد وآنرا داد میگویند

و بعربی قوبا خوانند صاحب جامع گوید کہ مرض بریون و اگر یون است کہ بعربی قوبا گویند مؤلف گوید کہ اتفاق محققین فرس برین است کہ این لفظ فارسی زبان است و ماخذ این ہیچ بر نکشود بجز این کہ بہ خیال ما مرکب است از (دَر) و (فَن) کہ در معنی توت است نام میوۂ کہ پوست آن دانہ دار باشد و فَن لغت عرب بمعنی حال وگونہ و نوع از چیزی پس مرضی را کہ جلد انسان را دانہ دار و ناہموار کند و نشانہای آن بر پوست انسان بہ سیاہی و سرخی مشابہ بہ توت نماید آنرا فارسیان (درفن) نام نہادند و الف وصلی در اوّلش آوردہ (ادرفن) کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) دَاد - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - وہ پھنسیون کے چھتے جو فساد خون سے جسم پر ہو جاتے اور نہایت کھجلاتے ہین یعنی قوبا - ہم عرض کرتے ہین کہ دَاد بقول صاحب ساطع زبان سنسکرت کا لفظ ہے - قوبا کا ترجمہ -

ادرک | بقول صاحب برہان و جامع (۱) بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و کاف زنجبیل تر را گویند و بہندی نیز ہمین نام خوانند و (۲) بکسر اوّل و ثالث آلوچہ را گویند و آلوی گیلی و جیلی و آلوی کشتہ نیز خوانند سرد و تر است و مسہل صفرا و تشنگی را فرو نشاند فرماید کہ بفتح اوّل و کسر ثالث در عربی امر بدریافتن است یعنی دریاب (از مصدر ادراک) خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ فرماید کہ چون مسموع است کہ در ولایت زنجبیل تازہ و ہم نمیرسد پس لفظ مذکور ہندی الاصل باشد صاحب سخندان آوردہ کہ این را در سنسکرت (آدرک) بمد و دہ گویند و فارسیان بمقصورہ (ادرک) کردہ اند و بہ تحقیق مؤلف چنانکہ صاحب ساطع نوشتہ - (ادرک) بمقصورہ ہم لغت سنسکرت باشد صاحب محیط فرماید کہ بلغت عربی اسم

آلوچہ کہ بقول گیلانی مشوق وآلوی کوہی است وبلغت ہندی اسم زنجبیل رطب گویند قسمی از آن
است وبعض گویند کہ این دوائی دیگر است لیکن در حدت ومرارت وشکل مشابہ بدان وآنرا
ادآ نیز گویند و و سنسکرت (آرورک) بمعنی مدام تری دارندہ و (اوروک) کہ اسم محض است
وتر وگم یعنی افزایندۂ عمر و (شرنگی پر) بمعنی پشت وپناہ وآن بیخے است مشہور۔ ساق گیاہش
پرگرہ وبرہر گرہ برگی رستہ گرم است وگران وگویند گرم وخشک در سوم وگویند گرم در سوم
وخشک دراوّل۔ ملیّن ومسخن دماغ۔ دافع نزلہ۔ مشہیّ طعام و ہاضم۔ منافع بسیار دارد۔
(اردو) (۱) ادرک۔ بقول امیر (فارسی) ایک قسم کی خوشبو جڑ اس کا مزاج گرم وخشک
ہے۔ محرک اشتہا۔ مقوّی معدہ وجگر۔ کاسر ریاح۔ اکثر کھانے کی چیزون مین پڑتی ہے اور
خشک ہوجانے پر سونٹھ کہلاتی ہے۔ گرم ملکون اور ہندستان کے سب حصون مین اسکی
کاشت ہوتی ہے اس کا مربّا بھی بنتا ہے۔ مصرانی۔ یونانی۔ انگریزی دواؤن مین بھی مستعمل
ہے (مونث) (۲) دیکھو آلوچہ۔

ادرکوج بقول صاحب شمس بضمّ اوّل وفتح دوّم بمعنی خُلق است صراحت کند کہ
این لغت فارسی است ودیگر کسی از محققین ذکر این نکرد تحقیق ما قاصر است کہ صاحب
شمس این لغت را از کجا پیدا کرد۔ سندی پیش نکرد تخیال ما میرسد کہ (اورکاج) لغت ترکی
راکہ بضم اوّل وفتح وا و بمعنی موانست است (کذا فی المؤید) صاحب شمس بہ تسامح دینجا
قائم کرد وواو را دال مہملہ فہمید و (کاج) را کوج وچنانکہ فارسیان (زبان) را زبون
گویند و امی بر تحریف (اردو) خلق (ع) مذکّر۔ ملنساری۔

ادرم بقول صاحب برہان و جامع و ہفت بر وزن ادہم نمدزین و تکلتوی اسپ را گویند صاحب جہانگیری از حکیم نزاری سند آوردہ (سے) میان زینش پالان کردہ درم بیک ضربت دو نیمہ زد چو ادرم ٭ **مؤلف** گوید کہ ہمین لفظ در ممدودہ گذشت کہ معنی (۱) نمدزین و (۲) اسلحہ ہمچو کارد و شمشیر وغیر ذلک و (۳) افزاری است کہ نمدزین بدان دوزند بخیال ما ممدودہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است و اصل آن (ادرم۔ مقصورہ) باشد ولیکن حیف است کہ محققین فرس درینجا بر یک معنی قناعت کردہ اند بجز صاحب ناصری کہ بر لفظ (ادرام) ہذکر این معنی سوم ہم کردہ است۔ بخیال ما اصل مقصورہ باشد و این لفظ در وضع شدہ۔ الف وصلی در اول و میم زائد در آخر آوردہ (ادرم) کردہ باشند و در بقول برہان حاصل بالمصدر دریدن و عجبی نیست کہ از ہمین مادہ کہ در معنی در است فارسیان بزیادت الف وصلی در اول و میم زائد در آخر (ادرم) بمعنی اسلحہ گرفتہ اندکہ ہر چیز را می دردو ہم چنین افزاری را نام نہادند کہ نمدزین را در وقت دوختش سوراخ می زند کہ این سوراخ ہم نوعی از دریدن است پس معنی دوم و سوم حقیقی باشد و معنی اول مرادیست و این نتیجہ عدم غور بر ماخذ است کہ بممدودہ برای ہر سہ معنی مذکورہ مستعمل و بہ مقصورہ صرف بمعنی اول ۔ واللہ اعلم۔ مخفی مبادکہ صاحب قواعد فارسی میم زائد را ذکر دہ است را (ردو) دیکھو آدرم۔

(الف) ادرمکش استعمال ۔ بقول برہان و سراج و ہفت و انند بفتح کاف و سکون شین نقطہ دار بمعنی ادرام است کہ در فرش تکلتو دوزی باشد **مؤلف** گوید

که این مرکب است از لفظ (ادرم) و (کش) اسم
فاعل ترکیبی از مصدر ....

(ب) ادرم کشیدن | که بمعنی تکلتو دوختن
باشد و معنی حقیقی (ادرمکش) تکلتو دوزنده مراد
از همان افزار آهنی است که ذکرش بر لفظ ادرم
بر نمبر (۳) گذشت (اردو) دیکھو آدرفش

ادرمه | بقول صاحب برهان و جامع
و سراج و هفت و انند بروزن سرمه (۱)
نمدزین و تکلتو را گویند صاحب شمس باتفاق
اهل لغت گوید که (۲) بمعنی توت هم مؤلف
عرض کند که ما بر لفظ (ادرم) ذکر کرده ایم که
معنی حقیقی آن افزاریست که نمدزین بدان دوزند
پس فارسیان های نسبت بر لفظ (ادرم) زیاده
کرده بمعنی اول استعمال کرده اند یعنی منسوب
و دوخته شده به ادرم و نسبت معنی دوم
عرض میشود که کسی از محققین با صاحب
شمس اتفاق ندارد اگرچه (در) بفارسی
زبان بمعنی توت آمده است و بزیادت
الف وصلی آنرا (ادر) هم توان گفت ولیکن
(ادرمه) توت را اصلا نگویند تا می بیش نباشد
(اردو) (۱) دیکھو آدرمه کے پہلے معنی (۲) (توت)
(عربی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه مذکر
ایک درخت اور اسکے پہل کا نام جسکو شہتوت بہی کہتے
ہین اسکے پتون سے ریشم کے کیڑے کی پرورش ہوتی ہے

ادرنگ | بقول صاحب برهان بروزن بدرنگ بمعنی محنت و رنج و هلاکت باشد و
بعربی دمار خوانند - صاحب جهانگیری گوید که این را (آدرنگ) و (دهنگ) نیز خوانند صاحب
سراج بذکر معنی بالا گوید که بمد نیز گذشت پس این مخفف آن باشد صاحب هفت بصراحت
معنی بالا نوشته که کاف فارسی است - بخیال ما اصل این (درنگ) است که بمعنی مذکور می آید
فارسیان الف وصلی در اولش آورده دال را ساکن کردند و آنچه مقصوره به ممدوده بدل شد

نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آدرنگ کے پہلے معنی۔

ادریس | بقول صاحب برہان وہفت واتند بکسر اوّل بروزن برجیس۔ نام پیغمبر است مشہور۔گویند از جہتہ درس گفتن بسیار بدین نام علم شد واو را مثلث النعمہ خوانند ونعمای ثلثہ او پادشاہی وحکمت ونبوت بود واو حیات جاوید یافت واکنون در بہشت می باشد وبقول صاحب مؤید مشتق است از (دروس) کہ معنی آن ناپدید شدن نشان باشد وقیل از بسیاری درسس ہم ادریسش گفتند۔ الحاصل این لغت فارسی زبان است وفارسیان ادریس را (اورمزد) گفتہ اند کہ بجایش آید وبرلفظ اخنوخ ہم مذکور۔ (اردو) دیکھو اخنوخ۔

ادریس خانہ | اصطلاح۔ بقول صاحب برہان وبحر ورشیدی وجامع وسراج کنایہ از بہشت۔ صاحب جہانگیری در دستور دوم خاتمۂ کتاب ذکر این کردہ است مؤلف گوید کہ گویند کہ ادریس پیغمبر علیہ السّلام حالا در بہشت اقامت گزین است ازینجاست کہ بہشت را ادریس خانہ نام کردند (اردو) بہشت (فارسی۔ اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) جنّت۔ فردوس

ادّعا | بقول صاحب منتخب لغت عرب است بالکسر وتشدید دال بمعنی دعوی کردن واعتراف نمودن فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر وبا مصادر فرس استعمال کردہ اند وصاحب روزنامہ ہم ذکر این کردہ وصاحب سرگذشت ہم این را آوردہ کہ در ملحقات آید (اردو) ادّعا (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر۔ مذکر۔ دعوی کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بمعنی دعوی بھی مستعمل ہے (بحر ۵) وہن اسکا جو نہین ہے تو نہو کیا پروا ادّعا

چشم سخن گو گو ہے گویائی کا ☆ (منیر ۵) کس آفتاب کے پرتو سے جام چاند بنے ہین ☆ فلک کو شیشیون سے آج ادّعای ہم نسبی ہے ☆

ادعا داشتن باکسی | استعمال ـ بمعنی خواستن و خواہش داشتن چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ " ہنوز ادعای ہم با من دارد " (اردو) چاہنا ـ (۱۲۹۲)

(۱۲۹۳) ادعا کردن | استعمال ـ بمعنی دعوی کردن چنانکہ صاحب سرگذشت گوید " وقتی مملکت پدرت را ادعا بکنی " (اردو) دعوی کرنا ـ

(الف) ادعیہ | لغت عربی است بقول غیاث دانند بفتح اوّل و سکون دال و کسر عین و فتح تحتانی جمع دعاست فرماید کہ تحتانی را مشدد خواندن خطاست و صاحب آزاد صراحت کند کہ این جمع قلت است بر وزن افعلہ (انتہی) فارسیان - - - - - - - - - -

(ب) ادعیۂ ماثورہ | را بہ اضافت (ادعیہ) بمعنی دعاہائیکہ از رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منقول است استعمال کردہ اند صاحب بحر ہم ذکر این کردہ اگرچہ ماثور بمعنی مطلق نقل کردہ شدہ باشد ولیکن درینجا بمعنی اصطلاحی است و فارسیان این ہر دو لفظ مرکّب عربی را در فارسی ہم بہمین معنی استعمال کنند (اردو) (الف) دعا کی جمع دعائین (مؤنث) (ب) ادعیۂ ماثورہ (مذکر) ـ وہ دعائین جو جناب رسول خدا (صلعم) سے منقول ہین ـ

(۱۲۹۴) (الف) ادغالی | (الف) را کسی ذکر نکردہ (ب) بقول صاحب انند بحوالۂ ظفرنامہ

(ب) ادغانی | بالکسر قومی است کہ در قدیم الایّام قطع طریق ـ پیشہ داشت و دستار آشفتہ و پریشان می پیچید حضرت صاحبقرانی استیصال آن کردند (کی ندیم ۵) تو گر خوش

پیچانی غارت دہا توانی کرد ٭ چہ مطلب ہمچو گل دستار ادغانی بسر پیچی ٭ بہار بضمن لفظ
پیچان ذکر این کردہ است مؤلف گوید کہ اگرچہ ہردو محققین ہندی نژاد درین لفظ بجای حرف
پنجم نون نوشتہ اند و در سند خود ہم (ادغانی) بنون آوردہ و از یک نسخۂ مطبوعۂ ظفر نامہ ہم
ہمچنین یافتہ شد امّا بخیال ما لفظ صحیح (ادغالی۔ بلام پنجم) باشد کہ ذکرش بر الف کردہ ام
زیراکہ اِدغال بکسر اوّل لغت عرب است بمعنی خیانت کردن و در آوردن چیزی راکہ
تباہ کند و در جای درختناک درآمدن و پنہان شدن دران و تباہی آوردن در کاری
(کذا فی منتہی الارب) پس فارسیان بزیادت یای نسبت در آخر قومی را نام نہادہ باشند کہ
قطّاع الطریقی می کرد نازک خیالان تحقیق پسند دانند کہ لزوم تحقیق باخذ ہر یک لفظ (الف)
راکہ از کم التفاتی اہل تحقیق معدوم شدہ بود بوجود آورد (اردو) (الف) ادغالی یا (ب)
ادغانی ایک قوم کا نام تھا جو رہزنی کیا کرتی تھی۔ عہد میمنت مہد صاحبقرانی یعنی تیمور کے
زمانے مین اس کا استیصال ہوا۔ ہماری تحقیق مین (الف) صحیح ہے۔
ادغر | بقول صاحب برہان وہفت بفتح غین نقطہ دار بروزن صرصر بمعنی بادگیر است صاحب
جہانگیری فرماید کہ این مرادف بادغر باشد مخفی مباد کہ بادگیر (۱) دریچہ و روزنی راگویند کہ برای
باد در خانہ سازند و (۲) خانۂ کہ از ہر چہار طرفش بادگیر بجہت وزیدن باد ساختہ باشد و این مجاز
است صاحب سراج فرماید کہ ادغر بمعنی بادگیر است لیکن بدین معنی بادغر و بادغرد باشد
چنانکہ بیاید و بر (بادغر) و (بادغرد) فرماید کہ خانۂ تابستانی است و صراحت کند کہ مکانی را
گویند کہ (بادگیر) داشتہ باشد و بحوالۂ رسالۂ سامانی گوید کہ (بادغر) مرکب است از (باد) و (غر) کہ

مغیّر گر) است و معنی ترکیبی این (بادگر) باشد یعنی جاعل باد (الخ) کہ بحث کاملش بجای خودش آید مؤلّف عرض کند کہ از صراحت بالا حقیقت (دغر) درین لفظ متحقّق شد کہ مبدّل (دگر) باشد کہ فارسیان کاف فارسی را بغین معجمہ بدل کنند چنانکہ گلولہ را غلولہ کردند۔ حالا باید کہ از حقیقت (اد) کہ جزو اوّل این لفظ است واقف شویم عجمی نیست کہ (اد) بحذف بای موحّدہ مخفّف (باد) باشد کہ بمعنی ہواست اندرین صورت (ادغر) مرادف (بادگر) است یعنی دارندۂ ہوا و صاحب ہوا یا (اد - بالضم) را بمعنی برو بالا گیریم کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است پس (اُدغر) مبدّل (اُدگر) بمعنی صاحب بلند و بالا باشد یعنی چیزی کہ بر بلندی واقع است کہ کنایہ از دریچہ ہواست بیش ازین از دریافت ماخذ این قاصریم واللہ اعلم۔ (اردو) (۱) وہ روشن دان یا دریچہ جو ہوا کی غرض سے مکان میں بنایا جاتا ہے جو سطح مکان سے کسی قدر بلندی پر ہوتا ہے (۲) وہ مکان جس میں چارون طرف متعدد روشن دان یا دریچے بغرض ہوا بنائے گئے ہون۔ مذکر)

ادقچہ یقول صاحب غیاث بفتحتین و سکون قاف و فتح جیم فارسی و سکون ہای ہوّز لغت ترکی است نوعی از آرایش پلنگ خواب امرا و آن چادری باشد سفید برابر پلنگ کہ بر چہار طرف آن پارچۂ رنگین بعرض نیم ذرعہ بطوری دوزند کہ وقت گستردن آن پایۂ پلنگ بدان پوشیدہ نشود و بر آن پارچۂ رنگین بکلابتون انواع نقش و نگار دوزند چون آن را بر پلنگ گستردہ بالای آن توشک و چادر کشند آن پارچۂ منقّش از چہار طرف درمیانۂ ہر چہار پایۂ پلنگ متّصل

فرش زمین آویزان باشد صاحب آنند همزبان غیاث است عجب است که محققین ترکی
ازین ساکت اند مخفی مبادکه (دق) در فارسی زبان بفتح اوّل وسکون ثانی نوعی از پارچهٔ
قیمتی (کذا فی البرہان) و (چه) بقول کلمه که افاده بمعنی تصغیر کند چون در آخر کلمه در آرند۔
همچو باغچه وطاقچه پس (دقچه) بمعنی پارهٔ از پارچهٔ دق که ثمین باشد عجبی نیست که چادر زرین
توشک را در چار طرفش پارهای دق می دوختند تا حصهٔ که خارج از توشک نمایان باشد
خوش نماید ومجموع آن را (دقچه) نام کرده باشند وبزیادت الف وصلی در اولش ادقچه شده و
انچه صاحب غیاث آنند نوشته است تفنّن طبع وجدت پسندی زمانیان باشد که بجای
پارهای (دق) صناعی دیگر بکار می برند بعض معاصرین عجم این را ابر زبان دارند ودر ہند ہم
مروّج است ومحققین اردو زبان ہم این را لغت ترکی دانند وبخیال ما مرکّب فارسی است
صاحب ساطع این را لغت ہندی گوید بمعنی پارچه که دران چیزہا می بندند ومی برند پس
عجبی نیست که این وضع شد برای محفوظ کردن توشک وبالین پلنگ که چون از پلنگش بردارند
در ادقچه محفوظ کنند وچون بر پلنگ کنند ادقچه را زیر آن بگسترانند وآن حاشیهٔ قیمتی که در اطراف
ادقچه می دوزند معنی خیز است که در ہر دو حالت وجود آن باعث زیب وزینت باشد بخیال
ما این لغت ہندی نیست بلکه اہل ہند از فارسیان گرفته اند۔ (اردو) ادقچه بقول امیر (ترکی)
مذکر۔ پلنگ کی ایک پرتکلف سپید چادر جس کے حاشیہ پر کارچوبی یا کلابتونی کام بنا ہوتا ہے
یہ چادر پلنگ پوش اور توشک کے نیچے بچھائی جاتی ہے جس کا حاشیہ دار کنارہ قریب آدھ
گز کے نیچے لٹکتا رہتا ہی (میرحسن ؎) سراسر ادقچے زری باف کے ٹکے تھے رشک آئینۂ صاف کے؎

ادک | بقول صاحب برہان وسراج وجامع وہفت بفتح اوّل وضم ثانی وسکون کاف فرج زنان وحیوانات دیگر کہ آن موضع جماع ایشان است صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ترندو پازند ایرآوردہ تحقیق ما این مرکب است از (اود) وکاف تصغیر (اود) در ترکی زبان آتش وسم راگویند (کذا فی کنز) فارسیان واو علامت ضمہ راکہ بقاعدۂ رسم الخط ترکی بود حذف کردہ کاف تصغیر درآخر آوردند بمعنی آتش صغیر شد یعنی آتش پارہ واستعارہ کردند از فرج یا اینکہ بر آخر لفظ (اد) کہ بلغت سنسکرت بمعنی برو بالا آمدہ (کذا فی القاطع) کاف تصغیر زیادہ کردہ بمعنی چیزی گرفتند کہ اندکے بالائی و بلندی دارد وکنایہ باشد از کس یا اینکہ (اداک) بمعنی جزیرہ گذشت پس بحذف الف دوّم (ادک) را مخفف آن واستعارۂ فرج را ہم توان گفت کہ در تمام جسم حیوان مقام تعلیق حقیقی ہمین است چنانکہ در محیط بحر جزیرہ مخفی مبادکہ حذف الف بقاعدۂ فارسی جائز است چنانکہ (ماہ ومہ) و (گاہ وگہ) و (راہ ورہ) واللہ اعلم (اردو) فرج (عربی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) عورت کا اندام نہانی - اور فرج کے حقیقی معنی دو چیزون کی بیچ کی کشادگی - رخنہ - شگاف -

ادگر | بقول ضمیمہ برہان بفتح اوّل وکاف فارسی ترجمہ قیاس است و صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی پیمانہ ومشابہت آمدہ ہر دو محققین از سند ساکت صاحب انند صراحت کردہ است کہ این لغت فارسی است مؤلف گوید کہ این مرکب باشد از لفظ (اد) و (گر) واد بزبان سنسکرت بمعنی حد ونہایت آمدہ (کذا فی القاطع) وگر لغت فارسی است بمعنی دارندہ وصاحب وکنندہ وسازندہ پس معنی لفظی (ادگر)

صاحب حد و نہایت باشد کنایہ از مقیاس کہ معنی پیمانہ ہم ہمین است وبس ہر دو محققین در تعریف معنی صراحت کافی نکردہ اند آنچہ قیاس و مشابہت نوشتہ اند تحقیق ما مقیاس است

(اردو) ناپ ـ بقول صاحب آصفیہ اسم مؤنث ـ ماپ ـ پیمانہ ـ کیل ـ

ادم بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین و سکون میم (فارسی) بمعنی لعل دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد و ماخذ این ہیچ بفہم نمی آید بجز این کہ دم لغت عربی را کہ بالفتح بمعنی خون است فارسیان الف وصلی در اول او آوردہ استعارہ بہ لعل کردہ باشند و اللہ اعلم (اردو) لال ـ مذکر ـ ایک قسم کا بڑا یاقوت سرخ رنگ (لعل) اسی کا معرب ہے ـ

ادمان بقول صاحب (دری وپہلوی) بالفتح قریہ ایست در ہمدان مولد اثیر ادمانی است دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ہیچ آیران و توران درین ہم الف و نون نسبت باشد عجبی نیست کہ درہمین قریہ معدن لعل باشد کہ فارسیان لعل را (ادم) گفتہ اند واللہ اعلم (اردو) ادمان ایک قریہ کا نام جو ہمدان مین واقع ہے ـ مذکر ـ

ادمن بقول برہان وجامع وسراج وشمس وہفت ورشیدی بفتح اول ومیم وسکون ثانی ونون مشک خالص را گویند و بعربی اذفر خوانند صاحب ناصری کہ از اہل زبان است سندی آوردہ (سیف ۵) صدری کہ نسیم خلق او عطرہ اقطاع دہد مشک ادمن ؛ مؤلف را با محققین بالا اختلاف است بخیال ما (ادمن) بمعنی خالص است و از سند سیف ہم (مشک ادمن) بمعنی مشک خالص پیدا است پس مجرد (ادمن) را بمعنی

مشک خالص گرفتن محتاج سند دیگر باشد سیمّا بدینوجہ کہ بہ تحقیق ما (ادمن) مرکب است از (آ و) و (من) آد بممدودہ بزبان سنسکرت بمعنی اصل است (کذا فی الساطع) و من بقول صاحب انند وغیاث کلمۂ نسبت باشد پس چیزیکہ منسوب باصل است خالص باشد ممدودہ را فارسیان بمقصورہ بدل کردہ باشند کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است حاصل این است کہ (ادمن) بمعنی خالص باشد کہ صفت مشک توان شد نہ بمعنی مشک خالص (اردو) خالص (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ۔ صاف۔ اصل۔ بے ملاؤ۔ بے غش۔

ادنیٰ | بفتح اوّل ومقصورہ در آخر لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بمعنی نزدیکتر و زبون تر۔ بر تقدیر اوّل از (دنو) و بر تقدیر ثانی از (دنارت) است امّا در ضمیمۂ برہان مذکور است کہ در استعمال فرس ترجمۂ غلط آمدہ۔ سندی پیش نشد (اردو) غلط (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ صحیح کا نقیض۔ غیر صحیح (ممنون ۵) شاید کہ شوقنامہ مرادہ پڑھے تمام ❊ نام آج اپنے خط پہ ہے مین نے لکھا غلط ❊

ادوار | بکسر اوّل بقول صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نام شاہ انگلستان باشد مؤلف گوید کہ مفرس (ایڈورڈ) بہر دو دال ہندی (اردو) ایڈورڈ۔ شاہ انگلستان کا نام۔

ادوای | بقول صاحب برہان وہفت وانند بر وزن یکتای بلغت ژند و پاژند بمعنی آواز باشد وبعربی صدا گویند۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمہ ذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ بخیال ما ماخذ این ہمان (آواز) است کہ در ممدودہ گذشت فارسیان از ژند والف کہ

درزمانۂ قدیم براے ممدودہ بجاے بت می آمد۔ الف دوّم را بقاعدۂ خود بہ دال مہملہ بدل کردند چنانکہ (بآن وبدان) وزای معجمۂ آخر را بہ یا بدل ساختند چنانکہ (آواز) و(آوای) واین قاعدۂ تبدیل را صاحب قوانین دستگیری ذکر کردہ است پس نتیجۂ تبدیل ہمین دو حرف است کہ (آواز) (ادوای) شد حالا در روزمرۂ معاصرین عجم (ادوای) متروک است (اردو) دیکھو آواز۔

(الف) ادوس بقول برہان وجہانگیری وجامع وانند بفتح اوّل وضمّ ثانی وسکون واؤ (۱) کسی را گویند کہ بسبب علّتی چشم او تاریکی کند وشبکور را نیز گفتہ اند وبقول ناصری علّت شبکوری وضعف چشم۔ خان آرزو در سراج آوردہ کہ این لغت عربی است وبفتح واؤ باشد۔ صاحب شمس ہم این را عربی گفتہ صاحب رشیدی بہمین معنی ۔۔۔۔۔۔

(ب) ادوک (بکاف عربی در آخر نوشتہ وصاحب شمس تایئدش این را لغت فارسی گفتہ مؤلف گوید کہ بخیال ما این مرکّب باشد از (اَد) و (اوک) کہ ہر دو لغت سنسکرت است (اد) بالفتح مخفف (آد) بمعنی نصف و (اوک) بالضم بمعنی لغزش وخطا باشد کذا فی السّاطع) عجبی نیست کہ فارسیان مرکّب این ہر دو لفظ یعنی (اداوک) را بمعنی نیم لغزش وکنایہ از شب کور گرفتہ باشند کہ از لیل ونہار لغزش او صرف در شب است وبکثرت استعمال الف دوّم حذف شد وبقاعدۂ فرس اسم فاعل ترکیبی است کہ دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است والف معرّب (ب) باشد چنانکہ خان آرزو (الف) را لغت عربیہ گفتہ (واللہ اعلم) (اردو) (الف وب) (۱) وہ شخص جسکی آنکھوں کو کم دکھائی دے۔

وہندی آنکھوں والا۔ شب کور بقول صاحب آصفیہ (فارسی) رتوندیا۔ وہ شخص جسکو رات کو دکھائی نہ دے۔ (۲) شبکوری۔

ادوی بقول صاحب برہان وجامع وہفت بفتح اول وکسر ثالث وسکون ثانی وتحتانی مجہول دارویست کہ آنرا اگرترکی گویند و (وج) نیز خوانند وبعضی برانند کہ ترجمۂ آن بعربی (صبر) است وبقول صاحب سراج نام این بعربی (وج) وبہندی (بچ) باشد۔ صاحب محیط بر لفظ بچ فرماید کہ اسم ہندی (وج) است وبفارسی این را اگرترکی گویند وبزبان سنسکرت (وساو وچہتہ) و (چیلا) بیخ گیاہی است کہ در آبہای روید و نوع است و ہردو نوع نزد ہندیان تلخ وتیز وگرم ومشہی طعام ومنقی ومصفی گلو ودافع غلہ وفساد وباد وبلغم ومنافع بسیار دارد وبر لفظ (وج) بہ واو وجیم عربی فرماید کہ این را زنجبیل العجم نیز خوانند وبیونانی (اقورون) وبقول دسیقوریدوس (اوروون) کہ آن (اوردان) است وبلاطینی (اکرس) وبترکی (اکیر) وبفارسی (برج) و (کارونک) وبرومی (اقارون) و (اگرترکی) ودرکشمیری (وائی) ودرپنجابی (ورک) ودرگجراتی (لینی۔لنہی) وبہندی (بچ) نامند۔ بقول شیخ و گیلانی خشک دراول ودوم وگویند گرم وخشک درسوم وبعضی گرم درسوم وخشک دروسط دوم نوشتہ اند صاحب اننداصراحت کند کہ این لغت فارسی زبان است (انتہی) ومآخذ این ہیچ بفہم مانمی آید بجز انیکہ فارسیان از زبان سنسکرت گرفتہ اند کہ (دوی) بمعنی دوباشد و الف نفی بقاعدہ سنسکرت درابتدای لفظ (دوی) آوردہ اند یعنی چیزی کہ ثانی ومقابل ندارد واین قسم الف درفارسی قدیم ہم یافتہ می شود کہ ذکرش بر (اجنبان) کردہ ایم الحاصل

بلحاظ منافع کثیرہ این را بی شک گفتن مبالغۂ جائز است (اردو) بچ - بقول آصفیہ (ہندی) ایک مشہور کڑوی جڑ کا نام جسے عربی مین (وج) فارسی مین (برج) کہتے ہین دوّم درجہ مین گرم و خشک ہے -

ادویۂ گرم | بقول صاحب بحر عجم باضافت (ادویہ) کہ جمع دوا است حوائج دیگ را گویند از فلفل و دارچینی وزیرہ و مانند آن - صاحب مؤید بحوالۂ (رسالہ علمی) ذکر این کردہ است و در ضمیمۂ برہان ہم یافتہ می شود یعنی لفظی این دوا ہائیکہ مزاجاً گرم باشد و اصطلاحاً مخصوص بحوائج دیگ است کہ دیگ افزار ہم خوانند (اردو) گرم مصالح - بقول صاحب آصفیہ (مذکر) ابازیر توابل وہ خوشبودار چیزین جو طعام مین ڈالی جاتی ہین - جیسے لونگ - الچی زیرہ - دارچینی - سیاہ مرچ جسکو فارسی مین دیگ افزار کہتے ہین -

ادہا | بقول خان آرزو در سراج بفتح اوّل و سکون دوّم و ہای بالف کشیدہ ورزش نمودن ومشق کردن - دیگر کسی ذکر این نکرد معلوم میشود کہ مقصود صاحب سراج حاصل بالمصدر است از مصدر عربی (داہیہ) کہ بمعنی بلای سخت است (ادہی) اسم تفضیل باشد بمعنی اشد (کذا فی منتہی الارب) پس عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود یای آخر را بصورت الف نوشتہ بمعنی ورزش و مشق استعمال کردہ باشند اما سندی باید کہ پیش نشد (اردو) ورزش - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث - کسرت - ریاضت - جسمانی مشق - مشق - بقول منہ (عربی) مؤنث کسی کام کی مداومت - مزاولت - ممارست -

(الف) ادہجا | بقول صاحبان برہان و ناصری و ہفت و انند با ہای ہوز و جیم عربی

بر وزن بدلقا بوتۂ پرخار سیت که چون بر جائی بچسپد جدا کردن از ان بسیار دشوار باشد خان آرزو در سراج این را بهمین معنی (ادہما) با میم بعوض جیم آورده صاحب جہانگیری و جامع باتفاق برہان این را مرادف (اجہره) گوید که گذشت صاحب ضمیمۂ برہان ذکر - - - - - - - - - -

(ب) ادہجاره | کرده گوید که مرادف (ادہجا) ست انجیال ما (الف) مخفف (ب) باشد و ماخذ (ب) ہیچ بفہم ما نیامده بجز اینکه مرکب باشد از (ادہ) بالفتح که لغت سنسکرت است (۱) بمعنی نیم و (۲) بفتحتین بمعنی زیر و تحت و (جار) بر وزن وار در سنسکرت بمعنی حریف زن و زہر و سم (کذا فی الساطع) پس فارسیان بر (ادہجار) ہای نسبت زیاده کرده باشند که بمعنی (۱) منسوب به نصف سم باشد یا حریف ذیلی و کنایه باشد از بوتۂ پرخاری که بر دامن جا به بچسپد و ایذا و تکلیف رسان است ہمچو نیم سم که قاتل نیست ولیکن ایذا و تکلیف ده باشد یا حریف ذیلی که اگرچه تحت قدرت است ولیکن دشمن (والله اعلم) اندرینصورت بمعنی دوم باید الف را بر وزن (طرب زا) گیریم و (ب) را بر وزن (قلم کاره) انچه خان آرزو الف را (ادہما) به میم نوشته است تسامح یا غلطی کتابت بیش نیست (اردو) دیکھو اجہره -

(الف) ادہم | بقول صاحب غیاث بالفتح بمعنی سیاه - و اسپ سیاه و مار سیاه و بند آہنی و نام پدر ابراہیم بلخی که ولی کامل بود - لغت عربی است صاحب منتخب معنی سوم را ترک کرده گوید که اثر و نشان کہنه ہم صاحب مؤید بر معنی دوم و پنجم قانع در استعمال فرس بمعنی دوم اکثر یافته می شود و فارسیان شب را تشبیه به ادہم می دہند - - - - - - - - - - -

(ب) ادہم شب | باضافت ادہم شب را گفته اند چنانکه انوری گوید (ع) اشہب

روز و ادہم شب را ؛ پشیہ لیسیدن لگام تو باد ؛ (اردو) (الف) ادہم - بقول امیر سیاہ رنگ کا گھوڑا (بحر ۵) سمجھے رہے آپکو شبر یا بر کاب ؛ طے منزل ہستی ہوئی جاتی ہے شتاب ؛ دو گھوڑون کی چوکی ہے پئے عمر روان ؛ ابلق ہے شیب اور ادہم ہے شباب ؛ (ب) ادہم اردو مین کہ سکتے ہین -

ادیان | بقول صاحب برہان و سراج و ہفت بروزن ہذیان چارو ای دوندہ را گویند مرادف (اَدیون) کہ می آید صاحب رشیدی و جہانگیری گوید کہ چار پای درندہ کہ فربہ باشد و بقول ناصری چار پای روندہ صاحب جامع با ناصری اتفاق دارد و بخیال ما ماخذ این (ادی) بضم اول و فتح دوم است کہ در سنسکرت کوہی را گویند کہ مطلع خورشید باشد و بمعنی طالع و بلند شوندہ (کذا فی الشاطع) پس فارسیان ہم بزیادت الف و نون ما بدر آخر آن چون (از شاد شادان) بکنایہ گرفتہ اند از چار پائیکہ روندہ و دوندہ باشد کہ در دشت رود و دو و بر کوہ بلند شود - آنانکہ چار پای درندہ نوشتہ اند تسامحی بیش نیا شد کہ در مادہ این لفظ حرکت است نہ درندگی و جز این نیست کہ (روندہ و دوندہ) را غلطی کتابت فرہنگ رشیدی و جہانگیری (درندہ) کرد (اردو) دوڑتا ہوا - چلتا ہوا چار پایہ (مذکر)

ادیش | صاحب انند گوید کہ بفتح اول و بیای معروف بمعنی آتش و آدیش بالمد صحیح است صاحب کشف اللغات بمدودہ و مقصورہ ہردو نوشتہ مؤلف گوید کہ آدیش بمدودہ بجای خودش گذشت کہ صاحبان تحقیق آن را مبدل (آتیش) گفتہ اند کہ بقاعدۂ فارسی تای فوقانی بہ دال بدل شدہ مخفی مبادکہ اصل (آتش) (تش) باشد بکسر اول کہ در زبان

سنسکرت بمعنی گرمی و حرارت است و از ہمین است (تشنا) بکسر اوّل کہ بقول صاحب ساطع در سنسکرت بمعنی تشنگی و عطش آمدہ صاحب برہان بر لفظ (تش) گوید کہ بالفتح بمعنی آتش باشد و بالکسر بمعنی تشنگی (الخ) ما عرض کنیم کہ برہان بر تحقیق خود کہ بر لفظ (آدیش) گذشت غوری نکرد کہ خود او در انجا (آتش) را بکسر تا صحیح قرار دادہ و تحتانی (آتیش و ادیش) را علامت کسرۂ تا و دال نوشتہ تا دلالت کند بر کسرۂ ماقبل و صاحب قانون دستگیری ہم صراحت فرمودہ کہ چون خواہند کہ الف اشباع در آورند لحاظ بر حرکت ماقبل کنند یعنی اگر ماقبل مکسور باشد بعوض الف اشباع یای تحتانی آورند چون آتش و آتیش (الخ) پس متحقق شد کہ اصل این (تش) بکسر اوّل ست نہ بالفتح۔ فارسیان الف وصلی بر (تش) آوردہ (اتش) کردند و تای فوقانی بہ دال مہملہ بدل شدہ (ادِش) قرار یافت و چون بلحاظ کسرۂ تا و دال الف اشباع را بیا بدل کردہ بروزیادہ کردند (اتیش) و (ادیش) شد ہرگاہ لب و لہجۂ مقامی مقصورہ را بمد و دہ بدل کرد (آتیش و آدیش) گردید و چون یای علامت کسرہ را حذف کردند (آتش و آدش) باقی ماند۔ پس انچہ صاحب انند (آدیش) بمدودہ را صحیح قرار دہد و بالمعنی (ادیش مقصورہ) را غیر صحیح داند دعوی او بی دلیل است صاحب کشف درست گوید کہ (ادیش) بمدودہ و مقصورہ ہر دو آمدہ چنانکہ صراحت کافی بالا گذشت (اردو) دیکھو آتش کی پہلے معنی

(الف) ادیم | بقول برہان و ہفت بروزن ندیم (۱) بمعنی چرم و پوست باشد و بعضی (۲) بلغار را ادیم گویند و آن پوستی باشد خوشبوی و موج دار و رنگین۔ گویند کہ از تابش ستارۂ سہیل آن رنگ بہم میرسد صاحب سراج باتفاق برہان گوید کہ (۳) بمعنی رخ ہم۔ و (دیم) مخفف است

وبقول جهانگیری (۴) بمعنی روز و مخففش دیم و در عربی نوع پوست و (۵) روی زمین - صاحب ناصری فرماید که مرادف دیم بمعنی روی - صاحب جامع آورده که آدیم بمعنی روی باشد و در عربی نوعی از پوست و روی زمین هم - صاحب رشیدی بر معنی سوّم قانع و گوید که مرادف دیم است صاحب مؤید بذیل لغات عربی ذکر این کرده بر معنی اوّل و دوّم قناعت کند و بهار هم ذکر همین دو معنی کرده (شیخ شیراز ع) بر همه عالم همی تابد سهیل ؛ جای انبان می کند جائی ادیم ؛ مؤلّف گوید که این لغت عربی است بقول صاحب منتخب بالفتح پوست یعنی پوست سرخ یا پوست دباغت کرده و طعام یا نانخورش و نام اسپی و موضعی - و ادیم الارض بمعنی روی زمین و ادیم السما ظاهر آن و ادیم النهار - روشنی روز یا اکثر آن و ادیم الضحیٰ اوّل چاشت (انتهیٰ) پس بخیال ما معنی اوّل و دوم خود در عربی زبان موجود است و معنی سوّم قابل غور که از مجرّد لفظ ادیم پیدا نمی شود تا آنکه آنرا اضافت بسوی چیزی نه کنند همچو ---

(ب) ادیم زمین) که بمعنی روی زمین است (سعدی ع) ادیم زمین سفرهٔ عام اوست ؛ برین خوان یغما چه دشمن چه دوست ؛ و نسبت معنی چهارم عرض می شود که صاحب جهانگیری از (ادیم النهار) پیدا کرده است از مجرّد لفظ آدیم معنی روز پیدا نمی شود تسامح صاحب جهانگیری باشد و همچنین معنی پنجم ترجمهٔ (ادیم الارض) است نه مجرّد لفظ آدیم - بالجمله به تحقیق ما معنی اوّل حقیقی باشد و معنی دوّم مجاز آن باقی هر سه معانی در خور آن نیست که آنرا معنی مجرّد لفظ ادیم قرار دهیم که بحالت ترکیب با لفظ دیگر بطور مجاز پیدا می شود فتامّل و از همین قبیل است ---

(۱۲۴۷) (ج) ادیم طائفی) که کنایه باشد از نعلین چنانکه جامی گوید (ع) ادیم طائفی در زیر پا کن ؛

شراک از رشتۂ جانہای ما کن ۵؎ (اردو) (الف) (۱) چمڑا۔ بقول آصفیہ (ہندی) مذکر۔ کھال۔ چرم۔ جلد۔ پوست حیوانات۔ ادہوڑی (۲) دباغت کیا ہوا رنگا ہوا چمڑا۔ مذکر (ب) نعلین کہہ سکتے ہین۔ مذکر (ج) نعلین۔ بقول صاحب آصفیہ عربی۔ مذکر۔ دو نون جوتیان۔ جوتون کا جوڑا۔

ادیم بیکران اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و مؤید باضافت ادیم شفق باشد دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این چرم رنگین و وسیع و کشادہ و کنایہ باشد از شفق کہ جسمی بسیط سرخ بہ نظر می آید (اردو) شفق (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مؤنث) صبح اور شام کی سرخی مگر اردو مین شام کی سرخی کو زیادہ کہتے ہین (ذوق ؎ ہے آج جو یون خوشنما نور سحر رنگ شفق پہ پرتو ہے کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق پہ

ادین خراس خراب اصطلاح۔ باضافت خراس۔ بقول صاحب شمس کنایہ از فلک است۔ صاحب برہان (خراس خراب) را کنایہ از آسمان کردہ و خراس بمعنی آسیای بزرگی است (کذا فی البرہان) و ادین بکسر اول بر وزن سین بقول برہان نام فرشتہ ایکہ بجا نظت قلم مامور است و بقول لش و ر عربی بمعنی عادت و کیش (الخ) پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی ور اوّل این آوردہ (ادین) کردند و (ادین خراس) اسم فاعل ترکیبی باشد کہ دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند و خراب صفت خراس باشد یا صفت ادین بمعنی خصلت و عادت دارندۂ آسیای بزرگ کہ خراب است یعنی دور زنندہ ہمچو آسیای بزرگ کہ خراب باشد و کنایہ از فلک ولیکن اندرینصورت بقاعدۂ فارسی خراس را بر لفظ ادین مقدم کردن ضرور بود و درین جا خلاف قیاس واقع۔ دیگر کسی از محققین

ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد و بزبان معاصرین ہم متروک۔ صاحب شمس ذمہ دار است و ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) دیکھو آسمان۔

ادیون | بقول برہان و سراج و ہفت بروزن گردون بمعنی ادیان است کہ چاروای دونده باشد صاحب رشیدی و جہانگیری چاروای درنده راگفتہ کہ فربہ بود و بقول جامع چارپای رونده مؤلف گوید کہ بر لفظ (ادیان) صراحت ماخذ کرده ایم و درین لفظ الف دوم بقاعدۂ تبدیل فرس بہ واو بدل شد چنانکہ در یکسان و یکسون و دہان و دہون (کذا فی دستگیری) و نسبت اختلاف دونده و رونده و درنده رای خود بر لفظ (ادیان) ظاہر کرده ایم کہ بلحاظ ماخذ دونده صحیح باشد (اردو) دیکھو ادیان۔

الف مقصورہ با ذال معجمہ

اذار | بقول صاحب بول چال معاصرین عجم ماہ مارچ را گویند کہ انگلیسی ماہ سوم است مؤلف گوید کہ ہمان (آذار) کہ در ممدوده گذشت یعنی نام ماہ اول بہار از سال رومیان۔ بکثرت استعمال خصوصاً در روزمرّۂ معاصرین ممدوده بمقصوره بدل شد پس بفتح اوّل باشد صاحب غیاث بر آذار گوید کہ نام ماہ رومی است کہ مطابق آن ہندی چیت است (اردو) مارچ سال عیسوی کے تیسرے مہینے کو معاصرین عجم نے (اذار) کہا ہے۔ مذکر۔

اذاراقی | صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بفتح اوّل و ذال نقطہ دار و رای مہملہ ہر دو الف کشیده و وقف بہ تحتانی بقول بعض لغت یونانی است و بقول بعض رومی و آن دوائی باشد کہ بفارسی کچلہ گویند و از جملۂ سموم است خصوص گرگ و سگ را در حال می کشد و در عربی

خانق الکلب و قاتل الکلب گویند صاحب سوار السّبیل این را (اذارقی) گوید بدون الف دوم
و فرماید که در یونانی زبان این را (ازارخیا) خوانند به زای هوّز دوم و خای معجمه (الخ) پس
عجمی نیست که این معرّب باشد و عربان کتابت حرف دوم را بذال معجمه بدل کرده باشند و
حرف ششم را بقاف و بدین وجه که لفظ زبان غیر است نمیتوان گفت که در اصل آن
حرف دوم زای معجمه بود یا حرف ششم خای معجمه بخیال ما این قسم الفاظ را بعوض قاف خا نوشتن
یا بالعکس آن حکم مساوات دارد که در رسالهٔ غیر عربی امتیاز خ و ق و د و ذ) و (ز) نیست
مخفی مباد که همین لفظ به دال مهمله بجای خودش گذشته است و این تبدیل بقاعدهٔ فرس جائی
است که ذال معجمه را بدال مهمله بدل کنند چنانکه استاذ را استاد کردند (اردو) دیکھو اداراقی

اذری بفتح اوّل بقول صاحب سوار السّبیل منسوب به (آذربیجان) که نام شهریست
مؤلّف گوید که به کثرت استعمال ممدوده مقصوره بدل شده باشد و از (آذربیجان) آذر
بایجان مراد است که گذشت پس (اذر) مخفف (آذربایجان) و یای نسبت برآو آورده
کسی یا چیزی را نام نهادند که منسوب بآنست دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ما بر لفظ آذر
از ما خذش بحثی کافی نکرده ایم بنا بر علیه همدرینجا تلافی ما فات می کنیم صاحبان تحقیق گفته اند که
(آذر - بذال معجمه) در اصل آدر - بدال مهمله بود و این از کتاب ژند منقول است و ذکر این
بر (آذر) هم گذشت پس فارسیان بقاعدهٔ خود دال مهمله را بذال معجمه بدل کردند چنانکه از نبیند
ونبید حالا بر لفظ (آدر) غور کنیم که بدال مهمله آمده ما خذ این جز این بخیال ما نمی آید که بزبان سنسکرت
(آدر) بمعنی تعظیم و تکریم است (کذا فی السّاطع) پس فارسیان که آتش پرست بودند آتش را

بہ ہمین معنی (آدر) نام کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) آذربایجانی رہ چیز یا وہ شخص جو شہر آذربایجان سے منسوب ہو۔

| اذن | بقول صاحب منتخب بالکسر بمعنی دستوری دادن وگوش داشتن و بالضم گوش ومرد سخن شنو و بقول صاحب آصفی معروف مؤلف گوید کہ فارسیان این را بمعنی دستوری و اجازت استعمال کنند و بامصادر فرس ہم مرکب سازند (نثر صاحب حکایت) خواجہ بیرون رفتہ فراش فرستادہ اشخاص مفصلہ را حاضر نمودہ بعد از اذن ورود تعظیم و سجود بعمل آوردہ ستر صد فرمان می ایستد" (اردو) اذن (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر۔ مذکر۔ اجازت حکم (برق ؎) نہین امکان مین بے اذن ہلے پتا بھی ؛ جسکو مختار کیا آپنے مجبور رہا ؛ |

(الف) اذن دادن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی دستوری و اجازت دادن و عطا کردن است (حزین اصفہانی ؎) پاسخ چو دادمش خردم اذن داد و گفت ؛ میدان زتست گوی سخن زن باقتدار ؛ مؤلف گوید کہ در روزمرۂ معاصرین عجم - - - - - - - -

(ب) اذن یافتن | ہم شنیدہ ایم کہ بہ معنی حاصل کردن دستوری و اجازت است (اردو) (الف) اجازت دینا (ب) اذن لینا - بمعنی اجازت حاصل کرنا - (اسیر ب ؎) قصد سجدہ جو تمہین پای صنم پر ہے اسیر ؛ اذن تو پہلے برہمن سے جبین سائی کا ؛

الف مقصورہ با رای مہملہ

| ار | بقول صاحبان برہان و رشیدی و جہانگیری و ہفت و سروری بفتح اول و سکون ثانی

(۱) ارّه درودگری باشد و (۲) حرف شرط بمعنی اگرکه آن کلمهٔ شرط است یا مخفف (اگر) و (۳) کنجاره که ثفل دانهٔ روغن گرفته باشد و بترکی مزدرا گویند که مقابل زن است صاحب جامع باتفاق برهان نسبت معنی سوم صراحت کند که نخاله و ثفل کنجد و دانهای دیگر که روغن ازو کشیده شده باشد صاحب (پهلوی و دری) و ناصری بر معنی اوّل و دوّم قانع و خان آرزو و سراج باتفاق هرسه معانی برهان فرماید که در هندی بمعنی دشمن - (فردوسی ۵ل) چو خستو نیاید نه بندد کمر ؛ ببرّم میانش بتیز ارّه بر ؛ (حکیم سنائی ۵۲ل) کم مباش از برهمن در حق حق ارّه منی ؛ کز پی تصدیق باطل تن بتیز ارّه برهمن ؛ مؤلف گوید که (آرا) بمدوده بزبان سنسکرت همان آلهٔ را نام است که بفارسیش (ارّه) گویند که چوب وغیر ذلک را ببرد و (ار) بالفتح در سنسکرت بمعنی دشمن و عدوست (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست که فارسیان لفظ (ارّه) از لغت سنسکرت (آرا) وضع کرده باشند و (ار) مخفف آن باشد و بدین وجه که این آله هرچیز را ببرد آنرا عدوی هرشئی هم توان گفت که به های نسبت (اره) بدون تشدید رای مهمله بمعنی منسوب به دشمن باشد و بعضی از محققین (ارّه) را لغت ترکی گفته اند چنانکه صاحب خزانه آورده ولیکن لغات ترکی ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را فارسی گفته بخیال ما جزین نیست که اهل سنسکرت (آما) از (ار) وضع کرده اند و فارسیان (ارّه) از (آرا) ساخته اند که تبدیل الف به های هوزی شود چنانکه (پاسا و پاسه) و بکثرت استعمال ممدوده بمقصوره بدل شده و نسبت تشدید رای مهمله عرض میشود که عجبی نیست که (ارّه) مرکب باشد از لفظ (ار) که بمعنی دشمن گذشت و (ره) بمعنی رسم و قاعده هم (کذا فی البرهان) پس (ارره) بمعنی رسم و قاعدهٔ دشمن باشد

که هر چیز را ببرد و دو نیم کند و بشگافد پس عجبی نیست که کثرت استعمال بقاعدهٔ ادغام رای مهمله را مشدّد کرد و یا اینکه بر لغت (ار) که در عربی زبان بمعنی راندن و جماع کردن است های نسبت آورده (ارّه) آلتی را نام نهادند که حرکتش مشابه بحرکت جماع و معنی راندن هم من وجه درو است باقی حال شک نیست که لار مخفف (ارّه) باشد بمعنی اوّل و مخفف (اگر) بمعنی دوّم و مخفّف کنجار بمعنی سوّم (اردو) (۱) آرا۔ صاحب امیر اللغات فرماتے ہین کہ اسکی اصل لفظ (ارّہ) معلوم ہوتی ہے جو فارسی ہے اور بعض کا خیال ہے کہ (آر) سے بنا ہے کیونکہ (آر) نوکدار چیز ہے اور ارّہ مین بھی دندانے ہوتے ہین۔ لوہے کا ایک خمدار آلہ تلوار سے مشابہ جسمین نیم کی پتی کی طرح دندانے ہوتے ہین اور دونون سرون پر لکڑی کا دستہ جسکو دو آدمی دونون طرف پکڑکر موٹی لکڑیان چیرتے ہین (ناسخ ؎) دلائی یاد مجھے تو نے قامت دلدار ⁂ کرین ترسے لئے اے سرو تیز آرے دانت ⁂ بقول امیر (ارّہ) بھی اردو مین مستعمل ہے (مذکر) (آتش ؎) دریاے حسن چہرہ ہے اس شوخ و شنگ کا ⁂ مژگان نہین ہین ارّہ ہے پشت نہنگ کا ⁂ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آرا یا آرّہ کے لئے خمیدگی لازم نہین ہے اور نہ خوانخواہ دونون جانب دو دستون کی ضرورت ہے اور نہ موٹی لکڑیون سے اسکو تخصیص ہے چیرنے کے لئے مستعمل ہے (۲) اگر حرف شرط (دیکھو اگر) (۳) کھل۔ مونث۔ تل یا ترسے وغیرہ کا پھوک (آصفیہ)

(الف) ارابچی | (الف) بقول بهار آنکه مردم را بر ارابه سوار کرده ببرد (سیفی ؎) هر جا که

(ب) ارابه | آن ارابچی من کند گذر ⁂ همچون ارابه در پی اسپش دوم بسر ⁂ بروزن

که برارابه سوار زند و لبران؛ در دلبری است از همه این شوخ بیشتر؛ ونسبت (ب) فرمایند که بروزن قرابه گردون چوبی که بران بارکنند وبعضی در رسم الخط (عرابه) بعین نویسند و این غلط عام است وصحیح (عراده) بعین و دال مهملتین باشد (انتهی) میرزا عبدالقادر توبلی گوید (سه) ارابه یی توپ بردن بجنگ؛ چو موجی که آرد بساحل نهنگ؛ صاحبان برهان و سراج ووارسته نسبت (ب) فرمایند که گردون را گویند وصاحب جامع گوید که گردان معروف وبقول شمس (عربی) چرخی که بران سوار شوند و یا چیزها را بران بارکنند که بهندیش (گاری) خوانند مخفی مباد که گردون بمعنی چرخی است که دور می زند و مجازاً عجله را هم گفته اند مؤلف عرض کند که (ارابه) لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است ذکر این کرده ودالفی مرکب ترکی زبان باشد بمعنی ارابه ران که (چی) در ترکی بیای معروف بمعنی دارنده آمده -
(اردو) (الف) گاڑی بان - گاڑی وان - بقول آصفیه (مذکر) کوچوان گاڑی چلانیوالا گاڑی ہانکنے والا - ارابچی - (ب) گاڑی - بقول آصفیه (ہندی) مؤنث - آدمیون کے سوار ہونے اور اسباب لاد کرلیجانے کا پہیون دار جھکڑا - بہلی ارابه - عجله - بقول امیر ارابه فارسی اردو مین مستعمل - مذکر - چھکڑا (رشک سه) تونے چاہی باربرداری جو خیمے کے لئے مہرومه بہلی بنے گردون ارابه بن گیا؛

ارابه ساز استعمال - بقول بهار آنکه گردون ها را بسازد مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است از مصدر (ارابه ساختن) بمعنی	ارابه سازنده اگرچه سندی پیش نه شد مگر در روزمرهٔ معاصرین عجم شنیده ایم (اردو) گاڑی بنانے والا - مذکر -

(۱) ارابه کش استعمال - بفتح کاف عربی
بقول صاحب انند مرادف (ارابچی) که گذشت
سندی پیش نکرده از کلام ظهوری سندی بدست
آورده ایم که بهار نقلش بذیل لفظ (ارابه) کرده
(ـه) قلعه قاف توتیا گردد * دررهٔ گوشش
ارابه کشان * گردد از ثقل توپخانه توپ اژدها
زار عرصهٔ میدان * بنجیان ما (ارابه کش) اسم فاعل
ترکیبی است از مصدر - - - - - - - - - -

(۲) ارابه کشیدن و مراد از آدمیان یا
گاوان یا اسپان ارابه کشنده باشد نه (ارابچی) صاحب
انند غوری نفرمود (اردو)(۱) گاڑی کھینچنے والا -
انسان ہو یا جانور (۲) گاڑی کھینچنا -

(۱) اراجیف بقول بہار بجیم تازی بر وزن احادیث بحواله کنز اللغات چیزهای دروغ
جمع ارجاف بالکسر - صاحب منتخب بر ارجاف فرماید که در چیزی شروع کردن و چیزهای
دروغ افگندن و بالفتح چیزهای دروغ و جمع آن اراجیف - خان آرزو در چراغ فرماید
که فارسیان بمعنی سخنهای بی اصل استعمال کرده اند و گوید که از اهل زبان بتحقیق رسیده و از کلام
سلیم سند آرد (ع) بهر سو میدویدی چون اراجیف * و آرسته گوید که بمعنی خبرهای واهی
است (ظهوری ـه) نبودیم مرد اراجیف عقل * خبر را ز خود بیخبر ساختیم * صاحب تحقیق
آورده که این لفظ عربی است بمعنی اخبار فتنه و فساد نه فارسی چنانکه بعضی گمان برده اند
مؤلف عرض کند که از کلام ظهوری می کشاید که فارسیان - - - - - - - - -

(۲) اراجیف عقل بصفت کسی آورده اند که اشاعت اخبار فتنه و فساد کند و سخن های
بی اصل را مشهور نماید - اسم فاعل ترکیبی است (اردو)(۱) اخبار بے اصل و فتنه و فساد
(۲) اس شخص کی صفت جو بے اصل خبروں کی شہرت دے اور فتنه و فساد کی باتیں مشہور کرے -

ارادند | بقول صاحب شمس بالفتح بزبان پہلوی دجلہ را گویند کہ رود باشد و (اروند) بحذف الف بمثلہ - صاحب (پہلوی و دری) این را نوشت و دیگر کسی از محققین ہم ذکر این نکرد بخیال ما صاحب شمس تسامح کردہ است کہ (اراوند) را کہ بہ را و چہارم است بہ دال مہملۂ چہارم آوردہ ما ذکر ماخذش بجای خودش کنیم (اردو) دیکھو اراوند - واو چہارم کے ساتھ -

ارادہ | لغت عربی است بکسر اول و فتح دال مہملہ و در آخر تای مدورہ باشد فارسیان بقاعدۂ خود آنرا بہ ہای ہوز بدل کردند - بقول صاحب منتہی الارب بمعنی خواستن فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قصد و خواہش استعمال کنند و با مصادر فرس مرکب ہم کہ در ملحقات آید (اردو) ارادہ (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - بمعنی قصد - عزم (آتش ؎) جب سے شیطان کا احوال سنا ہے مین نے ٭ پاسے بت پر بھی ارادہ ہے جبین سائی کا ٭

ارادہ نمودن | استعمال - بمعنی قصد و خواہش کردن چنانکہ عرفی گوید (؎) کسی ارادۂ جولان عافیت نمود ٭ کہ زخم تیر بلا پای در رکاب نخوردہ ٭ (اردو) ارادہ کرنا خواہش کرنا (ناسخ ؎) ہے بجا نزدیک والے مجھ سے گر واقف نہین ٭ میرے شہرے نے کیا ہی ابارادہ دور کا ٭ (۱۲۵۸)

ارارین | بقول صاحب ہفت قلزم و برہان کہ بر لفظ (ادارین) ذکر کردہ بفتحتین و کسر رای مہملۂ دوم مرادف (ادارین) کہ گذشت بمعنی ہر چیز زشت و بخیال مؤلف - این مرکب است از (رار) کہ بزبان سنسکرت بمعنی ستیزہ و عربدہ آمدہ فارسیان الف وصلی در اول این و (یا و نون نسبت) در آخر آوردہ (ارارین) کردند بمعنی منسوب بہ ستیزہ و عربدہ و مجازًا

بمعنی زشت و بدگرفتند (اردو) دیکھو (اوارین) -

ارضی خالصۂ دیوان | اصطلاح - باضافت ارضی وکسرۂ ہای ہوز مرکب توصیفی است

بقول صاحب بول چال در روزمرۂ معاصرین عجم زمین خاص شاہی را گویند و صاحب رہنمای سہولت بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی مطلق زمین شاہی است مؤلف گوید کہ در اصطلاح مالگزاری عجم بدون لفظ (دیوان) ارضی خالصہ ہم بہمین معنی معروف است و در دفاتر دیوان دکن مجرد لفظ خالصہ ہم بہمین معنی مستعمل این مرکب است از (ارضی) کہ بلغت عرب جمع ارض و بمعنی زمین ہا و (خالصہ) صفت آن کہ بقاعدۂ عربی بلحاظ جمع موصوف مؤنث واقع شدہ و خالص ہم لغت عرب است بمعنی سادہ و نیامیختہ بچیزی - پس ارضی خالصہ زمین ہای خالص است (ورای) اقطاع و جاگیر و دیگر عطیات ارضی شاہی کہ متعلق بدیوان است یعنی متعلق بدفتر حساب شاہی مخفی مباد کہ ممالک محروسۂ شاہی شامل باشد بر خالصۂ شاہی و عطیات پس این حصۂ اول آنست (اردو) خالصہ - (عربی اردو مین مستعمل - بقول صاحب آصفیہ وہ سرکاری ملک یا زمین جس مین کسی اور کا حق نہ ہو - سرکاری زمین -

(۱) ارا قوا | بقول برہان و ہفت و انند بفتح اول و قاف و واو بالف کشیدہ بلغت رومی نام تخمیست بشکل تدور و برنگ سیاہ و بغایت صلب و درمیان گندم و عدس بسیار می باشد و آنرا بشیرازی سیہک خوانند و آرد آنرا با سرکہ و آب بسرشتہ بر ورمہای گرم و صلب ضماد کنند نرم سازد صاحب محیط این را بدون الف آخر ارا قو نوشتہ صراحت کند کہ گیلانی اسم یونانی این ....

(۲) اراقیا | گفتہ تخمی است کہ در کشت گندم و عدس بسیار می باشد و آنرا بفارسی چنگلک و سیلک و سیہک و سیاہک نامند و بہندی کٹیلا گویند محلل و ملین است ضماد آن تحلیل اورام کند و ازالہ درد نماید ردی الغذا و نفاخ و مورث قولنج ریحی است مصلح آن سرکہ ممزوج بشیرینی (اردو) لفظ (اراقیہ) صاحب محیط نے کٹیلا لکھا ہے اور صاحب ساطع نے کٹیلا پر درخت خار دار اور نوعی از رستنی پر قناعت کی ہے بہر حال یہ لفظ زبان سنسکرت کا ہے بلحاظ تعریف فارسی ایک تخم کا نام جو گول اور سیاہ ہوتا ہے اور گیہوں اور مسور میں پایا جاتا ہے

اراموني | بقول برہان و انند با میم بروزن فلاطونی بلغت یونانی لالہ را گویند و آن باغی و صحرائی ہر دو می باشد و بعربی شقائق النعمان خوانند و نوعی دیگر ہم ہست کہ آنرا (آذریون) گویند (اردو) لالہ - بقول آصفیہ (فارسی) مذکر - ایک قسم کے سرخ مشہور پھول کا نام

اَرّان | بقول صاحب برہان و ہفت و انند بہ تشدید ثانی بروزن پران (۱) نام ولایتی است از آذربایجان کہ گنجہ و بردع از اعمال آنست گویند معدن طلا و نقرہ در آنجاست و بی تشدید ہم گفتہ اند و (۲) خار را نیز گویند کہ بدان دست و پای و محاسن خضاب کنند صاحب سراج بذکر معنی اول گوید کہ آنچہ بدہ گفتہ اند خطاست چنانکہ گذشت و نسبت معنی دوم فرماید کہ صحیح ارقان است بقاف بلکہ رقان بدون الف کما فی الصراح پس عربی باشد صاحبان ناصری و رشیدی و جامع و جہانگیری و سروری بر معنی اول قانع (خاقانی سلہ) از فتح اران نام را زیور زدہ ایام را ٭ فتح عراق و شام را وقتی مسما داشتہ ٭ (شعر دہ در ہجو مجیر بیلقانی گفتہ سلہ) شہری کہ بہ از ہزار اران باشد ٭ کی لایق ہجو تو گران جان باشد ٭ و نسبت معنی

دوم عرض مي شود که عجبي نيست که فارسيان از لغت عربي (رقان) قاف را حذف کرده الف وصلي در اولش آورده باشند درين صورت بمعني دوم بدون تشديد باشد بر وزن (ثمان) و باشد که بلحاظ کان طلا که در زمين اين ديار است آنرا استعارةً (اران) نام نهاده باشند که زر سرخ با رنگ حنا تشبيه دارد يعني چنانکه رنگ سرخ در حنا مخفي است همچنان زر سرخ هم در ان سرزمين پنهان است و انچه بممدودهٔ اول ممدوده گذشت نتيجهٔ لب ولهجهٔ مقامي باشد يا اينکه همين ولايت را اهل سنسکرت (آرا) نام نهاده باشند کذا في الساطع و فارسيان نون زائد بر و آورده (آران) کردند چنانکه پاداش را بنون زائد پاداشن گفتند (اردو) (۱) ايک ولايت کا نام فارسي مين (اران) اور (اران) هے (۲) منهدي - بقول آصفيه (هندي) اسم مؤنث سبز پتے جن سے هاتهون مين رنگ آجاتا هے - حنا - مؤلف کي راے مين هاتهون کي تخصيص غير ضروري هے -

اراوند بقول صاحب برهان وهفت بر وزن دماوند (۱) بمعني حسرت و آرزو و (۲) نام دجلهٔ بغداد و (۳) بمعني فروشان و شوکت و (۴) نام کوهي است در نواحي همدان مشهور بالوندخان آرزو و سراج اين را اصل قرار دهد و (اروند) که مي آيد مخفف آن صاحب جامع و جهانگيري گويد که مرادف (اروند) باشد - صاحب مؤيد بر معني دوم و چهارم قانع مؤلف عرض کند که بتحقيق ما (اروند) بدون الف دوم اصل است چنانکه از ماخذ آن ثابت مي شود يعني اروند نام شخصي است که در کوهي آسوده و آن کوه را بنامش موسوم کرده اند و در (اراوند) الف زائد بعد راي مهمله بقاعدهٔ فارسي است (چون مهار و ماهار) و (چک و چاک)

محققین فرس هر قدر معانی که بر لفظ (اروند) نوشته اند آن همه معانی را بالاستیعاب درین جا نقل نه کرده اند وسبب آن جز این نباشد که استعمال این بالف زائد با هر چهار معانی متذکرهٔ بالا مخصوص باشد وتعلق هر یک معنی با این لفظ باعتبار ماخذ بر (اروند) ذکر کنیم انشاالله درین جا همین قدر کافی است که بالف دوم زائد مرادف (اروند) باشد که می آید (اردو) دیکهو ارَوند

اراه بقول برهان بفتح اوّل وثانی بالف کشیده وهای ساکن بلغت رومی مصطکی را گویند وآنرا بعربی علک رومی خوانند طبیعت آن گرم وخشک است در بعض نسخ برهان رای دوم قبل ها زائد باشد یعنی (اراره) ولیکن از سلسلهٔ ردیف الفاظش می کشاید که غلطی کتابت بیش نیست - حیف است که صاحب انند پیروی همان کتابت غلط کرده وبر (اراره) بهر دو رای مهملهٔ مفتوح) نقل بیان برهان نموده به تحقیق ما لغت صحیح (اراه) است نه (اراره)۔ (کذا فی هفت) صاحب محیط گوید که (اراه) مصطکی است وبر مصطکی فرماید که بعربی علک رومی وبسریانی کیا وبرومی سندهی واملیکه وبانگلیسی میٹک وبفارسی کندر رومی وکیه وبیونانی سخنیوس وسخینا گویند ابن ماسویه گفته که آن قطعهای صمغ مانند نخود وعدس برنگ زرد وسفید شبیه بکندر است گویند که صمغ درختی است دو قسم باشد (۱) رومی سفید رنگ و(۲) قبطی مائل بسیاهی بقول گیلانی طبعاً گرم وخشک در آخر دوم ونزد بعضی خشک در سوم وشیخ الرئیس گفته که گرم وخشک در دوم است ودر تجفیف وتسخین کمتر از (کندر) وبقول گیلانی سیاه در تجفیف قوی تر از سپید منافع بسیار دارد (اردو) مصطکی - بقول صاحب آصفیه (عربی) مؤنث - مشهور مصطگی - ایک قسم کا زرد گوند - علک الروم - مزاجاً دوسرے درجه مین

حار یابس بعض نے گرم بھی لکھا ہے۔ مفید ہاضمہ وجاذب رطوبات دماغیۃ۔

ارباب بفتح اول لغت عربی است۔ بقول صاحب منتخب ربّ بالفتح وتشدید بای موحّدہ خداوند وپروردگار ویار وبرادر بزرگ وارباب جمع آن۔ بہار گوید کہ جمع رب و (۱) فارسیان بمعنی مہتر ورئیس استعمال کنند چنانکہ (عبداللہ طاہر سلطان) گوید (رباعی) درویش کسی نہ ایم وارباب کسی ؛ مارا بنود چشم براسباب کسی ؛ لخت جگری وآب چشمی داریم ؛ بر نان کسی نہ ایم وبرآب کسی ؛ وآرستہ فرماید کہ اہل ولایت رئیس دہ را گویند باغماض نظر از معانی جمع (فرقتی ہمدانی ؎) دل خون گشتہ کہ ارباب دہ عشرت بود ؛ روزگاریست کہ در مزرع غم بزرگر است ؛ مؤلف گوید کہ وآرستہ تسامح کردہ است کہ بسند این شعر ارباب را بمعنی (رئیس دہ) گرفتہ استعمال فرس مجرّد بہ معنی رئیس وخداوند باشد ما را با بہار اتفاق است وچیزی نیست بجز این کہ فارسیان جمع را بمعنی واحد استعمال کردہ اند واین از برای فرط بزرگی ممدوح است چنانکہ درافعال ہم کہ (بفرما) را (بفرمائید) گویند۔ صاحب تحقیق بر (ارباب دہ) سندی از امیر علاء الدولہ قزوینی (صاحب تذکرۃ الشعرا) آوردہ (فقرہ) امینی حسن سنجر نام دارد واز ارباب زادہای مشہد است" وصاحب شمس گوید کہ (۲) مرادف اصحاب است بمعنی یاران بخیال ما بدین معنی ہم استعمال این ترکیب فارسی است چنانکہ در ملحقات آید مخفی مباد کہ فارسیان جمع این بمعنی اوّل بالف ونون جمع (اربابان) آوردہ اند وبہار بر (ارباب دہ) ذکر این ہم کردہ است واز طاہر نصیر آبادی کہ در احوال زائر ہمدانی نوشتہ سندی آوردہ (نثر) پدرش حاجی اتید از اربابان آن ولایت است" (اردو) (۱) رئیس (عربی)

اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مذکر) سردار۔ معزز۔ پیشوا۔ چودھری۔ مقدم (۳) ارباب بقول امیر (عربی) رب کی جمع۔ بمعنی صاحب و مالک **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اردو مین بحالت ترکیب بمعنی جمع مستعمل ہے نہ بمعنی واحد (کیف ؎) بوسہ سیب ذقن دو گے جو یک کیا ہوگا ٭ اکثر ارباب کرم باغ لٹا دیتے ہین ٭

(۱۰۹۹) **ارباب احتیاج** (اصطلاح) باضافت ارباب مرکب از دو لغت عربی است و بقاعدۂ فارسی مرکب اضافی بمعنی صاحبان حاجت و کنایہ از گدایان نیز (صائب ؎) ارباب احتیاج اگر آبروی خویش ٭ گرد آوری کنند بہ از عقد گوہر است ٭ (اردو) ارباب حاجت۔ اردو مین کہ سکتے ہین فقرا۔ حاجتمند لوگ۔ مذکر۔

(۱۱۰۰) **ارباب بصیرت** (اصطلاح) باضافت ارباب مرکب از ہر دو لغت عربی است و بترکیب اضافی فارسی بمعنی صاحبان دانائی و بینائی دل کنایہ از دانایان (صائب ؎) سنگ در دیدۂ ارباب بصیرت گہر است ٭ خاک در پلۂ میزان قناعت شکر است ٭ (اردو) ارباب بصیرت۔ اور اہل بصیرت۔ عقلمندون اور داناؤن کے لئے کہ سکتے ہین (مذکر) امیر نے (اہل نظر) پر اسکا ذکر کیا ہے (رشک ؎) ای رشک اہل علم کو نقطہ کتاب ہے ٭ اہل نظر کو ذرہ ہے شرح آفتاب کی ٭

(۱۱۰۱) **ارباب تجرد** (اصطلاح) باضافت ارباب۔ مرکب است از ہر دو لغت عربی و بقاعدۂ فارسی مرکب اضافی یعنی مجردان از علایق دنیوی و عیال باشد چنانکہ صاحب گوید (؎) ز ارباب تجرد نیست بر دل بار عالم را ٭ سبکروحی فزون از حمل عیسی گشت مریم را ٭ (اردو) ارباب تجرد۔ اردو مین کہ سکتے ہین یعنی وہ لوگ جو حالت تجرد مین ہین

اور بال بچون اور علائق سے پاک ہون مجرّد لوگ صاحب آصفیہ نے لفظ مجرّد پر لکھا ہے کہ بے زن و فرزند جس کے لڑکا نہ بالا۔ وہ شخص جو دنیا سے الگ ہو گیا ہے (مذکر)

(۱۳۰۲) **ارباب تظلّم** استعمال۔ باضافت ارباب مرکب فارسی است از ہر دو لغت عربی۔ بمعنی مظلومان و دادخواہان چنانکہ عرفی گوید (ع) عرفی این غمزہ بلائیست کہ در روز جزا ٭ نشتری بر دل ارباب تظلّم زیرد ٭ (اردو) مظلوم دادخواہ لوگ۔ ارباب تظلّم بھی کہہ سکتے ہین (مذکر)

ارباب حجّت اصطلاح۔ باضافت ارباب۔ مرکب است از ہر دو لغت عربی زبان و ورای معنی حقیقی بقول صاحب بحر اہل منطق۔ صاحب غیاث درست گوید کہ این کنایہ باشد (اردو) وہ لوگ جو منطق دان ہون منطقی ارباب منطق بھی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے لفظ منطقی پر فرمایا ہے کہ علم منطق سے واقف۔ مذکر

ارباب حقیقت (اصطلاح) باضافت (۱۳۰۳)
ارباب مرکّب از ہر دو لفظ عربی است بقاعدۂ فارسی بمعنی صاحبان حقیقت و حقیقت آگاہان کنایہ از اہل تصوّف (عرفی ع) آشنای شان من و اپستر از بیگانگیست ٭ بسکہ ارباب حقیقت بو الفضولم دیدہ اند ٭ (اردو) حقیقت جاننے والے۔ اہل تصوّف۔ اہل اللہ۔ اہل باطن اہل دل (مذکر) (میر حسن ع) بہت ہین گرچہ اہل اللہ اس جا ٭ ولے جاگہ جو بد ہو تو کرین کیا ٭ (ظفر ع) لطف کلام تیرا جانے ہین اہل باطن ٭ کھلتین نہین ظفر یہ بے انکشاف باتین ٭ (منیر ع) مرا کلام ہو مقبول اہل دل یارب ٭ ترے کرم سے بس اتنا امیدوار ہون مین

ارباب خرابات (اصطلاح) باضافت (۱۳۰۴)
ارباب مرکّب است از ہر دو لفظ عربی زبان بقاعدۂ فارسی مخفی مبادکہ خراب بقول منتخب

بمعنی ویران و ویران شدن است فارسیان
خرابات را کہ بروزن جمع است بمعنی قمارخانہ
ومیخانہ وامثال آن استعمال کنند کہ این قسم مقامات
را زمانۂ سابق دور از معمورہ می ساختند تا محتسبین
را موقع دار وگیر بدست نیاید پس (ارباب خرابات)
کنایہ باشد از صاحبان میخانہ وقمارخانہ وامثال
آن (ظہوری ؎) مس ارباب خرابات
مے ناب شد است ؎ حیف در صومعہ از لاے
می اکسیر نبود ؎ (اردو) اہل خرابات - وہ لوگ
جو شراب خوار اور جواری ہون (مذکر) صاحب
آصفیہ نے خرابات کا ذکر کیا ہے بمعنی جوے خانہ
وشراب خانہ - ارباب خرابات بہی کہہ سکتے ہین

(۱۵۰۶) **ارباب خرد** | استعمال - باضافت ارباب
مرکب اضافی بمعنی صاحبان عقل وعاقلان است
(ظہوری ؎) چو لیلی طرفہ صیدی راز ارباب
خرد دارد ؎ بدست دوستی صیادی دیوانہ را
نازم ؎ (عرفی ؎) قول ارباب خرد دست کش
صد غرض است ؎ ہیچ افسانہ چنان نیست کہ
افسانہ مست ؎ (اردو) عقلا (عربی - اردو
مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ عاقل کی
جمع - مذکر - ارباب خرد بہی کہہ سکتے ہین -
یعنی وہ لوگ جو عقلمند ہون -

(۱۵۰۷) **ارباب خلوت** | استعمال باضافت
ارباب بمعنی خلوت نشینان وعزلت گزینان
باشد بہرہ ولغت عربی مرکب اضافی است
بقاعدۂ فارسی - (ظہوری ؎) مباد صحبت
ارباب خلوتم روزی ؎ زپای کوتہ ودست
درازمی ترسم (اردو) وہ لوگ جو خلوت
گزین اور گوشہ نشین ہون - ارباب خلوت
بہی کہہ سکتے ہین (مذکر)

(۱۵۰۸) **ارباب دعا** | استعمال - باضافت ارباب
مرکب اضافی بمعنی دعاگویان است اگرچہ ہردو لغت
عربی است مگر بقاعدۂ فارسی ترکیب یافتہ
(صائب ؎) گرچہ دست اہل دولت ہست

ور ظاہر بلند۔ دست ارباب دعا بالاترین دستہاست۔ (اردو) وہ لوگ جو دعاگو ہون صرف دعاگو بھی جمع کے لئے مستعمل ہے مذکر۔

(۱۰۸) **اربابِ دولت** استعمال۔ باضافت ارباب وفتح دال مہملہ۔ مرکب اضافی است ازہر دو لغت عربی بمعنی دولتمندان چنانکہ ضائب گوید (سـ) سیکند کار شراب تلخ آب بیجام۔ این سخن از مستی ارباب دولت روشن است۔ (اردو) دولتمند لوگ۔ صاحبان دولت۔

ارباب دہ اصطلاح۔ باضافت ارباب بقول بہار بمعنی رئیس دہ ودر ینجا ارباب کہ جمع ربّ است بمعنی واحد مستعمل ومتعلق است بامعنی اوّل لفظ ارباب کہ گذشت سند این از ابو تراب فرقتی ہمدانی است کہ بمعنی نمبر (۱) لفظ ارباب مذکور شد۔ (اردو) دیہہ کا افسر مقدّم دیہہ (مذکر)

(۱۰۹) **ارباب ریا** استعمال۔ باضافت ارباب مرکّب اضافی۔ ہر دو الفاظ عربی زبان است بترکیب فارسی بمعنی کسانیکہ ریاکار باشند (عرفی سـ) شرف کعبہ گزار سجدۂ ارباب ریاست۔ گوشۂ تبکدہ ہم ناصیہ سائی دارد۔ (اردو) وہ لوگ جو ریاکار ہون (مذکّر) صاحب آصفیہ نے (ریائی) پر لکھا ہے کہ (عربی) اسم مؤنث مکّار۔ ریاکار (الخ) صاحب آصفیہ نے غالبًا (ریائی) سے ریاکار جماعت مرادلی ہو اسی لئے (اسم مونث) کہا گیا ہماری راے مین صرف (ریائی) بمعنی ریاکار مذکّر ہے۔ ارباب ریا بھی کہہ سکتے ہین۔

(۱۱۰) **ارباب سخن** (اصطلاح) باضافت ارباب مرکّب اضافی است بمعنی شعرا۔ ما در روزمرّہ معاصرین عجم استعمال این یافتہ ایم (اردو) ارباب سخن بقول امیر شاعر۔ ہم عرض کرتے ہین کہ آپکا مقصد شعرا سے ہے (قلق سـ) روزمرہ وہ کہا مان گئے اہل زبان۔ اصطلاحات

صدقے ہوئے ارباب سخن ؎

ارباب سکون | استعمال باضافت ارباب (۱۲۱۱)
مرکب اضافی است از ہردو لغت عربی ۔
بقاعدۂ فارسی بمعنی صاحبان اطمینان وکسانیکہ
اطمینان قلب دارند وضبط (عرفی سہ) جاے
آنست کہ گر صبر کنم با این درد ؎ کہ بطعنم لب
ارباب سکون نگشاید ؎ (اردو) وہ لوگ جو
اطمینان قلب رکھتے ہون اور مطمئن ہون اور
ضابط (مذکر)

ارباب شہود | (اصطلاح) باضافت (۱۲۱۲)
ارباب ۔ مرکب اضافی است از ہردو لغت
عربی زبان بقاعدۂ فارسی ۔ مخفی مباد کہ شہود
بالضم بمعنی حاضر شدن و حاضر شدگان است
(کذا فی المنتخب) (ارباب شہود) کسانیکہ بدرگاہ
خالق باریافتہ باشند کنایہ از اہل باطن مرادف
(ارباب حقیقت) کہ گذشت (عرفی سہ) نواے
نغمۂ منصور عرفی نغز میدانی ؎ ولی تن زن کہ
خاموش اند ارباب شہود اینجا ؎ (اردو)
دیکھو ارباب حقیقت ۔

(۱۲۱۳) **ارباب شید** | اصطلاح ۔ باضافت ارباب
بکسر شین معجمہ ۔ مرکب اضافی است از ہردو لغت
عرب ۔ بترکیب فارسی ۔ شید بقول صاحب
منتخب بالکسر بمعنی گلابۂ دیوار است و فارسیان
ارباب شید بمعنی ظاہر پرستان استعمال کردہ اند
یعنی کسانیکہ از باطن خبر ندارند کنایہ از محتسبین
(عرفی سہ) گشتیم باز مسکیش و ارباب شید را ؎
آئین طعن و شیوۂ دشنام تازہ شد ؎ (اردو)
ظاہر پرست ۔ اہل شرع ۔ محتسبین ۔ مذکر ۔

(۱۲۱۴) **ارباب طمع** | (استعمال) باضافت ارباب
وفتح طای مہملہ ومیم ۔ مرکب اضافی است از ہردو
لغت عربی ۔ بمعنی صاحبان حرص و آز و طامع
و آزمندان (صائب سہ) تا نگارین شد ز می
دست سبو ور زیر سر ؎ دست ارباب طمع
راز طلب کوتاہ کرد ؎ (اردو) وہ لوگ جو

طامع اور لالچی اور حریص ہون - (مذکر)

ارباب عزت | استعمال - باضافت (۱۴۱۵)
ارباب وکسر عین مہملہ - مرکب اضافی ہر دو لفظ
زبان عربی است و فارسیان بترکیب خود استعمال
کردہ اند بمعنی عزت مندان (ظہوری ؎) ببازار
اگر ارباب عزت ؎ دعا بیعانۂ دشنام دارند ؎
(اردو) عزت دارون اور صاحبان عزت
کو ارباب عزت کہ سکتے ہین (مذکر) صاحب
آصفیہ نے عزت دار کا ذکر کیا ہے -

ارباب عشق | استعمال - باضافت ارباب (۱۴۱۶)
وکسر عین مہملہ مرکب اضافی است - ہر دو لفظ
عربی زبان است فارسیان بقاعدۂ خود مرکب
کردہ اند (ظہوری ؎) نیستم در کشور عشق از رعیت
ریزگان ؎ داخل ارباب عشقم شان ارباب ہم
ہست ؎ (اردو) عاشقون کو ارباب عشق
کہ سکتے ہین (مذکر)

ارباب عمائم | (اصطلاح) باضافت
ارباب وفتح عین مہملہ - بقول صاحب تحقیق
کنایہ باشد از زہاد و وعاظ مؤلف گوید کہ
عمائم در عربی زبان جمع عمامہ باشد و زاہدان
و واعظان اکثر عمامہ بر سر دارند ازینجاست
کہ آنہا را ارباب عمائم گفتہ اند (صائب ؎)
مغز تحقیق ز ارباب عمائم مطلب ؎ آنچہ در سر
نتوان یافت ز دستار مجو ؎ (اردو) زاہدون
اور واعظون کو فارسیون نے ارباب عمائم
کہا ہے اہل زہد اور وعظ اردو مین کہ سکتے ہین

ارباب غم | استعمال - باضافت ارباب (۱۴۱۷)
وفتح غین معجمہ مرکب اضافی است از ہر دو لفظ
عربی زبان بمعنی غمگینان (صائب ؎)
از آہ دل سر آمد ارباب غم شود ؎ میدان از
آنکس است کہ صاحب علم شود ؎ (اردو)
غمگینون کو ارباب غم کہ سکتے ہین - مذکر -

ارباب کرم | استعمال - باضافت ارباب (۱۴۱۸)
وفتح کاف عربی مرکب اضافی است ہر دو

الفاظ زبان عربی بمعنی کریمان (ظہوری ع)
این ہمہ خاک مذلت فقر را بر سر منہ ٭ میزنی
خود را بر ارباب کرم بر خویش زن ٭ (اردو)
کریموں اور سخیوں کو ارباب کرم۔ ارباب عطا
کہ سکتے ہین۔ (مذکر)

ارباب کمال استعمال۔ باضافت ارباب (۱۳۱۹)
و فتح کاف۔ مرکّب اضافی است از ہر دو لغت
زبان عرب بمعنی صاحبان کمال و اہل کمال۔
(صائب ع) گر ز ارباب کمالی سر مپیچ از
پیچ و تاب ٭ گر تمام سرنوشت ناہا پیچیدہ گشت ٭
(اردو) اہل کمال۔ صاحبان کمال وہ لوگ
جو کسی فن مین کامل ہون (مذکر)

ارباب محبّت (اصطلاح) باضافت (۱۳۲۰)
ارباب و فتح میم مرکّب اضافیست از ہر دو لغت
عربی زبان بمعنی محبّت دارندگان کنایہ از
عاشقان (عرفی ع) راہ ارباب محبت
بفنا نزدیک است ٭ سوزنی در کف و دریا
دو سہ خاری دارند ٭ (اردو) عاشقون کو
ارباب محبت کہ سکتے ہین (مذکر)

(۱۳۲۱) **ارباب معنی** اصطلاح۔ باضافت
ارباب و فتح میم۔ مرکّب اضافی است از
ہر دو لغت عربی مرادف ارباب حقیقت
کہ گذشت (عرفی ع) بی نفس ارباب
معنی زندگانی می کنند ٭ لیک یک مو بر تن
این جمع بی فریاد نیست ٭ (اردو) دیکھو
ارباب حقیقت۔

(۱۳۲۲) **ارباب نظر** اصطلاح باضافت
ارباب و فتح نون مرکّب اضافی است از
ہر دو لغت عربی زبان بقاعدۂ فارسی مرادف
ارباب بصیرت کہ گذشت (صائب ع)
عالم بی انقلابی ہست اگر زیر فلک ٭ پیش
ارباب نظر دار الامان حیرت است ٭ (ولہ
ع) یاسمینش لالہ گون می گردد از تاب نظر ٭
از تماشایش بود خون رزق ارباب نظر ٭

(عرفی ؎) ما نامه و قاصد نه شناسیم و نه پیغام ؛ ارباب نظر دیده به دیدار فروشند ؛ (اردو) دیکھو ارباب بصیرت -

(۱۳۳) **ارباب نیاز** (اصطلاح) باضافت ارباب و کسر نون مرکب اضافی است بقاعدهٔ فارسی (۱) کنایه از عاشقان و (۲) مرادف ارباب حاجت هم که نیاز بقول صاحب برهان بمعنی حاجت و احتیاج و میل و خواهش و محبت آمده (صائب ؎) کی رسد نوبت ناز تو بارباب نیاز ؛ که ترا هر سر مو بردگری ناز کند ؛ (عرفی ؎) آب حیوان ببری خضر که ارباب نیاز ؛ چشم امید بفتراک سواری دارند ؛ (اردو) دیکھو (۱) ارباب عشق و (۲) ارباب حاجت -

ارباب وفا استعمال - باضافت ارباب و فتح فا بقول صاحب آنند بحواله مظهر العجائب بمعنی عاشقان مؤلف گوید که مرکب اضافی است از هر دو لغت عربی زبان بقاعدهٔ فارسی که (وفا) بقول صاحب منتخب بمعنی وعده بجا آوردن است و معنی بیان کردهٔ صاحب آنند کنایه باشد (ظهوری ؎) خون ارباب وفا از خنجر بیداد ریزد ؛ خاکها شد گل بخون طرح بنای داد ریز ؛ (اردو) دیکھو ارباب عشق -

(۱۳۴) **ارباب هوس** استعمال - باضافت ارباب و فتح های هوز و واو - مرکب اضافی است از هر دو لغت عربی زبان بمعنی (۱) صاحبان هوا و هوس و (۲) کنایه از عاشقان باشد (صائب ؎) سرخوش از صحبت ارباب هوس می آید ؛ شعلهٔ طور ز دل سوزی خس می آید ؛ (اردو) (۱) حقیقی معنی کا ترجمہ صاحبان ہوس - وہ لوگ جو ہوس ناک - پر ہوس - حرصی - لالچی ہیں (۲) دیکھو ارباب عشق -

(۱) **اربابی** اصطلاح - بقول صاحب بول چال در محاورهٔ معاصرین عجم زمینداری

وتعلقه داری و مالگذاری را گوید و صاحب رہنمای سہولت بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی زمینداری آورده و	نیز دارد) نوشته مؤلف گوید که معنی حقیقی اربابی صدارت است بزیادت یای مصدری بر لفظ ارباب که گذشت پس معنی زمینداری و ملکیت مجاز
(۲) اربابی هم دارد را بمعنی (ملکیت	باشد (اردو) او ۲- زمینداری ملکیت د نوشت)

اربجک بقول صاحب شمس بالکسر و فتح با و جیم تازی در فارسی زبان بمعنی برق است چنانکه فرید احول گوید (ﮯ) شه نشسته به پشت پیل جوابر؛ انگرا و چو اربجک در روست؛ (وله ﮯ) اسپ باد و زین شفق در لشکر شاه بهار؛ ابر فیل و کوس تندر - اربجک زرین کجک؛ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد بخیال ما تسامح صاحب شمس است که تای عربی را بای موحده نوشت که (ارتجک) بهمین معنی می آید و در اسناد بالا هم (ارتجک) بتای فوقانی یافته شد (اردو) دیکھو ارتجک -

اربجی سخی (اصطلاح) بقول صاحب شمس مرکب فارسی زبان است بمعنی هر که از سخاوت پشیمان نشود - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد بخیال ما این مرکب است از (ارب) و (جی) و (سخی) ارب بالکسر بقول صاحب منتخب لغت عربی است بمعنی عقل و دین و جی لغت ترکی است بمعنی صاحب فارسیان بقاعدهٔ خود جیم فارسی را بجیم عربی بدل کردند چون (کاچ و کاج - بمعنی افسوس) و سخی بزبان عربی بمعنی جوان مرد و فارسیان کریم را گفته اندپس (اربجی سخی) بتقدیم صفت بر موصوف بمعنی سخی صاحب عقل و سخی و بیدار باشد - کنایه از کسی که سخاوت کند و پشیمان نشود ماخذ این غیر ازین بفهم ما نمی آید (اردو) وه سخی جو اپنی سخاوت سے

پشیمان نہ ہو۔ یعنی سخاوت کرکے نہ پچھتائے ۔

| اربدن | بقول صاحب شمس بہ رای مہملہ لغت فارسی است بمعنی رنگ کردن و

آراستن فرماید کہ بزای معجمہ نیز آمدہ سندی پیش نشد و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر

این نکرد بخیال ما جزین نیست کہ این ماخوذ است از (رب) بفتح رای مہملہ کہ بزبان سنسکرت

خورشید را گویند عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی مفتوح را در اوّل این آوردہ

نبتعتین (ارب) کردند و دال ونون علامت مصدر بر آخر زیادہ کردہ (اربدن)

را کہ بمعنی خورشید شدن است کنایہ از آراستن و رنگ کردن گرفتہ باشند واللہ اعلم۔

انچہ بہ زای معجمہ مذکور است ماخذش ہیچ بفہم ما نیامد (اردو) دیکھو آراستن ۔

| اربعہ متناسبہ | صاحب غیاث وانند ذکر این کردہ در علم حساب قاعدہ ایست کہ

بدان معلوم کردہ می شود عدد مجہول وبرای این امر چہار درجۂ اعداد مقرر است باین

طور کہ نسبت عدد اوّل بثانی آنچنان باشد کہ نسبت ثالث بہ رابع پس اوّل ورابع را

طرفین گویند وثانی وثالث را وسطین نامند۔ ہرگاہ یکی از طرفین مجہول باشد وسطین

را باہم ضرب کردہ حاصل ضرب را تقسیم کنند بر اعداد طرف معلوم مثلاً اگر کسی بپرسد

کہ دو روپیہ را شش رطل قند است چہاردہ روپیہ را چند رطل قند خواہد بود گوئیم کہ چون

درین جا یکی از طرفین مجہول است پس وسطین را کہ شش وچہاردہ باشد باہم ضرب

کردیم۔ حاصل شد ہشتاد وچہار پس آنرا بر طرف معلوم کہ دو باشد قسمت نمودیم چہل ودو

بدست آمد ومعلوم شد کہ طرف مجہول درینجا چہل ودو رطل قند است اکنون ظاہر شد

کہ چنانچہ دو را با شش نسبت ثلثیت است ہمین طور چہار دہ را با چہل و دو نسبت ثلثیت باشد و ہو المطلوب - بالجملہ این اصطلاحی است متعلق بہ سیاق و حساب کہ مرکب است بہر دو لغت عربی زبان (الاربعۃ المتناسبۃ) فارسیان بقاعدۂ خود ہر دو الف لام را حذف کردند و ہر دو تای مدوّرہ را بہ ہای ہوز بدل و ہمین مرکب اصطلاحی را در فارسی زبان استعمال کردند مخفی مباد کہ از برای این اسم خاص در فارسی نیست (اردو) اربعۂ متناسبہ (عربی اردو مین مستعمل) بقول امیر مذکر حساب کا ایک قاعدہ جس مین چار عدد ہوتے ہین تین معلوم جن مین دو ہم جنس اور ایک غیر جنس ہوا کرتا ہے اور ایک نامعلوم انہین تینون عددون کے ذریعے سے وہ چوتھا عدد بھی معلوم ہوجاتا ہے۔

اربو | بقول صاحب برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سروری و شمس و ہفت و سراج با بای ابجد بر وزن (سرو) میوہ ایست کہ آن را امرود گویند سندا این از سروریست (س) برسر چشمہ پای اربودار ﴿ پلیس فی الدار غیرہ ﴾ دیار ﴿ صاحب محیط برامرود فرماید کہ کمثری باشد و بر کمثری نوشتہ کہ اسم عربی است بیونانی اقیوس و انقوس و برومی ابیدی و بہ فارسی امرود و انبرو و بلغت ژند کومرو و بہندی ناشپاتی نامند و آن ثمر درختی است اقسام دارد مزاج شاہ امرود رسیدہ و شیرین معتدل مائل بحرارت و تر در دوم و نوع حسینی قریب بدان و اقسام دیگر در حرارت معتدل و تر در اول و نزد بعضی مائل بخشکی و شیخ نوشتہ کہ کمثری معروف بچینی - سرد در اول و خشک در دوم و شاہ امرود معتدل رطب است - گیلانی گوید کہ امرود ہر قدر کہ شیرین باشد اقرب باعتدال و مائل تر بحرارت و کمتر دریبس و ہر قدر کہ زمخت و ترش

باشد سرد و تر و خشک تر - جمیع اقسام این قابض در ضمادات جالب مواد داخل و جلا اندک دارد و بهتر از سیب است (الخ) بخیال ما این لغت ژند و پاژند است که (اربوجینا) در ژند و پاژند خربزه را گویند و عجبی نیست که فارسیان قدیم این را از لغت سنسکرت اخذ کرده باشند که (ار) در سنسکرت بمعنی دشمن و عدوست (کذا فی القاطع) و (بو) بمعنی رایحه پس چیزی که بوی دشمن دارد (کمثری) باشد که اهل ولایت از خوردنش احتراز کنند و اطبا این را مولد قولنج گفته اند و بعید نیست که (امرود) مبدل (انبروت) باشد که انبروت هم بمعنی (انبرو) آمده (کذا فی البرهان) که بقاعدهٔ فارسی نون بمیم بدل شد و تای فوقانی به دال مهمله چنانکه (بان) را (بام) کردند و (زرتشت) را (زردشت) ساختند - (منقول از قوانین دستگیری) والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) امرود - بقول امیر (فارسی) مذکر - ہندوستان کا ایک مشہور میوہ (امیر ۵) اثمار بھی تازہ تازہ موجود ہیں سیب اور بھی انار و امرود ۵ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ناشپاتی اور امرود میں فرق ہے - ناشپاتی ایک خاص میوہ ہے جو امرود سے مشابہ ہوتا ہے - کمثری کا خالص ترجمہ امرود ہے نہ ناشپاتی

اربوجینا | بقول صاحب برهان و هفت و انند بکسر جیم و سکون تحتانی و نون بالف کشیده بلغت ژند و پاژند بمعنی (۱) خربزه باشد و آن میوه ایست معروف و (۲) در نسخهٔ دیگر جزیره نوشته که خشکی میان دریاست (انتهی) صاحب جهانگیری در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کرده است - صد نسخه بمعنی دوم اکتفا رفت و در نسخهٔ دیگر کاتب محتاط نقطه یا را ترک کرد که هم جزیره اش خوانیم و هم خربزه - للّٰه العجب که در تعریف لغات چه مایهٔ خرابیها واقع

شده است در همهٔ اهل تحقیق بالا صاحب برهان بادی صراحت این لغت است و از طرز بیانش
می کشاید که همین قسم اشتباه داشت و بالاخر هر دو معنی را نگاشت معاصرین عجم ازین لغت خاموش
اند و در حقیقت زبان فراموش - بخیال ما (خربوزه) را ژند و پاژند (اربوجی) می گفتند و متاخرین
فرس (اربوجی) را (خربوزه) کردند - به تبدیل الف با خای معجمه و تبدیل جیم عربی با زای معجمه
و تبدیل تحتانی به های هوز یعنی (خربوزه) مبدل (اربوجی) است فارسیان (خربوزه)
را استعمال کرده اند و (خربزه) بحذف واو مخفف آنست (فیضی ع) خربزه بخور ترا بغالیز
چه کار ؛ صاحب نفائس گفته که (خربوزه) مرکب است از (خر) و (بوزه) که خر بمعنی کلان است
و (بوزه) بمعنی بار و (خربوزه) بمعنی بار کلان (انتهی) پس کنایه باشد از میوهٔ معروف - و این
طبع آزمائی های تحقیق پسندان ماخذ جوست و بعض اهل لغت (خربوزه) را بحذف واو و تبدیل
بای عربی بفارسی (خرپزه) کردند و گویند که مرکب است از (خر بالضم) که بمعنی آفتاب است و
(پزه - بالضم) از پختن - صیغهٔ امر بزیادت های زائد پس (خرپزه) اسم مفعول - ترکیبی باشد بمعنی
پخته از آفتاب - از قبیل پامال یا اسم فاعل ترکیبی بمعنی پخته شونده از آفتاب و بعضی بر آنند که
مرکب است از (خر بالفتح) بمعنی هر چیز که در ناهمواری و بزرگی و ناتراشیدگی به نهایت رسیده
باشد همچو (خرآس - و خرپشته و خرمن و خرمهره) و امثال آن و (بزه) بر وزن (مزه) نوعی از
میوهٔ خوش بوی پس (خربزه) بمعنی (میوهٔ کلان) کنایه از میوهٔ معروف است یعنی همان (خربوزه)
بالجمله (خربوزه) را بحذف واو (خربزه) کردن و به تبدیل بای عربی بفارسی و بمناسبت معانی
اجزایش بحث نمودن ادای محققین ماخذ پسند است و به تحقیق ما فی الحقیقت (خربوزه) مبدل

(اربوجی) است چنانکه بالا گذشت دیگر هیچ - پس فارسیان ژرند و پاژند (اربوجی) را با لفظ (نا) مرکب کردند که بمعنی محل است و معنی لفظی (اربوجینا) مقامی که دران کاشت خربوزه میشود و این تعمیم را برای جزیره مخصوص کردند که عموماً در جزائر کاشت آن بکثرت میشود بسبب ریگ احاطهٔ آب که این هردو مفید تر است برای کاشت (خربوزه) اندرینصورت (اربوجینا) کنایه باشد از جزیره و معنی مجرد (خربوزه) درو نباشد بجز آنکه التباس لفظی و عدم غور و تحقیق صاحبان لغت هردو معنی را برای (اربوجینا) معین کرد و سندی برای هردو پیش نه شد (اردو) (۱) خربزه - بقول صاحب آصفیه (فارسی) مذکر - ایک خوشبودار اور شیرین پھل کا نام - سردہ - بطیخ - (۲) جزیرہ مذکر (عربی) بقول آصفیہ ٹاپو - وہ زمین جو سمندر یا دریا کے بیچ میں واقع ہو -

اربودار اصطلاح - بقول صاحب برہان و بحر و رشیدی درخت امرود را گویند چه اربو بمعنی امرود است و دار بمعنی درخت - صاحب جامع بر لفظ (اربو) ذکر این کرده مؤلف گوید که قلب اضافت باشد که اصلش (دار اربو) است (اردو) امرود کا درخت (مذکر)

اربیاسیوس بقول صاحب برہان و هفت با تحتانی و سین بی نقطه و تحتانی دیگر بروزن (مرد چاپلوس) نام حکیمی از یونان - گویند در علم طب مهارتی تمام داشت مؤلف گوید که این اسم یونانی زبان است (اردو) ایک حکیم کا نام (اربیاسیوس ہے) جو یونان میں گزرا ہے -

اربیان بقول صاحب برہان و هفت بروزن پهلوان (۱) ملخ آبی باشد و بعربی جراد البحر گویند - قوت باه دهد و بلغت اہل شام (۲) گل بابونه را خوانند صاحب ناصری و اننند بکسر اول و ثالث این را لغت عربی گوید بمعنی اول و فرماید که شیرازیان این را میگو گویند بفتح میم - صاحب سراج السبیل (اربیان) را بضم اول و فتح موحده بهردو معنی فارسی قرار دهد صاحب

رشیدی وجامع وجہانگیری بمعنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج بحوالۂ قاموس فرماید کہ معرب باشد وذکر معنی دوّم ہم کند - صاحب شمس اگرچہ صرف معنی اوّل نوشت ولیکن صراحت کرد کہ لغت فارسی است وہم چنین صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات ذرس فرمودہ مؤلف گوید کہ صاحب قاموس (اربیان) بالکسر (۱) بمعنی سمک و (۲) بقلہ گوید پس معلوم می شود کہ فارسیان نصرف تصرف در اعراب حروف کردند بلکہ تعمیم معنی اوّل را بہ جراد البحر ومعنی دوّم را بہ گل بابونہ مخصوص کردند صاحب انند بحوالۂ ناصری بر (ماہی روبیان) فرماید کہ فارسی است ملخ دریائی را گویند وبعربی جراد البحر خوانند وبر (روبیان) گوید کہ بمعنی (اربیان) است وصاحب برہان ہم (روبیان) را بمعنی اربیان آوردہ پس عجبی نیست کہ اصل این (روبیان) باشد وعربان این را (الرّوبیان) وبعد ازان (اربیان) کردہ باشند وفارسیان ہم استعمال آن کردند واللہ اعلم صاحب محیط بر (بابونہ) فرماید کہ از مطلق بابونہ مراد گل آنست وبقول شیخ گرم وخشک دراوّل وگویند در دوّم وگویند گرم وخشک باعتدال ونزد جالینوس قریب القوت بگل سرخ در لطافت است ولیکن حار وحرارت آن مثل زیت - ملائم بدن ومنقی بدن وملطف صرفی - مقوّی ومحلّل منافع کثیرہ دارد (اردو) (۱) جھینگا - بقول آصفیہ (مذکّر) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف غیر صحیح ہے - جھینگا ایک دریائی جانور ہے مثل مچھلی کے اگر اسکو مچھلی کی ایک قسم بھی مانیں تو (چھوٹی مچھلی) نہیں کہ سکتے - اس لئے کہ جھینگے بڑے قد کے بھی ہوتے ہیں - (۲) گل بابونہ - بابونہ کا پھول - مذکّر - صاحب آصفیہ نے بابونہ پر لکھا ہے کہ (اسم مذکّر) ایک قسم کی بوٹی نباتات میں سے ہے جس کے پھولوں کا پروردہ روغن اکثر درد وغیرہ کی

کام مین آتا ہے -

اربتیا | بقول صاحب برہان وہفت وانند بروزن برصیصا بلغت ژند وپاژند(۱) بام خانہ راگویند- صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند گوید کہ با اول مفتوح وثانی زدہ (۲) نام یکی از موبدان است کہ در زمان اردشیر بابکان بود وفارسیان بوی اعتقاد نبوت داشتند واورا (اردا) و(ایراف) نیز گویند (زرتشت بہرام گفتہ ؎) چو اربتیا بگفت آن حال یک یک ٭ نماند اندر میان مردمان شک ٭ مؤلف گوید کہ در نسخۂ دیگر جہانگیری بر لفظ (اربتیا) صرف معنی اول را نوشتہ ومعنی دوم را بذیل لفظ (اردا) ذکر کردہ از ہمین شعر سند دہد بہ تبدیل خفیف در الفاظ شعر (؎) چو اردا باز گوید حال یکیک ٭ نماند در میان مردمان شک ٭ بخیال ما در نسخۂ اول الذکر جہانگیری از غلطی کاتب لغت (اردا) متروک شد وتعریف آن بر لغت (اربتیا) رقم گردید دیگر ہیچ- پس معنی دوم متعلق از (اردا) است ومعنی اول متعلق از (اربتیا) مخفی مباد کہ اُربا بالضم بلغت ترکی بمعنی بلندی وآسمان است (کذا فی لغات ترکی) و(ار) بالفتح ہم بزبان ترکی بمعنی مرد کہ مقابل زن است (کذا فی کنز) و(بتیا) بقول برہان بلغت ژند وپاژند بمعنی خانہ کہ بعربی بیت خوانند وعجبی نیست کہ بزیادت الف زائد د آخر بیت را (بتیا) کردہ باشند بالجملہ (اربتیا) بضم اول بمعنی بلند مکان یا (اربتیا) بفتح اول وکسرہ باے موحدہ بمعنی زوج مکان- کنایہ کردہ اند از بام خانہ یا اینکہ (ار) مخفف (اَبَر) باشد کہ بمعنی بر آمدہ اندرین صورت (اربتیا) بمعنی بالا مکان کنایہ از بام خانہ گیریم (اردو) بام (فارسی- اردو مین مستعمل) بقول

صاحب آصفیہ (مذکر) کوٹھا چھت۔ بالاخانہ۔

اریک بقول صاحب شمس بضم اوّل وفتح سوم پشمینہ ایست از صوف کہ اکابر واشراف ومشائخ پوشند صراحت کردہ است کہ این لغت فارسی زبان است ودیگرکسی از محققین فرس یاد نیست۔ صاحب لغات ترکی فرماید کہ (ارمک) بفتح اوّل وضمہ سوم بمعنی پشمینہ آمدہ وصاحب برہان ہم ذکر این کردہ پس جز این نیست کہ صاحب شمس۔ بہ تسامح میم را بای فارسی نوشت ودر بیان اعراب ہم غلط کرد (اردو) پشمینہ (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مذکر) اونی کپڑا۔ جیسے شال وغیرہ۔

ارتا بقول برہان وہفت وانند باتای قرشت بروزن فرد البغت ژند وپاژند بوم وزمین را گویند مؤلف گوید کہ این ماخوذ باشد از (اورت) بضم اوّل وضمّ رائے مہملہ بلغت ترکی منزل را گویند۔ و آو درین لفظ علامت ضمّہ الف باشد چنانکہ قاعدۂ رسم الخط ترکی است پس متقدّمین فرس الف زائد در آخر این آوردہ ضمّۂ اول را بمناسبت الف اوّل بفتح بدل کردند و واو را کہ علامت ضمّہ بود حذف کردہ (ارتا) بمعنی زمین استعمال کردہ باشند مخفی مباد کہ در قواعد فارسی مذکور است کہ فارسیان الف زائد در آخر کلمہ می آرند کہ اثری در معنی نمی کند چون (گفت وگفتا) و (دانی ودانیا) (اردو) زمین (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ اسم مؤنث - ارض - بھوم - بھومی - وہ خاکی کرّہ جس پر ہم لوگ رہتے ہین (مومن سہ) جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اڑا سے ٭ کہ اک جوش ہی مین زمین ہو چکے ٭

ارتاق بقول صاحب انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ بالضم لغت فارسی است بمحاورۀ خوارزم بمعنی تاجر است حیف است که سندی پیش نه شد و از صاحبان تحقیق کسی ذکر این نکرد بخیال ما این لغت ترکی باشد که بقول صاحب لغات ترکی وکنز (اورتاق) در ترکی زبان بمعنی شریک است عجبی نیست که فارسیان واو علامت ضمه راکه برسم الخط ترکی است حذف کرده (ارتاق) بضم اوّل بمعنی تاجر استعمال کرده باشند۔ امّا محتاج سند باشد۔ (اردو) تاجر (عربی) اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه۔ مذکر۔ تجارت کرنے والا۔ (الخ)

ارتجال (اصطلاح) تعریف این بر (بدیهه) می آید (اردو) دیکھو بدیہہ۔

ارتجک صاحبان برہان وسراج گویند که بفتح جیم بروزن اسپرک۔ برق۔ را گویند وبکسر جیم ہم بنظر رسیده صاحبان رشیدی وجہانگیری وسروری وناصری وجامع متفق با برہان۔ سند این ہمان دو شعر است که بر لفظ (ارجک) مذکور شد بخیال ما این مرکب است از (ارتہہ) و (جگ) که ہر دو لغت سنسکرت است۔ ارتہہ بقول صاحب ساطع بمعنی مال ودولت است وجگ بمعنی دنیا۔ پس معنی لفظی (ارتہہ جگ) بزبان سنسکرت مال ودولت دنیا باشد۔ فارسیان قدیم در رسم الخط خود ہای ہوّز را حذف کرده باشند وبکثرت استعمال ولب ولہجۀ عربان فارس تلفظ کاف فارسی به کاف عربی بدل شده باشد و (ارتجک) استعارةً برق را نام کرده باشند که زر ونقره را در تابندگی با برق تشبیه توان داد۔ (اردو) برق۔ دیکھو ادرخش۔

ارتحال بقول صاحب منتخب بکسر اوّل وفوقانی چیزی را از جای برداشتن وبجائی رفتن

لغت عربی است فارسیان این را با مصادر خود مرکب کرده بمعنی (مردن) گرفته اند که در ملحقات آید (اردو) رحلت (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه (موَنث) کوچ - روانگی - موت - انتقال - ارتحال -

ارتحال فرمودن / **ارتحال نمودن** اصطلاح - بمعنی رحلت کردن و مردن باشد - صاحب آصفی ذکر این هردو مصدر کرده از معنی ساکت و از حزین صفهانی	سند آورده (نثر) بعد از ساعتی چند بعالم بقا ارتحال فرمودند" مدتی است که بعالم بقا ارتحال نموده" (اردو) رحلت کرنا - بقول آصفیه انتقال کرنا - فوت هونا - مرنا -

ارتد بقول صاحب جامع بروزن (ابجد) بنجی که تخم آنرا فلفل بری گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - صاحب محیط بر فلفل البری گوید که تخم پنجنگشت باشد - پس (ارتد) پنجنگشت است و پنجنگشت بقول محیط نباتیست که معرب آن فنجنگشت و بعربی (اثلق) و شجرهٔ ابراهیم و (حشیشة الرهبان) و (ذو خمسه اوراق) و (ذو خمسه اصابع) نیز نامند ما صراحت کامل این بر (اثلق) کرده ایم که گذشت و اثلق تخم (ارتد) است و آرتد در اثلق - امّا صاحب محیط (اثلق) را هم پنجنگشت گوید - پس اثلق مرادف آرتد هم باشد بقول مجرّد صاحب جامع این لغت فارسی زبان است و صاحب محیط این را ذکر نکرد امّا بر (ارید که به یای حطّی است) فرماید که فنجنگشت - و بر فنجنگشت گوید که پنجنگشت و بنجنگشت ذکر آرید نکرد پس متحقّق نشد که (ارید) مال کدام زبان است ولیکن این قدر معلوم می شود که در کتابت این لغت صاحب جامع تسامح کرد که تحتانی را فوقانی نوشت

و با مقابله مجرد بیان صاحب جامع ـ صاحب محیط را وقیع خیال می کنیم که تالیفش مخصوص است بمفردات طب (اردو) دیکھو اثلوق جس پر (مریم کا پنجہ) مذکور ہے ـ

ارتفاع | بقول صاحب منتخب بکسر اوّل وتای فوقانی لغت عربی است بمعنی بلند شدن واز جای برآمدن (انتهی) فارسیان نیز بمعنی حاصل بالمصدر و مجازاً بمعنی بلندی مرتبت استعمال کنند و با مصادر فرس مرکّب سازند که در ملحقات می آید ـ صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار هم ذکر این کرده است (میرزا نصر الله فدائی ـــه) مپذیر از مشایخ بیهوده گوی پند ؛ نبود ولایت ز کجا آید ارتفاع ؛ بهار گوید که فارسیان بمعنی آنچه از اقطاع جاگیر بهم رسد استعمال نمایند چنانکه شیخ شیراز آورده (نثر) چون رعیّت کم شد وارتفاع ولایت نقصان پذیرفت دشمنان از هر طرف زور آورند ؛ مؤلّف عرض کند که درین سند ارتفاع مجازاً بمعنی علوی مرتبت است نه محاصل اقطاع وجاگیر ـ زیرا که اقطاع وجاگیر عطیّات سلطانی و از کمی محاصل آن بخالصهٔ شاهی نقصانی نمی شود پس مقصود سعدی علیه الرحمه از (نقصان پذیرفتن ارتفاع ولایت) جزین نباشد که بوجه قلت رعایا بلندی مرتبت سلطنت کم شد ـ صاحب انند بحوالهٔ مطلع السعدین (۲) ارتفاع صنعتی را نام کرده که صفتی را آغاز کنند و آنرا بالا برند باظهار چیزی چند (انتهی) ما همین صنعت را در قصیدهٔ خود استعمال کرده ایم که بمدح آقای ولی نعمت ما (آصف دکن) است ادام الله اقباله ابداً ابدا (ـــه) او آسمان و من زمین من چرخ واو عرش برین ؛ من عرش واو کرسی نشین در ظلّ واداد آمده ؛ در کتب لغات ومصطلحات ـ معنی دوّم را نیافتیم (اردو) (۱) بلندی ـ مؤنث

بلند پائگی ۔ بلندی مرتبت کہہ سکتے ہیں (۲) صنعت ارتفاع یعنی ممدوح کی صفت اس طرح بیان کی جائے کہ ہر بیان مابعد بیان ماقبل سے باعتبار معنی و مفہوم بلند ہو جیسے ہمارے ممدوح کا رتبہ آسمان کے برابر ہے بلکہ عرش کے برابر۔"

(الف) **ارتفاع عیش گرفتن** مصدر
(ب) **ارتفاع گرفتن** اصطلاحی

واستعمال صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ معنی بلندی اختیار کردن و بلند شدن است و (الف) کنایہ باشد از کامل شدن و بحد اعلی رسیدن عیش ح سند آصفی از حافظ شیرازی است (ے)
زآفتاب قدح ارتفاع عیش مگیر ٭ چرا کہ طالع وقت آنچنان نمی بینیم ٭ (اردو) (الف) اعلی درجہ کا عیش حاصل ہونا ۔ (ب) بلندی اختیار کرنا

ارتفاع یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بلندی حاصل کردن است سندش از ظہیر فاریابی است (ے) درحساب طالع توکف میزان یاد شد ٭ کارتفاع آن رصد بالای اختر یافتند ٭ عرض میشود کہ ازین شعر مصدر رصد یافتن ہم پیدا میشود ولیکن شک نیست کہ در روزمرۂ معاصرین عجم ارتقاع یافتن مستعمل است (اردو) بلندی حاصل کرنا ۔

ارتنگ بقول صاحب برہان و ہفت بروزن فرہنگ (۱) نگارخانۂ مانی نقاش باشد و (۲) نام تجانۂ چین ہم ہست و (۳) نام کتابیست کہ اشکال مانوی تمام در آن نقش است و بعضی این لغت را بجای حرف ثالث بہ ثای مثلثہ آوردہ اند و گویند کہ در لغت فارسی غیر ازین لغت و لغت (ثغ بہ ثای سہ نقطہ و غین نقطہ دار) دیگر لغتی بہ ثای سہ نقطہ نیامدہ

نیافتیم کہ در و استعمال (ارتنگ) بمعنی اول باشد و ہم برین قیاس است معنی دوم و سوم و چہارم ہم کہ مجاز است یعنی بتخانہ را کہ در و نقش و نگار صنام باشد یا کتابی را کہ در و اشکال و نقش و نگار مانی است یا تختہ را کہ مانی بران نقش می بست مجازاً بنام صنّاع موسوم کنیم و (ارتنگ) خوانیم مخفی مباد کہ فارسیان (تختۂ ارتنگ) را استعمال کردہ اند بمعنی تختۂ نقاشی چنانکہ رفیع الدین لبنانی گفتہ (ع) صبا نگاشتہ آن نقشہا کہ تیزی آن ٭ بآب لطف فروشستہ تختۂ ارتنگ ٭ (تختۂ ارتنگ) مرکب اضافی است بمعنی تختۂ مانی کہ او بران نقاشی می کرد از کلام میرزا نصر اللہ فدائی صفہانی کہ معاصر ما بود سندی یافتہ ایم کہ خود او در شرح آن (ارتنگ) را بمعنی کارنامۂ نقاشان آوردہ و این ہم مجاز است (ع) در کارگہ صنع کہ از او شدہ برپای ٭ کارنگچگان ہمچو زمانی بود ارتنگ مختصر اینست کہ ما بر ادعای غالب دہلوی ہم اعتراض داریم کہ معنی حقیقی (ارتنگ) مرقع تصویر نباشد و اگر سند میرزا فدائی را کہ بالا گذشت متعلق بدان کنیم جا دارد ولیکن بمجاز۔ پس اعتراض غالب بر برہان ہمچنان است کہ اعتراض ما بر غالب (اردو) (۱) بقول امیر۔ اہل زبان اردو نے نگارخانۂ مانی کو ارژنگ کہا ہے (مذکر) (قلق ع) مٹا یا یار کی تصویر نے رنگ اسقدر اس کا ٭ قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا ٭ (۲) چین کے ایک بتخانہ کو فارسیون نے ارتنگ کہا ہے (مذکر) (۳) ایک کتاب کا نام فارسی مین (ارتنگ) ہے جس مین مانی کا نقش و نگار ہے (مونث) (۴) فارسی مین ارتنگ اس صفحہ یا تختہ کا نام ہے جسپر اہل صنعت نقش کرتے ہین (مذکر) (۵) فارسیون نے (مانی) کو بھی ارتنگ سے موسوم کیا ہے کہ اس کے لفظی معنی (مرد تختۂ نقاشی) کے ہین۔

ارتو | بقول صاحب شمس بالضم پوشش - صراحت فرمایدکہ لغت فارسی است ودیگرکسی از محققین فرس ذکر این نہ کرد ونہ سندی پیش شد - بقول صاحب ساطع لغت ہندی است بمعنی تہ وشکن و (ارتوگر) تہ کنندۂ پارچہا باشد پس عجبی نیست کہ فارسیان قدیم این را از ہندی گرفتہ باشند حالا در روزمرۂ عجم متروک وبغیر سند تسلیم نتوان کرد - (اردو) پوشش - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - اسم مونث - لباس - پوشاک -

ارتوج | بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است - بروزن فرسود بمعنی سبزہ - صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات ترکی نمودہ فرمایدکہ بمعنی سبز است - ودر نسخۂ مطبوعۂ مؤید بعوض فوقانی لام آوردہ کہ غلطی کتابت بیش نباشد وصراحت معنی سبزہ کردہ وصاحب مدار الافاضل ہم (ارتوج بتای فوقانی) را باتفاق صاحب مؤید لغت ترکی وبمعنی سبزہ نوشتہ امّا صاحب لغات ترکی (ارتوج) بروزن (فرسود) را بصراحت حروف بمعنی نیزہ آوردہ وظاہر است کہ لفظ (نیزہ وسبزہ) التباس داردما با محقق ترکی زبان اتفاق داریم وازمعاصرین ترک ہم تصدیق قولش یافتہ ایم - وبہ تحقیق ماسلّم است کہ این لغت ترکی است نہ فارسی واستعمال این درکلام فرس یافتہ نشد (اردو) نیزہ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - اسم مذکر - بھالا - برچھا - (اسیر ؎) ختم ہے شیرین ادائی اس ستم ایجاد پر ؂ ہاتھ مین جس دم لیا نیزہ کتا را ہوگیا ؂

ارتیان | بقول بہار کہ بلفظ (ارتنگ) نوشتہ بفتح اوّل وکسر تای فوقانی از محال ہمدان است

نیافتیم کہ در و استعمال (ارتنگ) بمعنی اول باشد وہم برین قیاس است معنی دوم و سوم وچہارم ہم کہ مجاز است یعنی تبخانہ را کہ در و نقش ونگار صنام باشد یا کتابی راکہ در و اشکال ونقش ونگار مانی است یا تختہ راکہ مانی بران نقش می بست مجازاً بنام صنّاع موسوم کنیم و (ارتنگ) خوانیم مخفی مباد کہ فارسیان (تختہ ارتنگ) را استعمال کردہ اند بمعنی تختۂ نقاشی چنانکہ رفیع الدین لبنانی گفتہ (سہ) صبا نگاشتہ آن نقشہا کہ تیزی آن ؛ بآب لطف فرو شستہ تختۂ ارتنگ ؛ (تختۂ ارتنگ) مرکب اضافی است بمعنی تختۂ مانی کہ او بران نقاشی می کرد از کلام میرزا نصر اللہ فدائی اصفہانی کہ معاصر ما بود سندی یافتہ ایم کہ خود او در شرح آن (ارتنگ) را بمعنی کارنامۂ نقاشان آوردہ و این ہم مجاز است (سہ) در کارگہ صنع کہ از او شدہ برپای ؛ کار بچگان ہیچو زمانی بود ارتنگ مختصر انیست کہ ما برادعای غالب دہلوی ہم اعتراض داریم کہ معنی حقیقی (ارتنگ) مرقع تصویر نباشد و اگر سند میرزا فدائی را کہ بالا گذشت متعلّق بدان کنیم جا دارد ولیکن بمجاز۔ پس اعتراض غالب بر برہان ہمچنان است کہ اعتراض ما بر غالب (اردو) (۱) بقول امیر۔ اہل زبان اردو نے نگارخانۂ مانی کو ارژنگ کہا ہے (مذکر) (قلق سہ) مٹا یا یار کی تصویر نے رنگ اسقدر اس کا ؛ قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا ؛ (۲) چین کے ایک تبخانہ کو فارسیون نے ارتنگ کہا ہے (مذکر) (۳) ایک کتاب کا نام فارسی مین (ارتنگ) ہے جس مین مانی کا نقش ونگار ہے (مونث) (۴) فارسی مین ارتنگ اس صفحہ یا تختہ کا نام ہے جسپر اہل صنعت نقش کرتے ہین (مذکر) (۵) فارسیون نے (مانی) کو بھی ارتنگ ہی موسوم کیا ہے کہ اس کے لفظی معنی (مرد تختۂ نقاشی) کے ہین۔

ارتو | بقول صاحب شمس بالضم پوشش۔ صراحت فرمایدکہ لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فرس ذکراین نکرد ونہ سندی پیش شد۔ بقول صاحب ساطع لغت ہندی است بمعنی تہ شکن و (ارتوگر) تہ کنندۂ پارچہا باشد پس عجبی نیست کہ فارسیان قدیم این را از ہندی گرفتہ باشند حالا در روزمرۂ عجم متروک و بغیر سند تسلیم نتوان کرد۔ (اردو) پوشش۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ اسم مونث۔ لباس۔ پوشاک۔

ارتوج | بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است۔ بروزن فرسود بہ معنی سبزہ۔ صاحب مؤید ذکراین بذیل لغات ترکی نمودہ فرمایدکہ بمعنی سبز است۔ و در نسخۂ مطبوعۂ مؤید بعوض فوقانی لام آوردہ کہ غلطی کتابت بیش نباشد وصراحت معنی سبزہ کردہ وصاحب مدار الافاضل ہم (ارتوج بتای فوقانی) را باتفاق صاحب مؤید لغت ترکی وبمعنی سبزہ نوشتہ امّا صاحب لغات ترکی (ارتوچ) بروزن (فرسود) را بصراحت حروف بمعنی نیزہ آوردہ وظاہر است کہ لفظ (نیزہ وسبزہ) التباس دارد ما با محقق ترکی زبان اتّفاق داریم واز معاصرین ترک ہم تصدیق قولش یافتہ ایم۔ وبہ تحقیق ما مسلّم است کہ این لغت ترکی است نہ فارسی واستعمال این در کلام فرس یافتہ نشد (اردو) نیزہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ اسم مذکر۔ بھالا۔ برچھا۔ (اسیر ؎) ختم ہے شیرین ادائی اس ستم ایجاد پر ؎ ہاتھ مین حسیدم لیا نیزہ کنارا ہوگیا ؎

ارتیان | بقول بہار کہ بلفظ (ارتنگ) نوشتہ بفتح اوّل وکسر تای فوقانی از محال ہمدان است

که میر رضی ارتیانی از مشاہیر این مقام گذشت - صاحب انند این را ارتیان نوشتہ بزیادت ہیم بعد تحتانی که بجای خودش آید از نسخهٔ قدیم بہار ہم تصدیق ارتیآن می شود و این تصرف کہ ہیم را حذف کرده ارتیان را ذیل (ارتنگ) جا دادند نتیجهٔ دست درازی اہل مطبع نول کشور باشد دیگر ہیچ (اردو) دیکھو ارتیمان -

ارتیشدار | بقول برہان وجہانگیری وجامع وہفت ورشیدی با تحتانی مجہول وشین قرشت ودال ابجد بروزن پرہیزگار (۱) لشکری وسپاہی را گویند و (۲) نام رودخانہ ایست بسیار بزرگ در حدود قبچاق خان آرزو در سراج باتفاق برہان گوید کہ اغلب کہ بمعنی دوم ترکی است - صاحب ناصری بر سپاہی ولشکر قانع (زرتشت بہرام ۵۱) ہنرور زندشاد ارتیشداران ؛ سلیح پرور پیاده باسواران ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این (مرد تیشه دار) است کہ (ار) در ترکی زبان بمعنی مرد آمده وہای ہوز (تیشہ) بقاعدۂ فارسی بحالت ترکیب حذف شده پس (ارتیشدار) فک اضافت است کنایہ از لشکری وسپاہی وبمعنی دوم استعاره باشد بہ تشبیہ آبداری ومقابل کشتی (اردو) (۱) سپاہی بقول آصفیہ فارسی اردو مین مستعمل (مذکر) جنگی آدمی - لشکری (۲) ایک بڑی ندی کا نام فارسیون نے (ارتیشدار) رکھا ہے - جو حدود قبچاق مین واقع ہے (مؤنث)

ارتیمان | بفتح اوّل وکسر تای فوقانی - بقول صاحب انند نام مقامی است از محال ہمدان - از انجاست میر رضی ارتیمانی در نسخهٔ قدیم بہار ہم ذکر این موجود است دیگر کسی ذکر نکرد (اردو) ارتیمان ایک مقام کا نام ہے محال ہمدان سے (مذکر)

ارثد | بقول صاحب برہان وہفت باثای مثلثہ بروزن ابجد نام ہیجی است کہ تخم آنرا (فلفل بری) و(حب الفقد) خوانند ونبات اورا (نیچنگشت) و (ذوخمستہ اوراق) گویند
مؤلف گوید کہ ہمان (ارتد) کہ بقول صاحب جامع بہ تای فوقانی گذشت وصاحب محیط این را بیای تحتانی (ارید) گفتہ بخیال ماتسامح برہان وہفت بیش نیست کہ بہ ثای مثلثہ نوشت۔صراحت کامل بر آرتد کردہ ایم (اردو) دیکھو ارتد۔

ارثنگ | بقول صاحبان برہان وسروری و(دری وپہلوی) وجامع وشمس کہ بذیل (ارتنگ بتای فوقانی) نوشتہ اند مرادف (ارتنگ) است کہ گذشت و بہ سین مہملہ (ارسنگ) ہم می آید صاحب انند بر لفظ (ثنگ) بثای مثلثہ گوید کہ مرادف (ارتنگ) است وصراحت کند کہ (ثنگ) بلغت فرس بمعنی نقش ونگار آمدہ (ہکذا فی البرہان) پس بہ تحقیق ما جزین نیست کہ این مرکب باشد از لفظ (ار) و (ثنگ) آر بلغت ترکی بہ معنی مرد وثنگ در فارسی زبان بمعنی نقش ونگار است پس (ارثنگ) بمعنی (مرد نقش ونگار) کنایہ باشد از مانی کہ صناع نقش ونگار بود از قبیل (ارتنگ) کہ فارسیان مانی راگفتہ اند ودیگر ہمہ معانی (ارتنگ) کہ بر لفظ (ارتنگ) مذکور شد مجاز است کہ صراحت کامل آن ہمہ رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ارتنگ۔

ارج | بقول برہان ورشیدی وجامع وہفت وجہانگیری بفتح اول وسکون ثانی وجیم (۱) بمعنی قدر ومرتبہ وقیمت وارزش باشد چہ ارجمند۔صاحب قدر وقیمت

و مرتبه را گویند و (۲) بمعنی کندن و جدا کردن هم است و (۳) نام مرغی است که پرهای
او بسیار نرم می باشد و در میان بالش کنند و تبرکی (قو) خوانند و (۴) کرگدن را نیز گفته اند
و آن جانوریست در هندستان شبیه بگاومیش لیکن بر سر بینی شاخ دارد صاحب سراج
گوید که این مبدل آرز است و بذکر هر چهار معنی بالا نسبت معنی سوم گوید که قو جانوریست
که بعربی آنرا نعامه گویند یعنی شتر مرغ صاحب ناصری تبرک معنی دوم فرماید که (۵) نام
قصبه ایست از ولایت فیروزکوه تبرستان صاحب سروری بذکر معنی اول و سوم نسبت
دوم فرماید که بمعنی (برکنده) باشد - صاحب مؤید بر معنی اول قانع و صاحب (رشیدی
و پهلوی) هم ذکر معنی اول و دوم کرده و در معنی دوم لفظا با سروری اتفاق دارد مولف
عرض کند که (ارج) اصل است و مبدل آن (ارز) که فارسیان جیم عربی را به زای معجمه
تبدیل کنند چنانکه (چوجه) را (چوزه) کردند مخفی مباد که آرج بالفتح بقول صاحب منتخب در
عربی زبان بمعنی قدر و اعتبار آمده پس بمعنی اول عربی است و قیمت و ارزش باستعمال فارسیان
مجاز آن (ارز) را مبدل آرج و مفرس توان گفت صاحب سروری سندی از برای معنی
اول آورده (شمس الدین کوتوالی ـه) دل اگر نیست پسند تو من باز فرست ؛ جان ندارد
بر تو ارج من باز فرست ؛ شیخ عطار گوید (ـه) بجائی او فتی کانجا خدائی ؛ ترا باشد
حقیقت بی ریائی ؛ ز جمله فارغ و در جملگی درج ؛ دریغا گر ندانی خویش را ارج ؛ نسبت معنی
دوم عرض میشود که آنانکه بمعنی کندن و جدا کردن نوشته اند و آنچه صاحب سروری بمعنی
(برکنده) نوشته بخیال ما هر دو غلط هست که فارسیان (ارج کردن) بمعنی جدا کردن آورده اند

پس ارج بمعنی جدا باشد و اگر مصدر مذکور را بمعنی (برکندن) گیریم ارج بمعنی برکندیگی است (سوزنی ۵۲) بنقل ہمای ہمایون جاہت ؛ دو بازوی زاغ و لع ارج کردم ؛ بخیال ما فارسیان (ارج) را بدین معنی از لغت سنسکرت ساختہ باشند کہ (رج) در سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی گرد و غبار است کہ از کندیدن تعلّق دارد یعنی گرد و غبار نتیجۂ کندیدگی است و معنی جدا کردن مجاز آن باشد پس فارسیان الف وصلی در اول (رج) آوردہ (ارج) کردند و معنی کندیدگی گرفتہ باشند و مجاز آ بمعنی جدا - غیر ازین چیزی دیگر بفہم مانمی آید کہ ماخذ این را با لفظ عربی کہ بضمن معنی اوّل گذشت تعلّق نیست و آرج بمعنی سوّم و چہارم اسم جامد است از فارسی زبان کہ شترمرغ در پرند و کرگدن در چرند جانوری قیمتی است عجبی نیست کہ بہر لحاظ نامش (ارج) نہادہ باشند چیزی دیگر بفہم مانمی آید (مولوی معنوی ۵۴) یک جہانی بی نوا پر پیل و ارج ؛ بی طلسمی کی بماندی سبز مرج ؛ وجہ معنی پنجم ہم غیر ازین نباشد واللہ اعلم (اردو) (۱) قدر - (عربی) بقول آصفیہ مؤنّث - عزّت - بزرگی - مرتبہ - منزلت (نصیر ع) قدر اسکی چشم اہل نظر مین زیادہ ہے ؛ قیمت - دیکھو (آخش) (۲) کھودنا نوچنا - بمعنی حاصل بالمصدر - دکن مین (کھودنا) کا حاصل بالمصدر (کندیدگی) مستعمل ہے جو فارسی زبان سے لیا گیا ہے (۳) شترمرغ - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) صحرای افریقہ و عرب کے ایک پرند کا نام جو اونٹ سے بعض اعضا مین نہایت مشابہ ہے - جنوبی امریکہ مین بھی پایا جاتا ہے اور تین سوا تین گز کے قریب ہوتا ہے اسکی گردن نہایت لمبی اور صاف ہوتی ہے - دوڑنے مین ریگستانی میدانون مین گھوڑی

سبقت لیجاتا ہی اسکی خوراک نباتات ہے کنکر پتھر کھاکر ہضم کرلینے مین مشہور ہے اس کے بازؤن کے پر قدر مین زیور سے کم نہین یہ تیس انڈون سے کم نہین دیتا - (۴) گینڈا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - ایک جانور کا نام جو ہاتھی کے پاٹھے کے برابر بھینسے سے مشابہ اور اوسکی ناک پر ایک سینگ ہوتا ہے بعض گینڈون کے دو بھی سننے مین آئے ہین لیکن دو سینگون کا گینڈا افریقہ کے سوا دوسری جگہ نہین پایا جاتا - اسکی طاقت مشہور ہے اور کھال ایسی مضبوط وسخت ہوتی ہے کہ اسکی ڈھالین بناتے ہین - ہندو اسکی ہڈی کو مقدس سمجھ کر اسکے چھلے ہاتھ مین رکھتے ہین - فارسی مین اسے کرگدن کہتے ہین - جو چوپایہ دودھ پلانے والے حیوانات مین سے ہے - اہل لغات نے لکھا ہے کہ اس کا بچہ پانچ برس تک مان کے پیٹ مین رہتا ہے مگر ایک برس بعد سر نکال لیتا اور گھانس کھانی شروع کردیتا ہے - جب اسطرح چار برس گذر جاتے ہین تو ایک دفعہ ہی نکل پڑتا ہے اور بھاگ جاتا ہے چار برس تک پیٹ کے اندر رہنے مین یہ حکمت ہے کہ اسکی مان جسکی زبان نہایت سخت ہوتی ہے وہ اسے چاٹ نہین سکتی - کیونکہ اس بچے کی کھال نہایت ملائم ہوتی ہے جو اسکے چاٹنے کی تاب نہین لاسکتی ورنہ تمام کھال جگہ جگہ سے پھٹکر خونم خون ہوجاتی ہے (۵) ولایت فیروزکوہ تبرستان سے ایک قصبہ کا نام فارسی مین ارج ہے - مذکر -

ارجاسپ بقول صاحب برہان بروزن طہماسب (۱) نام نبیرۂ افراسیاب است که در توران بادشاہی کرد و در روئینه دژ مسکن داشت و چند پسر گشتاسب را در جنگ کشته بود

و لهراسپ پدر گشتاسب را که ترک پادشاهی کرده در بلخ بعبادت مشغول بود بقتل آورد و
به آفرین و همای را که دختران گشتاسب بودند گرفته در روئینه دژ محبوس داشت عاقبت
اسفندیار بن گشتاسپ روئینهٔ دژ را گرفته ارجاسب را کشت و خواهران خود را نجات
داد و (۲) نام پهلوانی هم بود تورانی - صاحبان جامع و سراج و شمس و مؤید هم ذکر این
کرده اند - صاحب هفت صراحت اعراب کرده فرماید که بفتح اوّل و سکون رای مهمله و جیم
ابجد بالف کشیده و سین مهمله بباي فارسی زده - باشد جهانگیری و رشیدی و ناصری بر معنی
اوّل قانع مؤلف گوید که در آخر اکثر اسامی فرمان روایان عجم لفظ (اسپ) می باشد چو
ارجاسپ - گشتاسب - طهماسپ - (بیوراسپ) و مثلهم و صاحبان لغت بر بیوراسپ صراحت کرده اند که بیور
بروزن زیور بلغت دری بمعنی (ده هزار) آمده و بدینوجه که ضحّاک ده هزار اسپ داشت آن را
(بیوراسپ) نام نهادند (کذا فی البرهان) پس بکثرت استعمال الف ساکن شد و رای مهمله
ساکن متحرک - عجبی نیست که (ارجاسپ) هم مرکّب باشد از (ارج) و (اسپ) بمعنی
(رتبهٔ اسپ) یعنی صاحب مرتبه و اسپ نشین یا رتبه شناس اسپ اگرچه بترکیب فارسی
این معنی پیدا نمی شود ولیکن برای وجه تسمیه بر اشاره هم قناعت می شود چنانکه در
(بیوراسپ) گذشت و الله اعلم - (اردو) (۱) ارجاسپ - فارسی مین ایک
پادشاه کا نام ہے - (۲) نیز ایک پہلوان کا نام جو توران مین گزرا ہے -

ارجالون | بقول صاحب برہان و جامع و ناصری و اننددبالاصد وزن افلاطون
گیاهیست مانند عشقه که بر درختها پیچد و آنرا کرم دشتی و بعبری کرمة البیضاء خوانند و صاحب

عمد ند ... مؤلف

محیط بر (ارجاون) فرماید که درخت فاشرا است و بر (فاشرا) ذکر کند که بفتح فا و الف و فتح شین معجمه و رای مهمله و الف معرب از (فاشار) سریانی است و گویند اسم یونانی و بقولے در سریانی (کیشاجوریا) گویند و بیونانی (انباس لوقا) و (قستو برون) نیز نامند و بعربی (کرمة البیضا) و بقولی (حالق الشعر) و (عنب الجن) و بفارسی (هزارفشان) و (هزارکشان) و نیز بفارسی (ماردار) و (کرم دشتی) و بشیرازی (نخوشی) و بقول بعضی نام این در یونانی (اسالس لوفی) و (اغلیطوس) و بسریانی (کتنا) و برومی (حلیلوطن) و به بربری (ارجالون) و در تنکابن و طبرستان (الاملک) گویند و آن نباتیست در شاخ و برگ و خیوط شبیه تاک انگور - طعم آن تند با حرافت و قبض - برگ و ثمر آن گرم در سوم و خشک در دوم و بقول بعضی در سوم - و بقول شیخ الرئیس گرم و خشک تا سوم - حاد و حریف و جالی و مجفف و ملطف و مسخن با سخان معتدل - منافع کثیره دارد - (اردو) ایک پودہ کا نام جسکو عربی مین کرمة البیضا کہتے ہین (جنگلی انگور) - کرمة البیدا - مذکر

ارجان | بقول صاحب برہان و ہفت بروزن مرجان بلغت اہل مغرب[1] چلغوزہ باشد و بعضی گویند نوعی از بادام کوہی است و این اصح است - صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که به تشدید رای مهمله (۲) نام شهری است بفارس - صاحب محیط نوشته که درخت لوز البربر است که در بادام بربری مسطورو بر بادام به بربری گوید که درخت آنرا (ارجان) و (هرجان) نیز نامند و در بلاد مغرب اقصی کثیرالوجود است و ثمر آن مثل بادام کوچک و آن را در عربی (لوز الارجان) نامند - قسمی از بادام صحرائی است شبیه به چلغوزه

وبزرگتر ازان۔ گرم وخشک وبسیار قابض وشرب گل آن وجرم آن برای حبس شکم تا یک درم نافع وروغن آنرا زیت السودان نامند وبزیت السودان گفتہ کہ روغن ثمری است مثل بادام کوچک کہ درخت آنرا بشیرازی (بحرک) وبعربی (لوز البربر) گویند ودرخت قسم دیگر این رابشیرازی (ارجن) ودرعراق (تنکس) ونزد اہل مغرب ارجان وآرقان نام است۔ صاحب انند نسبت بمعنی اوّل صراحت کند کہ لغت فارسی است ونسبت معنی دوّم۔ عرض می شود کہ مخفّف (ارہ جان) است کہ می آید (اردو) (۱) بادام کوہی کا نام فارسی مین ارجان ہے اور اردو مین اسی کو جنگلی بادام کہتے ہین (مذکّر) (۲) ارجان ایک شہر کا نام (ارہ جان) کا مخفّف (مذکّر)

ارجبد	بفتح اوّل وسکون رای مہملہ وضمّ جیم وسکون مابعد بقول صاحب سوارالسبیل

کہ ذیل لفظ (ارجبذ) نوشتہ بفارسی امیر قلعہ یا بزرگ خداوند وفرمان فرما راگویند ما درلغات فرس این رانیافتیم واز معاصرین عجم ہم نشنیدیم۔ عجبی نیست کہ (ارجمند) راصاحب سوارالسبیل (ارجبذ) نوشتہ باشد امّا (ارجمند) بمعنی امیر قلعہ نیامدہ وبدین وجہ کہ (ارجمند) بمعنی صاحب مرتبہ می آید مجازاً برای امیر قلعہ یا فرمانفرما گفتہ باشند باین حال برادّعای صاحب سوارالسبیل سند درکار است (اردو) قلعہ کا مالک۔ صاحب مرتبہ۔ فرمان روا۔

ارج داشتن	استعمال۔ بمعنی قدر

وقیمت داشتن است سند این از کلام شمس الدین کوتوالی برلفظ (ارج) گذشت (اردو) قیمتی ہونا۔

ارج کردن	استعمال۔ بمعنی برکندن است

سند این از کلام سوزنی برلفظ ارج مذکور (اردو) نوچنا

ارجل بفتح اوّل وفتح جیم عربی - بقول صاحب منتخب (۱) مرد بزرگ پای و (۲) اسپی که یک پای او سپید باشد - صاحب غیاث نسبت معنی دوّم گوید که این یکی از عیوب نفس اسپ است که نحوست تمام دارد و صاحب شمس نوشته که اسپ یک پای سفید را شوم پندارند و صاحب مؤید صراحت کند کآنرا مکروه می پندارند بالجملہ فارسیان این را بمعنی دوّم استعمال کرده اند و برای این لغتی خاص در فارسی الی الآن از نظر ما نگذشت (انوری ۵) جرم خورشید چو از حوت در آید بحمل ٭ اشهب روز کند ادہم شب را ارجل ٭ (اردو) ارجل - (عربی) اردو مین مستعمل - بقول امیر وہ گھوڑا جس کا ایک پاؤن سفید اور تین اور رنگ کے ہون یہ منحوس سمجھا جاتا ہے -

ارجمند بقول صاحب برہان وہفت و (جامع نذیل لفظ ارج) با میم - بروزن نقشبند (۱) بمعنی عزیز و گرامی و صاحب قدر و خداوند مرتبه باشد چه (ارج) بمعنی قدر و مرتبه و (مند) بمعنی صاحب و خداوند است و (۲) دانا و دانشمند را هم گفته اند و (۳) هر چیز قیمتی را نیز گویند و (۴) بمعنی بی ہمتا و (۵) بمعنی غلبه کننده هم آمده صاحبان بحر و رشیدی و (دری و پہلوی) و سروری بر معنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج گوید که بمعنی صاحب قیمت و ارز است و مجازاً بمعنی صاحب قدر و مرتبه و فرماید که انچه صاحب برہان بمعنی بی ہمتا و غلبه آورده محل نظر است مؤلف عرض کند که انچه خان آرزو (ارجمند) را بمعنی صاحب قیمت و ارز گرفته مجازاً بمعنی صاحب قدر و مرتبه گیرد بخیال ما ہم محل نظر است زیرا که (ارج) بمعنی قدر و اعتبار متحقق است که بجای خودش گذشت پس معنی حقیقی (ارجمند)

صاحب قدر و اعتبار باشد و معنی صاحب قیمت و ارزکہ ادّعای خان آرزوست ہمچو دیگر معانی بیان کردۂ برہان بحالت وجود سند مجاز باشد حیف است کہ خان آرزو سندی پیش نکرد - بہار گوید کہ صاحب قدر و منزلت و چیز قیمتی و گران بہا را ارجمند گویند چون ہنر و گوہر - و اطلاق آن بر جواب و منزل مجاز است - مؤلف عرض کند کہ بہار در غرض معنی حقیقی و مجازی را بہم آمیختہ است فتامل (ملا طغرا ۵) چو آید بدین منزل ارجمند ؛ شود ہمت پست گردون بلند ؛ (نظامی ۵۳) مرا با چنین گوہر ارجمند ؛ ہمین حاجت آید بگوہر پسند ؛ (ولہ ۵۴) سپہ را جوابی چنان ارجمند ؛ پسند آمد از شہریار بلند ؛ (ظہوری ۵۵) وبال کوی تو دائم کسی نخواہد شد ؛ ہمین قدر کہ شود بخت ارجمند آنجا ؛ مخفی مباد کہ بخیال ما در شعر اول (منزل ارجمند) بمعنی منزل عالی و گرامی است و در شعر دوم (جواب ارجمند) بمعنی جواب بی عدیل و بی ہمتا و لاجواب توان گرفت و در شعر سوم (گوہر ارجمند) استعارہ باشد از ممدوح و ارجمند کہ بصفت گوہر آمدہ بمعنی (ثمین) است و در شعر چہارم (بخت ارجمند) بمعنی بخت بلند و غالب توان گرفت الحاصل اگر (ارجمند) را صفت انسان گیریم بمعنی حقیقی آید یعنی صاحب قدر و اعتبار و اگر صفت غیر انسان گیریم - یکی از معانی مجازی صادق آید و بہ خیال ما از برای لفظ (ارجمند) ہمین یک معنی حقیقی کافی است و انحصار معانی مجازی بسیار مشکل و این قدر متحقق است کہ فارسیان ارجمند را بصفت غیر انسان ہم استعمال کردہ اند چنانکہ در اسناد بالا گذشت (اردو) ارجمند بقول امیر قدر و قیمت والا - ذی رتبہ - فرزند کے لفظ کے ساتھ اسکا زیادہ استعمال ہے -

(۱۲۲۵) **ارجمند شدن بخت و طالع** | استعمالی بکسر نون دوم کنایه باشد از بلند شدن طالع و عروج بخت سند این از کلام ظهوری بر لفظ ارجمند گذشت (عرفی سه) مراد بر اثر غیر گو مران بشتاب که باز طالع ما ارجمند خواهد شد ٭ (اردو) قسمت جاگنا - بقول آصفیہ نصیبا جاگنا - طالع یا اقبال کا یاور ہونا - زمانہ مساعد و موافق ہونا - بھلے دن آنا قسمت چمکنا -

(۱) **ارجمندی** | بقول بہار بمعنی قدر و منزلت - فرماید که با لفظ بردن مستعمل (الخ) **مؤلف** گوید که --------

(۲) **ارجمندی بردن** | بمعنی منزلت و قدر حاصل کردنست چنانکه درویش واله هروی در مدح شیخ المشائخ درویش عبدالحی سنوکردی گفته (سه) در رهبد رسال هوشمندی ٭ بردم ز طوفش ارجمندی ٭ (اردو) (۱) قدر و منزلت (۲) منزلت حاصل کرنا - رتبہ حاصل کرنا

ارجن | بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت بر وزن ارزن (۱) درخت بادام تلخ را گویند صاحب سراج بذکر معنی برہان گوید که (۲) در ہندی نام پہلوانیست از پنج برادران مشهور که قصه ایشان در کتاب مہابھارت مسطور - صاحب انند صراحت کند که این لغت فارسی است **مؤلف** گوید که لغت شیرازی است ذکر این بر لفظ (ارجان) گذشت که درخت یک قسم ارجان را (ارجن) گفته اند - صاحب ساطع این را بہر دو معنی لغت سنسکرت گوید پس عجبی نیست که فارسیان این را از سنسکرت گرفته باشند و بقول صاحب محیط بعبرانی (عنکبوت) و بہندی (درخت ہندی) و ثمر آن نیز بہمین اسم موسوم - گرم است و زمخت و دافع بلغم و اعیا و نفث و مدمل جراحات و ممسک و مقوی بدن و استخوان شکسته را پیوند دهد و طلاءً و اکلاً مستعمل - بعضی آنرا سرد دانسته اند منافع بسیار دارد (اردو)

(۱) کڑوے بادام کا درخت (مذکر) (۲) بقول امیر ایک گزرے ہوے پہلوان کا نام۔ جسکو تیراندازی مین کمال تھا (انیس سلمہ) کاندھے پہ تھی شقی کے وہ دو ٹانک کی کمان ؎ ارجن بھی جس سے سہم کے گوشے مین ہو نہان ؎

ارجنگ بقول صاحب برہان وہفت واننند بروزن خرچنگ نگارخانۂ مانی را گویند صاحب سراج این را بجیم فارسی آوردہ وصاحب رشیدی بذیل لفظ (ارتنگ) گوید کہ (ارچنگ۔ بجیم فارسی) و (ارژنگ بزای فارسی) نام نقاشی از چین نظیر مانی وہندوستانی گوید کہ نام بتخانۂ **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این ضمناً بلغت (ارتنگ) کردہ ایم۔ بخیال ما این مبدل (ارتنگ) است کہ فارسیان تای فوقانی را بجیم عربی وفارسی بدل کنند چنانکہ (لت ولج) و (تس وچس) پس (ارجنگ) بخیال ما نام مانی است یا مصور دیگر چنانکہ صاحب رشیدی بجیم فارسی آوردہ ومرادف (ارتنگ) است بدیگر معانی ہم کہ صراحت کاملش بر لفظ (ارتنگ) کردہ ایم وماخذ این ہم ہمہ رانجا مذکور اگر مقصود محققین بالا این است کہ بعد تبدیل تای فوقانی بجیم عربی (ارجنگ) در استعمال فرس مخصوص بہ نگارخانہ مانی) است جادارد ومشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو ارتنگ۔

ارجنہ بقول صاحب برہان وجامع بفتح اول وثالث ونون نام دشتی است در فارس گویند امیرالمومنین علی علیہ السّلام سلمان را دران دشت بزور ولایت از چنگ شیر نجات داد و (۲) نام نوائی ولحنی است از موسیقی صاحب ہفت باتفاق برہان صراحت کردہ است کہ بسکون رای مہملہ وفتح جیم ونون باشد۔ خان آرزو باتفاق معنی برہان گوید کہ

ظاہراجیم بدل زاست وقصۂ دشت ارزن شہرت دارد **مؤلّف** گوید کہ شک نیست
کہ درفارسی زبان(دشت ارزن) و(ارژنہ) ہم بمعنی اوّل آمدہ کہ می آید ولیکن وجہی نیست
کہ آنرا مبدّل(ارجنہ) نگیریم فارسیان جیم عربی را بہ زای عربی وفارسی بدل کنند چون(جوجہ
وجوزہ) و(کج وکژ) وتبدیل جیم عربی بازای ہوّز ہم می شود وبالعکس آن ہم(ولیکن تایّد
کہ اوّل تصفیۂ اصل کنیم بخیال ما(ارجنہ) اصل است کہ نام دشتی درفارس مملو از درختہای
ارجن باشد- ہای نسبت برآخر(ارجن) زیادہ کردہ ارجنہ کردہ اند و(دشت ارزن) ہم ہمین
معنی دارد کہ(ارزن) مبدّل ارجن است دواقعۂ مبتنیۂ بالا متعلق بہ ہمین دشت وگویند کہ جائی کہ کثرت
اشجار ارجن باشد درعالم ہوا آواز خوشی از درخت ہا پیدا می شود وہمین سبب باشد کہ فارسیان
نوائی را ہم بمناسبت خاص(ارجنہ) نام نہادہ باشند(اردو)(۱) ارجنہ یا دشت ارزن
فارسی زبان مین اس جنگل کا نام ہے جو فارس مین واقع ہے جس مین کڑوسے یا دام
کے درخت کثرت سے ہین- کہا جاتا ہے کہ اسی جنگل مین حضرت امیر علیہ السلام نے زور ولایت سے
سلمانؓ کو شیر کے پنجہ سے بچایا تھا(مذکّر)(۲) ایک راگنی کا نام فارسی مین ارجنہ ہے-

ارجیس | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر جیم نام دژی معروف
دیگر کسی ذکر این نکرد حیف است کہ محقق نامور تفصیلی نکرد(اردو) ارجیس ایک قلعہ کا نام(مذکّر)

ارجین | بقول صاحب ہفت بفتح اوّل وسکون رای مہملہ وکسر جیم بمثناۃ تحتانی رسیدہ
ونون زدہ نام کوہی است از توابع صفاہان- دیگر محققین این را بہ جیم فارسی ویای حطّی در
آخر(ارچینی) نوشتہ اند کہ می آید بخیال ما تسامح صاحب ہفت بیش نیست کہ(ارچینی) را

ارچین) کردسندی پیش نشد و محققی با او نیست (اردو) دیکھو (ارچینی)

ارچند | بقول ضمیمۂ برہان وانند وغیاث ومؤید بروزن ومعنی ہرچند باشد مؤلف گوید کہ اصل این (اگرچند) مرکب است از (اگر) و (چند) پس (ار) مخفف (اگر) وہمین را فارسیان بقاعدۂ خود بہ تبدیل الف با ہای ہوز (ہر) کردہ (ہرچند) را مرادف (ارچند) گفتہ اند و این ہم کلمۂ شرط است کہ لازم گردانیدن چیزی بچیزی بواسطۂ حروف مقررہ کہ بحروف شرط موسوم اند صاحب تحقیق القوانین بذیل لفظ (گر) فرماید کہ ہریک از (اگر) و (ار) و (گر) کہ با آخرش لفظ (چہ) متصل گردد دال بود بر متوہم بودن مضمون جملۂ مدخول خود از بہجت آوردن لفظ لیکن یا مرادفش بنا بر استدراک برجواب آن واجب شود۔ وہم چنین است حقیقت (گو وہرچند) بمعنی (اگرچہ) (انتہی) وبعضی برانند کہ ہرچند حرف اتصال ووصل است پس (ارچند) مخفف (اگرچند) و (ہرچند) مبدل (ارچند) باشد واین ہر سہ مرادف (باوجودا ینکہ) بعضی برانند کہ این ہمہ حروف برای مخالفت وتضاد جزای آرند (کذا فی قواعد) الحاصل بخیال ما (اگرچند) مخفف (اگرچندی چنین باشد) است و ارچند وہرچند ہم برین قیاس (اردو) ہرچند بقول آصفیہ (فارسی) تابع فعل۔ جتنا کچھ۔ جس قدر۔ کتنا ہی۔ کیسا ہی۔ بہتیرا۔ جیسے "ہرچند سمجھایا پر نہ مانا (امانت ۵) ہرچند چاہتا ہون کہ بوون نہ پاسے ٭ پر دل کو اپنے بس مین نہ پاؤن تو کیا کرون ٭

ارچنگ | بقول صاحب رشیدی بجیم فارسی و (ارژنگ) بہ زای فارسی نام نقاشی از چین نظیر مانی وبقول صاحب سراج وجامع مرادف (ارژنگ) کہ گذشت مؤلف

گویدکہ مبدل ارتنگ باشد فارسیان بقاعدۂ خود تای عربی را بہ جیم فارسی بدل کردند چنانکہ (تس) را (چس) کہ بمعنی گوزبی صدا است حقیقت (ارتنگ) بصراحت ماخذش بجایش گذشت (اردو) دیکھو ارتنگ۔

ارچہ | بقول صاحب انند بالفتح مخفّف اگرچہ وبحوالۂ فرہنگ بوستان گویدکہ حرف شرط متصّل مؤلف عرض کند کہ (اگر) ومخفف آن (گر) و (ار) حروف شرط است واین عبارت است ازلازم گردانیدن چیزی بچیزی بواسطۂ یکی از حروف مقرّرہ کہ بحروف شرط موسوم اند وہریک از (اگر) و (گر) و (ار) کہ بآخرش لفظ (چہ) متصل گردد۔ دال بود بر متوہّم بودن مضمون جملۂ مدخول خود۔ ازین جہت آوردن لفظ (لیکن) یا مرادفش بنا بر استدراک بر جواب آن واجب (کذا فی القوانین) گاہی لفظ لیکن ومرادف آن) محذوف ومضمر باشد چنانکہ (انوری ؎) کوہ قاف ارچہ بس گران سنگست ❊ پیش حلمش چو کاہ بنحطر است ❊ و از ہمین قبیل است کہ گفتہ (ولہ ؎) ولیکن ارچہ چنین بود داعی شوقم ❊ ہمی گریست بخون جگر چو ابر مطیر ❊ (اردو) اگرچہ بقول امیر (فارسی) (اردو مین مستعمل) کلمۂ شرط۔ (بحر ؎) خدا نے چاہا تو اس بت کو اب نہ چاہین گے ❊ اگرچہ سانحہ گزرے گا جان پر گزرے ❊ آپ نے لفظ (اگر) کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ (اگر) حرف شرط ہے اور (تو) حرف جزا۔ جب اردو مین اسکے آخر مین لفظ (چہ) لگا دیتے ہین تو نہ معنی شرطی باقی رہتے ہین اور نہ دو جملون کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً یہ کہین کہ " اگر زید میرے پاس آئیگا تو مین اسکو انعام دونگا۔ اگرچہ وہ امیر کبیر ہو" اس صورت مین لفظ (اگرچہ) کو معنی شرطی سے

کوئی تعلق نہین رہا گو اس سے قبل والے جملے مین معنی شرطی پائے جاتے ہین اور کبھی لفظ (اگرچہ) کے واسطے اسکی ضرورت نہین ہوتی کہ اس سے قبل جملۂ شرطیہ ہی مذکور ہو مثلاً یون کہین کہ "زید آگیا اگرچہ عمرو نہین آیا" یہ اس صورت مین بولتے ہین کہ زید کا آنا عمرو کے آنے سے خاص تعلق رکھتا ہو مثلاً زید اور عمرو کا آنا ساتھ قرار پاچکا ہو اور زید چلا آیا ہو اور اپنے وعدے کو پورا کیا ہو اور عمرو نہ آیا ہو کبھی حرف لیکن اس کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے مثلاً کہین کہ "میرا ارادہ اگرچہ بمبئی جانے کا ضرور ہے لیکن سردی کا خیال بار بار روکتا ہے" خلاصہ یہ ہے کہ چہ محض تاکید کے واسطے آتا ہے مقصود اس سے ربط اور وصل ہوتا ہے مثلاً "زید بخیل ہے اگرچہ وہ مالدار ہے" یا "بکر لئیم ہے اگرچہ وہ صاحب منصب و جاہ ہے"

ارچین بقول صاحب برہان و جامع و سراج و انند بر وزن (خرچین) زینۂ پایہ و نردبان را گویند **مؤلف** گوید کہ این مرکب است از (ار) لغت ترکی کہ بمعنی مرد است و مجازاً بمعنی صاحب و (چین) لغت فارسی بقول برہان بمعنی شکنج پس (ارچین) بمعنی صاحب شکنج باشد کنایہ از زینہ و نردبان کہ مراتب آن ہمچو مراتب شکنج است از ہمین قبیل است کہ فارسیان پر مرتبۂ دیوار را کہ از گل باشد (چینہ) نام نہادہ اند و آنرا در اردو (ردا) گویند (اردو) سیڑھی بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث ۔ زینہ ۔ نردبان ۔

ارچینی بقول صاحب برہان و انند و سراج باجیم فارسی بر وزن خرچینی نام کوہی است از توابع صفاہان **مؤلف** گوید کہ (ارچین) بمعنی نردبان و زینہ گذشت پس یای نسبت در آخرش زیادہ کردہ کوہی را نام کردہ باشند کہ بلندیش در مراتب ہمچو نردبان باشد کہ تصعید بر و آسان بود

(اردو) ارچینی۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو توابع صفاہان مین واقع ہے (مذکر)

ارحیقنہ | بقول صاحب برہان وہفت واننہ بفتح اول وسکون ثانی وکسر ہای حطی تحتانی رسیدہ وکسر قاف وفتح نون بلغت رومی اسپرک است وآن گیاہی باشد کہ بدان چیزہا رنگ کنند۔ صاحب محیط بر (اسپرک) فرماید کہ اسم (اکلیل الملک) است وگویند بفارسی اسم (زریر) وبر (اکلیل الملک) گوید کہ بفارسی (شاہ افسر) و (گیاہ قیصر) وبعربی (اصابع الملک) نیز گویند وبیونانی (مالینوطس) و(مالیلوطس) ودر تصیدنہ نوشتہ کہ جالینوس آنرا (ملنسفا توس) نامیدہ وبسریانی (اکلیلا ملکا) و (استرع) نیز گویند۔ نباتیست برگ آن کوچک مائل بزردی شبیہ ببرگ صعتر۔ معتدل در حرارت وبرودت وخشک دراول وگویند مائل باندک حرارت وگویند مرکب القوی وجزو حرارت ویبوست دران بیشتر از برودت وبقول شیخ گرم وخشک در اول۔ قبض این قوی نیست۔ محلل ومنضج ومجفف وملطف۔ مقوی اعضاء ومنافع بسیار دارد (اردو) اکلیل الملک۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ گیاہ قیصر ناخونہ۔ ایک چھوٹے مفروش درخت کی نہایت چھوٹی۔ ناخن سے مشابہ اور بھورے رنگ کی پھلی ہے جس کا اکثر ضماد ونطول ہی مین استعمال ہوتا ہے۔ پہلے درجہ مین گرم وخشک ہے تمام سردی کے ورم کو نافع ہے اور سخت ورمون کو تحلیل اور نرم کرتا ہے۔

ارخای عنان | (اصطلاح) بقول بہار واننہ بالکسر از چیزی بی تامل گذشتن (عرفی ۵) ناشی زہوای جلوۂ تو بہ ارخای عنان آفرینش * یعنی از ہواداری جلوۂ توصیف آن علیہ السلام ارخای عنان آفرینش پیدا است ای آفرینش از ہوای جلوۂ

نعت او ارخای عنان دارد و وصف او کماهی نمیتواند گفت یا آنکه ارخای عنان آفرینش از هوای جلوهٔ نعت اوست یعنی از غایت شوق نعت آن سرور آفرینش سبب تأمل و صف ذات او می گوید و بی توقف راه نعت او می پوید و در لطف هر دو توجیه سخن نیست کما صرح به بعض المحققین (انتهی) مؤلف گوید که (ارخا) بکسر اول لغت عربیست بمعنی فروگذاشتن پرده را و سخت راندن ستور و نرم کردن و دراز کردن رسن اسپ را و نیز بمعنی آزدویدن سخت (کما فی منتهی الارب) و صاحب انند هم ذکراین کرده پس (ارخای عنان) ترکیب فارسی حاصل بالمصدر است از مصدر (ارخای عنان کردن) بمعنی دراز کردن و نرم گذاشتن عنان باشد برای سخت دویدن که چون عنان را نرم گذارند و دراز کنند یعنی تنگ نه کنند اسپ به تیزی می دود و شاعر گوید که از هوای جلوهٔ ممدوح ظاهر می شود که باری تعالی شانه عنان آفرینش را نرم گذاشت یعنی در آفرینش تنگی نکرد بلکه سیرچشم بود از ینجاست که همهٔ محاسن آفرینش در ذات ممدوح جمع شد (اردو) باگ ڈھیلی کرنا۔ بقول آصفیہ باگ چھوڑنا تاکہ گھوڑا خوب دوڑے۔

ارخنج بفتح اوّل وسکون رای مهمله و فتح خای معجمه و سکون مابعد بقول صاحب سوار السبیل به فارسی زبان رخنهٔ نهر خوردرا گویند دیگر کسی از محققین ذکراین نکرد و معاصرین عجم هم ازین ساکت۔ بخیال ما این مرکب باشد از (ار) که ترکی زبان بمعنی مرد است و مجازاً بمعنی صاحب و (کنج) بضم اول بقول برهان بمعنی نقبی که در زیر زمین مانند خانه کنده باشند پس (ارکنج) بمعنی صاحب نقب و کنایه از رخنهٔ که برای نهر کرده باشند فارسیان

بقاعدۂ خود کاف عربی را بہ خای معجمہ بدل کردند (ارخنج) شد چنانکہ (شاماکچہ) را (شاماخچہ) کردند اندرین صورت باید کہ خای معجمہ را مضموم خوانیم یا اینکہ (ار) را با (خنج) مرکب کردہ باشند کہ بقول برہان بالفتح بمعنی نفع وسود وآوازی است کہ وقت جماع کردن از بینی برآید پس معنی لفظی (ارخنج) صاحب نفع یا صاحب آواز مذکور باشد وکنایہ از رخنۂ نہر مخفی مباد کہ در افادۂ رخنۂ نہر شبہی نیست واز رخنۂ نہر آوازی خاص از دخول ہوا ہم برمی آید یا اینکہ در اول لفظ (رخنہ) الف وصلی آوردہ ہای ہوز آخر را بقاعدۂ خود با جیم عربی بدل کردہ (ارخنج) کردند ہمچون (ماہ) و (ماج) وتعمیم معنی را یا رخنۂ نہر خورد مخصوص ساختند (واللہ اعلم) (اردو) چھوٹی نہر یا چھوٹا نل جو زیر زمین ہو۔ (مذکر)

ارخون | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم خای معجمہ (۱) بمعنی شاہزادہ و (۲) سردار ومہتر و (۳) امام ومقتدای ترسایان صاحب سواء السبیل گوید کہ بیونانی زبان (آرخون) بمعنی سردار ومقدم دیہہ باشد پس (ارخون) بمقصورہ وجمع آن ارا خنہ نعتے است۔ صاحب انند علامت لغت عرب نہ نوشتہ ودر دیگر کتب لغات عرب ہم یافتہ نمیشود صاحب محیط المحیط فرماید کہ این لغت یونانی است (اردو) بقول صاحب آصفیہ (۱) شاہزادہ (فارسی) مذکر۔ ملک زادہ۔ راج کنور۔ کنور۔ ٹیکا۔ (۲) سردار (فارسی)۔ مذکر۔ افسر۔ سرگروہ۔ حاکم۔ مہتر قوم (۳) امام (عربی) مذکر۔ پیشوا۔ ہادی آگے چلنے والا۔

ارد | بقول برہان وہفت وجامع وناصری وانند وسروری وسراج بفتح اول وسکون

ثانی و دال ابجد) بمعنی خشم و قہر و غضب - صاحب رشیدی فرماید کہ (اردشیر) مرکب است از ہمین و خاآر زیرو
در سراج گوید کہ آردشیر را متعلق بہ معنی سوم لفظ (ارد) ہم توان کرد کہ بمعنی (مثل شیر) باشد و تخصیص صاحب رشیدی درست
نیست مؤلف گوید کہ این اسم جامد فارسی قدیم باشد ماخوذ از (ارت) کہ بقول صاحب
لغات ترکی بمعنی (زیادہ شد) آمدہ یعنی زائد از اعتدال و فارسیان بقاعدۂ خود تای عربی را
بہ دال بدل کردہ خشم و قہر را (ارد) گفتہ باشند کہ نتیجۂ زیادتی اعتدال مزاج است -
انچہ صاحب رشیدی (اردشیر) را بمعنی (غصہ شیر دارندہ) گیرد و صاحب سراج بہ تسلیم
آن تخصیص را نہ پسندد نسبت آن عرض می شود کہ بقاعدۂ فارسی اسم فاعل ترکیبی (شیر
ارد) باشد نہ (اردشیر) و (اردشیر) بمعنی مثل شیر درست است (اردو) غصہ - بقول
آصفیہ (عربی) اردو مین مذکر خشم - غیظ - غضب (امیر ۵) وصل مین اسکو کس نے
بلوایا ؛ غصہ کیون بار بار آتا ہے ؛

(۲) ارد - بفتح اول بقول برہان و ہفت و جامع و سروری مخفف آرد کہ غلہ آس
کردہ باشد مؤلف گوید کہ بخیال ما این اصل است و انچہ بمد و دہ بہمین معنی گذشت نتیجۂ
لب و لہجۂ مقامی است کہ (ارد) را (آرد) ہم گویند و (ارد) ماخوذ باشد از (اردہہ) کہ
کہ بزبان سنسکرت دو نیم کردہ شدہ را گویند و دو نیم شدن غلہ مرتبۂ اول است از سائیدن
و (اردوا) بمعنی باریک نہ سائیدہ (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان از لفظ
(اردہہ) آرد اخذ کردہ بمعنی غلۂ سائیدہ گرفتہ باشند و اللہ اعلم (اردو) دیکھو آرد کے
دوسرے معنی -

(۳) ارد - بضم اوّل - بقول برہان وہفت ورشیدی وجامع وانند وسروری وسراج بمعنی مانند ونظیر وشبہ - صاحب سراج فرماید کہ عجبی نیست کہ (اردشیر) بمعنی مثل شیر از ہمین معنی متعلّق باشد و بمعنی اوّل ہم مؤلف عرض کند کہ بزبان سنسکرت (رُدُر) بضم اوّل وسکون دوّم و سوّم نام مہادیو است کہ علماے ہنود آنرا برای تسکین جہلا مانند ونظیر خدا گفتہ اند و برای پرستش آن حکم دادہ اند - عقیدۂ علمای شان نمی گوید کہ آن معبود حقیقی است بلکہ می گویند کہ مظہر اوست و ازین کہ عامّہ جہلا قوّت ادراک نداشتند برای تفہیم شان دیو و مہادیو رانشان دادند کہ این مثل اوست (غلط کردند ونتیجۂ آن شرک بایمان آورد اگرچہ علماے شان بخیال ما از شرک مصون اند) بالجملہ عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اول (ردر) آوردہ رای مہملۂ آخرہ را بقاعدۂ خود حذف کردند و (ارد) بمعنی مثل و مانند گرفتہ باشند (واللہ اعلم) مخفی مباد کہ صاحبان قواعد فارسی ذکر حذف رای مہملہ کردہ اند

(اردو) مانند - بقول آصفیہ (فارسی) بمعنی نظیر - مثل - مشابہ - جیسا - (حرف تشبیہ)

(۴) ارد - بکسر اوّل بقول برہان وہفت ورشیدی وجامع وناصری وانند وسروری نام فرشتہ ایست کہ موکّل بر دین ومذہب وتدبیر ومصالح روز (اُرد) است بخیال ما این متعلّق باشد بمعنی سوّم کہ گذشت یعنی مشرکین سیارہ پرست این فرشتہ را مانند خدا دانستہ بدین اسم موسوم کردہ باشند وتعلّق ماخذ این باجنبی است کہ بہ معنی سوّم گذشت (واللہ اعلم - پس بر خیال ما بضم اوّل صحیح باشد نہ بالکسر (اردو) ایک فرشتہ کا نام فارسی مین (ارد) ہے جو مصالح مذہب اور ہر ماہ شمسی کی پچیس تاریخ کے مصالح اور تدابیر کے لئے

متعین ہے (مذکر)

(۵) ارد - بالضم بقول برہان وسراج وسروری وہفت ورشیدی و (دری وپہلوی) و جامع وناصری دانند - روز بست وپنجم از ہر ماہ شمسی بعضی گویند کہ درین روز نیک است - نو بریدن و پوشیدن و بد است نقل وتحویل کردن - (فردوسی سہ) سرآمد کنون قصۂ یزدجرد بماہ سفندارمذ - روز ارد ٭ واکثر اہل تحقیق شعر فردوسی را بہ تبدیل مصرع اول ذکر کردہ اند یعنی (سہ) ہمی رفت سوی سیاوخش کرد ٭ بماہ سپندارمذ روز ارد ٭ وصراحت کردہ اندکہ (سیاوخش کرد) نام مقامی است بناکردۂ سیاوخش - خان آرزو در سراج صراحت فرماید کہ ہرماہ فارسیان با سبوع منقسم نمیشود ونظر ایشان بر ایام ہفتہ نیست بلکہ ہر ماہ راسی روز یا کم یا بیش حساب کنند وہر روز را نامی علیحدہ خوانند (الخ) وہم او بحوالۂ رسالۂ ابراہیمیہ فرماید کہ صاحب رسالہ روز ارد را بالفتح ارد بہ بست وپنجم (اسفندارمذ) مخصوص کردہ واین خلاف مصطلح است (الخ) وہمچنین فرماید کہ تصریح ضمہ نیز خلاف وضع است بلکہ در قافیۂ مصرع اول شعر فردوسی لفظ گرد را بفتح کاف تازی یا کسر آن باید خواند تا مجموع (سیاوخش کرد) عبارت از موضعی باشد کہ ساختۂ سیاوش بود ومعنی چنان بود کہ در فلان روز بموضع (سیاوخش کرد) میرفت - بندگان مرزائی بکاف فارسی وضمہ خواندہ اندکہ لفظ (گرد) بمعنی پہلوان آمدہ وگرد را صفت سیاوش قرار دادہ اند دریںصورت معنی مصرع چنان می شود کہ در روز فلان نزد (سیاوش دلیر) میرفت - وحالانکہ روندہ درین شعر خود سیاوخش است لاغیر چنانکہ بر متتبعان شاہنامہ پوشیدہ نیست وچون گرد در اصل لغت فرس بکسر وفتح ہر دو مستعمل است وحالا

در جمیع فارس و یزد وری بکسر کاف تکلم کنند علی الخصوص الکنہ وبلدانی کہ منسوب بیانی اند بکسر کاف اطلاق کنند مثل (شاپور کرد) کہ شہریست منسوب با شاپور و (داراب کرد) کہ داراب خسرو منسوب آنست پس برین قیاس (سیاوخش کرد) نیز بفتح وکسرہ ہر دو مستعمل باشد درینصورت ارد نیز بفتح وکسر ہر دو صحیح باشد (انتہی) **مؤلف** گوید کہ مجرّد (ارد) را بمعنی روز ارد گرفتن قابل غور است کہ در سند موجودہ (روز ارد) آمدہ نہ مجرّد (ارد بمعنی روز مخصوص) پس بخیال ما روز مخصوص را (روز ارد) گفتن بہ تعلق نام فرشتہ ایست کہ بمعنی (۴) گذشت باید کہ بقول برہان (ارد) را بضم اوّل خوانیم و بمعنی فرشتہ باشد نہ بمعنی روز خاص۔ مخفی مباد کہ در مصرع اوّل شعر فردوسی سیاوخش را فاعل گیریم یا نگیریم بہر دو صورت (گُرد) بضم کاف فارسی اگر صفت سیاوخش گیریم بقافیہ آن (ارد) راہم مضموم خوانیم و (روز ارد) ہمان روز مخصوص است کہ بنام فرشتہ خاص منسوب۔ انچہ خان آرزو (ارد) را بکسر اوّل گفتہ قابل تامّل است و حجت آن ضعیف و مارا در فتح اوّل ہم کلام است چنانکہ بالا گذشت بالجملہ بہ تحقیق ما مجرّد (ارد) را بمعنی روزیست و بجم گرفتن قابل تامّل است (اردو) ہر ماہ شمسی کے پچیسوین روز کا نام فارسی مین (ارد) ہے (مذکر)

(۶) ارد۔ بالضّم۔ بقول صاحب سروری نام کورۂ از کورہای فارس و بالفتح نام قریۂ از قوشیج۔ وجہ تسمیہ این ہیچ معلوم نشد بجز این کہ تیمّناً و تبرّکاً بیاد کرد نام فرشتۂ کہ ذکر ش بر نمبر (۴) گذشت این نام نہادہ باشند (اردو) ملک فارس کے ایک حصّے اور نیز

قوشج کے ایک قریے کا نام فارسی مین (ارد) ہے - مذکر۔

اردا | بقول صاحب برہان وہفت بروزن فردا نام موبدی و دانشمندی است واو در زمان (اردشیر بابکان) بوده و فارسیان او را پیغمبر دانسته اند و او را (ارداد) بروزن فرہاد نیز گفته اند و پدر او (ویراف) بکسر واو نام داشت صاحبان سراج و رشیدی و جامع ذکر (اردا) کرده اند و صاحب ناصری فرماید که به (اردا ویراف) هم شهرت داشت مؤلف گوید که (اردا) بکسر اوّل لغت عربی است بقول صاحب منتخب تباه کردن و یاری کردن و یاری شدن کسی را و بقول صاحب منتهی الارب بمعنی آرام دادن و بگفت خود ثابت نمودن چیزی را و برقرار داشتن هم - پس بخیال ما همین باشد وجه تسمیهٔ این که این همه معانی با دعوی پیغمبری مناسبت دارد و تصرّف فارسیان همین قدر است که بفتح الف استعمال کرده نام شخصی خاص نهادند (اردو) اردا - فارسی مین ایک دانشمند کا نام جس کو فارسیون نے پیغمبر مانا تھا - (مذکر)

اردابه | بفتح اوّل و بای موحّده بقول صاحب شمس آرد که بآب شور بپزند از ندرت صراحت کند که لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین ذکر نکرد مؤلف گوید که این مرکّب است با لفظ (ارد) بمعنی دّ و مش که گذشت و (آب) بمعنی ما و (های هوّز) نسبت یعنی چیزی که با آرد و آب ساخته می شود از قبیل آش و سندی درکار است آنکه بنا فتیم (اردو) ایک قسم کی آش کو فارسیون نے (اردابه) کہا ہے جو کھاری پانی مین آٹا شریک کر کے پکائی جاتی ہے (مؤنث)

ارداد | بفتح اوّل بقول صاحبان برہان و ہفت که بضمن (اردا) ذکر کرده اند ہمان

اردا که گذشت فارسیان بقاعدهٔ خود دال مهمله را بر (اردا) زائد کردند چنانکه (پیرهن) را (پیرهند) ساختند - صاحب قوانین دستگیری ذکر دال زائد کرده است (اردو) دیکھو اردا -

ارد انش بقول صاحب هفت بفتح اوّل و سکون رای مهمله و دال ابجد بالف کشیده و کسر نون و شین منقوطه زده بمعنی خیر و خیرات و چیزی در راه خدا بمردم دادن دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد مولف گوید که در روزمرّهٔ معاصرین عجم این لغت متروک است و ذمّه دارش صاحب هفت باشد و بلحاظ بیانش جز این نیست که حاصل بالمصدر باشد از (اردانیدن) بمعنی تقسیم آرد بر غربا کردن - و مجازاً هر چیز در راه خدا دادن - حالا این مصدر هم متروک است و صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن صاحب لغت این را تسلیم کند و (اردانش) از وجود خبر دهد واللہ اعلم (اردو) خیر - خیرات دکن مین مستعمل ہے - وہ خیرات جو راہ خدا مین دی جاوے - (مؤنث)

اردانه بقول صاحب برهان و جامع و سراج و هفت و انند بر وزن مردانه گلیست صحرائی که آن خیری بری گویند صاحب محیط بر خیری گوید که لغت یونانیست و گویند نبطی - بفارسی شب بوی جهت آنکه بوی آن در شب ظاهر می شود و در عراق عرب نمشو ر گویند و آن از جملهٔ گلهای خوشبوست و برومی (ابو علس) و بفارسی (اردانه) نامند - مختلف الالوان بعض زرد و بعض سرخ و بعض سفید و بعض کبود و مستعمل صرف زرد یا سرخ است و گویند مراد از مطلق آن زرد آنست و آنرا که (خلال ابراهیم) نام است قسم سرخ آن

باشد طبیعت مجموع آن گرم وخشک در دوم وگویند در اول وگویند گرمی قسم زرد آن نامعلوم وخشکی آن تا دوم برسد وآن محلل وملطف وجالی ومدر وجذاب از عمق بدن ونافع ریاح ومنافع بسیار دارد **مؤلف** گوید کہ (اردان) بفتح اول و دال مہملہ در عربی زبان بن آستین ہا را گویند (کذا فی منتہی الارب) کہ جمع ردن است پس فارسیان ہای نسبت برین زیاد کردہ (اردانہ) گلی را نام کردند کہ با بن آستینہا خصوصاً با آستین قبای عجم شباہت کلی دارد پس این را مفرس توان گفت (اردو) گل شبّو۔ بقول صاحب آصفیہ (مونث) ایک قسم کے پھول کا نام جو رات کو کھلتا ہے۔

اردا ویراف بقول صاحب انند ہمان (اردا) است کہ بجایش مذکور شد ونام پدرش (ویراف) بکسر واو بود پسرش بفک اضافت ابنی مشہور تفصیل این ووجہ تسمیہ اش ہم در انجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو اردا۔

ارد ب بقول برہان وجامع وہفت وسراج بروزن ہر شب جنگ وجدال را گویند **مؤلف** گوید کہ (رتب) بفتحتین بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی سختی آمدہ پس عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود تاء فوقانی را بہ دال مہملہ بدل کردند۔ چون (توت وتود) و (زرتشت وزردشت) ودر اول (ردب) الف وصلی آوردہ (اردب) بمعنی جنگ وجدل استعمال کردند واللہ اعلم۔ صاحب انند (اردب) را بمعنی جنگ وجدل لغت عرب گوید ولیکن محققین عرب ازین ساکت (اردو) جنگ وجدل۔ بقول آصفیہ (اسم مذکر) لڑائی بھڑائی۔ دنگہ فساد۔ رگڑا جھگڑا۔ قتال وجدال

وبقول صاحب رسالہ (مؤنّث) (شہیدی سہ) جنگ وجدل رہ گئی شہید ہی تمام عمر
ایرانیون مین یا رہے تورانیون مین ہم*

اردبہشت (اصطلاح) بقول صاحب انند بفتح اوّل وکسر دال مہملہ وفتح
بای موحدہ وکسرہای ہوز وتای موقوف مرادف اردی بہشت (مؤلّف گوید کہ
مخفّف آن) بحث کامل این بر (اردی بہشت) می آید (اردو) دیکھو اردی بہشت

اردبیز بقول صاحب ہفت قلزم بفتح اوّل وسکون رای مہملہ ودال ابجد وکسر موحدہ وتحتانی بمثناہ تحتانی رسیدہ وسکون زای منقوطہ غربال را گویند مؤلّف گوید کہ دیگر کسی از محقّقین ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم استعمال این کنند۔ بخیال ما مرکب از (ارد) و (بیز) اسم فاعل ترکیبی یعنی (بیزندہ) ارد۔ (اردو) چھلنی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ غربال۔ چھاننے کا آلہ۔ چھنّی۔

اردبیل بقول صاحب برہان وہفت وجامع وسروری بروزن زنجبیل (۱) نام پسر ارمنین بن لنطی بن یونانیست و (۲) نام شہری معروف۔ گویند آن شہر را فیروز جدّ نوشیروان بنا کرد و ازان جہت (فیروز کرد) ہم خوانند وبعضی گویند منسوب بہ (اردبیل) بن ارمنین است وبنا کردۂ اوست خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ نسبت معنی دوّم گوید کہ ثانی بنا نہادہ باشد و اوّلش بحالت خرابی آباد کردہ و شہر مذکور مسکن ومدفن شیخ صفی الدین است (قدّس سرّہ) صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بر معنی دوّم قانع وگوید کہ نام شہری بحدود آذربیجان وصاحب ناصری اینرا

بہ بای فارسی (اردپیل) بمعنی پیل خشمگین گیرد و صاحب شمس ہم بہ بای فارسی نوشتہ (سعدی شیرازی ؎) یکی آہنین پنجہ در اردپیل ؛ ہمی بگذرانید بلیک زپیل ؛ (فردوسی ؎) سپاہی کہ از بر درع و اردپیل ؛ بیامد بلفر مود تا خیل خیل ؛ (ولہ ؎) ہمی راند زان سان کہ از کوہ سیل ؛ تا بل گذشت از در اردپیل ؛ نسبت ہر دو شعر فردوسی خیال صاحب ناصری انیست کہ حکیم فردوسی خَیل و سَیل را بامالۂ فتح بسوی کسرہ آوردہ مؤلف گوید کہ چرا نگوئیم کہ فردوسی در (اردپیل) بای فارسی را مفتوح گرفت و این تصرّف او ست بجوز للشاعر مالا یجوز لغیرہ " اگرچہ بعض صاحبان تحقیق در کتابت این بای عربی نوشتہ اند و صاحب ہفت صراحت بای موحدہ کردہ است ولیکن بخیال ما (اردپیل) ببای فارسی است بمعنی (مثل پیل) از قبیل (اردشیر) دہمین باشد وجہ تسمیہ یعنی حقیقت معنی اول و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ شہر معروف بنام بانیش موسوم شد انچہ صاحب ناصری (اردپیل) را بمعنی پیل خشمگین نوشتہ است درست نباشد زیرا چہ (ارد) بمعنی خشم است و مرد خشمگین را بقاعدۂ فارسی (پیل ارد) توان گفت نہ (اردپیل) زیراکہ بقاعدۂ اسم فاعل ترکیبی بتقدیم پیل ضرور است ہمچو (مہ رو) (نزدل) و امثال آن - معاصر عجم اکثر در قواعد بی راہ میرود (اردو) (۱) اردپیل - ایک شخص کا نام ہے جس کے باپ کا نام ارمنی تھا (۲) اردپیل ایک شہر کا نام ہے جو نمبر (۱) کا آباد کیا ہوا شہر ہے (مذکر)

اردتولہ | بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی طعامی کہ مانند کاچی

است کہ بعربی سخینہ گویند و مردم درویش خورند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و در ممدودہ ہم گذشت **مؤلف** گوید کہ آشی را (آرد تولہ) و (اردتولہ) گفتہ باشند کہ در ان آرد بمقدار قلیل باشد و معنی قلت مجازاً از لفظ تولہ پیدا است کہ تولہ بقول برہان در فارسی زبان وزنی باشد بمقدار دو ونیم مثقال و در ہند قریباً معادل یک روپیہ (اردو) دیکھو آش۔ نوراح دکن مین عام لوگ اس کو گنجی کہتے ہین اور مہذب لوگون کی زبان پر کانجی ہے آش سے کم درجہ۔ ایک قسم کی رقیق غذا جس مین غذائیت کم مقدار مین ہوتی ہے۔ صاحب آصفیہ نے لفظ (پیچ یا پیچہ) پر کانجی کا ذکر کیا ہے اور (کانجی) بمعنی (پیچ) لکھا ہے۔ لیکن درحقیقت ہماری تحقیق مین پیچ اور چیز ہے اور کانجی اور چیز۔ کانجی وہ خاص غذا ہے جو فقرا اور غربا کے لئے کم خرچ بالانشینی کے طور پر تیار ہوتی ہے جس مین آٹا بہت ہی کم مقدار مین ہوتا ہے اور پانی کا حصہ اور دکھاؤ بہت زیادہ البتہ یہ پیچ سے مشابہ ہوتی ہے اور پیچ اوس پانی کا نام ہے جو چاول کو جوش دینے کے بعد جب وہ پھول جاتے اور پک جاتے ہین تو باقیماندہ پانی نتھار لیا جاتا ہے تاکہ خشکہ زیادہ نرم نہو جائے صاحب ساطع فرماتے ہین کہ کانجی زبان سنسکرت کا لفظ ہے وہ سرکہ جو چاول سے بنایا جاتا ہے الحاصل ہماری راے مین (اردتولہ) کا ترجمہ محاورۂ ہند کے لحاظ سے آش اور محاورہ دکن مین کانجی۔

اردجان صاحب برہان وہفت گوید کہ باجیم بروزن ہمزبان از جداول

اہل نجوم و در احکام مرقوم - صاحب شمس باتفاق معنی برہان صراحت کند کہ لغت
عربی است و صاحب سروری بحوالۂ اداۃ الفضلا فرماید کہ براء و دال مہملتین وجیم تازی
بروزن بندگان (۱) نوعیست از اشکال و اسرار علم نجوم و فرماید کہ در فرہنگ (اردکان)
باین معنی آوردہ (اردجان) را معرب آن گفتہ صاحب فرہنگ جہانگیری مصدق آن
صاحب مؤید فرماید کہ (۲) نام موضعی است از مضافات شیراز و نام دیہی از نواحی یزد
صاحب مدار الافاضل در معنی اوّل ہمزبان سروری مؤلف گوید کہ مقصود صاحبان
لغت از اشکال نجوم - جداول است و بعضی از اہل تحقیق صراحت این ہم کردہ اند پس
(اردگان) در فارسی زبان جداول زائچہ باشد کہ باعتبار دوازدہ بروج - بر دوازدہ
خانہ شامل است کہ صراحت آن بذیل کردہ ایم و سلسلۂ بروج درین جدول بسلسلۂ
اعداد قائم می شود کہ در ہر یک خانہ نوشتہ ایم - حالا بر وجہ تسمیۂ (اردگان) غور می کنیم

	۲		۱۲	
۳		۱		۱۱
	۴		۱۰	
۵		۷		۹
	۶		۸	

کہ فارسیان جداول زائچہ را چرا (اردگان) گفتہ اند واضح باد کہ (اردہ) در فارسی زبان
کفگیری را گویند کہ آنرا دبیز باشد یعنی سوراخہا دارد ہمچو غربال و نقشۂ زائچہ کہ نقلش بالا گذشت

مشابہ غربال و (کفگیر اردبیز) است و (دگان) بقول صاحب برہان در فارسی زبان بمعنی لائق وسزاوار وپادشاہ را نیز گویند وافادۂ معنی جمع ہم کنند یعنی وقتی کہ درآخر کلمۂ درآید کہ آخرش ہای ہوز باشد (الخ) مقصودش جزین نیست کہ ہای ہوز آخرہ را بقاعدۂ فرس بکاف فارسی بدل کردہ الف ونون جمع برو زیادہ کنند۔ ہمچو بندگان وایستادگان۔ پس (اردگان) چیزی باشد کہ قابلیت اردبیز دارد یعنی مثل اردبیز مشبک یا پادشاہ اردبیز است برسبیل فرض یا مجموعۂ اردبیز بمعنی اردبیزہا مخفی مباد کہ جمع غیر ذوی الارواح ہم در فارسی برخلاف قیاس بالف ونون آمدہ کہ بحث مفصل این بر (ان) کنیم یا اینکہ (اردگان) معنی سزاوار فرشتہ کہ ذکرش بر لفظ (ارد) گذشت بالجملہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ (اردگان) ومسلم است کہ (اردجان) معرب (اردگان) باشد ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ موضعی یا دیہی را بدین نام موسوم کردن متعلق باشد از خصوصیات مقامی مثلاً ممکن است کہ بمعنی (سزاوار ارد) گرفتہ باشند واز (ارد) مقصود شان فرشتۂ باشد کہ ذکرش بر معنی چہارم گذشت یا مخفف اردشیر یا تعلق بنا روآبادی آن بنام کسی باشد کہ (ارد) نامش بود وقس علی ہذا (واللہ اعلم) (اردو) (۱) زائچہ (فارسی) بقول صاحب آصفیہ مذکر۔ طالع مولود۔ جنم پترا۔ کنڈلی۔ لگن۔ وہ کاغذ جو نجومی لوگ بچہ کی پیدایش کے وقت بناتے ہین جس مین مولود کی تاریخ وقت ماہ وسنہ ولادت درج ہوتا ہے اسوقت پر مختلف سیارے جہان جہان ہوتے ہین وہ ایک آسمانی نقش مین بنا دئے جاتے ہین پس اسکے موافق ہر ایک نجومی اسکی تمام عمر کا نیک وبدحال بتاتا ہے (الخ) صاحب ساطع نے

(لگن) بمعنی لحظہ و آن لکھا ہے - الحاصل ہماری راے مین (اردجان) یا (اردگان)
کا ترجمہ وہ خانہ دار نقشہ ہے جو زائچہ مین بنایا جاتا ہے جس کے ۱۲ - خانے ہوتے ہین اور
ہر ایک خانہ مین سات ستارون کی گردش بارہ برجون مین دکھائی جاتی ہے بلحاظ اس وقت
اور ساعت کے جس مین ولادت یا لڑائی یا اور کوئی واقعہ ہوا جس کے متعلق وہ زائچہ
ہے پس بعضون کی راے مین زائچہ کو صرف مولود ہی سے مخصوص کرنا مناسب نہین ہے
ہم اس بحث کا کامل تصفیہ (لفظ) زائچہ پر ردیف (زای عربی) مین کرین گے - (۲)
اَردجان اور (اردگان) مضافات شیراز سے ایک موضع کا نام ہے اور حوالی یزد سے
ایک موضع کا نام (مذکر)

اردستان بقول ضمیمۂ برہان بالفتح والکسر ہر دو آمدہ با تای قرشت - بروزن
(ترکش دان) نام ولایتی است از ولایت ہای بالادست و در انجا انار خوب میسر
میشود - صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ نیست وجہ تسمیۂ این عرض کنیم کہ عجبی نیست کہ درین
لفظ (ارد) بمعنی چہارمش باشد تہر گا یا بلحاظ بلندی مقام و (ستان) در فارسی زبان
بمعنی جای انبوہی و بسیاری چیز ہاست ہمچو گلستان پس معنی (اردستان) جای انبوہی
فرشتگان باشد وجا دارد کہ بوجہ زیادتی پیداوار این مقام بمناسبت معنی دوم (ارد)
این را (اردستان) گفتہ باشند و ممکن است کہ اکثر باشندگان انجا خشمناک و خشمگین
باشند و بمناسبت معنی اوّل (ارد) بہ اردستان موسوم کردہ باشند واللہ اعلم (اردو)
اردستان - فارسی مین ایک ولایت کا نام ہے - (مذکر)

اردش بقول برہان و سراج بفتح اوّل و ثانی و ضمّ دال بی نقطه و سکون شین نقطه دار نام مقدار معیّنی است از گناہان بزعم فارسیان صاحب ہفت این را بفتح اوّل و سکون رای مہمله و دال ابجد و شین منقوطه زده گوید و فرماید که بفتح رای مہمله ہم بنظر آمده صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند در حلیهٔ لغت و معنی با برہان اتّفاق دارد- صاحب جامع این را بضمّ دال بروزن (چنکش) آورده **مؤلف** گوید که در حلیهٔ لفظ ما را با صاحب جامع اتّفاق است که (ار) در لغت سنسکرت بالفتح بمعنی دشمن و عداوت (کذا فی السّاطع) و (دش) بالضم در فارسی زبان بمعنی بد و زشت آمده- پس صاحبان ژند و پاژند (اردش) بمعنی دشمن بد گرفته باشند و کنایه از گناه- انچه صاحبان تحقیق مقدار معیّن گناه را نام کرده اند مجاز باشد مثلاً از کسی دو بار رہزنی واقع شد و این گناه مکرّر را (اردش) نام نہند و اللّٰه اعلم (اردو) گناہون کی ایک مقدار معیّن کو فارسیون نے (اردش) کہا ہے-

اردشیر بقول صاحبان برہان و ہفت و جامع و انند (۱) نام بہمن بن اسفندیار- پدر دارا بست گویند چون جدّش (گشتاسپ) او را بسیار دلیر و شجاع دید بدین نام موسوم ساخت و معنی ترکیبی آن (شیر خشمناک) باشد چه (ار) بمعنی قہر و خشم نیز آمده و (۲) نام پسر ساسان ابن بہمن ہم که اوّل ساسانیان بوده و او را (اردشیر بابکان) نیز گفته اند و (۳) نام پسر شیرویه بن پرویز ہم ہست و (۴) کسی را نیز گویند که در قوّت و شجاعت بے تہوّر و جبن باشد صاحبان رشیدی و جہانگیری بر معنی اوّل و دوّم قانع- صاحب مؤید نسبت

نمبر (۱) گویدکه این همان پادشاه ایران است که دختر خود (همای) را بر حکم آتش پرستی در حبالهٔ خویش آورد و دارا آب از بطن اوست (کذا فی شرفنامه) و بحوالهٔ آدات ذکر معنی سوم هم کرده که (اردشیر) بن شیرویه یک سال و پنجاه در ایران ملک راند و از دست شهزاده زهر کشته شد۔ خان آرزو در سراج فرماید که بفتح و ضم هر دو درست است و نسبت معنی اول گوید که این لقب باشد نه علَم و ذکر معنی سوم هم کرده **مؤلّف** عرض کند که معنی ترکیبی (اردشیر) مثل شیر یا خشم شیر باشد که (ارد) بمعنی خشم و نظیر بجای خودش گذشت۔ اضافت ارد بکثرت استعمال حذف شد پس بلحاظ دلیری و شجاعت به تشبیه شیر (اردشیر) توان گفت و این کنایه باشد۔ آنچه بعض محققین معنی ترکیبی این (شیر خشمناک) نوشته اند تسامح کرده که بقاعدهٔ فارسی برای این معنی (شیرارد) باید گفت که اسم فاعل ترکیبی باشد همچو (روباه خصال) و (مهرسیما) و (ملک صورت) واگر (اردشیر) را بمعنی (غصهٔ شیر) گیرند استعاره باشد ولیکن وجه تسمیهٔ اول الذکر بهتر است و آنچه خان آرزو این را بالضم و بالفتح هر دو آورده بدین سبب است که (ارد) بمعنی مانند و نظیر بضم اول است و بمعنی خشم و غضب بالفتح صاحب هفت (اردشیر) را بالفتح آورده و بخیال ما باید که بالضم خوانیم که در وجه تسمیهٔ (ارد) را بمعنی مثل و شبیه مرجح دانیم و نسبت معنی دوم و سوم عرض می شود که دیگر شهزادگان را بر لقب نمبر (۱) نام نهاده باشند و معنی چهارم هم کنایه باشد۔ چنانکه معنی اول (فردوسی ۵) چو دیدش بدان گونه او را دلیر ٭ همی خواندندش پس و را اردشیر ٭ (اردو) (۱) اردشیر بهمن بن اسفندیار کا لقب (۲) ساسان ابن بہمن کے

بیٹے کا نام (۳) اردشیر ایک بادشاہ ایران کا نام جو شیرویہ ابن پرویز کا بیٹا تھا۔ (۴)
دلیر۔ (فارسی) اردو میں مستعمل۔ بقول آصفیہ نڈر۔ بے خوف۔ جری۔ بہادر۔ شیر مرد

اردشیران بقول صاحب برہان
ورشیدی مرادف (اردشیر دارو) نوعی از مرو
که تلخ باشد و در بعض نسخ برہان اینرا (اردشیروان)
نوشته بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد که
از سلسلهٔ ردیف حروف می کشاید که واو غلط
است صاحب جامع وجهانگیری همزبان رشیدی
وصاحب ہفت گوید که نوعی از مرو است
و آن گیاهی باشد خوشبو صاحب محیط فرماید
که نوعی از مرو و برمرو نوشته که بالفتح اسم
نبطی است و گویند فارسی و نیز بفارسی
(مرو رشک) و بیونانی (ماثلوفن) و بعربی
(ریحان الشیوخ) و بہندی (کنوچه) نامند
و آن اسم جنس است و انواع می باشد
و هر یک بنامی مخصوص و (بری العالم)
و (خرامی) و (اقحوان) و (گاوزبان)
نیز اطلاق می نمایند و از مطلق آن مراد نوع
خوشبوی آنست که (مرماحوز) باشد و بر
(مرماحوز) گفته که این را بفارسی (مرو خوش)
نامند و گویند مرو کوهی است و بهترین آن
بستانی و نمامفتی از صاحب فلاحة نقل کرده
که از هفت اقسام مرو۔ (مرماحوز) بهترین
آنست و نفع از برای خوف و اکثر در ادویه
داخل میشود و طعم آن تلخ و دران ادنی
بشاعت و ادنی تحذیر و طبع آن گرم در سوم و خشک
در دوم و بقول بعضی گرم در دوم ملطف و محلل و
مسکن ریاح و مفتح سدد۔ چون در شراب خیسانیده
بنوشند سکر شدید آرد و منافع بسیار دارد (الخ)
مؤلف گوید که الف و نون نسبت را بقاعدهٔ
فارسی بر (اردشیر) زیاده کرده بدینوجه
اسم این دوا نهاده باشند که اردشیر این را

در شراب استعمال می کرد وہمین باشد وجہ
تسمیۂ (اردشیر دارو) ونسبت (ارشیروان
بزیادت واو بعد رای مہملۂ دوّم) عرض
کنیم کہ (وان) در فارسی بقول برہان بحالت
ترکیب بمعنی نگہبان آمدہ (چون گلّہ وان)
وامثال آن پس (اردشیروان) بمعنی محافظ
اردشیراین دارو را گفتہ باشد کہ خوردنش
در شراب باعث تسکین خاطر اردشیر بود۔
(واللہ اعلم) (اردو) صاحب محیط نے
(مرو) پر لکھا ہے کہ کنوچہ ہندی مین مروکا
کا نام ہے اور نیز صاحب جامع الادویہ نے
نمبر ۸۲۲ پر صراحت کی ہے کہ کنوچہ وہی
دوا ہے جسکو فارسیون نے (مروشک) کہا
ہے۔ فرہنگ آصفیہ مین متروک ہے اور لفظ
(مروا) پر آپ نے ایک قسم کی کڑوی
خوشبودار گھانس کا ذکر کیا ہے۔

اردشیر بابکان بقول صاحبان برہان
وہفت وجامع وانند کہ بذیل آردشیر ذکر
کردہ نام پسر ساسان ابن بہمن کہ اوّل ساسانیان
بود۔ صاحب جہانگیری بعضمن (اردشیر) سند
این از کلام فردوسی آوردہ (ف) مرورا
کنون مردم یادگیر ۂ ہمی خواندش بابکان
اردشیر ۂ مؤلف گوید کہ بابک بروزن
ناوک۔ بقول برہان بمعنی امین واستوار و
بادشاہ عظیم الشّانی کہ اردشیر دخترزادۂ او بود
صاحب برہان بر لفظ (بابک) صراحت
این ہم کردہ کہ بہمین سبب دخترزادۂ بابک را
(اردشیر بابکان) می گفتند (الخ) یعنی منسوب
بہ بابک کہ الف ونون نسبت بقاعدۂ فارسی
می آید ہمچو ایران وتوران۔ ذکر این بر نمبر
دوّم (اردشیر) ہم گذشت (اردو) ساسان
ابن بہمن کے بیٹے کا نام (اردشیر بابکان) ہے

اردشیر خُرّہ (اصطلاح) بقول صاحبان
برہان وسروری وہفت بضمّ خای نقطہ دار

و فتح رای بی نقطه مشدد نام الکه ایست بزرگ
از ولایت فارس که شیراز و سمند و سمکان و
برخان و سیراف و کازران و کام فیروز
از ان الکه است و رسم کردهٔ اردشیر باشد
و بعض گویند رسم کردهٔ امرو د بن کنعان) است
صاحب رشیدی گوید که این را (خرهٔ اردشیر)
نیز گویند یعنی آباد کردهٔ (ارشیر بابکان) و
بعضی گفته اند آباد کردهٔ بهمن و اوّل صحیح است
(انتهی) و صاحب جامع فرماید که نام ولایت
بزرگی است از فارس - خان آرزو در سراج
گوید که اگرچه بهمن هم اردشیر لقب داشت و لیکن
اصح این است که آباد کردهٔ (اردشیر بابکان)
است مؤلف گوید که (خره) بقول برهان
بفتح اوّل و ثانی و خفای ها - بمعنی حصه و بخش
است که حکمای فرس ملک فارس را بر پنج
حصه قسمت کرده اند و هر حصه را نامی نهاده
(۱) خرهٔ اردشیر (۲) خرهٔ استخر (۳) خرهٔ
داراب (۴) خرهٔ شاپور (۵) خرهٔ قباد
و باین معنی باواو معدوله هم آمده خان آرزو
هم در سراج خره را بدین معنی بفتحتین
نوشته - پس (اردشیر خره) به تشدید رای
مهمله چنانکه صاحبان برهان و سروری و
هفت نوشته اند درست نباشد نسبت
ضمّ اول عرض میشود که بعض صاحبان
تحقیق (خوره) به واو معدوله هم بهمین معنی
آورده اند پس اگر واو حذف شود خره بضمّ
اول باشد (اردو) آردشیر خره ملک فارس
کے ایک حصہ کا نام ہے جسکو (اردشیر بابکان)
نے آباد کیا تھا - (مذکر)

اردشیر دارو (اصطلاح) همان اردشیران
است که گذشت - بیان مفصّل این همه را انجا
مذکور - صاحبان برهان و رشیدی و سروری
و شمس و هفت و انند هم ذکر این کرده اند
(اردو) دیکھو آردشیران -

اردفانی بقول صاحب برہان وہفت وانند بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون ثالث وفتح فا ونون بالف کشیدہ وکسر فای دیگر بتحتانی رسیدہ بلغت یونانی نباتیست صحرائی جہتہ گزندگی جانوران خصوصاً زنبور رطلا کنند نافع باشد وآنرا بعربی (قثّاء الحمار) خوانند صاحب محیط فرماید کہ بکسر ہمزہ وسکون رای مہملہ وفتح دال مہملہ وسکون قاف وفتح نون والف وکسر قاف ویا (اردق ناقی) وبقول گیلانی (اردف نانی) بہ فا ونون ہفتم لغت یونانی است وآن نباتیست کہ در آجام وآبہای ایستادہ می روید وگویند شجریست مثل کبر بسیار تند بو دو سوزانندہ در غایت تیزی وحرارت وثمر آن در غلاف مثل کاکنج شمیدن بوی آن مورث امراض دماغی صعب و راہب گوید کہ سرد وخشک در دوم ودر آن قوت سمیہ است (الخ) فارسیان این را (سیماہنگ) خوانند (اردو) کریلا - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - ایک قسم کی نبات - کڑوی ترکاری کا نام جو بیل مین لگتی ہے اور صورت مین کھردری ہوتی ہے عربی مین اسکو (قثّاء الحمار) اور فارسی مین (سیماہنگ) کہتے ہین - تیسرے درجہ مین سرد وخشک - (الخ) اور بقول صاحب محیط دوسرے درجہ مین سرد وخشک - صاحب مخزن الادویہ نے قثّاء الحمار پر لکھا ہے کہ اسکا ہندی نام کریلا نہین ہے بلکہ کڑمی وکچری تلخ یا کندوری ہے اور (سیماہنگ) اسی کو فارسی مین کہتے ہین اور نیز (خیارزہ اسپند) و (خیارخر) اور صاحب آصفیہ نے کندوری پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر - ایک قسم کا جنگلی گہیا -

اردک بقول صاحب ناصری بضم اوّل وفتح دال مرغابی صاحبان سروری

و رشیدی و بہار ہ آنند فرمانید کہ قسمی است از مرغابی معروف و آرستہ گوید کہ لغت ترکی است
صاحب شمس نوشتہ کہ لغت فارسی و ترکی ہر دو یعنی در ترکی بضمّ اوّل و کسر دال قسمی است
از مرغابی معروف و در فارسی بمعنی فرو نشستن آماس جراحت - صاحب رہنمای سہولت
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم این را بمعنی قاز استعمال کنند - صاحب
بول چال فرماید کہ قاز و بط بری را (اردک) نامند (شاہ طاہر گفتہ ۹ ھ) آنکہ از صولت
سر پنجۂ شاہین چو عقاب ؛ بال نسرین فلک را شکند چون اردک ؛ **مؤلّف** عرض کند
کہ صاحب لغات ترکی) (اوردک) بہ تفخیم ضمۂ ہمزہ و سکون رای مہملہ و فتح دال مہملہ
و سکون کاف فارسی بمعنی مرغابی آوردہ فارسیان واو را کہ در رسم الخط ترکی بطریق
علامت ضمہ می نویسند حذف کردند و مجازاً بمعنی مرغابی و بط بری و قاز کہ از اقسام
مرغابیست - استعمال کردند و نسبت معنی دوم کسی از اہل تحقیق مؤید صاحب شمس
نیست و سندی ہم پیش نشد - اعتبار را نشاید (اردو) مرغابی (فارسی - اردو مین
مستعمل) بقول آصفیہ (مونّث) قاز - جل ککڑ - ایک مشہور پرند کا نام جو اکثر دریا
مین تیرتا رہتا ہے اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے - آپ ہی نے قاز پر لکھا ہے
کہ (اسم مونّث) ترکی زبان کا لفظ - بمعنی راج ہنس - ایک قسم کا حواصل ایک مشہور
پرند کا نام جو اکثر موسم سرما مین گرم خطون مین چلا آتا اور اسکے غول کے غول دریا
کے کنارون پر ملتے ہین - اور آپ ہی نے لفظ (بط) پر فرمایا ہے کہ (مونّث) ایک
آبی پرند کا نام جو مرغابی کی قسم مین سے ہے - بطّک - بطّخ - الحاصل اردک کا

ترجمہ مرغابی ہے جس مین بطخ اور قاز داخل ہے ۔

اردک از کون پراندن (مصدر اصطلاحی) بہار گوید کہ لوطیان گویند۔ چنان ضرب دستی برسرش زدیم کہ اردک از کونش پراندیم ؎ (نعمت خان عالی ؎) نگرفت کلہ زفرق شاہین ؛ تا از کونش پراند اردک ؛ (ملا فوقی یزدی ؎) مخوان بر من نوای زاغ گردون ؛ کہ می پرانمت صد اردک از کون ؛ صاحب انند فرماید کہ بمعنی استہزا کردن و ریشخند نمودن است چنانکہ کلاہ از سر کسی بردارند و ذکر معنی اوّل ہم کند و سندش ہمان سند نعمت خان عالی است کہ بالا گذشت مؤلف گوید کہ ہر دو محققین تعریف این مصدر اصطلاحی درست نکردہ اند بخیال ما معنی مجازی برمی آید و پیدا می شود از معنی حقیقی الفاظ این مصدر یعنی (اردک از کون پراندن) کنایہ باشد از (لواطت کردن) کہ اردک یعنی مرغابی ہم سپید رنگ باشد و آب منی ہم سپید ۔ و مجازاً بمعنی ترسانیدن و تنگ کردن و شرمناک سزا دادن ۔ (اردو) بقول صاحب آصفیہ گاڑ پھاڑنا (بازاری) خوف دلانا ۔ دق کرنا۔ شرمناک سزا دینا ۔

اردکان صاحبان رشیدی و جہانگیری و ناصری و شمس ذکر این کردہ اند و ما تعریف کامل این بر لفظ (اردجان) بیان کردہ ایم و از ماخذ این ہم ہمدرانجا ذکری بخیال ما ہم این اصل است و (اردجان) معرّب این ۔ صاحب برہان و سراج صراحت کند کہ بمعنی اوّل بکاف فارسی است و بمعنی دوّم بکاف تازی و ذکر ہر دو معانی بر (اردجان) گذشت و صاحب ہفت ہم صراحت کاف فارسی کردہ و انچہ اکثر صاحبان لغت فرس

(اردجان) را معرّب (اردگان) گرفته اند از نیهم تایید کاف فارسی می شود (اردو) دیکھو اردجان ـ

(الف) اردک پراندن (مصدر اصطلاحی)
(ب) اردک پرانی و (اصطلاح)

بقول صاحب بحر عجم (ب) بمعنی ظرافت و استهزا و ضراط زدن ـ خان آرزو در چراغ هدایت نسبت (ب) گوید که بضم اول و سکون رای مهمله و فتح دال مهمله و سکون کاف تازی و بای فارسی و رای مهمله با لف کشیده و نون بیا رسیده بعضی گویند که بجنگ شخصی رفتن و از عهدهٔ آن بر نیامدن لیکن آنچه به ثبوت رسیده بمعنی استخفاف و تمسخر است مثل کلاه از سر دیگری انداختن و این حالت مناسب است به اردک پرانی که خفیف است و آرسته و بهار هم ذکر (ب) کرده مؤلف گوید که از استعمال فارسیان می کشاید که (الف) مصدر است و (ب) حاصل بالمصدر آن

(محمد قلی سلیم الف ـه) چنان برق خصومت شد جهانتاب ؛ که اردک می پراند موج از آب ؛ محمد سعید اشرف (ب ـه) بفوج طائران آسمانی ؛ کند موج از غراب اردک پرانی ؛ صاحب بحر عجم ذکر مصادر ـ ـ ـ

(ج) اردک پرانیدن
(د) اردک پرانی کردن

هم کرده و تمام که استخفاف و تمسخر و ظرافت و استهزا کردن باشد مثلاً کلاه از سر دیگری پرانیدن و نزد بعضی بجنگ پیش آمدن و ضراط زدن مؤلف عرض کند که مصدر (ج) اصل است و (الف) بحذف یای تحتانی بقاعدهٔ فارسی مخفف آن ـ و سند (ج و ـ د) همان هر دو شعر سلیم و اشرف است که بالا مذکور شد بخیال ما (اردک پرانیدن) و (اردک پرانی کردن) در اصطلاح

فوجی (۱) حیلہ کردن است کہ دافع یورش دشمن شود وبوسیلۂ آن براو حملہ کنند گویند کہ چون حملۂ دشمن غالب آید - فریق مغلوب - فوجی ازکبوتران فوجی درہوا می پراند واین طرز عمل حکمتی دارد کہ تدمقابل باین فوج ہوائی متوجہ شود واول درپئے استیصال آن گردد کہ اہل لشکر خیل کبوتران دشمن را می گذارند کہ بمنزل رسد زیراکہ برای امداد لشکر مغلوب این فوج ہوائی - نامہ بری می کند و (۲) بمعنی استخفاف واستہزا کردن چنانکہ صاحبان تحقیق نوشتہ اند و (اردک پرانی) حاصل بالمصدر بہردو معنی بالا - حالا برشعر سلیم نظر باید کرد - فرماید کہ برق خصومت آنقدر رجہانتا شد کہ موج ازآب اردک پرانی کرد تابدین حیلہ برق خصومت را دفع کند نسبت معنی دوم عرض کنیم کہ شعر سعید اشرف رامن وجہ باستناد آن توان گرفت اگرچہ بخیال ما آنہم متعلق بمعنی اول است بالجملہ برای معنی دوم بیان کردۂ صاحبان لغت مشتاق سند دیگر باشیم حیف است کہ گیر نیامد (اردو) (الف) (۱) حیلہ کرنا بقول صاحب آصفیہ بہانہ کرنا - (۲) ہنسی اڑانا - بقول آصفیہ تضحیک کرنا - ٹھٹھا اڑانا - ذلیل کرنا - تمسخر اپنانا (ب) الف کا حاصل بالمصدر (۱) حیلہ بازی حیلہ سازی (مؤنث) (۲) تضحیک - تذلیل - تمسخر (ج و د) کے لئے دیکھو (الف)

اردگان ہمان (اردکان) است کہ بکاف عربی گذشت ومعرب این (اردجان) کہ ذکرش بجای خودش کردہ ایم (اردو) دیکھو (اردجان)

اردم بقول صاحبان برہان وجامع وہفت وسراج بفتح اول وثالث وسکون ثانی ومیم (۱) نام سورہ ہای بزرگ است ازکتاب ژند وپاژند و (۲) بمعنی کار وہنر خوب

ہم آمدہ و (۳) بمعنی آذریون ہم کہ نوعی از اقحوان باشد صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل از سیف اسفرنگی سند آوردہ (ب) دانم کہ گراندیشہ کنی باز شناسی ؛ پاژند زبسم اللہ والحمد زاردم ؛ صاحب ناصری قانع بر معنی اوّل گویدکہ نام ہر سورۂ از سورہای کتاب ژند زردشت است صاحب شمس صرف بر معنی اوّل قناعت کردہ گویدکہ بمعنی سوّم باراى موقوف باشد یعنی (آردم ـ بالف ممدودہ) صاحب مؤیّد این رابمعنی دوّم لغت ترکی گفتہ و ذیل لغات ترکی ذکراین کردہ صاحب لغات ترکی (اِردم) بکسراوّل وچہارم بمعنی بے ہنر آوردہ واز (اِردم) ساکت پس بخیال ما (اِردم) ہم بکسراوّل باشد وصاحب محیط بر (اردم) فرمایدکہ بمعنی سوّم لغت رومی است مؤلف گویدکہ انچہ ہمین لغت بمعنی سوّم در ممدودہ گذشت نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد حالا صرف بمعنی اوّل بر ماخذ این غور کنیم وجود این در لغات ژند و پاژند یافتہ نمی شود و بزبان عرب کتّیبان ماہر را گویند وجمع آن اَردمون (کذا فی منتہی الارب) وصاحب سوا ر السّبیل بلاردموتاؔ فرمایدکہ بیونانی (ارتمون) بواسطہ سریانی بمعنی بادبان کشتی است پس عجبی نیست کہ درعربی معرّب باشد از ہمین وفارسیان ژند و پاژند سورہای کتاب ژند و پاژند را استعارۃً (اردم) گفتہ باشندکہ اوراق آن کشتی ملّت و مذہب راہچو بادبان است واللہ اعلم (اردو) (۱) کتاب ژند و پاژند کے ہر ایک سورہ کو فارسیون نے اردم کہا ہے ـ سورہ ـ بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) وبقول صاحب رسالہ (مذکّر) (منیر ؔ) رہنے دو باتین زوال حسن پورا ہوگیا ؛ آئینوں کوکیا کرین منسوخ سورا ہوگیا ؛ (۲) نہرـ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) مذکّر فن

تحمال صنعت (آتش ۵) دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز ٭ عیب الفت کے سوا ہم میں ہنر کوئی نہ تھا ٭ (۳) دیکھو آردم۔

اردمہ بفتح اوّل و فتح میم بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است۔ نام دختی دیگر کسی از محققین یا و نیست بخیال ما زیادت ہای نسبت بر (اردم) در ختی رگفتہ باشند کہ منسوب بہ (آذریون) باشد صاحب محیط بر (اردما۔ بالف آخر) گوید کہ مرادف (اردشیران) و (اردشیردارو) است کہ گذشت نوعی از مرو مؤلف گوید کہ مفرس است زیرا کہ (اردم) لغت رومی است چنانکہ بجایش ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو اردشیران۔

اردمی صاحب برہان گوید کہ بکسر میم و سکون تحتانی نام جانوریست نامعلوم و بجای حرف ثانی زای نقطہ دار ہم بنظر آمدہ صاحب ہفت ہم بانش و بر (ازدمی۔ بہ زای معجمۂ عربی) فرماید کہ نام جانوریست و صاحب انند بحوالۂ ہردو محققین این قدر صراحت مزید کند کہ لغت فارسی است۔ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر (اردہی) بہای ہوز کردہ فرماید کہ جانوریست و بس و در نسخۂ دیگرش بجای آن (اروی) بہ واو معنی بزکوہی نوشتہ و صاحب مدار الافاضل (ازدہی بر وزن درشہی بہ زای ہوز و دال مہملہ بمعنی مرغی آوردہ و صاحب تحفۃ السعادت فرماید کہ (اروی) بہ الف و واو ہردو مفتوح نام جانوریست (انتہیٰ) ہمین قدر است تدقیق و تحقیق صاحبان تحقیق۔ مؤلف گوید کہ بنظر بر اختلافی کہ در لفظ و معنی این لغت راہ یافتہ توانیم عرض کرد کہ تحقیق

(اروی) چیزی دیگر نباشد و این لغت عربی است بمعنی بزکوهی که صاحب منتهی الارب (اروية) بمعنی ماده بزکوهی آورده (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

اردن | بقول صاحب برہان بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی ونون (۱) نام ولایتیست و (۲) نام رودخانهٔ ہم ہست نزدیک بدمشق۔ گویند مریم عیسیٰ را در ان رودخانه شست و (۳) کفگیر و (۴) ترشی پالا را نیز گفته اند و باین معنی بضم اوّل ہم آمده و (۵) در عربی نام شہریست بزرگ از نواحی شام۔ گویند قبر حضرت یعقوب وچاه یوسف درانجاست و آورده اند که مسکن حضرت یعقوب در دوازده فرسنگی اردن بوده و در مؤید الفضلا ہم بضم ہمزه و ذال نقطه دار آمده و الله اعلم مؤلّف گوید که صاحب منتهی الارب این را بضم اوّل وسوّم وسکون را و تشدید نون گفته صاحب جہانگیری ورشیدی فرماید بالفتح ہمان (آردن) که مرقوم شد (یعنی در ممدوده گذشت) وشہریست بزرگ در نواحی شام وصاحب جامع گوید که مخفف (آردن) کما مرّ و نام ولایتی و رودخانهٔ ہردو نزدیک دمشق صاحب سروری بر لفظ (آردن۔ بروزن خارکن) ذکر این معنی سوّم فرموده گوید که آن آلتی است حلوائیان را که شیر و شکر بدان صاف کنند وصاحب شمس نذکر ہر سه معانی بالا گوید که بفتح الف ودال وتخفیف نون (۶) خز سرخ یعنی جامهٔ ابریشم و در رفرہنگ بمعنی ظرفی باشد مانند طبق که دران سوراخ بسیار باشد مثل کفگیر که طبّاخان آن را بر سر دیگ نہند و روغن وشیر و ترشی وغیر آن بدان صاف کنند و آنرا ترشی پالا نیز گویند مؤلّف عرض کند که معنی ششم ہم عربی است وبقول صاحب منتهی الارب بفتح اوّل وسوّم وسکون

دوم وچہارم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر پنج معنی اوّل الذکر فرماید کہ بمعنی دوم پارسی نیست صاحب انند و منتہی الارب گوید کہ بمعنی ششم ہم عربی است و ہم در عربی بضم اوّل وثالث وتشدید نون (۲) بمعنی خواب آمدہ ولم یسمع منہ فعل وتصدیق ہر پنج معانی بالا ہم کردہ مؤلف گوید کہ بخیال ما (اردن) بمقصورہ اصل است وبممدودہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی پس آنرا مخفف این نتوان گفت وعجبی نیست کہ (اردن) ماخوذ باشد از (ردن) و (رودن) ہردو لغت سنسکرت کہ (ردن) بضم اوّل وفتح دوم گریہ وبکا و (رودن) بر وزن سوزن بمعنی گریہ وسرشک واشک را گویند (کذا فی السّاطع) فارسیان الف وصلی در اوّل (ردن) آوردہ (اردن) کردند یا ہمان الف وصلی در اوّل (رودن) آوردہ واو وعلامت ضمہ را بیفگندند وبمناسبت الف وصلی بالفتح خوانند وبعضی بالضم ہم بالجملہ (اردن) بمعنی اوّل مخفف (اردوان) باشد وحقیقت اردوان بجایش مذکور شود وبمعنی دوم خان آرزو درست گوید کہ فارسی نیست وبمعنی سوم وچہارم کفگیر وترشی پالا را بدین وجہ نام کردہ باشند کہ قطرہ ہای مائعات آلودہ از وی مثل اشک می ریزد وبمعنی پنجم وششم وہفتم عربی است وبیان ماخذ داخل موضوع ما نیست مخفی مباد کہ (آردن) بقول صاحب نوادر بمعنی آرد کردن ہم آمدہ وما بر معنی دوم لفظ (ارد) صراحت کردہ ایم کہ (ارد) اصل است و (آرد) نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی پس وجہی نیست کہ (۸) (اردن) بمقصورہ) ہم بمعنی آرد کردن نگیریم اعم ازین کہ در آسیا آرد کنند یا در زیر خشت وچرخ عصاری یا در ہاون کوفتہ درست کنند وتائید این معنی بر لفظ (اردہ) می آید و (یردن) بہمین معنی مبدل ہمین است کہ بجای خودش مذکور شود (ارد و) (۱) اردن فارسی مین ایک ولایت کا نام (اردوان) کا

مخفف (۲) اردن- ایک دریا کا نام جو دمشق کے قریب ہے (مذکر) (۳) کفگیر- (مؤنث) (۴) جھرنا- مذکر- ان دونون کے لئے دیکھو (آردن کے پہلے اور دوسرے معنی) (۵) اردن عربی مین ایک شہر کا نام ہے- جو حوالی شام مین واقع ہے (۶) ایک قسم کا ریشمی لال کپڑا (مذکر) جسکو فارسیون نے (خزسرخ) کہا ہے (۷) نیند- (ہندی) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) نوم- خواب- (۸) پیسنا- کوٹنا-

اردنالس بفتح اول وسکون ثانی وثالث وفتح نون وسکون مابعد بقول صاحب بول چال ماخوذ است از (آرڈنیلس) لغت انگلیسی بمعنی متعنیہ ومامور ومحافظ- صاحب رہنما ہم بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) متعین- مامور- محافظ- وہ شخص جو کسی کام پر مامور یا متعین یا کسی چیز کی حفاظت کے لئے مقرر ہو-

اردند بقول صاحب شمس (بہر دو دال مہملتین) بحوالۂ مؤید (۱) فروزیبائی ومہتری و (۲) نام کوہی است درراہ ہمدان کہ ہرروز تاثیر فصل داردہم اوبر (ارادند) ہم ذکر این کردہ کہ گذشت یعنی بقولش (اردند) مخفف ارادند باشد صاحب مؤید (اروند) بہ واو سوم بہمین معنی آوردہ- بخیال ما صاحب شمس تسامح کردہ است کہ این را بہ دال مہملۂ سوم نوشتہ چنانکہ (اراوند) را بدال چہارم ذکر کردہ وآن ہم بہ واو چہارم است- چنانچہ ذکرش ہمدرانجا کردہ ایم- دیگرکسی از محققین با او نیست ونہ سندی پیش شد (اردو) دیکھو اروند

اردو بقول صاحب ضمیمۂ برہان وغیاث وبہار بضم اول وثالث (۱) بمعنی لشکر و (۲) لشکرگاہ را نیز گویند- صاحب شمس بر معنی دوم قانع وازاستادی سند آوردہ وفرماید کہ

لغت فارسی است (سے) یک شمع بر ایوان تو خورشید منور ؛ یک خیمه در اردوی تو
گردون معلّیٰ ؛ صاحب سواطع السبیل گوید که بهر دو معنی لغت ترکی است صاحب فرهنگ
فدائی که اصفهانی است نوشته که (اردو) (۳) سواری پادشاه که موکب هم می گویندش بخیال
ما مقصودش از لشکریان پادشاه باشد و نیز (۴) چهرهٔ فراهمی همگانی لشکر و سپاه را خوانده اند
که آن همگی مرد و اسپ و ساز و سامان و چادر و خرگاه و دیگر مردمان کارکن و جانوران بارکش
است - صاحب روزنامه بمعنی لشکرگاه و خیمه نوشته و صاحب رهنما گوید که ترجمهٔ لفظ اردو-
چهاؤنی است در هندی - و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است فرماید که ترجمهٔ معسکر
است و صاحب لغات ترکی این را ننوشت بلکه (ارتو) بضم اول و تای عربی بمعنی پوشش
آورده بخیال ما اصل همین است فارسیان بقاعدهٔ خود تای عربی را بدال مهمله بدل کرده باشند
همچو (توت و تود) و (زرتشت و زردشت) و پوشش خانه را نام نهاده باشند که برای
فرودگاه لشکر سازند که ترجمهٔ آن در هندی چهاؤنی باشد حاصل بالمصدر (چهاؤنا) که بقول
صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی پوشیدن سقف خانه بسفال و خس وغیر آن آمده
که مخففش (چهانا) و (چهاؤنی) در سنسکرت فرودگاه لشکر و مسکن اهل فوج و کاه پوشی
و سفالپوشی را گویند (کذا فی الساطع) پس ترجمهٔ چهاؤنی در ترکی (ارتو) و مبدّل آن در
فارسی (اردو) است و مخصوص بمعنی مقام لشکر و مجازاً لشکر را هم گفته اند و معنی سوم و چهارم
هم مجاز باشد و بس که سواری پادشاه وابستهٔ لشکر است یعنی اگر کسی گوید که اردوی شاهی
می آید مقصود آن باشد که سواری ملک می آید که با او لشکر است و همچنین چهرهٔ لشکر که در اصطلاح

سیاق۔ نام کاغذی است متعلق بحلیہ نویسی لشکر و ما متعلق بہ یعنی اگر کسی گوید کہ اردوی شاہی
می نویسند مقصود آن باشد کہ چہرۂ فوج و حلیہ اش مرتب می شود و ایہم مجاز است و (۵) بتحقیق
مؤلف نام زبانیکہ از عربی و فارسی و ترکی و سنسکرت و بھاکا و انگلیسی وغیرآن مرکب است (۱۲۲۳)
و بدین وجہ کہ لشکریان شاہجہان در کاروبار روزمرۂ خود استعمال این زبان می کردند
پس موسوم شد بزبان اردو۔ (اردو) (۱) اردو۔ بقول امیر (ترکی) بمعنی لشکر (مذکر) اور آصفیہ
کے قول سے (۲) اردو بمعنی لشکرگاہ (مذکر) (۳) پادشاہ کی سواری (مؤنث) (۴) چہرہ
بقول صاحب آصفیہ (فارسی) مذکر۔ حلیہ۔ ملازمون کے خط و خال جو دفتر ملازمت مین
لکھے جائین (انتہی) ہماری راے مین نمبر ۴ کا ترجمہ چہرۂ فوج۔ حلیۂ فوج ہے (۵) اردو
بقول امیر (مؤنث) ہندوستان کی وہ زبان جو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ سنسکرت۔ بھاکا
اور انگریزی وغیرہ سے ملکر بنی ہے۔ بنیاد تو اس زبان کی اسی وقت مین پڑگئی تھی جب
اہل عرب اور اہل فارس نے ہندوستان پر فوج کشی کی تہی اور مسلمانون کی بود و باش
اور ہندوؤن سے میل جول کی ترقی کے ساتھ یہ زبان بھی پھیلتی گئی مگر شاہجہان بادشاہ دہلی
کے اردو مین خرید و فروخت وغیرہ سے اسکو بہت ترقی ہوئی اس لئے اردو نام ہوگیا۔ سند کے
اعتبار سے دلی اور لکھنؤ اس زبان کی ٹکسال مان لئے گئے ہین۔ صاحب آصفیہ مقدمۂ
کتاب مین فرماتے ہین کہ لوگون کا یہ کہنا کہ عہد شاہجہان یعنی پونے تین سو برس سے
اردو زبان نے جنم لیا اور سو برس سے علمی زبان ہونے مین پاؤن رکھا ہمارے خیال مین
نہین آتا مگر ہان یہ ضرور کہہ سکتے ہین کہ ہندوستان کی دیسی مروجہ زبان نے جسے اسوقت تک

بھاشا اور خاصکر برج بھاشا کہتے تھے اردو نام اختیار کیا اور سو برس سے یہی زبان عدالتی زبان ہوجانے کے باعث عام ملکی زبان کہلائی۔ آپ ہی کا قول ہے کہ بظاہر اردو زبان مین تصنیف کا سلسلہ ۱۷۳۲ء عیسوی مطابق ۱۱۴۵ھ ہجری عہد محمد شاہ پادشاہ دہلی سے شروع ہوا اور میان فضلی دہلوی نے سب سے پہلے (دہ مجلس) کے نام سے ایک کتاب اسی زمانے کی اردو کے موافق لکھی۔ آپ فرماتے ہین کہ اس کے قبل بھی بعض کتابین اس زبان مین لکھی گئی ہین اور نہایت خوبی کے ساتھ آپ نے ان کتابون اور راون کے مؤلفین و مصنفین کی مختصر تاریخ لکھی ہے جو فرہنگ آصفیہ کے دیباچہ مین چھپی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس جس طرح زمانہ گزرتا گیا اوس کی اصلاح ہوتی گئی اور خصوصاً آج کل بعض لائق افراد اسکی جانب زیادہ متوجہ ہین اور سچ یہ ہے کہ ابھی اس زبان کی تکمیل مین بہت کچھ ہونا ہے اور ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ معاصرین مین کوئی شخص ایسا نہین نظر آتا جو مجتہد زبان بن کر اس کام کو پورا کرے۔

اردوان بقول صاحبان برہان و انند بروزن پہلوان (۱) نام پادشاہی بود از نسل گشتاسپ و (۲) نام ولایتی ہم ہست بسیار وسیع و (۳) مخفف اگردوان ہم۔ خان آرزو در سراج بسنت معنی اول گوید کہ آن پادشاہ از اسکانیان بود کہ اردشیر بابکان ملک ازو گرفت و از نسل گشتاسپ چگونہ باشد کہ نسل او از دارا منقطع شد۔ شاید از نسل فرزندی کہ غیر از اسفندیار بود۔ باشد و از سکندر نیز چنانکہ بعضی نوشتہ اندکہ او فرزند دارا بود۔ نیز نسلی در ایران نماندہ کہ تواند پادشاہ شد صاحب جامع و ہفت در معنی اول و دوم متفق با برہان صاحب سروری بر معنی اول قانع و از شاعری سند آوردہ (۵) جہان مرد ریگست از ہر دوان ٭ اگر اردشیر است اگر اردوان

وہمچنین صاحب ناصری وصاحب رشیدی گوید کہ آخرین ملوک طوائف و اردشیر بابکان نوکر او بود و او را کشتہ پادشاہ شد۔ صاحب جہانگیری باتفاق رشیدی از فردوسی سند آوردہ (ع) ورا خواندند اردوان بزرگ ٭ کہ از میش بگسست چنگال گرگ ٭ صاحب رشیدی نسبت وجہ تسمیہ معنی اوّل۔ فرماید کہ معنی ترکیبی این نگہدارندۂ خشم است ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ عجبی نیست کہ بنام پادشاہ موسوم کردہ باشند ونسبت معنی سوم بیان کردۂ برہان عرض میشود کہ ترک آن بر بیان تفوق داشت ما بر لفظ (ار) بیان کردۂ ایم کہ مخفف اگر است وبس (اردو) (۱) ایک بادشاہ کا نام (اردوان) تھا (۲) ایک ولایت کا نام بھی (اردوان) ہے (مذکر)

اردوباد استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ معاصرین عجم گویند کہ نام شہری است مشہور از حوالی ایروان پس عجبی نیست کہ ابتدائے مستقر اہل لشکر باشد وآباد کردۂ لشکریان وبہمین سبب این را اردو باد گفتہ باشند کہ مخفف (اردو آباد) است در نسخۂ قدیم بہار عجم متروک شیخ علی نقی کمرہ در مدح میرزا حاتم بیگ گوید (ع) زین قبل بار و رمیوۂ فضل وہنر اند ٭ تا خس وخار کہ در گلشن اردو باد اند ٭ (اردو) اردوباد ایک مشہور شہر کا نام ہے (مذکر)

اردوبازار استعمال ۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از اہل اصفہان است فرماید کہ آن بوئے ہمگانی است از ہنروران وپیشہ وران شہر کہ از روی فرمان ہمہ جا ہمراہ اردو می مانند۔ مؤلف گوید کہ ترجمۂ این (بازار لشکر) است یعنی بازاری کہ برای حوائج لشکریان مخصوص باشد دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) اردو بازار بقول امیر چھاونی کا بازار ۔ وہ بازار جو لشکر مین ہوتا ہے ۔ (مذکر)

اردوزدن (مصدر اصطلاحی) بمعنی

خیمهٔ لشکر زدن - صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار (اردو زدند) را بمعنی خیمه‌های لشکری نصب کردند - نوشته (اردو) لشکری خیمے قائم کرنا -

اردوش صاحب ناصری گوید که بروزن سرپوش اسم جرم فلک قمر و این معنی از دساتیر بدست آمده صاحب انند بحوالهٔ ناصری ذکر این کرده و دیگر کسی از محققین فرس این را ننوشت بخیال ما این لغت ژند و پاژند است و بر زبان معاصرین فرس متروک ماخذ این جز این نباشد که فارسیان (ارتو) را که بزبان ترکی بمعنی (پوشش) و مجازاً پوشش خانه را گویند به تبدیل تای عربی با دال مهمله آردو ساخته شین نسبت در آخر این زیاده کرده باشند (همچو پوپ و پوپش که هدهد را گویند) و آسمان اوّل را نام نهادند که منسوب است به پوشش خانه والله اعلم (اردو) پہلا آسمان - مذکر -

اردوله بقول صاحب برهان و شمس (دسفت و انند بروزن مرغوله نام آشی است مانند کاچی و آن را از آرد میده پزند صاحب سراج فرماید که این مخفف (آردوله) باشد مؤلف گوید که اصل این همان (اردتوله) بود که بجایش گذشت و ما ذکر ماخذش هم همانجا کرده ایم پس فارسیان بقاعدهٔ خود تای عربی را حذف کرده (اردوله) کردند همچو (ارا ستو) ماس) (اردو) دیکھو اردتوله -

اردون بالضم - بقول صاحب ناصری نام شهری بشام و آن را (اردن بضم دال و تشدید نون) نیز گفته اند دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید که بمعنی پنجم (اردن) بحث مفصل کرده ایم - بخیال ما این هم مخفف (اردوان) باشد بحذف الف دوم یا فارسیان (اردن) را بمعنی پنجمش که بضم اوّل

مہملہ و تشدید نون بود (اردون) کردہ باشند
زیادت واو (اخت ضمہ) بعد دال مہملہ۔
برای دفع ثقالت تشدید۔ واللہ اعلم (اردو)
(اردون) ایک شہر کا نام ہے جو شام میں واقع
ہے (مذکر) دیکھو (اردن) کے پانچویں معنی

اردوی | بقول صاحب شمس (۱) بالضم
با واو فارسی لشکرگاہ و (۲) بفتح اوّل وسوم
نام جانوریست۔ صاحب ہفت بر معنی اوّل
قانع و صاحب مؤید بذکر معنی اوّل باتصال
آن (اردہی) را بفتح اوّل وسوم نوشتہ گوید کہ
نام جانوری است و در نسخۂ دیگرش بجای
(اردہی) اردمی است۔ ما بحث کامل این بر لغت
(اردمی) کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ
صاحب شمس غلط کردہ است کہ معنی دوم را کہ
در مؤید باتصال این لغت بر (اردہی) مذکور
بود بذیل (اردوی) آوردہ۔ مخفی مباد کہ
(اردوی) ہمان (اردو) است کہ بجایش
گذشت۔ یای تحتانی بروزیادہ کردہ اند و بقاعدہ
فارسی بحالت اضافت ہم آید۔ اصلی نباشد و
نباید کہ بریک معنی اوّل الذکر قناعت کنیم بلکہ ہمہ معانی لفظ
(اردو) گیریم۔ واضح باد کہ مقصود صاحب شمس از
واو فارسی۔ واو معروف است (اردو) دیکھو بلفظ (اردو)

اردہ | بقول بہار۔ بالضم و بدال مہملہ کفگیر کہ شکر بدان صاف کنند و بالفتح آنست کہ کنجد
را در آسیای مخصوصی کہ آنرا (اردہ آسیا) گویند آس کنند و چیزی بقوام عسل ازان حاصل
نمایند و آن را با قند و نبات و خرما و شیر آمیختہ خورند و حلوائی کہ ازان سازند آنرا حلوای اردہ
خوانند و چون آب در (اردہ) ریزند چشمہ چشمہ شگفتگی ازان ظاہر شود (مجد الدین علی قوسی
نوشتہ کہ آرد آس کردہ مثل آرد گندم و جو و مانند آن را (ارد) نامند و آرد مائع مثل کنجد
و مغز بادام را آردہ خوانند (الخ) بالجملہ رای بہار اینست کہ (اردہ) بہ معنی کفگیر

(آردن بالمد) و در آخر نون است - کما فی الرشیدی مؤلف گوید کہ ما این لغت را در فرہنگ رشیدی نیافتیم - و آرستہ ہم نقل معنی مابعد الذکر بحوالۂ توسی کردہ از فوقی یزدی سندی می آرد (ﺳ) رندان اگر زدورۂ کون اردہ می خورند ؛ فوقی نبات می خورد از مربتان کس ؛ صاحب انند ہم نقل ہمین مضمون کرد - الحاصل عرض میشود کہ (اردن) بمعنی سائیدن و بچیز خشت زدن و کوفتن آمدہ و آردہ اسم مفعول آنست آنچہ وارستہ و بہار بحوالۂ مجد الدین علی توسی (اردہ) را با آرد مائع مثل کنجد و مغز بادام خاص کرد - قابل غور است و سندی می خواہیم و ما اردہ را (۱) بمعنی آرد گیریم و سفوف اشیای دہنیت دار ہم ہمدرین داخل است کہ بواسطۂ کوفتن درست کنند یا بوسیلہ چیز خشت - و (۲) مجازاً بمعنی غذای خاص کہ آنرا مالیدہ گویند کہ نان یا بادام یا چیز دیگر را کوفتہ با قند و نبات آمیختہ می خورند چنانکہ ملا منیر در ہجو اکول گفتہ (ﺳ) آنچنان از تمنای اردہ شگفت ؛ کہ سخن ہای چرب و شیرین گفت ؛ و سند ملا فوقی ہم متعلق ہمین است کہ بالا گذشت ؛ و (۳) بلحاظ تحقیق بہار بمعنی کفگیری کہ شکر بدان صاف کنند و این ہم مجاز باشد کہ کفگیر ہم آلتی است برای قوام و نرم و باریک کردن و پالودن مائعات و غیر آن کہ در ریختن بکار می خورد و از برای این معنی سندی مطلوب (اردو) (۱) آٹا دیکھو (آرد) یا وہ سفوف جو چکنی چیزون کو کوٹ کر تیار کرین یا اور کسی آلہ کے ذریعہ سے انکو مثل مالیدہ کے باریک کرین (۲) ملیدہ - بقول آصفیہ - چورما - روغنی روٹی کو چورا چورا کرکے کھانڈ ملانے سے جو چیز تیار ہوتی ہے اسے مالیدہ یا ملیدہ کہتے ہین (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اس سفوف نما غذا کو بھی ملیدہ کہتے ہین جو روٹی کے سوا کسی اور چیز یعنی بادام یا میدے وغیرہ کو

کوٹ کر بہوتلی جاتی ہے - (۳) کفگیر (مذکر) دیکھو اردن کے تیسرے معنی -

اردہالہ بفتح اول - بقول صاحب شمس ہمان (اردتولہ) کہ گذشت - وفرماید کہ در ایام قحط از ارد بپزند و آنرا (ارتالہ) و (ارقالہ) و (اردالہ) نیز گویند (انتہی) دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد اما در ممدودہ مذکور تحقیق ماخذ بر (اردتولہ) کردہ ایم - ولیکن معلوم میشود کہ (اردہالہ) مرکب است از (ارد - کہ بمعنی غلہ سائیدہ گذشت) و (ہالہ) کہ بقول برہان بمعنی مطلق رنگ ولون و بمعنی (قرار گرفتہ) و (آرام یافتہ) ہم آمدہ پس (اردہالہ) بمعنی (ارد رنگ) و (شل ارد) باشد وفارسیان آشی را نام کردہ باشند کہ رنگش ہمچو (ارد) باشد یا این غذای فقرا - خالص و مقابل (آرد) باشد کہ چیزی دیگر از مقویات در و نیست و (ارتالہ) مخفف آن کہ ہای ہوز حذف شد - بکثرت استعمال و دال مہملہ بقاعدۂ فارسی بتای عربی مبدل - و (اردالہ) بدون تبدیل است صرف بحذف ہای ہوز اما نسبت (ارقالہ) ہیچ بفہم نمی آید بجز اینکہ بکسر اول از (ارقال) اخذ کردہ باشند و (ارقال) لغت عرب است بمعنی (رفتن بسرعت) (کذافی المنتخب) پس ہای نسبت در آخر این زیادہ کردہ (ارقالہ) برای آشی نام نہادہ باشند کہ بسرعت فروی حلق می شود و سریع الہضم نیز - پس اندرین صورت (ارقالہ) مفرس باشد محققین فرس (ارتالہ - ارقالہ - اردالہ) را ہم ترک کردہ اند و بزبان معاصرین عجم ہم یافتہ نشد (اردو) دیکھو (اردتولہ

(الف) **اردہ بحرک** استعمال - بفتح اول و بای موحدہ و رای مہملہ - بقول صاحب شمس بحوالۂ ابراہیمی نام میوہ ایست یعنی آماید و بحوالۂ مؤید بالمد وقیل مقصورہ بضم با چنگال و بادام کوہی و بحوالۂ سکندری گوید کہ آن چیزیست کہ آنرا با دوشاب و رطب بخورند چنانکہ بر

(آرد کنجد) مذکور شد - صاحب مؤید مصدق قول
محوله بجای معجمه یعنی - - - - - - - - - - -
(ب) **ارده بخرک** وصاحب شمس
همین لغت رابجای دیگر بتای فوقانی - - -
(ج) **ارده تحرک** نوشته گوید که بالفتح
و بالمد و نیز بالقصر و بضم تای فوقانی چنگال تحرک نام
میوه ایست که آنرا بادام کوهی نیز گویند صاحب
محیط بر لفظ (چنگال) گوید که اسم فارسی است که
بعربی (حبس) گویند و بهندی (ملیده) وآن غذای
است که از روغن و نان گرم می سازند و بر
(ارده) فرماید که لغت فارسی است و مرادف
(رهشی) و بر (رهشی) نوشته که این را بفارسی
(ارد) نامند وآن کنجد مقشر است که نرم نبایند
و روغن ازان جدا نکنند و بر (بخرک) بجای
معجمه نویسد که بشیرازی بادام کوهی را گویند پس
بتحقیق ما (ارده بخرک) به اضافت (ارده)
و به بای موحده وخای معجمه سفوفی است که بادام
کوهی را کوفته تیار کنند و باد و شاب و رطب
خورند - مخفی مباد که در ممدوده (آرده تحرک)
بحواله مؤید الفضلا گذشت و در معنی آن هم
همین قسم تسامح بکار رفته که صاحب شمس ورنجا
کرده وشک نیست که اصل آن هم (آرده بخرک)
است و (آرده) بالمد نتیجه لب ولهجه مقامی
است و بر (ارده) که گذشت صراحت کافی
کرده ایم که سفوف چیزی است که دهنیت دارد
و در آسیا سائیده نمی شود بلکه کوفته یا رگش کنند
همچو آرد یا در (چرخشت) زنند - بالجمله (ارده
بخرک) معنی چنگال بادام کوهی است یعنی
سفوف آن (ارده) جنگلی بادام کا سفوف
(مذکر)

ارده خرما استعمال بالفتح - بقول صاحب ضمیمه
برهان چنگالی خرما صاحب شمس گوید که چکان خرما -
یعنی مالیده مؤلف گوید که غلطی کتابت بیش نیست که صاحب
ضمیمه برهان (چنگال) را (چنگالی) نوشت و صاحب شمس

آن را چکان کردہ ابر (اردہ بجزک) صراحت (چنگال) کردہ ایم بالجملہ اردہ خرما چیزیست کہ خرما را کوفتہ سفوف آن بطور غذای لطیف استعمال کنند (اردو) چھواروں کا ملیدہ (مذکر)

اردہ دو شاب اصطلاح - بقول صاحب شمس بفتح واو پارسی مالیدۂ کہ از آردہ سازند و با دوشاب خورند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد - در روزمرۂ معاصرین عجم مستعمل است و مرکب از آردہ و دوشاب بفک اضافت - مخفی مباد کہ دوشاب شیرۂ انگور و خرما را گویند کہ شب بر و گذشتہ باشد - واضح باد کہ مقصود صاحب شمس از واو پارسی چنین نباشد کہ واو را معروف خوانیم (اردو) وہ مالیدہ جو شیرۂ انگور یا شیرۂ خرما کے ساتھ کھایا جاتا ہے (مذکر)

اردہی بقول صاحب ضمیمۂ برہان و صاحب مؤید نام جانوریست غیر معلوم مؤلف گوید کہ این ہمان تسامح اہل لغت است کہ ذکرش برا اردمی گذشت (اردو) دیکھو اردمی

(الف) **اردی** بقول صاحبان برہان و جہانگیری و ہفت و انند و جامع و رشیدی بضم اول مخفف - - - - - - - - - - - - - -

(ب) **اردی بہشت** باشد (۱) بضم اول بمعنی آتش است کہ بعربی نار خوانند و (۲) نام ماہ دوم از سال شمسی و بودن آفتاب در برج ثور و (۳) نام روز سیوم از ہر ماہ شمسی و (۴) نام فرشتۂ ہم ہست کہ محافظت کوہہا کند و تدابیر امور و مصالح ماہ اردی بہشت و روز اردی بہشت تعلق بدو دارد و بنا بر قاعدۂ کلی کہ نزد فارسیان مقرر است چون نام ماہ با نام روز موافق آید آنروز را عید کنند و جشن سازند و آن را اردی بہشتگان ہم خوانند بفتح اول و در این روز نیک است بمعبد و آتشکدہ رفتن و از پادشاہان حاجت خواستن

و بخنگ و کارزار شدن و معنی ترکیبی این مانند بہشت باشد چه (ارد) بمعنی شبیه و مانند آمده و چون
این ماه وسط فصل بہار است و نباتات در غایت نشو و نما و گلہا و ریاحین تمام شگفته و
ہوا در نہایت اعتدال است بنا بران اردی بہشت خوانند - خان آرزو در سراج بذکر
ہر چہار معنی نسبت (ب) گوید که وجه تسمیهٔ متذکرهٔ بالا در ماه تنہا راست می آید و نیز وجه زیادت
تحتانی ظاہر نیست نیز فرماید که بعضی بفتح گفته اند و آن مشہور است - صاحب سروری بذکر الف
بر (ب) فرماید که بالضم و بالفتح ہر دو آمده و صاحب ناصری بر الف) قانع مؤلف گوید که شک
نیست که (ب) مرکب است از (ارد) و (بہشت) یعنی مرکب اضافی - فارسیان بقاعدهٔ اشباع
بعد دال مکسور یاے تحتانی زیاده کرده باشند (از قبیل (شبخون و شبیخون) که اصل آن باضافت
شب بسوی خون (شبِ خون) است یا ترکیان بقاعدهٔ خود یای تحتانی را بطور علامت کسره
نوشتند و فارسیان ہم نقل آن کردند - یا یای زائد است که در اصل لفظ نبود ہمچو (استادن و ایستادن)
و نسبت وجه تسمیه خیال ما این است که (اردی بہشت) بمعنی اوّل بفتح اول باشد - یعنی (خشم
بہشت) که (ارد) بالفتح بمعنی خشم و قہر و غضب بجای خود ش گذشت یعنی فارسیان آتش
را تعظیماً (غصهٔ بہشت) نام نہادند و این استعاره باشد و نسبت معنی دوم و سوم وجه تسمیه
این ہمان ست که صاحبان تحقیق ذکر آن کرده اند یعنی ماه دوم و روز سیوم باعتبار
خوبی ہای خود مثل بہشت است و باید بدین معنی بضم اول خوانیم که (اُرد) بمعنی مثل و نظیر
بضم اوّل آمده و برای معنی چہارم عرض میشود که (اردی بہشت) را بکسر اول باید خواند
بمعنی (فرشتهٔ بہشت) که (ارد) بکسر اوّل بمعنی (فرشته) آمده و (اردی بہشت) برای فرشتهٔ خاص

مستعمل شده که تعریفش بالا گذشت (فردوسی الف ۵) دی و بہمن و اردی و فروردین ؛ ہمیشه پر از لاله بینی زمین ؛ (زرتشت بہرام ب ۵) چو سوزد تنش را باردی بہشت ؛ روانش نیابد خوشی در بہشت ؛ (نظامی ب ۵۲) دران بزم آراسته چون بہشت ؛ گل افشان ترا ز ماه اردی بہشت ؛ (سعد سلمان ب ۵۳) اردی بہشت روز است ای ماه دستان ؛ امروز چون بہشت برین است بوستان ؛ (فردوسی ب ۵۴) ہمه سال اردی بہشت ہژیر ؛ نگہبان تو بر ہش و رای دویر ؛ (اردو) (الف) فارسی مین (اردی) مخفف ہے (اردی بہشت) کا تمام معنون مین (ب) (۱) دیکھو آتش کے پہلے معنی (۲) اردی بہشت سال شمسی کا دوسرا مہینہ (مذکر) یہ اکتیس دن کا مہینہ ہے - موسم بہار کا مہینہ (۳) ہر ماہ شمسی کے تیسرے روز کو بھی فارسیون نے (اردی بہشت) کہا ہے (مذکر) (۴) اردی بہشت فارسی مین ایک فرشتہ کا نام ہے جس سے پہاڑون کی محافظت اور ماہ او روز سوم اردی بہشت کے مصالح متعلق ہین (مذکر)

اردین بقول صاحب شمس بحوالۂ حل اللغات بمعنی تجربہ باشد و صاحب سروری این را بفتح اول و واو سوم بہمین معنی آورده و صاحب شمس ہم ہمد را انجاذ کر این کرده - بخیال ما تسامح اوست که واو را دال مہملہ نوشت (اردو) دیکھو اردین -

ارز بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت بروزن طرز (۱) بمعنی قیمت و بہا و ارزش باشد و (۲) قدر و مرتبہ را نیز گویند و (۳) بمعنی درخت صنوبر و درخت انار و درخت سرو را نیز گویند و درعربی (۴) برنج طعام باشد و صاحب ہفت این را بالضم نوشته

وصاحبان رشیدی و سروری این را مرادف ارزش گویند و بمعنی اوّل قانع وصاحبان (دری و پهلوی و جهانگیری) معنی اوّل و دوّم را ذکر کرده اند خان آرزو در سراج گوید که معنی حقیقی این قیمت و بها و بمجاز قدر ـ مرتبه ـ صاحب مؤید فرماید که (۵) ارز در ترکی زبان بضمتین بمعنی روزی است و بفارسی قدر و قیمت و در عربی بفتح اوّل وضمّ زای دوّم بزای مشدّد برنج ـ وبقول ناصری بمعنی قیمت و بها ـ صاحب انند فرماید که (ارز) مبدّل آرج و ارزش بمعنی قیمت ـ و بها ـ و عزت و آبرو و قدر و مرتبه ونسبت دیگر معانی نوشته که (ارز) بالفتح والضم بزبان عرب درخت صنوبر و درخت عرعر و بفتحتین درخت ارزن و بضمتین وتشدید آخر بمعنی برنج باشد وصاحب شمس گوید که (ارز) بضمّتین در عربی بمعنی روزی وبفتح اوّل وضمّ دوّم و زای مشدّد وقیل بالتخفیف بمعنی برنج و درخت ارزن و نار و در فارسی بفتح اوّل وسکون دوّم قدر و قیمت و بها و درخت نار و صنوبر هم مؤلّف عرض کند که آنچه خان آرزو معنی حقیقی این ارز و قیمت گرفته قابل غور است زیراکه این ـ مبدّل (ارج) است ومعنی حقیقی ارج قدر و مرتبه که بجای خودش گذشت فارسیان بقاعدهٔ خود جیم عربی را بزای هوّز بدل کرده آرز کردند همچو (چوجه وچوزه) پس معنی حقیقی این قدر و مرتبه و مجازاً قیمت و بها را گفته اند ومصدر (ارزیدن) ازهمین است و (ارز و ارزش) حاصل بالمصدر آن ـ مخفی مباد که اتفاق صاحبان لغت عرب براین است که (ارج) در عربی بفتحتین بوی خوش باشد وتحقیق صاحب منتخب اللغات آنست که بمعنی قدر و مرتبه و بمعنی قیمت

که این مجاز باشد از معنی حقیقی بوی خوش پس بخیال ما (ارج) را بمعنی قدر و مرتبه قرار دادن و (ارز) را مبدّل آن گرفتن بهتر است از عکس این و هم چنین معنی قدر و مرتبه را حقیقی گرفتن و قیمت و بها را مجاز گفتن اولی است - دیگر معانی بیان کردهٔ برهان متعلق به لغت عرب باشد ولیکن در لغت عرب (ارز) بمعنی درخت انار یافته نشد - صاحب لغات ترکی) (ارز) بمعنی روزی آورده انچه صاحب شمس بدین معنی لغت زبان عرب گوید تسامح اوست (مختاری سه) مروت تو مرا گر بارز من بخرد * مگر بروی زمین زر دمد بجای گیاه * (فردوسی سه) پسنده کنم زنیهان مرز خویش * بدانم مگر پایه و ارز خویش * (اردو) (۱) قدر - دیکھو ارج کے پہلے معنی - (۲) قیمت - دیکھو (آخش) (۳) صنوبر کا درخت - انار کا درخت - سرو کا درخت (مذکر) (۴) چاول - مذکر (۵) روزی - مؤنث - بقول آصفیه (فارسی) رزق - ازوقه -

(۱۲۲۶) **ارزافزودن** استعمال - بمعنی مرتبه افزودن باشد چنانکه حکیم زجاجی گوید (سه) شهنشاه برگشت از راه مرز * بهمدان بیامد بفیروز و ارز * مخفی مباد که افزودن بمعنی لازم و متعدی هردو آمده (اردو) رتبه بڑھانا - رتبه بڑھنا

ارزان بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و هفت و مؤید بر وزن مرجان نقیض گران - صاحب رشیدی گوید که انچه ارزنده باشد به بهای وقت - صاحب سراج فرماید که اگرچه ارزان بمعنی (انچه ارزش داشته باشد) است ولیکن این معنی مهجور و متروک و بمعنی چیزیکه از قیمت اصلی کم بها شده باشد مستعمل است و این مجاز است و (ارزانی) که ضد گرانی است منسوب بدین - یعنی در لفظ ارزان

الف و نون افادۂ معنی فاعلی کند **مؤلف**
گوید کہ حقیقت لفظ (ارز) بجایش بیان کردہ ایم
و این حاصل بالمصدر (ارزیدن) یعنی مرادف
(ارزش) و نیز صیغۂ امر است از مصدر (ارزیدن)
و بقاعدۂ فارسی الف و نون بر صیغۂ امر حاضر واصل
شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است۔ پس
(ارزان) بمعنی فروخت شوندہ باشد بسبب
کمی معاوضۂ قیمت بمقابلۂ حیثیت مال و این
ظاہر است کہ شے ارزان زود بفروش می رود
برخلاف (گران) ہمین است تشریح اجمال
بیان محققین سلف کہ بالا مذکور شد و بدین وجہ
کہ بہ تحقیق ما معنی حقیقی (ارز) قدر و مرتبہ گذشت
پس (ارزان) را بمعنی صاحب قدر و لائق
قدر گیریم کہ گران نیست۔ یا اگر (ارزیدن) را
بلحاظ کنایہ بمعنی لائق و سزاوار شدن گیریم
معنی (ارزان) لائق و سزاوار شوندہ۔ اگر
گویند کہ فلان چیز ارزان است مقصود آن
باشد کہ لائق و سزاوار خریدن است و بس۔
فارسیان (ارزان) را بامصادر متعددۂ فرس
ہم استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید ظہوری
؎) شود در ہر نفس صد نالہ توفیر ٭ متاع
درد خوش ارزان بر آمد ٭ (اردو) ارزان
بقول امیر (فارسی) گران کی ضد سستا۔
کم قیمت۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ (کم
قیمت) سے آپکی مراد مالیت کے مقابلہ مین
کم قیمت ہے۔ (امیر ؎) زر نقد دو عالم
قیمت یوسف مین دیتے ہین ٭ اگر انصاف
سے دیکھو تو ارزان مول لیتے ہین ٭

ارزان بر گرفتن | استعمال۔ مرادف ارزان (۱۳۲۸)
خریدن (کہ می آید) (ظہوری ؎) از نگاہی
اگر چیزی نیز کم دل قیمت ٭ باد ارزانیش
بی انصاف ارزان بر گرفت ٭ (اردو) دیکھو
ارزان خریدن۔

ارزان بعلت گران بحکمت | (مثل)

صاحبان خزینہ و امثال و احسن ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود
از بیان حیثیت مال و فرق دو چیز باشد
کہ بظاہر یکسان نماید۔ مقصود شان انیست
کہ چیزی کہ بقیمت ارزان بدست آمدہ
وجہی دارد و چیز دیگر کہ بمقابلہ آن گران
قیمت باشد وجہی داشتہ باشد یعنی
ارزانی بدون علّت نباشد و گرانی
بغیر حکمت نیست ۔ (اردو) امیر نے
اسی فارسی مثل کو نقل کیا ہے اور فرمایا
ہے کہ یہ (مقولہ) ہے جو اردو مین بھی
مستعمل ہے یعنی کم قیمت چیز مین کوئی نہ کوئی
خرابی ضرور ہوتی ہے اور بیش قیمت
مین ایک نہ ایک وصف ہوتا ہے ۔
صاحب محاورات ہند نے ایک اردو
مثل کا ذکر کیا ہے جو قریب قریب اسی کا
ترجمہ ہے "سستا روئے بار بار مہنگا
روئے ایک بار" اس کا یہ مطلب ہے
کہ جس نے کسی چیز کو زیادہ دام مین خرید
کیا ہے اس کو قیمت کی زیادتی کا بار
صرف ایک مرتبہ معلوم ہوتا ہے یعنی
خریدی کے وقت۔ برخلاف اس کے
جس نے اسی چیز کو سستے دامون لیا ہی
وہ بار بار افسوس کرتا ہے کہ کیون مین نے
اس کو خرید کیا۔ یعنی وہ شے جو سستے دامون
ملی ہے بار بار بگڑتی ہے اور اس کی
ترمیم و اصلاح کی ضرورت لاحق ہوتی ہی
اور اس کے لئے روپیہ خرچ ہوتا ہے
جو ہر دفعہ مین گران گزرتا ہے ۔

(۱۳۲۹) ارزان خریدن استعمال۔ چیزی را
از مالیت او بقیمت نازل خرید کردن چنانچہ
ظہوری گوید (ع) اجناس عشق گرچہ دل
ارزان خریدہ بود؛ در احتیاج غصہ بنقصان

فروختیم ؛ (اردو) ارزان مول لینا - اس کی
مثال لفظ ارزان پر گزری ہے - سستے دامون
خرید کرنا بھی بولتے ہین -

ارزان دادن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
به قیمت نازل فروختن است (نظامی ؎)
بوی کز ان عنبر ارزان دهی ؛ گر بدو عالم
دهی ارزان دهی ؛ (اردو) سستے دامون
بیچنا - صاحب آصفیہ نے (سستا بیچنا) کا
ذکر کیا ہے یعنی ارزان فروخت کرنا - مندا
بیچنا - کمتی دامون سے مبادلہ کرنا -

ارزانش | بقول صاحب برہان وجامع
واشد بکسر نون بر وزن بخشایش بمعنی خیر و
خیرات و چیزی در راه خدا بمردم دادن -
(مرادف ارداتش) که بقول صاحب ہفت
گذشت مؤلف گوید که (ارزانش) خبر میدہد
از وجود مصدر (ارزانیدن) بمعنی اندازہ کردن

و سزاوار کردن و عطا کردن چالا این مصدر
از کتب لغات متروک است و صراحت آن
بجای نکنیم بعضی از معاصرین گویند که چرا این را
حاصل بالمصدر (ارزیدن) نگیریم که کنایۃ بمعنی
لائق و سزاوار بودن آمده (که می آید) ما بر
معانی (ارزیدن) وقواعد حاصل بالمصدر
هر قدر که غور کردیم با رای شان اتفاق نداریم
(اردو) دیکھو ارداتش -

ارزان شدن متاع | استعمال - بکسر
نون دوم - بمعنی کم قیمت شدن چیزی بمقابلۂ
مالیت - چنانکه ظہوری گوید (؎) چون ظہوری
در خرید درد پنداری که درد ؛ نیستش پروای متاع
ناله گر ارزان شود ؛ (اردو) سستی ہونا -
مالیت کے مقابلہ مین کم قیمت ہونا -

ارزان فروختن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
گوید که چیزی را به نسبت مالیت آن بقیمت

(۱۲۴)

نازل فروختن باشد (نظامی ؎) ولیکن تو بستان کہ صاحب خرد ٭ ز ارزان فروشان بآسان خرد ٭ (ظهوری ؎) جان را گذار بر سر بازار دل فتاد ٭ ارزان فروخت راحت و محنت گران خرید ٭ (اردو) دیکھو ارزان دادن۔

ارزان کردن استعمال - بکسر نون دوم قیمت متاع را بہ مقابلۂ مالیتش کم قرار دادن چنانکہ ظهوری گوید (؎) قیمتی تر گہری نیست ز اشک ٭ کردہ شوق تو چنین ارزانش ٭ (اردو) ارزان کرنا۔

(الف) **ارزانی** بقول صاحبان برہان و ہفت و جہانگیری و جامع (۱) معروف کہ نقیض گرانی است و (۲) مردم فقیر و مستحق و (۳) بمعنی مسلّم ہم آمدہ - صاحب رشیدی گوید کہ یای نسبت منسوب بہ ارزان و نیز بمعنی سزاوار و مسلّم - خان آرزو در سراج ذیل لفظ (ارزان) بذکر معنی اول گوید کہ (ارزیدن) مجاز بمعنی سزاوار شدن و مستحق گردیدن و مسلّم بودن آمدہ و ازین ماخوذ است (ارزانی) بمعنی دوم و سوم و الف و نون درین نہ آنست کہ افادۂ معنی فاعلیت کند چنانکہ در (چنیر ارزان) بلکہ زائدہ باشد از عالم (شادان و شادان) پس جائیکہ گویند ؎ فلان چیز بفلان کس ارزانی ؎ یعنی لایق و سزاوار و جائیکہ گویند فلان کس ارزانی است ؎ یعنی مستحق و صاحب استحقاق و لہذا برای درویشان اطلاق ارزانی آمدہ - صاحب ناصری بر معنی دوم و سوم و صاحب سروری و فدائی بر معنی اول و سوم قانع - بہار گوید کہ بمعنی اول منسوب است بارزان کہ در اصل بمعنی ارزندہ بود و لیکن این معنی مہجور و متروک شدہ بمعنی چیزیکہ از قیمت اصلی کم شدہ باشد استعمال یافتہ و این مجاز است و بمعنی سوم یعنی لائق و سزاوار و مسلّم و برقرار ماخوذ است از (ارزیدن) و این نیز مجاز اول است مؤلف عرض کند کہ اینہمہ طبع آزمائی ہا کہ شدہ

ازبرای آنست که (ارزانی) را مصدر (ارزیدن)
بر بندند بخیال ما (ارزانی) حاصل بالمصدر (ارزانیدن)
است که متعدّیست چنانکه بر (ارزانش) بیان
کرده ایم نه متعلّق به (ارزیدن) که لازم آنست
اگرچه مصدر (ارزانیدن) از استعمال متروک
ولیکن یادگارش از (ارزانش و ارزانی) باقیست
پس فارسیان بر صیغهٔ امر حاضر (ارزانیدن) که
(ارزان) است یای مصدری زیاده کرده
حاصل بالمصدر ساختند بقواعدنگاران فرس
در قواعد حاصل بالمصدر که ذکر اجمالی آن بر لغت
(آموی) کرده ایم این قاعده را نه نوشته اند
که بزیادت یای تحتانی بر صیغهٔ امر حاضر ـ حاصل
بالمصدر ساخته می شود بخیال ما ترک این
قاعده تسامح ایشان است در رای ما مصادر
متعدّی که بالف آید همچو (دمانیدن) و سرائیدن
و (گذاشتن) و امثال آن حاصل مصدرش
به همین قاعده مبنیهٔ بالا می آید چنانکه از (دوانیدن)

(دوانی) و از (سرائیدن ـ سرائی) و از (گذاشتن)
(گذاری) مخفی مباد که قواعد زبان تابع زبان است
نه زبان پابند قواعد پس آنانکه حاصل بالمصدر
را مقید کرده اند بحدّ علم خودشان بسند استعمال
است اگر قاعدهٔ دیگر بخیال ما آید و آن هم مبنی
بر استعمال باشد انحصار پیشینیان مانع آن
نیست و حقیقت اینست که بر قواعد مذکورهٔ
شان اطلاق انحصار نباشد بالجمله در رای
ما معنی حقیقی این سزاوار که بر معنی سوم گذشت
و معنی دوم که فقیر و مستحق باشد مجاز آن که فقرا هم
سزاوار بخشش و عطا باشند صاحب برهان که
معنی دوم را جمع آورده ـ تسامح اوست که
فارسیان فقرا را (ارزانیان) گفته اند و واحدش
(ارزانی) است و (ارزانی) بمعنی اول بخیال
ما ـ هم متعلّق است از مصدر (ارزانیدن)
که می آید یا مرکّب است از (ارزان) و یای
تحتانی نسبت چنانکه بهار گوید و بیان زائدش

بکار رفتہ خورد کہ حقیقت لفظ (ارزان) بجای
خودش بیان کردہ ایم (حکیم انوری سے)
تاکہ در من نپذیرد دہر بود ؛ روی نرخ اہل
بہ ارزانی ؛ (فردوسی سے) بہ ارزانیان
بخش ہرچہ ہواست ؛ کہ گنج تو ارزانیان
را سزاست ؛ (ولہ سے) بارزانیان دہ ہمہ
ہرچہ ہست ؛ مبادا کہ آید بما بر شکست ؛ و
(فتوحی در مدح انوری گفتہ سے) انوری
ای سخن تو بسخا ارزانی ؛ گر بجانت سخن ندال
سخن ارزانی ؛ ------- و

(ب) **ارزانیان** جمع (ارزانی) بمعنی
دوم یعنی فقرا و مستحقین کہ صاحبان رشیدی
و سروری جداگانہ ذکر این کردہ اند و سندا
بمعنی دوم (ارزانی) گذشت - (اردو)
(الف) (۱) ارزانی - بقول آصفیہ (فارسی)
مؤنث - گرانی کے خلاف - سستا پن - (۲)
فقیر - مذکر (۳) لائق - سزاوار (ب) فقرا
مستحقین - مذکر -

ارزانی بودن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ بمعنی سزاوار بودن است (طالب آملی
سے) صاف ساغر باد ارزانی نازک مشربان
منکہ محنت پرورم دُردِ ایاغم آرزوست ؛
(اردو) سزاوار ہونا -

ارزانی داشتن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ بمعنی کسی را سزاوار چیزی گردانیدن یعنی عطا
کردن آن چیز بہ او و بقول بحر مرحمت کردن
و بخشیدن چنانکہ کلامی اصفہانی گوید (سے)
عشق را شکر کنم تا ابد و ممنونم ؛ گر غم و درد
جہانی بمن ارزانی داشت ؛ (انوری سے)
و یحک ای چرخ منم ماندہ سری پر سودا ؛
از جہان این سر و سودا بمن ارزانی دار ؛
(اردو) عطا کرنا - بخشنا - دینا -

ارزانیدن این مصدر یست متروک یعنی محققین فرس ذکر این نکرده اند و استعمال تصریف این از نظر ما نگذشت الا آثار این از حاصل بالمصدر باقی است که (ارزانش) و (ارزانی) است الحاصل (ارزانیدن) بمعنی (۱) اندازه کردن و قدر کردن بلحاظ معنی حقیقی (ارز) و (۲) فروشانیدن مجاز آن و (۳) سزاوار گردانیدن و عطا کردن هم که مجاز معنی اول باشد و لازم این (ارزیدن) که می آید (اردو) (۱) اندازه کرنا - قدر کرنا (۲) بکوانا - (۳) لائق قرار دینا - عطا کرنا - (۱۳۳۲)

(الف) **ارزانی شدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی عطا شدن (نثر جلال دوانی) حضرت صاحبقرانی را خلفی ارزانی شده" و اگر از همین سند . . . .

(ب) **ارزانی شدن خلف** گیر یم تولد شدن پسر و این کنایه باشد (اردو) (الف) عطا ہونا (ب) لڑکا تولد ہونا -

ارزانی کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی عطا کردن و دادن است (علی خراسانی ؎) محمد آن شه دین زبدهٔ آل رسول الله ؛ که علم اوّلین را حق باو کرداست ارزانی ؛ (اردو) عطا کرنا - دینا -

(۱۳۳۳) **ارزانی گردیدن** استعمال - (۱) مرادف ارزانی شدن است که گذشت و (۲) بمعنی ارزان شدن نرخ چیزی (ظهوری ؎) نهادی رو ببازار محبت نقد ترمیشو ؛ ظهوری تا شکم واخورد دگر دید ارزانی ؛ (اردو) (۱) عطا ہونا - ملنا - (۲) ارزانی ہونا - نرخ ستا ہونا -

ارزش بفتح اول و کسر زای هوّز بقول صاحب رشیدی و ناصری مرادف

(ارز) بمعنی قیمت وبہا صاحب فدائی گوید که قدر وقیمت صاحب نواد راین راندیل مصدر (ارزیدن) آورده فرماید که قیمت وبہا وقدر ومنزلت واین مجاز است مؤلف گوید که حاصل بالمصدر (ارزیدن) است بخیال ما معنی حقیقی این قدر ومرتبه ومجاز آن قیمت وبہا چنانکه بر لفظ (ارز) بیان کرده ایم که فارسیان لقاعدهٔ خود شین معجمه بر صیغهٔ امر حاضر آورده حاصل بالمصدر ساختهٔ اند. ہمچو دانش وبنیش. (ظهوری ؎) زکوهکن بشنو حرف ارزش گلگون ؛ بهای یک سر مویش هزار شیرین است ؛ (اردو) دیکھو ارز۔

ارزق بقول صاحب شمس بفتح اوّل وسکون رای مهمله وفتح زای معجمهٔ عربی لغت عربی است بمعنی کبود وگربه چشم وآب صاف وشانه ونام خطّی از خطوط جام جم. فرماید که بمعنی آخر فارسی است (خاقانی ؎) باد در جام باخط ارزق ؛ شعله در بحر اخضر اندازد ؛ وبحوالهٔ شرح نصاب گوید که بمعنی سرمه چشم وشمشیر نیک ونام شخصی که ازارقه منسوب است باو وصاحب مؤید ذکر این بذیل لغات عرب کرده بدون صراحت حلیه لفظ بذکر معنی اوّل ودوم وسوم وپنجم فرماید که بمعنی شام نیز. صاحب انند ذکر این به تقدیم زای هوّز بر رای مهمله کرده همین شعر خاقانی بند آرد که در مصرع اولش (ازرق) به زای هوّز دوم نوشت وخود صاحب شمس هم بر (ازراق - به زای معجمهٔ ثانی) همین معنی بیان کرده ومحققین عرب زای معجمه را قبل رای مهمله گرفته اند وصاحب برهان برای معنی چهارم این را بفتح الف وسکون زای معجمه آورده پس بخیال ما تسامح صاحب شمس است که درین مقام ذکر این پسند کرد وما بجای خودش بحث کنیم (اردو) دیکھو ازرق۔

ازرلو بقول صاحب شمس بضمتین لغت فارسی است بمعنی روزی مند مؤلف گوید که مرکب ترکی است	بمعنی صاحب روزی (اردو) صاحب قسمت صاحب آصفیہ نے صاحب اقبال پر طالعور کا ذکر کیا ہے

ارزن بقول صاحب ضمیمۂ برہان بر وزن کردن (۱) غلہ ایست کہ بعربی (دخنہ) خوانند. صاحب رشیدی بر غلۂ معروف قناعت کرد کہ نان آنرا ارزنین نام است و صاحب ہفت فرماید کہ در ہندی (چینہ) نام دارد و صاحب ناصری آوردہ کہ بیشتر این بکبوتران دہند چنانکہ خاقانی گوید (س) کبوترخانۂ روحانیان راست ❊ نقط ہای سر کلک من ارزن ❊ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ دانہ ایست کہ آنرا بیشتر در زمین ہای شلتوک زاری کارند و آن بیشتر خوراک کبوتران و مرغان است و برخی دہگانان نیز آنرا آرد کردہ نانش می پزند۔ صاحب شمس گوید کہ در فارسی بالفتح نام غلۂ و در عربی (۲) (ارزن) درختی است کہ از چوب آن عصا گیرند مؤلف عرض کند کہ ماخذ این معنی اوّل جز این بفہم نمی آید کہ این مخفف (ارزان) باشد بحذف الف از قبیل (دستارخوان و دسترخوان) بدینوجہ کہ این غلہ کم قیمت است عجبی نیست کہ فارسیان (ارزن) نامش نہادہ باشند واللہ اعلم ونسبت معنی دوّم عرض کنیم کہ مبدّل ہمان (ارجن) است کہ گذشت فارسیان بقاعدۂ خود جیم عربی را بہ زای ہوز بدل کردند ہمچو (جوجہ وجوزہ) و (دشت ارزن) از ہمین باشد و صراحت کافی این بر (ارجن) کردہ ایم حالا نسبت معنی اوّل حقیقتش عرض کنیم کہ بقول صاحب محیط اسم (دخن) است و بر (دخن) فرماید کہ بضم دال وسکون خا و نون و بکسر دال نیز بیونانی (مرطلہ) و بعربی (دفث) و بترکی (طرق) و بشیرازی (الم) و بفارسی عوام (ارزن) و بہندی (کنگنی) و (چینہ) نامند و گویند کہ آن

جا و رس است و چنین نیست غلہ ایست قلیل الغذا - سرد در آخر اوّل وخشک در دوّم و گویند سرد وخشک در دوّم وگویند گرم - در انهضام و نزول از معده بطی ترود ر قبض شکم شدید تر و مجفف بدن و خون متولّد از ان غیر جید - مدر بول است با وجود سردی و خشکی و مولد سنگ مثانہ و سُدد - مُصلح آن قند یا شکر یا عسل (الخ) (انوری سلہ) از خشو چرخ پرنشو دجوف ہمّتت ؛ سیمرغ ہمّتت نہ چو مرغان ارزن است ؛ (اردو) (۱) کنگنی - بقول آصفیہ (ہندی) مؤنّث - ایک قسم کا چکنا اور چھوٹا اناج جسے اکثر پدڑیوں اور لالون کو بھی کھلاتے ہین اور نیز اس کے لڈّو بناتے ہین - (۲) دیکھو ارجن -

ارزنجان | بقول صاحب ناصری بفتح اوّل و ثالث بنون زده نام شہریست مشہور از بلاد اناطولی کہ ده ہزار باب خانہ آباد دارد و رود فرات از یک فرنگی آن می گذرد و اصل آن از لا ارزن الرّوم) برمیخیزد و از جایہا عبور می کند تا داخل شطّ العرب می گردد و بعمان می ریزد و از بلاد روم است - صاحب منتہی الارب نیز ذکر این کرده و بخیال ما این معرّب (ارزنگان) است کہ می آید (اردو) بلاد اناطول سے ایک مشہور شہر کا نام ارزنجان ہے (ارزنگان) کا معرّب (مذکر)

ارزن ریزه | اصطلاح - بقول صاحب بحر و ضمیمہ برہان (۱) بمعنی قطرات باران ریزه (۲) جرعۂ شراب و (۳) حب ہای کوچک - صاحب شمس ذکر معنی اوّل و دوّم فرماید کہ (۴) شرارۂ آتش و (۵) کفگیر شراب باشد و صاحب مؤیّد و ہفت مؤیدش مؤلف گوید کہ بلحاظ معنی حقیقی (ارزن کہ بجایش بر نمبر (۱) گذشت - این استعاره باشد کہ بہ تشبیہ دانہای کوچک

ارزن - فارسیان این پنج معنی مرادی پیدا کردہ اند و مقصود از معنی دوّم بہ عطف جرعہ بر قطرات متذکرۂ معنی اوّل - قطرہ ہای شراب باشد کہ در می خوردن بریزد و این قابل اعتراض است کہ صاحبان تحقیق در معنی اوّل و دوّم و سوّم چرا استعمال صیغہ جمع کردند کہ برای جمع (ارزن ریزہا) باید استعمال کنیم - و مقصود از کفگیر شراب شراب پالائی باشد کہ سوراخہای نازک دارد و بلحاظ باریکی سوراخہایش کہ مشابہ دانہای ارزن است نامش نہادہ باشند (اردو) (۱) پھار - بقول آصفیہ (ہندی) (مؤنث) چھوٹی چھوٹی بوندیں - ترشح - (۲) شراب کے قطرے جو پیتے وقت ٹپک پڑیں (مذکر) (۳) باریک اور نازک گولیاں جو مثل خشخاش کے ہوں - مذکر (۴) چنگاریاں چنگاری کی جمع - دیکھو (ابر) (۵) شراب چھاننے کی چھلنی -

ارزن زرّین | اصطلاح - بہ کسر نون اوّل بقول صاحب برہان و بحر و ہفت (۱) کنایہ از جرعۂ شراب است و (۲) حبابی را نیز گویند کہ بر روی شراب بہم رسد و (۳) کوکب و ستارہ و (۴) شرارۂ آتش را نیز گفتہ اند خان آرزو در سراج بر معنی سوّم و صاحبان جہانگیری (بذیل خاتمۂ کتاب در دستور اوّل) و رشیدی بر معنی سوّم و چہارم و شمس و مؤیّد بر معنی اوّل و دوّم و سوّم قانع مخفی مبادکہ بعض محقّقین نسبت معنی اوّل جرعۂ می را بہ (می زعفرانی) مخصوص کردہ اند و ما را ہم اتّفاق است زیرا کہ می سپید زنگ ہم می شود و وجود لفظ زرّین درین اصطلاح متقاضی صفت (زرّین) است بخیال ما این مرکب است از (ارزن) و (زرّین) پس معنی لفظی این غلۂ زرّین است و صراحت (ارزن) کہ چہ قسم غلہ باشد بجایش کردہ ایم پس این کنایہ باشد از ہر چہار معنی بالا و فصیح نیز

که معنی اوّل قابل غور است وہمین قسم
اشکال در معنی دوّم (ارزن ریزه) ہم پیدا گردد
که گذشت بخیال ما (جرعۂ شراب) را کنایتہ
(ارزن زرّین) نتوان گفت بلکه آن قطره ہا را
(ارزن زرّین) توانیم گفت که در شراب خوردن
بریزد زیرا که جرعه را با کوچکی (ارزن) تشبیہ
نباشد قائل (اردو) (۱) شراب کا
قطرہ جو پیتے وقت ٹپکے (مذکر) (۲) شراب
کا بلبلا (مذکر) (۳) ستارہ - بقول صاحب
آصفیہ (فارسی) مذکر - کوکب - تارہ - اختر
نجم وہ روشن کرہ جو آسمان پر رات کو چمکتا ہوا
دکھائی دے (۴) چنگاری (مؤنث) دیکھو ارزن

ارزنگان | بقول صاحب انند شہرت
در ارمن مؤلف گوید که ہمان ارزنجان است

که گذشت - دیگر کسی ذکر این نکرد مخفی مباد
که فارسیان از ہفت کشور - کشور اوّل
را (ارزنه) نام نہاده اند که می آید پس (ارزنگان)
را که تعریف وسعت و آبادی آن بر (ارزنجان)
گذشت بمعنی حقیقی آن مجموعۂ کشورہا گفته اند
که (ارزنگان) بقاعدۂ فارسی یعنی ارزنہا است یعنی
مجموعۂ کشورہا - بدینوجه تسمیه از مبالغه کار گرفته که یک شہر را
مجموعۂ کشورہا گفته اند (اردو) دیکھو ارزنجان -

ارزنین | بقول صاحب برہان و رشیدی و ہفت
و سروری با نون بر وزن سرزمین نانیر گویند که از آرد
ارزن پخته باشند (ناصر خسرو ؎) بر شگفته از تو ترکان
چه گویم ٭ میان ترکان و ریکی ارزنینی ٭ مؤلف گوید که
بر لفظ (ارزن) یا و نون نسبت زیاده کرده اند و بس
(اردو) کنگنی کی روٹی (مؤنث)

(الف) **ارزه** | الف - بقول صاحب برہان و رشیدی و جہانگیری و جامع و ہفت
(ب) **ارزه گر** | و ناصری و سراج بر وزن ہرزه (۱) کاه گل را گویند و (ب)
بضمن الف بکاف فارسی کسی باشد که کاه گل را بجائی مالد - صاحب سروری بر ذکر الف

قانع - و صاحب بحر بر ذکر (ب) و صاحب برہان ذکر ہر دو جدا جدا کند مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما معنی پنجم این اصل است و الف بمعنی اوّل مجاز آن کہ کاہ گل ہم بوقت مالیدن بر دیوار ہمچو زفت مائل بہ تیرگی و چسپندہ می باشد فارسیان استعارةً (ارزہ) را کہ بمعنی زفت می آید برای کاہ گل نام کردند و (ب) مرکّب است از (ارزہ) و (گر) کہ لفظی است کہ افادۂ معنی فاعلی کند ہمچو کوزہ گر - و کاسہ گر) (اردو) الف - کہگل - یا کاہگل - بقول آصفیہ اسم مؤنث - بھس اور مٹّی کا پلستر - گھاس اور مٹی کی لپائی - کچا پلستر مؤلّف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو گلاوہ اور گلاوہ کہتے ہین (ب) کہگل بنانے والا - گلاوہ کرنیوالا (۲) (الف) بقول برہان و جامع و ہفت بمعنی گچ نیز کہ بدان خانہ سپید کنند - و (ب) گچ مالندہ مؤلّف گوید کہ این مجاز معنی اوّل باشد یعنی صرف بدین وجہ کہ گچ بر زمین و دیوارہا ہمچو کاہ گل می مالند - گچ را ہم (ارزہ) نام نہادند و فی الحقیقت گچ را با زفت تشبیہ تام نیست و ہمین قدر است کہ گچ ہم مثل زفت چسپندہ می باشد و باعتبار رنگش با زفت تباین ہمین سبب ما این را مجاز (ارزہ) بمعنی اوّل گرفتیم و اگر بہ تشبیہ ناقص مجاز بمعنی پنجم ہم گیریم بہر دو صورت - استعارہ باشد - مخفی مباد کہ گچ در فارسی زبان مرکّبی است از آہک کہ نہ صرف برای سپید کردن خانہ بلکہ برای حفاظت و پختگی دیوارہا و سقف و زمین خانہ ہم استعمال آن کنند و تحقیق این از معاصرین عجم می شود - (اردو) (الف) گچ جس سے دیواروں اور فرش پر استرکاری کرتے ہین - صاحب آصفیہ نے لفظ گچ پر فرمایا ہے کہ (مذکّر) چونا - آہک - پکّا فرش یا پکّی چھت مؤلّف عرض کرتا ہے کہ

کہ دکن مین (گچ) چونے کا وہ مرکب ہے جو ریتی یا اینٹ کے ٹکڑون کو ایک خاص
وزن مین باہم ملا کر پیسنے سے تیار ہوتا ہے۔ آخر الذکر مرکب کو سرخی بھی کہتے ہین۔
اسی مرکب سے دیوارون اور فرش کی استرکاری بھی کی جاتی ہے اور یہی مرکب
اینٹون کے ساتھ دیوارون کی چنائی مین بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہی مرکب پختہ چھتون
کی تیاری مین بھی کام دیتا ہے۔ پس گچ کی وہ تعریف جو صاحب آصفیہ نے فرمائی ہے
ہماری رای مین قابل غور ہے اور زبان فارسی کے گچ کا ترجمہ اردو مین وہی گچ ہے
جس کی تعریف ہم نے کی ہے۔ آپ ہی نے (گچ کاری) پر لکھا ہے کہ چونے کا کام
چونے گچی کا کام (انتہیٰ) میرانیس مرحوم نے اپنے کلام مین بھی گچ کا استعمال فرمایا ہے
(س) پختہ ہو بعد خام مزاجون کو یہ ترجیح ہے ؎ یان ہڈیان چونا ہین وہان قبر پہ گچ ہے
اس آخر الذکر بیان اور سند سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ہندوستان مین بھی گچ
انہین معنون مین مستعمل ہے جن معنون مین دکن مین اسکا استعمال ہے (ب) وہ معمار
یا کاریگر جو چونے کی استرکاری کرتا ہے (مذکر) امیر نے (استرکاری) پر لکھا ہے
کہ اینٹ کی دیوارون پر چونا۔ سرخی وغیرہ لیپنے کو کہتے ہین جیسے (فقرہ) مکان بن گیا
صرف استرکاری باقی ہے" مؤلف کہتا ہے کہ استرکاری سے مراد دیوار وغیرہ
پر گچ یا سرخی یا گلایہ یا کہگل کرنا ہے۔ چونا سے اگر امیر کا مقصد گچ ہے اور گچ
سے چونے کا وہ مرکب مراد ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے تب تو ہمکو صرف اسقدر
عرض کرنا رہ جائیگا کہ دکن مین استرکاری کی تخصیص صرف اینٹ کی دیوار کے لیے نہین ہے

بلکہ مٹّی اور پتھّر کی دیواروں اور فرش پر بھی استرکاری کرتے ہین۔ اور چونے کی استرکاری سے گچ ہی کی استرکاری مراد ہے اور اسی استرکاری کا نام دوبارہ ہے اور زاید درجہ سہ بارہ کا بھی ہے جس کو بمقابلۂ استرکاری۔ آبرہ کاری سمجھنا چاہئے۔ اور استرکاری کو دوبارہ اس لئے کہا گیا کہ دیوارون یا چھت یا فرش کی تیاری کے بعد یہ کام دوسرے وہلہ مین ہوتا ہے یعنی دوسرے وہلہ مین دوبارہ یا استرکاری کے ذریعہ سے استر چڑھاتے ہین اور سب سے آخر یعنی تیسرے وہلہ مین سہ بارہ کے ذریعہ سے گویا استر پر ابرہ قائم کرتے ہین اور اسکو باریک چونا بھی کہتے ہین۔

(۳) الف۔ بقول برہان وہفت نام درختی ہم ہست بعضی می گویند کہ درخت سرو است وبقول بعضی درخت صنوبر و زفت ازان گیرند وبعضی گویند باین معنی عربی است وبقول بعضی درخت چلغوزہ۔ صاحب جامع فرماید کہ درخت صنوبر نر باشد و بے ثمر۔ صاحب سراج فرماید کہ (ارزہ) نام درختی گویند سرو است وبقول بعض صنوبر و باز فرماید کہ (ارز) بدون ہای ہوّز۔ درخت صنوبر را گویند صاحب سروری نوشتہ کہ نام درختی وبقول بعض درخت سرو۔ صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب بر لغت (ارز) فرماید کہ بالفتح وبالضّم لغت عربی بمعنی درخت صنوبر و (ارزۃ) یکی یا صنوبر نر یا درخت عرعر و (ارز) بفتحتین درخت ارزن و (ارزہ) یکی۔ وتحقق است۔ کہ فارسیان این را از لغت عرب گرفتہ اند۔ صاحب محیط فرماید کہ (ارزہ) بالفتح اسم درخت صنوبر نر است کہ ثمر نیارد۔ البتہ ازان زفت اخذ می کنند وفعل آن فعل صنوبر

است وہم فرماید کہ این را بضمّ اوّل وسکون رای مہملہ وزای معجمہ (ارز) ہم گویند (اردو)
سرو یا صنوبر یا چلغوزہ کا درخت۔ لیکن اتّفاق اسی پر ہے کہ صنوبر کے درخت نرکو عربی
مین (ارز) یا (ارزہ) کہتے ہین۔ مذکّر۔ اسکی تعریف طبّی کے لیے دیکھو (ارس)

(۴) (الف) بقول صاحب رشیدی وجہانگیری وجامع وناصری وسروری نام
کشور اوّل از ہفت کشور۔ وبقول خان آرزو در سراج کشور پنجمین از ہفت کشور۔ مؤلف
گوید کہ ماخذ این جزین نباشد کہ فارسیان این را از (رجہ) ساختہ اند بہ تبدیل جیم عربی
بزای ہوز ہمچو (چوجہ وچوزہ) وبزیادت الف وصلی در اوّل۔ مخفی مباد کہ (رجہ) در زند
وفارسی زبان بمعنی طنابی است کہ ہر دو سر آنرا بجائی بندند وبعربی آنرا شریط خوانند
پس حصّۂ از ہفت کشور کہ از یک مقام تا مقام دیگر قرار یافتہ است طنابی را ماند کہ
محدود ومعیّن است و این استعارہ باشد بعضی از معاصرین گویند کہ کشور اوّل
در طول البلد ترجیحی دارد بر شش کشور دیگر ازینجاست کہ این نام بہ تشبیہ طناب طولاً
برای کشور اوّل مخصوص کردہ باشند۔ بقول صاحب غیاث طول این سہ ہزار
وبست ودو فرسنگ است وعرض این صد وچہل وہفت فرسنگ ودیگر شش کشور
ہم در طول وہم در عرض کمتر از اقلیم اوّل است (اردو) سات اقلیمون مین سے
پہلی اقلیم کا نام (ارزہ) ہے۔ (مؤنّث)

(۵) (الف) بقول صاحب رشیدی وجامع وناصری وسروری زفت وآن
چیزی است شبیہ بقطران کہ از درخت صنوبر گیرند واین درخت را بعربی (ارز)

خوانند (سوزنی ؎) پنبه بگوش اندر آگند ز تو ممدوح ٭ پنبه چه باشد که ارزه ریزد و ارزه
صاحب جہانگیری اینقدر صراحت کند که زفت از درخت صنوبر زکه برندہ- حاصل میشود
خان آرزو در سراج گوید که (ارز) بمعنی درخت صنوبر اغلب که معرب باشد و بزیادت ہای
نسبت (ارزہ) بمعنی زفت مستعمل ما با خان آرزو درین باب اتفاق داریم و ہمین است وجہ
تسمیۂ این وعجبی نیست که معنی اوّل و دوّم مجاز ہمین معنی باشد که ذکرش درانجا کردہ ایم (اردو)
وہ چکیٹ اور سیاہ رنگ کا تیل یا گوند جو صنوبر کے نر درخت سے نکلتا ہے- (مذکر) مزاجاً
گرم وخشک ہے-

ارزیتون | بقول صاحب برہان و جامع وجہانگیری وہفت وشمس بروزن عنبرگون
نام دختر پادشاہ مغرب است که در حبالۂ بہرام گور بود- صاحب سروری این را بصراحت
نون پنجم (ارزنیون) نوشتہ حیف است که وجہ تسمیۂ این متحقق نشد (اردو) ایک پادشاہ
مغرب کی بیٹی کا نام جو بہرام گور کی بی بی تھین-

ارزیدن | بقول صاحب بحر عجم واند
بالفتح (ا) بمعنی قیمت کردن مؤلف گوید که
بخیال ما از صاحب بحر تسامح شدہ و این معنی
(ارزانیدن) توان گرفت نه (ارزیدن) مشتاق
سند باشیم که استعمال این بدین معنی از نظر ما نگذشت
(دمعانی دیگر ہم دارد که بذیل می آید) صاحب بحر

فرماید که کامل التصریف است و مضارع این
آرزو و صاحب موارد صراحت کردہ که حاصل
بالمصدر این (ارز) و (ارج) و (ارزش) باشد
و ارزانی را ہم بذیل ہمین مصدر آوردہ وہمچنین
صاحب نوادر بذکر (ارزش و ارز و ارج)
(ارزان) را بذیل این ذکر کردہ و ما نسبت ہر یکے

بجای خودش صراحت کافی کرده ایم (اردو) قیمت مقرر کرنا۔ بقول آصفیہ دام تجویز کرنا۔ مول ٹھہرانا۔

(۲) ارزیدن۔ بقول بحر وانند بمعنی قیمت شدن و بقول صاحب موارد و نوادر بمعنی قیمت کرده شدن **مؤلف** گوید که ما بر لفظ (ارز) صراحت کرده ایم که بخیال ما معنی حقیقی آن قدر و مرتبه باشد و معنی قیمت و بها مجاز است پس وجهی نیست که این مصدر را بمعنی قدر و مرتبه کرده شدن و هم‌رتبه شدن و مرتبت داشتن نگیریم و سندی که صاحبان نوادر و موارد برای ادعای خود از شیخ شیراز آورده اند تائید ادعای ما می کند و معنی بیان کرده شان مجاز باشد (ع) که فردا ابدا ور بود خسروی * گدائی که پیشت نیرزد جوی * (اردو) قیمت کیا جانا۔ برابر سمجھا جانا ہم رتبہ ہونا۔

(۳) ارزیدن۔ بقول صاحب بحر و موارد بمعنی فروخته شدن و بقول صاحب نوادر بفروخت رفتن **مؤلف** گوید که مقصود صاحب نوادر (بفروش رفتن) باشد و این مجاز معنی دوم بیان کردهٔ ماست (عرفی ع) همت نه بتاع علیست که ارزد بتقاضای این زمزمه با حاتم طی می کنم امشب * (اردو) بکنا۔ فروخت ہونا۔

(۴) ارزیدن۔ بقول صاحب بحر و ضمیمهٔ ما کنایه باشد از لائق و سزاوار بودن و بقول صاحبان موارد و نوادر شایسته و سزاوار شدن مسلم و برقرار بودن هم **مؤلف** گوید که اینهمه معانی مجاز مرتبه داشتن است که ذکرش بمعنی دوم کرده ایم (کمال خجند ع) ببوی توجانم خریدی صبا * اگر من بدان دولت ارزیدمی * (ظهوری ع) نطق بیدردان نمی ارزد جواب عاشق و صاحب زبان عیب است عیب * (عرفی ع) گر بمی ارزم بوصلت آرزو منعم مکن * در دل عاشق هزاران مطلب نایاب هست

(اردو) سزاوار ہونا۔ لائق ہونا۔

(۵) ارزیدن۔ بقول صاحب نوادر مجازاً بمعنی عدیل و برابر آمدن باکسی۔ مؤلف گوید کہ ہمین مطلب از معنی بیانکردۂ ما پیدا می شود کہ حقیقی است و بر معنی دوم مذکور شد (نظامی ۵) نیرزیدہ باکمترین روسیئی؛ فلاطونی آنجا فلاطوسئی۔

(اردو) برابری کرنا۔ ہم رتبہ ہونا۔

ارزیدہ بقول صاحب برہان و ہفت بروزن فہمیدہ بمعنی قیمت کردہ شدہ و قیمت شدہ باشد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر ارزیدن است کہ گذشت پس چرا بدیگر معانی ہم نباشد سند او جای ما بر معنی پنجم (ارزیدن) گذشت (اردو) قیمت کیا ہوا۔ بکا ہوا۔ صاحب مرتبہ۔ لائق سزاوار۔ ہم رتبہ۔

ارزیز بقول برہان و ہفت و انند بروزن شبخیز (۱) قلعی باشد و بہ عربی رصاص خوانند گویند اگر قدری ازان را تنک کردہ برکمر بندند منع احتلام کند۔ صاحب جامع و مؤید گوید کہ قلعی است صاحب سروری از (لبیبی) سندی آوردہ (۵) گرچہ زرداست ہمچو زرپشیز؛ یا سفید است ہمچو سیم ارزیز؛ مؤلف گوید کہ (ارزیز) بکسرتین و بکسر چہارم بقول صاحب لغات ترکی بمعنی (۲) دریغ است و بقول انند در عربی زبان بکسر اول و ثالث و بآخر زای معجمہ موقوف (۳) لرزہ و (۴) یخ ریزہ و (۵) خستگی و (۶) مردور از آواز۔ مخفی مباد کہ بقول صاحب منتہی الارب۔ زراز۔ کسحاب بمعنی قلعی آمدہ پس شک نیست کہ فارسیان ہمین (زراز) را الف وصلی در اول آوردند و امالۂ الف سوم بیا کردہ (ارزیز) ساختند و بمعنی قلعی استعمال کردند ما حقیقت ارزیز بر لغت (اپیرک) بیان کردہ ایم (اردو) (۱) رانگ۔ (مذکر) دیکھو (اپیرک) (۲) دریغ

بقول صاحب آصفیہ (فارسی) مذکر - افسوس - حسرت - غم - پشیمانی - پچھتاوا - (۳) لرزہ بقول آصفیہ (فارسی) مذکر - رعشہ - تھرتھراہٹ - کپکپاہٹ - (۴) یخ کا ٹکڑا مذکر - (۵) خستگی - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث شکستگی شکستہ حالی - بھربھراہٹ خستہ پن (۶) وہ شخص جسکی آواز بلند ہو۔

ارژن بقول صاحب برہان و ہفت و ناصری و جہانگیری با زای فارسی بروزن مخزن درخت بادام کوہی است و ثمر آن بسیار تلخست و آن را اردوا ہا بکار برند و چوب آنرا عصا کنند و پوست آن را بر کمان پیچید صاحبان رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند و صاحب سروری این را بمعنی چوب درخت بادام کوہی نوشتہ و از شاعری سند آوردہ (سه) وی محتسبی براہ دیدیم ؛ بر دست گرفتہ چوب ارژن ؛ و فرماید کہ این را (ارجن) ہم گویند مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست و سندش برمراد ما کہ ناحق چوب را در معنی (ارژن) داخل کردہ این ہمان (ارجن) و (ارزن) است کہ ذکر مفصلش بجای خودش گذشت اصل این بہ جیم عربی است فارسیان بقاعدۂ خود جیم عربی را بہ زای فارسی بدل کردہ اند ہمچو (کج و کژ) (اردو) دیکھو ارجن۔

ارژنگ صاحب برہان گوید کہ با زای فارسی بروزن و معنی ارتنگ است کہ (۱) نگارخانۂ مانی نقاش باشد و گویند اصل این لغت باین معنی ارثنگ با ثای مثلثہ بودہ ثا را با زای فارسی بدل کردہ ارژنگ کردند و بعضی گویند (۲) نام مانی ارژنگ بودہ است و مانی دعائیست کہ او را کردہ اند و لقب او شدہ و جمعی گویند (۳) نام نقاشی است غیر مانی

واو نیز در مهر وری مانند مانی بوده و (۴) نام دیوی است که در مازندران با رستم جنگ کرده و رستم او را بکشت و (۵) نام پسر زره واو یکی از پهلوانان توران بوده و طوس او را بقتل آورد (انتهی) مؤلف عرض کند که تبدیل ثای مثلثه بازای فارسی خلاف قیاس است و ضرورتی نباشد که گوهی بکنیم و کاهی برآوریم و حقیقت این بر ختم اقوال محققین فرس عرضه می‌دهیم۔ صاحب رشیدی بذکر معنی سوم و چهارم و پنجم گوید که (۶) نام تختهٔ و کتابی که صور و اشکال غریبه در ان نقش کرده و دستاویز مهر ساخته باشند و صاحبان هفت و جامع هم زبان برهان خان آرزو در سراج بر معنی اوّل و سوّم و چهارم و پنجم قائم و صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید که (۷) صحیفهٔ نقاشی است مؤلف گوید که این همان صحیفه باشد که ذکرش بر معنی سوّم ارژنگ کرده ایم صاحب جهانگیری بر معنی اوّل و سوّم و چهارم و پنجم قانع صاحب سروری فرماید که مرادف (ارغنگ) است به غین معجمه بجای زای فارسی و از برای هر یک معنی سندی آورده (نظامی سلھ) که چون کرده اند این دو صورت نگار ؛ دو ارژنگ را بر یکی سان نگار ؛ (وله سلھ) که در چین دیدم از ارژنگ پرکار ؛ که کردی دائرہ بی دور پرکار ؛ (نظامی سلھ) روان کرد کلک سیه رنگ را ؛ ببرد آب مانی و ارژنگ را ؛ (حکیم ارزقی سلھ) هزار لشکر داری که هر یکی زایشان ؛ فزون ترند ز دیو سپید و از ارژنگ ؛ (از جهانگیری مختاری سلھ) ز غبار سم اسپت فلکی ساز د طبع ؛ ملکی گرد د بالطف تو دیو ارژنگ ؛ فردوسی سلھ) به پور زره گفت نام تو چیست ؛ ز گردان جنگی ترا یار کیست ؛ بد و گفت ارژنگ جنگی منم ؛ سرافراز شیر د و زنگی منم ؛ مؤلف عرض کند که این همان (ارژنگ) است

که با تای فوقانی بجای خودش گذشت و ماخذش هم درانجا ذکر کرده ایم امّا ماخذ (ارژنگ) قابل بیان است وبخیال ما مرکب است از هر دو لغت ترکی یعنی (ار) که بمعنی مرد ومجازاً بمعنی صاحب است و (ژنگ) بقول صاحب کنز که محقق زبان ترکی است بمعنی زنگار وزنگ آینه وشمشیر وغیره باشد پس (صاحب ژنگ) یعنی (صاحب زنگار) مانی را نام کردند که نقش ونگار از زنگار می بست وفارسیان مجرّد (ژنگ - بزای فارسی) کتاب مانی نقّاش را هم گفته اند (کذا فی البرهان) وصاحب این کتاب همان مانی است که ذکرش برا آژنگ گذشت - پس معنی دوّم وسوّم اصل است و دیگر معانی مجاز آن - بمعنی نگارخانۂ مانی وتختۂ نقّاشی - یا صحیفۂ نقّاشی را هم مجازاً بر نام مانی موسوم کردند وانچه همین نام برای دیو وپهلوان هم هست نسبت آن عرض می شود که (ژنگ) در ترکی زبان بمعنی طبع آمده وطبع بلغت عرب درشتی را گویند (کذا فی المنتخب) پس دیوی وپهلوانی را بزبان ترکی (ارژنگ) نام کردن بی معنی نباشد (اردو) (۱) دیکھو ارتنگ کے پہلے معنی - (۲) ارژنگ - ایک نقّاش کا نام ہے جو مانی سے مشہور تھا - (۳) ایک اور نقّاش کا نام بھی ارژنگ ہے جو مانی کے سوا تھا - (۴) ایک دیو کا نام بھی (ارژنگ) تھا (۵) ایک پہلوان بھی (ارژنگ) کے نام سے مشہور تھا (۶) دیکھو ارتنگ کے چوتھے معنی (۷) دیکھو ارتنگ کے تیسرے معنی -

ارژنه بقول صاحب برهان بازای فارسی بروزن ومعنی ارجنه باشد که نام دشتی است	مشهور در فارس (انتهی) مؤلف گوید که به های هوّز نسبت منسوب به (ارژن) که

بمعنی درخت با دام کوهی گذشت و بدینوجه که درین دشت بسیاری ازین قسم درختان است (ارژنه) نام کردند و همین وجه تسمیه (ارجنه) هم نوشته ایم و فارسیان جیم عربی را بقاعدهٔ خود بزای فارسی بدل کنند همچو (کج و کژ) پس اصل ارژنه - ارجنه باشد - صاحبان رشیدی و جامع و سروری و هفت ذکر این کرده و گویند که صحرائی است بچند فرسنگی از شیراز که درخت ارژن دران بسیار است (ملا کاشی ـــه) سواد ارژنه را مدح گوی و از دشمن ؛ جوی مترس اگر پنجه زن چو شیر نر است ؛ اردو دیکھو ارجنه -

ارس بقول صاحب برهان بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطه (۱) نام رودخانه ایست مشهور که از کنار تفلیس و آذربایجان و اران می گذرد و صاحب هفت فرماید که این رودیست که از کنار تفلیس ما بین آذربایجان و اران می رود - صاحب رشیدی باتفاق برهان سندی پیش کرده (ـــه) زآهم بود یک ستاره و زخش ؛ ارس را بود ارس من مایه بخش ؛ خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی فرماید که این رود در ارمن می گذرد و از حوالی نخجوان گذشته نزدیک بحوالی شیروان به رودخانهٔ کر می پیوندد و صاحب سراج همین قول را معتبر پندارد و فرماید که بمدّه هم آمده و صاحب جهانگیری باتفاق برهان از حافظ شیراز سند دهد (ـــه) ای صبا گر بگذری بر ساحل رود ارس ؛ بوسه زن بر خاک آن وادی و مشکین کن نفس ؛ و صاحب سروری فرماید که بمدّ و ده هم چنانکه یکی از قدما گفته (ـــه) به تب از فراق اندر خوی غم ؛ بسر شد قصهٔ من پیش هر کس ؛ چو الوندم غمی بر دل ولیکن ؛ ز جوی دیده می شد آب آرس ؛ مؤلف عرض کند که اهل تحقیق در ممدوده این را ترک کرده اند و چیزی نسبت

بجز لب ولہجۂ مقامی کہ اکثر ممدودہ را مقصورہ کنند ومقصورہ را ممدودہ۔ صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بہ تحقیق ما اصل این (رس) است بفتح رای مہملہ۔ کذا فی البرہان و (رس) لغت عرب است۔ بقول صاحب منتہی الارب نام وادئی ونام آبی۔ پس (ارس) بزیادت الف وصلی در اولش۔ مفرّس باشد (اردو) اَرَس ایک دریا کا نام ہے جو ارمن مین واقع ہے (مذکر)

(۲) ارس۔ بقول صاحبان برہان وہفت ورشیدی وسراج وجہانگیری وسروری وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی اشک چشم را گویند۔ سند این ہمان شعر است کہ صاحب رشیدی بر معنی اوّل پیش کردہ است۔ مؤلف گوید کہ این مجاز معنی اوّل باشد کہ فارسیان مبالغۃً نام رودی را برای اشک استعمال کردہ اند بہ تشبیہ روانی واین استعارہ باشد۔ (اردو) اشک بقول امیر (فارسی) مذکر۔ آنسو (آتش ؎) اس ماہ کی فرقت مین جو تارے نکل آئے؛ تارون سے سوا اشک ہمارے نکل آئے؛

(۳) ارس۔ بقول صاحبان برہان وہفت بضمّ اوّل وسکون ثانی نام سرو کوہی است کہ بعربی اہل وعرعر خوانند وتخم وثمر او را جوز الاہل وثمرۃ العرعر نام است صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج فرماید کہ قول صاحبان فرہنگ اغلب کہ خطا ست ومعنی صحیح این درخت صنوبر است کہ برای تازی (ارز) ہم آمدہ وزا بہ سین بدل شدہ پس بفتح اوّل باید خواند ودلیل انیست (منوچہر ؎) نزنید از درخت ارس کافور؛ نخیزد از میان لاولادن ؛؛ (تا سید خیال خود متعلق بمعنی) فرماید کہ کافور

از درخت صنوبر حاصل نمی شود بلکه زفت حاصل می شود (الخ) مؤلف عرض کند که (ارز) لغت عرب است بالفتح و بالضم هر دو بمعنی درخت صنوبر و عرعر چنانکه بجای خودش ذکر کرده ایم وشک نیست که فارسیان زای هوّز را بقاعدۂ خود باسین مهمله بدل کنند همچو (ایاز و ایاس) و (هرمز و هرمس) پس (ارس) را مبدل (ارز) توان گفت بلکه معرّبش ولیکن بر ادّعای خان آرزو بفتح و بمعنی درخت صنوبر مخصوص کردن صحیح نباشد وسند پیش کرده اش تخصیص فتح اوّل نمی کند اگرچه دران (ارس) بمعنی درخت صنوبر توان گرفت ولیکن ازین یک استعمال لازم نمی آید که استعمالش برای درخت عرعر نباشد (ابن یمین ؎) از برای قوّت دل گر بخوری بادیم ؛ صندل و سندل نیابم غیر چوب ارس و تاغ ؛ صاحب سروری این را بالضم اوّل و بمعنی سروکوهی آورده و به ثبوت ضمّ اوّل از کلام لطیفی سندے پیش کرده (ؔ) توئی شهسوار جوانان فرس ؛ خدو قدّ تو ماه رسته بر ارس ؛ صاحب جامع فرماید که بضمّ اوّل وسکون ثانی درختیست در طرف زیر بادو آجین که ازان کافورچو دانه حاصل شود و نیز نام سروکوهی و صاحب ناصری بروزن (پرس) بمعنی سروکوهی گوید - ما عرض کنیم که تبدیل یک حرف آخر بقاعدۂ فارسی مستلزم تصرّف در حرکت حرف اوّل و معنی نیست پس به تحقیق ما (ارس) بالضمّ و بفتح اوّل - بمعنی درخت صنوبر و عرعر هر دو باشد صاحب محیط بر صنوبر فرماید که لغت عربیست و (ارزه) نیز خوانند و بسریانی (ارزند) و برومی (قبقطانیون) و بیونانی (قلوعنیطون) و بفارسی درخت آنرا (کاژ) نر و ماده باشد - درخت نرهم دو قسم است - بستانی و کوهی - بستانی آنرا بفارسی (ناژ) و (ناج) و بشیرازی (کاج) نامند

وقسم کوہی این شبیہ بدرخت ابہل و اتمش در سریانی (ارژند) وچوب این چوب دارکہ بجای مشعل می سوزانند۔ و درخت مادہ نیز دو نوع است اوّل بزرگ وآنرا صنوبر کبار گویند و چلغوزہ ثمر این است وثانی کوچک واین را صنوبر صغار وتنوب نام است وثمر آن را اہل شیراز (فستق) نامند بالجملہ چوب صنوبر گرم وخشک در سوم و در دوم نیز گفتہ اند و برگ وپوست آن گرم تر وخشک تر از چوب و در پوست آن قبض شدید است ونافع قروح حرقیہ و دران قوت مدملہ بسیار وبرگ وچوپ این ہم منافع بیشمار دارد (الخ) و بر سرو فرماید کہ این اسم فارسی است وبیونانی (فاریس) وبرومی (کبارسین) وبہندی (تمال) نامند۔ درخت معروف است بری وبستانی وبری را ابہلی نیز گویند وآن عرعر است بستانی آن گرم وخشک در اوّل وبقول شیخ گرم در اوّل وخشک در دوم۔ تحلیل۔ تسخین وغوص می کند ومنافع کثیرہ را شامل و بر عرعر گوید کہ لغت عربی است وبفارسی سرو کوہی است وبشیرازی ہل و بسریانی (سرو) وبرومی (قرنوس) وبیونانی (اروس) دو قسم باشد یکی بزرگ و دیگری کوچک بقول شیخ الرئیس طبع آن مائل بحرارت ویبوست وثمر آن گرم در اوّل وخشک در دوم۔ جالینوس گفتہ کہ این درخت گرم وخشک در درجہ دوم است مسخّن ومفتّح سدد و با قوت قابضہ ومقاوم سموم ومدر بول وحیض۔ آشامیدن دو درم آن جہت تنقیح سدد و سرفہ و درد سینہ وسعال وضعف معدہ وغیرہ نافع۔ منافع کثیرہ دارد۔ (الخ) مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ فارسیان بحذف واو وعلامت ضمہ از (اروس۔ لغت یونانی) (اُرس) کردہ باشند۔ (اردو) صنوبر۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ چیڑ کا درخت جس مین چلغوزے

لگتے ہین اور نہایت سیدھا ہوتا ہے اور سرو ناز جس سے معشوق کے قد اور اسکے خرام کو تشبیہ دیتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ جس درخت کا پھل چلغوزہ ہے وہ صنوبر کی ایک قسم ہے اور سرو ناز سے بھی ہمکو اختلاف ہے - مجرّد سرو کہنا کافی ہے آپہی نے سرو پر فرمایا ہے کہ (فارسی و عربی) اسم مذکّر-ایک سید سہے مخروطی خوشنما درخت کا نام جو اکثر باغون مین لگاتے ہین اور اسکے قامت کو معشوق کے قد سے تشبیہ دیتے ہین -

(۴) ارس - بقول صاحب شمس بالکسر و لغت عرب بمعنی بیخ و اصل نیک و صاحب منتخب ہم تصدیق این می کند مؤلف گوید کہ ضدّ بد اصل است - (اردو) عالی خاندان - جس کی اصلیت نیک ہو - رذیل کی ضد -

(۵) ارس - بقول صاحب لغات ترکی بفتحتین نام قومی - صاحب منتہی الارب فرماید کہ اہل الرّس قومی را گویند کہ تکذیب پیغمبر خود کردند و او را در چاہ (رس) بند کردہ کشتند الخ پس عجبی نیست کہ ترکان بزیادت الف وصلی در اول (رس) الرّس گفتہ باشند یا ارس قومی دیگر باشد واللہ اعلم (اردو) ایک قوم کا نام ترکی مین (ارس) اور ایک خاص قوم کو عربون نے (اہل الرّس) کہا ہے -

(۶) ارس - بقول صاحب شمس بفتحتین نام جائی و مدینہ - صاحب منتہی الارب نوشتہ کہ (رَس) نام وادئی است پس عجبی نیست کہ فارسیان در اول این ہم الف وصلی آوردہ (ارس) کردہ باشند و بعید نیست کہ درہمین وادے شہرے ہم آباد شدہ باشد و بنام وادی موسوم واللہ اعلم (اردو) ارس ایک جای اور شہر کا نام - اور عربی مین رَس ایک وادی کا نام

ارسال بقول صاحب منتخب بکسر اوّل مصدر زبان عربی است بمعنی فرستادن و گذاشتن و صاحب شیر شدن از موا شی خود فارسیان این را بمعنی اوّل الذکر با مصادر خود مرکب کردہ استعمال کردہ اند۔ بہار و وارستہ گوید کہ براے تحف و ہدایا ہم اطلاق کنند و بدین معنی در ہند ہم شہرت دارد (سالک یزدی ؎) ارسال نیازم ہمگی ناز تو رد کرد ٭ من خوب فرستادم و او خوب فرستاد ٭ (اردو) ارسال۔ بقول امیر (عربی) بھیجنا مؤلف کہتا ہے کہ غالباً آپکا مقصد حاصل بالمصدر سے ہے (ناسخ ؎) و میاں ارسال خط شوق کا آئے جو مجھے ٭ ہے یہ قسمت کہ کبوتر و ہیں عنقا ہووے ٭ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ ارسال وہ روپیہ ہے جو علاقوں سے وصول کر کے علاقہ دار کی سرکار میں بھیجا جاتا ہے یا زمیندار خزانۂ سرکار میں مالگزاری کی بابت داخل کرتے ہیں جیسے ارسال جاتی ہے'' صاحب آصفیہ نے تحفہ کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ (عربی) اسم مذکر۔ ارمغان ہدیہ۔ سوغات۔

ارسال افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ہدیہ و پیشکش و نذر واقع شدن و پیش کردہ شدن چیزی است چنانکہ خسرو دہلوی گوید (نثر ؎) حالی یک کمان و دہ چوبہ تیر ملک خطا بہ پیشکش بندگان دولت ارسال افتادہ این سید الصحائف بخدمت اطہر السادات ارسال افتاد'' (اردو) پیش کیا جانا۔ گزرانا جانا۔

(الف) ارسال المثل اصطلاح۔ بقول صاحب

(ب) ارسال المثلین صاحب انند و مجمع الصنائع (الف) آنست کہ شاعر در بیتی مثلی آرد کہ مشہور باشد از جہت تائید کلام

چنانکہ نامی صفاہانی گفتہ (ع) خیال منت
از بالین دل جائی نرفت امشب ؛ چراغ خانۂ
بیمار آری تا سحر سوزد مؤلف گوید کہ درین
شعر مصرع دوم (مثل) است و (ب)
بقولش آوردن دو مثل است در شعر چنانکہ
سالک یزدی آوردہ (ع) من آن ملم کہ
چو گل ہوش می برد بویم ؛ من آن گلم کہ چو مل
جوش می زند رنگم ؛ مؤلف گوید کہ در ہر یک
مصرع یک مثال آوردہ نہ مثل ۔ صاحب
مجمع الصنائع شعری دیگر آوردہ (ع) نصیحت
ہمہ عالم چو باد در قفس است ؛ بگوش مردم
نادان چو آب در غربال ؛ مؤلف گوید کہ
(باد در قفس) و (آب در غربال) مثل نیست
بلکہ فارسیان این ہر دو را بطور کنایہ بمعنی کار
بیکار و کاری بی نتیجہ و بی فائدہ استعمال کردہ اند
و این محاورۂ فرس ست نہ مثل ۔ ما از طبعزاد
خود سندی پیش کردہ ایم کہ در ہر مصرعش
دو مثل قدیم است (ع) جان بابا آدمی
را آدمیت لازم است ؛ می ندانی عود را
گر بو نباشد ہیزم است ؛ در ہر دو مصرع این
شعر دو مثل را نظم کردہ ایم یکی "آدمی را آدمیت
لازم است" و دیگری "عود را اگر بو نباشد
ہیزم است" ہمین است (ارسال المثلین)
و درینجا ارسال بمعنی آوردن یا جمع کردن
است مجازاً - مخفی مبادا کہ این ہر دو صنعت
را در فارسی زبان اسم مخصوص نیافتیم اردو
ارسال المثل ۔ صنائع وبدائع کلام سے اس
صنعت کا نام ہے جو ایک شعر میں کسی مشہور
مثل کا استعمال کریں جیسے (سودا ع) گالی
نہیں بے بوسہ مرے دل کو گوارا ؛ جھوٹا
کوئی کھاتا ہے تو میٹھے ہی کے لالچ ؛ اور
اگر ایک شعر میں دو کہاوت جمع کئے جائیں
تو اسکو (ب) ارسال المثلین کہتے ہیں جیسے
(جلیل جانشین امیر مرحوم ۔ ع) اشک جیسے

بے اثر ہیں ویسی ہی آہیں بھی ہیں ؛ ایک
تھیلی کے ہیں بٹے ایک ترکش کے ہیں تیر ؛

ارسال داشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بمعنی فرستادن است چنانچہ عالی شیرازی
آوردہ (نثر) نیاز قدوم نصرت لزوم بعد و
ہر مرتبہ کہ جہت یورش پای شریف تشریف
آوردہ بودند جداگانہ ارسال می دارم "
(اردو) ارسال کرنا - (قلق ؎) اور اگر
صلح کا کرے اقبال ؛ جلد معروضہ کیجیو ارسال ؛

ارسال فرمودن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ مرادف (ارسال داشتن) کہ گذشت
چنانکہ خسرو دہلوی گوید (نثر) امید آنکہ متواتر
بدست احاد وشہور ہر ماہہ و ہر روزہ ارسال
فرمایند" (اردو) دیکھو ارسال کرنا - ارسال
فرمانا بھی کہ سکتے ہیں -

ارسال کردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مراد ف
(ارسال داشتن) است کہ گذشت چنانچہ سنجر
کاشی گوید (؎) نہفتہ بوسہ بہ پیغام می کند ارسال ؛
نگینش را حجر الاسود از رہ تعظیم ؛ (اردو) دیکھو
ارسال داشتن -

ارسال گردانیدن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ مرادف ارسال داشتن است کہ گذشت
چنانچہ نصیر ہمدانی فرماید (نثر) باری بشنوند
و بشنوانند و غزل نوشتہ خود ارسال گردانند"
(اردو) دیکھو ارسال داشتن -

ارسال نمودن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
مرادف ارسال داشتن است کہ گذشت چنانچہ
خسرو دہلوی آوردہ (نثر) "یاران اینطرف
تسلیمات وافر و ارسال نمودند" (اردو) دیکھو ارسال داشتن

ارسال یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی فرستاده شدن است چنانکه خسرو دہلوی گوید (نثر) "این عریضه در شهر خدای ارسال یافت" (اردو) بهیجا جانا۔

ارسالیه بقول صاحب بول چال بمعنی روانگی است مؤلف گوید که یای نسبت وہای زائده بر لفظ (ارسال) زیاده کرده اند بعضی این قسم بارا ہای فصاحت گویند دیگر ہیچ - صاحب بول چال این را از روزمرهٔ معاصرین گرفته است و از کلام متقدمین فرس بارا سنداین بدست نیامد (اردو) روانگی بقول صاحب آصفیه (فارسی) اسم مؤنث ترسیل - بهیجنا - مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپکا مقصد ارسال کے حاصل بالمصدر سے ہے

ارسانیقون بقول صاحب برہان وہفت و انند با سین ثالث بالف کشیده و نون بتحتانی رسیده و قاف مضموم بواو ونون زده بلغت یونانی زرنیخ زرد باشد و آن جوہریست که نقاشان ومصوران بکار برند اگر با شیر گوسفند بیا میزند ہر مگسی که از ان بخورد بمیرد صاحب محیط بر (زرنیخ) گوید که بفتح اول وکسر آن وسکون رای مهمله وکسر نون وسکون یای تحتانی وخای معجمه اسم عربی است و بیونانی (ارسانیقس) و (فرساطیس) و (ابروق) و (استرخار) و برومی (کرخوش) و بسیریانی (زرنیخا) و (زرنبیق) و بفارسی (زرنی) و بهندی (ہرتال) نامند و (استرخار) نام قسم سرخ است و ہندی آن (منسل) حسبی است معدنی که متولد می شود در معادن خود مانند تولد کبریت از بخار دخانی - پنج نوع است زرد - سرخ - سفید - سبز - خاکستری که سیاه نیز گویند وبهترین آن زرد صفائحی مانند ابرک و براق برنگ طلائی است و این را (زرنیخ ورقی و بدخشی) نامند و بهندی (ہرتال طبقی) وگویند زرنیخ سوخته الطف و قوت

سمیت آن بیشتر بالجملہ زرنیخ زرد۔ گرم وخشک در سوم وبقول شیخ گرم درسوم وخشک دردوم لذاع۔ ومعفن ومحرق ومفتح ومنقی صدید وباقوت قابضہ۔ ومنافع کثیرہ دارد۔ (اردو) ہرتال۔ بقول صاحب آصفیہ۔ (ہندی) اسم مونث۔ زرنیخ کی ایک قسم۔ ہرتال۔ اور ابرتال پر فرمایا ہے کہ اسکی اصل سنسکرت مین (ہری تال) ہے ایک قسم کی کانی دوا جو زہریلی از قسم دہات ہے۔ سفید۔ سرخ۔ زرد۔ صحیح لفظ رای مہملہ کے ساتھ (ہرتال) ہے۔ صاحب ساطع نے لفظ ہرتال پر فرمایا ہے کہ (سنسکرت) منہ ابیض و اصفر واخضر واجودہ الارمنی الاصفر الصفایح الشبیہ الرایحہ بالکبریت (الخ) پس ہماری راے مین (ارسانیقون کا ترجمہ پیلی ہرتال ہے)

ارس بزان اصطلاح۔ بکسر سین مہملہ وضم بای موحدہ بقول صاحب بحر وجامع و انند وبرہان چرک کنج چشم بزکوہی وگاوکوہی وآن کار تریاق فاروق می کند وآنرا بعربی تریاق الحیہ خوانند۔ صاحب ہفت گوید کہ بزکوہی یا گاؤکوہی چون گرسنہ می شود بسوراخ مار رفتہ مار را بخود می کشد در حالت نشہ چرک کہ از کنج چشم او می افتد تریاک است خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول بمعنی اشک بزان۔ چرک کنج چشم بزکوہی وآن کار تریاق فاروق می کند ارس درینجا مجاز است زیراکہ در اصل بمعنی اشک است چنانکہ گذشت (انتہی) مؤلف گوید کہ این را بمعنی چرک کنج چشم گاوکوہی گرفتن باستعارہ باشد (اردو) پہاڑی بکرے اور گاے کے چیپڑ یعنی چرک چشم۔ آنکھ کا میل وہ رطوبت جو آنکھ سے نکلکر گوشہ چشم مین جم جاے۔

ارستن بقول برہان وجہانگیری وجامع وہفت وانند وموارد بفتح اول وثانی (۱) مخفف آراستن و (۲) بمعنی توانستن ہم۔ صاحب بحر فرماید کہ مخفف (آرستن) است۔ سالم الف

یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او و مشتقات سالم باشد و تبدیل وحذف در حروف اصلی آن راه نیابد پس درین صورت غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نخواهد بود وصیغہ‌ہای غیر سالم آن کہ مضارع وحال واسم فاعل وامر ونہی باشد در استعمال اہل لسان نیامدہ صاحب نوادر این را مخفف (آراستن) گوید وخان آرزو در سراج فرماید کہ این مخفف اراستن است بمعنی دوم ومخفف آراستن بمعنی اول یعنی زیب دادن مؤلف عرض کند کہ (ارستن) بمعنی اول اصل است ونتیجہ لب ولہجہ مقامی بمد ودہ ہم وبخیال ما این بدل است از (ارزتن) کہ معنی حقیقی این قدر ومرتبہ یافتن باشد فارسیان برای دفع ثقالت بقاعدہ خود زای ہوز را بہ سین مہملہ بدل کردند ہیچو (ہرمز وہرمس) ورای مہملہ ساکن را متحرک کردند (ارستن) شد ومعنی زیب وزینت دادن بافزایش زیور مجاز معنی حقیقی است ومعنی دوم اصل این (یارستن) بود بمعنی توانستن پس بقاعدہ فارسی یای تحتانی بالف بدل شد ویک الف بالتقای ساکنین افتاد (ارستن) شد بعضی گویند کہ از ہر دو الف ساکن اول را حرکت دادہ بمد ودہ خواندند در صورت آخرہ باید کہ (آرستن) بمد ودہ را اصل گیریم و(ارستن) بمقصورہ نتیجہ لب ولہجہ مقامی (اردو) دیکھو آراستن وآرستن۔

(الف) ارسطا | بقول صاحب برہان وجامع بفتح اول وثانی وسکون ثالث وطای حطی نام حکیمی است رومی۔ شاگرد افلاطون ووزیر اسکندر کبیر ومعلم اول گویندش کہ نوشتن را بہم رسانید صاحب انند ہم ذکر این کردہ ونیز۔ - - - - - - - - - - -

(ب) ارسطا | بقول برہان بلغت رومی بمعنی (ارسطو) کہ گذشت صاحبان مؤید وہفت

وشمس وانند هم ذکر این کرده اند مؤلف گوید الف مخفف ب باشد و دیگر هیچ - ونیز -

(ج) ارسطاطالس | بقول صاحب برہان وہفت وانند باطای مهمله بالف کشیده وکسر لام وسکون سین بی نقطه بمعنی (ارسطا) باشد که معلّم اول است مؤلف گوید که ب مخفف همین است ونیز - - - - - - - - - -

(د) ارسطاطالیس | بقول صاحب برہان بکسر لام وسکون تحتانی وسین بی نقطه (۱) همان ارسطاطالس است که معلّم اول است مؤلف گوید که (ج) مخفف همین باشد وبقول صاحب ہفت (۲) نام شهری هم که ارسطاطالیس بنام خود آباد کرد وصاحب شمس ومؤیّد هم ذکر هر دو معنی کرده صاحب جامع بر لغت ارسط گوید که این را بمعنی اول - - - -

(ه) ارسطالیس | هم گویند - مؤلف گوید که مخفف (د) باشد وهمچنین - - -

(و) ارسطو | بقول برہان وہفت بضمّ رابع وسکون واو (۱) نام ارسطاطالیس و (۲) نام دوائیست که او را زراوند گویند چه (ارسطولوخیا) زراوند طولیست ولوخیا بمعنی طویل باشد صاحب جامع بر الف ذکر این هم کرده بر معنی اوّل قانع وصاحب مؤیّد هم صرف معنی اوّل را ذکر کرد - صاحب محیط ذکر این بمعنی دوّم نکرد و بر (ارسطولوخیا) فرماید که اسم یونانی است بمعنی فاضل برای نفسا ومراد ازین دواى فاضل است برای نفسا یعنی زن صاحب نفاس وبعضی اسم زراوند طویل گفته اند (الخ) پس بخیال ما مجرّد (ارسطو) را بمعنی دوّم گرفتن درست نباشد صاحب سواء السبیل بر - - - - - - - - - - -

(ز) ارسطون | گوید که بیونانی (ارستان) نام معجونی است بخیال ما عجبی نیست که مقصود ش

از معنی وتوم (و) باشد ولیکن صاحب محیط ذکر (ارسطون) کردہ است ونوشتہ کہ شرابی است
غلیظ کہ از خمر وادویہ گرم ترتیب دہند۔ قوی تراز خمر ومقوی احشای بارد است۔ صاحبان
مؤید وشمس وہفت ر ------------------

(ح) **ارسطوی** نوشتہ اندکہ ہمان ارسطا طالیس است مؤلف گوید کہ یای
تحتانی آخرہ زائد وبس (اردو) (الف تاج) بقول امیر ارسطو یا ارسطاطالیس سکندر
پادشاہ کے وزیر کا نام۔ یونان مین طبقہ حکمای مشائین کا یہ ایک بہت بڑا حکیم گزرا ہے
(نسیم ؎) ادب آموز فلاطون ہین مضامین خیال ؛ ہر کنائے مین ارسطو کو ہے
تعلیم عمل ؛ (انشا ؎) ادب آموز ہو مانند ارسطا طالیس ؛ تا جبلت پہ تری ہو کے
سکندر عاشق ؛ (د-۲) ارسطاطالیس ایک شہر کا نام ہے جسکو ارسطو نے آباد کر کے اپنے
نام سے موسوم کیا تھا (و-۲) ارسطو ایک دوا کا نام ہے بعض اہل تحقیق نے اسکو (ما
(ارسطون) کہا ہے جو ایک قسم کی مرکب شراب ہے (یونانی زبان کا لفظ)

ارسلان بقول ضمیمہ برہان بروزن پہلوان (۱) نام پادشاہ ایران زمین است و
بزبان ترکی (۲) شیر را گویند و (۳) نیز نام یکی از غلامان سامانیان بود کہ شیر را بیکمشت کشت و
(۴) کنایت از غلام ہم ہست وترکان نام ہای غلامان خود (قرہ ارسلان) و (قزل ارسلان)
می نہند بنسبت برنگ سیاہ شیر وسرخ شیر نمودہ صاحب مؤید بحوالہ ادات بذیل لغات فارسی
گوید کہ نام شاہ ایران زمین وشیر و فرماید کہ (۵) بمعنی بادشاہ نیزمی آید وبذیل لغات ترکی گوید
کہ بالفتح شیر ونیز پادشاہی وصاحب شمس ہمزبانش واشارہ کند کہ لغت عربی است وصاحب

انند ذکر معنی اوّل و دوّم و چهارم کرده مؤلف گوید که بہ تحقیق ما این لغت ترکی است بمعنی
دوّم یعنی شیر (کذا فی لغات ترکی) و دیگر ہمہ معانی مجاز آن کہ پادشاہ ایران را ہم ہمین لقب بود
بوجہ قوت و شجاعتش و معنی پنجم ہم مجاز است و بمعنی سوّم لقب غلامی ہم کہ شیر را بیک مشت
بکشت امّا نسبت معنی چہارم عرض کنیم کہ ارسلان را استعارہ از مطلق غلام کردن قایل غور است
و ترکان این نام را برای غلامان ترک مخصوص کردہ اند چنانکہ صاحب ضمیمہ نوشتہ و عجبی نیست
کہ بیاد کرد لقب غلامی کہ شیر را کشتہ۔ دیگر غلامان را ہم این نام نہادہ باشند و این متحقق است کہ
در اکثر اسمای پادشاہان استعمال این شدہ است صاحب غیاث بر (قزل ارسلان) نوشتہ
کہ در ترکی قزل بمعنی سرخ است و ارسلان بمعنی شیر۔ پس (قزل ارسلان) کہ لقب پادشاہ است
بمعنی شیر سرخ باشد (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی غلام ہم کردہ اند وجز این نیست کہ مجاز است
از معنی دوّم (سعدی ۵۴) ای خواجہ ارسلان و آغوش تو فرمان دہ خود مکن فراموش ﷲ (اردو)
(۱) ارسلان - ایران کے ایک بادشاہ کا نام تھا (۲) شیر - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔
باگھ۔ اسد۔ جیسے "شیروں کا منھ کس نے دہویا ہے" (۳) نیز ایک غلام کا لقب ارسلان
تھا جس نے گھونسے سے شیر کو مار ڈالا تھا (۴) غلام بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو میں
مستعمل (مذکر) بمعنی عبد۔ بندہ۔ بردہ۔ خانہ زاد۔ وہ زر خرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج
کرتا ہے۔ (۵) بادشاہ۔ بقول صاحب آصفیہ صحیح (پادشاہ) مالک تخت۔ سلطان مذکر۔

(الف) ارسمندش | بقول صاحب شمس بفتح یکم و سوّم و چہارم لغت فارسی است
نام حکیمی کہ انیس و جلیس سکندر بود۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و وجہ تسمیہ ہم

معلوم نشد بجز اینکه ارسمندش را لغت یونانی گیریم و مخفف این (ارسندش) هم آمده که می آید وصراحت
کافی همدر انجا کنیم و ذکر اختلافی هم که در اقوال محققین است بقول صاحب ضمیمهٔ برهان همین لغت ـ

(ب) ارسمندوس | با اوّل مفتوح و ثانی زده وسین و میم مفتوح بنون زده و
دال مضموم نام حکیمی بود یونانی که جلیس سکندر بود و تبنای ارسطو یعنی پسر خواندهٔ ارسطو
وارسطو از غایت شفقت و مهربانی نیم دست پیشکاری خود باسترضای سکندر باو عنایت
فرموده بود و در غیبت ارسطو مقدمات عظمی را فیصل میداد لهذا او را وزیر دوّمی سکندر
می دانند و در بعضی از فرهنگ ها با اوّل مفتوح و بثانی زده و شین منقوطه مفتوح و میم مکسور
بتحتانی رسیده و دال مضموم و شین نقطه دار زده (ارشمیدُش) آورده و گفته که حکیمی بود
شاگرد ارسطو و از و خدمتی شایسته بظهور آمد سکندر از راه مهربانی کنیزی که خاقان چین باو
داده بود و در جنگ روس کارهای شایسته ازو بر آمده و اسکندر و اکثر زور آوران پهلوانان
پسند نموده باو بخشیده (انتهی) صاحب برهان همین لغت را (ارشمیدس) آورده که می آید بخیال
ما این لغت یونانیست (اردو) ایک حکیم اور سکندر کے جلیس اور وزیر دوم کا نام ارسمندش
یا ارسمندوس یا ارشمیدش ہے ـ

ارسن | بقول برهان و سراج و رشیدی و ناصری و جامع و هفت و جهانگیری بر وزن
مسکن بمعنی مجمع و مجلس و انجمن و محفل باشد مؤلف گوید که این لغت عرب است جمع
رسن بمعنی رسن ها و ارسان بکسر اوّل بمعنی سخت بستن از رسن هم آمده بالجمله بخیال ما (ارسن) بمعنی مجمع
و مجلس استعاره باشد که فارسیان مجموعهٔ رسن ها را برای مجمع انسانان و محفل استعمال کردند دیگر هیچ

(اردو) مجمع - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر - مجلس - لوگون کے جمع ہونیکی جگہ -

ارسنا | بقول صاحب شمس بکسر ہمزہ و سکون سین قریہ ایست از سمرقند و فرماید کہ لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وجہ تسمیہ این ہیچ معلوم نمی شود بجز اینکہ فارسیان بزیادت الف در آخر (ارسن) نام این قریہ نہادہ باشند بلحاظ بسیاری آبادی واللہ اعلم (اردو) ارسنا - ایک قریہ کا نام ہے جو سمرقند مین واقع ہے -

ارسال | بقول صاحب بول چال بمعنی توپخانہ و فرماید کہ از (آرسی نل) کہ لغت انگلیسی است مفرس است صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) توپخانہ - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - توپون کے رہنے کا مقام - مؤلف عرض کرتا ہے کہ توپخانہ مرکب ہے توپ اور خانہ سے - توپ ترکی ہے اور خانہ فارسی -

ارسندش | بقول خان آرزو در سراج بفتح اوّل و سکون دوم و سین مفتوح و نون ساکن و دال مفتوح و شین معجمہ نام حکیم ہمنشین سکندر لیکن در فارسی بودن این لفظ نظر است - مؤلف گوید کہ لغت یونانی است و ہمان است کہ صاحب شمس (ارسمندش) گفتہ و صاحب ضمیمۂ برہان (ارسمندوس) و (ارشمیدشس) کہ گذشت و بقول برہان (ارشمیدس) کہ می آید و وجہ این اختلاف چیزی نیست بجز غلطی کتابت و عدم تحقیق - یکی از زباندانان یونانی گوید کہ اکثر اسمای یونانیان برہمین وزن می آید (ارسندروس) صحیح می نماید ولیکن بہ بیان وجہ تسمیہ تسکین ما نکرد واللہ اعلم (اردو) ارسندش - ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا مصاحب

تھا - دیکھو ارسمندش - وارسمندوس -

ارسنگ بقول صاحب برہان و آنند و ہفت بروزن و معنی (ارژنگ) است کہ نگارخانۂ مانی باشد صاحب جامع گوید کہ مرادف ارژنگ و بقول صاحب جہانگیری مرادف (ارتنگ و ارجنگ وارژنگ) کہ گذشت (استاد فرخی ۵) ہمی تافت از پرنیان روی خویش ؛ نگاریست گوئی بر ارسنگ مانی ؛ **مؤلف** گوید کہ ما ذکر این بر لغت (ارتنگ) کردہ ایم خبرین نیست کہ این مبدل (ارتنگ) است کہ فارسیان تای عربی را بسین مہملہ بدل کنند ہمچو (تیز و سیز) پس صراحتی کہ ما بر لفظ (ارتنگ کردہ ایم متعلق بہ (ارسنگ) است کہ این مرادف آنست مخفی مباد کہ سنگ بمعنی حجر و وقار ہم آمدہ و آر در ترکی زبان بمعنی مرد و مجازاً بمعنی صاحب است پس معنی (ارسنگ) صاحب وقار باشد و باشد کہ بدین معنی لقب مانی کردہ باشند و دیگر معانی - مجاز آن و لیکن شکل تبدیل روشن تر ازین است (اردو) دیکھو ارتنگ -

ارسی صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بضم اول گوید کہ در روزمرۂ معاصرین عجم کفش و موزۂ پا را گویند **مؤلف** عرض کند کہ (رس) بالفتح و تشدید سین لغت عرب است بمعنی پنہان کردن چیزی (کذا فی المنتخب) پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اول و یای نسبت در آخر این آوردہ (ارسی) بدون تشدید سین مہملہ کفش و موزۂ پا را نام نہادہ باشند کہ باعتبار معنی لفظی منسوب بہ چیزی است کہ پنہان کند کف پا را واللہ اعلم دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - (اردو) جوتا - بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - پاپوش - زیرپائی - پنہائی -

ارسیاسوس | بقول صاحب ضمیمۂ برہان نام حکیمی بود از بنی قبط۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد بخیال ما این لغت یونانی است (اردو) ارسیاسوس۔ ایک حکیم کا نام تھا قبیلۂ قبط سے

ارش | بقول صاحب برہان ع دو معنی دارد اول بفتح اول و ثانی و سکون شین نقطه دار (۱) مقداری باشد معین و آن از سر انگشت میانین دست راست است تا سر انگشت میانین دست چپ۔ چون دستہا را از ہم کشادہ دارند و بعضی گویند از سر انگشت میانین باشد تا مرفق کہ بندگاہ ساعد و بازوست و این اصحّ و خان آرزو راد رسراج با برہان اتّفاق است بمعنی آخر الذکر و صاحب برہان برای معنی آخرہ ذکر سکون ثانی ہم کردہ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بفتحتین از آرنج تا سر انگشتان و صاحب جامع گوید کہ بفتح و سکون ثانی ہر دو بروزن (فرش) و (حبش) ساعد است از مرفق تا سر انگشتان۔ صاحب شمس آوردہ کہ بفتحتین مسافت دو دست چون فراز کنند و (رش) بحذف ہمزہ ہم آمدہ وگوید کہ در تجربیت بفتحتین ساق دست از طرف آرنج تا بغل و بقول صاحب جہانگیری بفتحتین و بالفتح ساعد است مؤلف گوید کہ اصل این (اریش) است بفتح اول و کسر رای مہملہ و سکون تحتانی و شین معجمہ کہ لغت ترکی است و (ارش) بکسر رای مہملہ بدون یا ہم در ترکی آمدہ بمعنی ذراع و شبر و حبل و صوف (کذا فی کنز) فارسیان این را از ترکی گرفتہ اند و برای باع و ذراع یکدست کہ مساوی دو وجب باشد استعمال کردہ اند و اتّفاق محققین نفس بر ذراع است نظامی گنجوی استعمال این بکسر دوم کردہ است کہ اصح است (ــہ) سنان کش یکی نیزۂ سی ارش ٭ بآب جگر یافتہ پرورش ٭ پس محققینی کہ این را بہ فتحتین یا بفتح اول و سکون

ثانی بیان کردہ اند تحکای شان بر استعمال بعض شعرا باشد و بخیال ما تصرف شان است چنانکہ حکیم اسدی نوشتہ و صاحب جہانگیری آوردہ (س) ہمانجا یکی ہمگین چاہ بود ٭ کہ از قعر نہصد ارش راہ بود ٭ ازین سند ہم ادعای صاحب جہانگیری بفتح دوم ثابت می شود وہم او از فرہنگ منظومہ سندی پیش کشیدہ (س) اہرمن دیو آذر است آتش ٭ ساعدین اند ہر دو ارش و ارش ٭ مخفی مبادکہ آتش بکسر و بفتح بای عربی ہر دو بجایش گذشت پس بسند فرہنگ منظوم (ارش) را بفتح و بکسر رای مہملہ ہر دو توان گرفت و بدین وجہ کہ محققین فرس بر کسرۂ تای آتش نظر بر حقیقتش اتفاق کردہ اند وحقیقت (ارش) ہم بکسر رای مہملہ ثابت است پس وجہی نیست کہ درین شعر فرہنگ منظومہ رای مہملہ را مفتوح خوانیم البتہ سکون رای مہملہ از (ارش اول) کہ در مصرع ثانی آمدہ ثابت میشود محض تصرف است وبس (اردو) آدھ گزہ = دو بالشت (مذکر)

(۲) ارش - بقول صاحبان برہان وسراج ورشیدی و جامع وہفت وجہانگیری بفتحتین نام شہریست از ولایت شیروان - صاحب مؤید صراحت مزید کند کہ این شہر میان ماوراءالنہر و ترکستان واقع مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ رقبۂ این شہر بسیار مختصر باشد بنا بر علیہ نامش بلحاظ معنی اول (ارش) نہادند یا انیکہ سکنای این شہر در عقل و دانش مشہور باشند کہ بلحاظ معنی سوم بہ آرش موسوم شد یا وجہ تسمیہ این متعلق باشد بہ معنی چہارم فقط کہ جمعیت مردم را (ارش) گفتہ اند و بلحاظ آبادی بی معنی نیست و اللہ اعلم (اردو) ولایت شیروان سے ایک شہر کا نام (ارش) ہے (مذکر)

(۳) ارش - بقول برہان وسراج وجامع بفتح اول وکسر ثانی بمعنی عاقل وزیرک وہوشیار بخیال ما اصل این ہم لغت ترکی است کہ بقول صاحب کنز (اریش) و (ارش) بمعنی سدی ہم آمدہ و (سدی) بزبان عرب بمعنی نیکوئی (کذا فی منتہی الارب) و (سدی) بقول صاحب منتخب بالضم وتشدید دال و یالقب مردی دانشمند پس فارسیان (ارش) را از ترکی زبان گرفتند وبمعنی عاقل وزیرک استعمال کردند (اردو) عاقل - بقول صاحب آصفیہ (عربی) دانا - ہوشیار - زیرک -

(۴) ارش - بقول برہان وجامع بمعنی انجمن ومجمع وجمعیت مردم - خان آرزو درسراج با برہان اختلاف کند وفرماید کہ بمعنی انجمن (ارسن) است بہ سین مہملہ ونون بر وزن مسکن کہ گذشت نہ (ارش) و گوید کہ احتمال تصحیف است صاحبان برہان وہفت این را بفتح اوّل وسکون راہم بیان کردہ اند مؤلف گوید کہ (ارش واریش) در ترکی بمعنی رسن ہم آمدہ پس بلحاظ ماخذی کہ بر لفظ (ارسن) برای معنی جمعیت مردم وانجمن بیان کردہ ایم میتوانیم عرض کرد کہ فارسیان استعارۃً (ارش) را بمعنی انجمن ومجمع آوردہ باشند کہ جامعیت تارہای رسن مجمعی وانجمنی را ماند وبرین معنی اتفاق سہ محققین ہند وعجم است (اردو) دیکھو ارسن

(۵) ارش - بقول وارستہ بالمدّ والقصر رای مہملہ وشین معجمہ نام سلاحدار پادشاہ ایران کہ تیر حکمت راست کردہ بود - صاحب شمس گوید کہ نام پہلوانی از لشکر منوچہر کہ در صنعت تیراندازی نظیر نداشت وقصہ تیراندازی او معروف ومشہور است و در کتب تواریخ و شاہنامہ مرقوم (خسروی گفتہ ؎) چون کار بہ قفل بند تقدیر فتد ، از جیب خود کلید تدبیر فتد

ارش گهرم و لی چوگر دو نخچش ٭ درمعرکه پیکان پرازتیر رفته٭ صاحب سروری نوشته که نام سپهدار طهماسب بادشاه ایران که تیر حکمت راست کرد و در وقت مصالحت با افراسیاب تیر از آمل بمرو انداخت مؤلف گوید که برای وجه تسمیهٔ این همین قدر کافیست که در ترکی زبان (ارش و اریش) بقول صاحب کنز بمعنی (امدهٔ) آمده و (اَمَد) درلغت عرب بقول صاحب منتخب بمعنی غایت مدت و دورترین جا و غضب است پس عجبی نیست که فارسیان پهلوان را که از آمل به مرو بمسافت بعیده که چهل روزه راه است تیر انداخت نظر برکمال و هم غضبش به ارش موسوم کرده باشند مخفی مباد که همین لفظ بهمین معنی در ممدوده نیز گذشت و نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است که مقصوره را ممدوده کردند (اردو) ایک تیر انداز پہلوان کا نام (ارش) تھا جو اپنے فن مین لاثانی تھا۔

(۶) ارش۔ بقول صاحب شمس وسروری بارای مفتوح وبشین منقوطهٔ زده نام پسر دوم کیقباد که برادر کیکاؤس بود و آنرا (کے ارش) گفتندی مؤلف گوید که نظر بمعنی سوم بدین نام موسوم کرده باشند دیگر هیچ۔ مخفی مباد که همین لفظ بهمین معنی در ممدوده هم گذشت و نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی باشد که مقصوره را ممدوده کردند (اردو) کیقباد کے دوسرے لڑکے کا نام (ارش) تھا جو کیکاؤس کا بھائی تھا۔

(۷) ارش۔ بقول برهان وجهانگیری وهفت وشمس بسکون ثانی درعربی دیت وجریمهٔ جراحت کردن باشد و بدی افگندن میان مردم و برانگیختن جنگ و برافروختن آتش را نیز گویند صاحب منتخب فرماید که بالفتح اختلاف وخصومت و برانگیختن فتنه وجنگ و دیت جراحت مؤلف گوید

کہ بیان ماخذ این از موضوع ما خارج کہ لغت عربی زبان است (ا ر د و) زخم کی دیت یعنی معاوضہ دینا۔ فتنہ و فساد برپا کرنا۔ آگ لگانا۔

(۸) ارش۔ بفتحتین بقول صاحب غیاث نوعی از جامہ سبز رنگ مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ بقول صاحب کنز در ترکی زبان (ارش و اریش) صوف را گفتہ اند وبس صاحب غیاث حوالہ کہ پیش کرد غیر مصدق (ا ر د و) بقول صاحب غیاث ایک قسم کے سبز کپڑے کا نام (ارش) ہے زبان ترکی مین صوف کو (ارش یا اریش) کہتے ہین۔

ارشاد صاحب آصفی ذکر این کردہ۔ بقول صاحب منتخب لغت عربیت بکسر اول راہ نمودن۔ بہار گوید کہ فارسیان این را بالفظ بردن و دادن و کردن و گرفتن استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ انحصار ہمین چار مصدر درست نیست چنانکہ از ملحقات این ظاہر و در استعمال فارسیان مجرد لفظ ارشاد را بمعنی ہدایت و مجازاً بمعنی حکم استعمال کنند و صراحت معانی مصادر مرکبہ بجای خودش می آید (ا ر د و) ارشاد۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ ہدایت۔ مجازاً حکم (قلق ؎) اب بجالائین وہ جو ہوا ارشاد ٭ نیر عمر و جاہ تابان باد ٭

ارشاد بردن استعمال۔ بکسر اول و ضم بای موحدہ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حاصل کردن و گرفتن حکم و ہدایت است چنانکہ طالب آملی گوید (؎) چہ زاہد و چہ برہمن برد ز من ارشاد ٭ بہر دو پیشہ خرد کرد پیر کار مرا ٭ (ا ر د و) ہدایت پانا۔ حکم حاصل کرنا۔ حکم لینا۔

ارشاد خواستن استعمال۔ بمعنی ہدایت و حکم خواستن است چنانکہ عرفی گوید (؎) تو محتاجی و من محتاج ای خلوت نشین لیکن ٭

(۱۳۴)

تو استعداد می خواہی و من ارشاد می خواہم ؎ (اردو) ہدایت چاہنا۔ حکم چاہنا۔ ارشاد چاہنا۔

ارشاد دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ہدایت کردن و حکم دادن است (سلیم طہرانی ؎) خدایا چون مراد رعاشقی ارشاد می دادی ؎ چہ می شد اندکم گر بوفائی یاد میدادی (اسیری لاہجی ع) او براہ عشق قلاشی مرا ارشاد داد ؎ (اردو) ہدایت کرنا۔ حکم دینا۔

ارشاد داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ہدایت حاصل کردن و آموختن است چنانکہ حزین اصفہانی گوید (؎) از خلق تو دارد ؎ گر ارشاد بہاران پشمردہ کند در گرہ غنچہ درم را ؎ (اردو) ہدایت حاصل کرنا۔ سیکھنا۔

ارشاد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہدایت و حکم کردن است چنانکہ صائب گوید (؎) نیست غیر از عشق خضری در بیابان وجود ؎ ہر کجا گم گشتۂ بینی بہ عشق ارشاد کن ؎ (اردو) ارشاد کرنا بقول امیر حکم دینا۔ فرمانا۔ کہنا۔ (برق ؎) کب تک در امید پہ افتادہ جان دون ؎ ارشاد کچھ تو کیجیئے بندے کے باب مین ؎ (اسیر ؎) وصل مین خوب خموشی نہین دم رکتا ہے ؎ کچھ ہماری نہ سنین آپ ہی ارشاد کرین ؎

ارشاد گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حاصل کردن ہدایت و حکم است (نجات اصفہانی ؎) چو ہندو کہ برہمن ساحری ارشاد میگیرد ؎ ز زلفت خال مشکین دلربائی یاد می گیرد ؎ (اردو) ہدایت پانا۔ حکم حاصل کرنا۔

ارشد بقول صاحب برہان و جامع و ہفت و انند باشین نقطہ دار بروزن ابجد (۱) جوہریست

کہ اورا (مرقشیثا) خوانند وبعربی (حجر النور) و (۲) بعربی زبان رشید تر صاحب مؤید وشمس بذیل لغات عربی فرماید کہ (۳) نام پہلوانی کہ علم تیر اندازی از دست صاحب محیط بر (ارشد) گوید کہ اسم (مارقشیثا) ست و بر (مارقشیثا) نویسد کہ در (مرقشیشہ) مذکور دبر (مرقشیشہ) فرماید کہ اسم یونانی است و بسریانی (کیفانورا) وبعربی (حجر النّور) و (حجر الرّوشنایا) وبفارسی (حجر روشنائی) نامند جہت آنکہ براے روشنی چشم بسیار مفید است وبہندی (سون مکھی) و (سونا مکھی) و (تارہ مکھی) و (سیرلن) واین سنگیست کہ در معادن پیدا می شود - گرم وخشک در آخر دوّم وبقول شیخ الرئیس خشک در سوّم وقابض ومسخن ومنضج ومحلّل وجالی وقاطع خون وقوت آن قوی است وآن از ادویۂ اکّالہ وباسمیت است واستعمال آن از داخل جائز نیست مگر از خارج - منافع بسیار دارد **مؤلف** گوید کہ بخیال ما معنی دوّم اصل لغت عربی ومعنی اوّل وسوّم مجازی است کہ فارسیان نظر بر صفات (مرقشیثا) آنرا کنایۃً (ارشد) گفتند کہ رشید تر است در ادویہ و برہمین قیاس است وجہ تسمیۂ معنی سوّم کہ صاحبش ارشد بود در ایجاد (اردو) (۱) سونا مکھی - بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مؤنث ایک دوا کا نام جو آنکھوں کی دوائیوں مین پڑتی ہے اور اسے عربی مین (مرقشیثا) یا (حجر النور) اور فارسی مین (سنگ روشنائی) کہتے ہین ماہیت مین ایک قسم کا پتھر ہے جو سفید تو نہین مگر ملگجا سا ہے دوسرے درجے مین حار اور بعض کے نزدیک تیسرے مین یابس - نور بصر بڑھانے اور برص کو نفع دینے والا - (۲) ارشد بقول امیر ہدایت یافتہ (۳) ارشد ایک پہلوان کا نام

ارشک بقول صاحب برہان وہفت بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث وکاف بمعنی رشک وحسد باشد - صاحب جامع وجہانگیری این را بفتح اوّل وکسر دوّم بروزن زرشک آوردہ مؤلف

گویدکہ خبر این نیست کہ فارسیان الف وصلی در اوّل لفظ (رشک) زیادہ کردہ اند و ما معنی حسد را تسلیم نمی کنیم۔ بخیال ما فرقی نازک است در رشک وحسد۔ حسد در عربی بمعنی زوال نعمت کسی خواستن است وکینہ وبدخواہی و رشک در فارسی نسبت نعمتی کہ بکسی حاصل است خیال این کردن کہ کاشس بما ہم حاصل می بود۔ صاحبان فرہنگ فرس عموماً در معنی رشک و حسد فرقی نکردہ اند و باریک بینان و دقیقہ شناسان ہمان قدر فرق کنند کہ بالاذکور شد وقول معاصرین عجم اینست کہ حسد از صفات مذموم باشد برخلاف رشک کہ رشک کنندہ گنہگار نیست برخلاف حاسد (اردو) رشک۔ بقول صاحب آصفیہ فارسی (اسم مذکر) حسد۔ جلن غبطہ جلاپا (سالک ؎) کیا رشک عرشیونکی مجھے پانگاہ کا ذرا ریہون آستان حبیب اللہ کا پھر مؤلف کہتا ہے کہ غبطہ کی معنی عربی مین (کسی کی خوشحالی کو دیکھکر آرزو کرنا۔ اور اسکا زوال نہ چاہنا) برخلاف حسد۔ پس اردو مین رشک بمعنی غبطہ مستعمل ہے۔ اور اسکی عکس کے لئے لفظ حسد کا بھی اردو مین استعمال ہے۔ پس رشک کی تعریف مین حسد اور غبطہ دونون کو شریک کرنا باریک بینی کے خلاف ہے۔ صاحب آصفیہ نے حسد پر بھی رشک لکھا ہے۔ ہمکو اس سے بھی اختلاف ہے۔

ارشمیدس بقول صاحب برہان بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث وکسر میم تحتانی رسیدہ و دال بی نقطہ مضموم وسین بے نقطہ ساکن نام حکیمی بود یونانی انیس وجلیس سکندر رود ر مؤید الفضلا ارسمندش آمدہ باسین بی نقطہ ونون وشین نقطہ دار۔ واللہ اعلم مؤلف گوید کہ ما صراحت کافی بر (ارسمندوس) کردہ ایم (اردو) دیکھو ارسمندوس۔

ارشیا | بقول صاحب برہان و ہفت بروزن اصفیا بلغت ژند و پاژند تخت و اورنگ شہان را گویند صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ (عرش) بہ عین مہملہ در عربی زبان بمعنی عز و جاہ و جانب قوی چیزی و رئیس و سردار قوم و بلندی (کذا فی المنتخب) و بقول منتہی الارب تخت و سریر پادشاہ پس عجبی نیست کہ فارسیان قدیم عین را با الف بدل کردند بر خلاف قیاس و یای نسبت و الف زائدہ در آخر این زیادہ کردہ (ارشیا) ساختند کہ بمعنی چیزی است کہ منسوب است بہ عز و جاہ و رئیس و سردار قوم یا منسوب بہ بلندی - انچہ صاحب منتہی الارب عرش را بمعنی تخت و سریر پادشاہ آوردہ مجاز باشد صاحب برہان بر (رش) نوشتہ کہ زمینی باشد پشتہ پشتہ پس باشد کہ فارسیان یای نسبت و الف زائد در آخر این و الف وصلی در اوّلش زیادہ کردہ (ارشیا) کردہ باشند بمعنی جای بلند و تخت سلاطین کہ منسوب است بہ زمین پشتہ دار یا اینکہ بر لفظ (ارش) کہ بمعنی مجمع و جمعیت مردم گذشت یای نسبت و الف زائد زیادہ کردہ (ارشیا) بمعنی چیزی گرفتند کہ منسوب بہ جمعیت و مجمع است یعنی تخت شاہی کہ پادشاہ در عالم دربار و جمعیت مردم بر او اجلاس کند واللہ اعلم (اردو) تخت - بقول صاحب آصفیہ فارسی - اسم مذکر - سریر - پادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی - گدّی - مسند -

(الف) **ارشی دوس** | بقول صاحب بول چال بمعنی امیر کبیر - و امیر اعظم - و امیر الامرا و صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہمین را بہ ہمین معنی بہ شین معجمہ در آخر - - - - - - - - - - - - - - - - -

(ب) ارشیدوش آوردہ و در رہنمای سہولت و بول چال ہمین لفظ بکاف عربی در آخر

(ج) ارشیدوک ہم آمدہ ۔ بقول صاحب بول چال (۱) مرادف (ارشیدوس) و معرّب از (آرچ ڈیوک) کہ مرکب انگلیسی زبان است و بقول صاحب رہنمای سہولت (۲) بمعنی ولیعہد و شاہزادۂ کلان ۔ ما از معاصرین عجم تحقیق کردہ ایم کہ الف و ج ہر دو مستعمل است برای امیر کبیر و معنی دوم (ج) مجاز باشد (اردو) الف و ب امیر الامرا (عربی) بقول امیر ۔ بہت بڑا رئیس ۔ نہایت دولت مند (ج) (۱) دیکھو الف و ب (۲) ولیعہد بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ وہ شخص جسے بادشاہ اپنی زندگی مین اپنی جگہ بیٹھنے کا اس طور پر حکم دے کہ میرے بعد یہ پادشاہ یعنی وارث تخت و سلطنت ہوگا ۔

ارصاد بقول صاحب انند بالکسر و صاد مہملہ لغت عربی است (۱) بمعنی نگہبان داشتن در راہ (کذا فی المنتخب) و (۲) در اصطلاح آوردن شاعر لفظی را پیش از قافیہ کہ چون حرف روی معلوم باشد قافیہ توان دانست (امامی ــ) چون کبک شیشہ لب ز شراب مروّقی ؛ کبکی ازان بطوق معنبر مطوّقی ؛ بر آب دیدہ پیش تو زورق روان کنم ؛ گر زانکہ دانمت کہ تو مائل بہ زورقی ؛ فرماید کہ مراد از بیت دوم است کہ قبل از رسیدن بقافیہ معلوم می شود کہ زورقی قافیہ خواہد بود (کذا فی مطلع السعدین) صاحب مجمع الصنائع ہم ذکر این کردہ فرماید کہ در اصطلاح بلغا عبارت از انکہ شاعر پیش از قافیہ لفظی بیارد کہ بعد از انکہ حرف روی معلوم شود دلالت کند بر قافیہ چنانکہ سلمان ساوجی گوید (ــ) باغ رخسار ترا امروز آبی دیگر است ؛ در کمند طرۂ ات پیچی و تابی دیگر است ؛ سایبان بر رخ چہ می بندی بدفع آفتاب ؛ زانکہ زیر سایبانت آفتابی دیگر است

پس مؤلف گوید کہ در فارسی زبان برای این صنعت اسمی مخصوص نیست مخفی مباد کہ مجرّد طلاع روی کافی نباشد بلکہ سامع را از روی وحرکت ماقبل روی ہم مطلع بودن ضرور است در کلام آمامی (طوق معنبر) واقف روی وحرکت ماقبل روی را خبر می دہد کہ قافیۂ این مصرع (مطوق) باشد و در کلام سلمان در مصرع ثانی لفظ (پیچی) طبع رسا را ہدایت می کند کہ قافیۂ این (تابی) باشد آنچہ صاحب انند در کلام آمامی از بیت دوم ش صنعت ارصاد پیدا می کند خیلی مستبعد است (اردو) ارصاد (۱) راستہ مین نگہبان مقرر کرنا۔ (۲) فنّ بلاغت مین اس صنعت کا نام ہے کہ مصرع مین ایک ایسا لفظ استعمال کیا جاے جس کی وجہ سے سامع (جس کو روی اور حرکت ماقبل روی سے آگاہی ہو سننے سے پہلے کہدے سکے کہ اس مصرع کا قافیہ یہ ہے جیسے غالب نے فرمایا ہے (ﮯ) عشق نے غالب نکمّا کر دیا ٭ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کئے اس شعر کا لفظ (نکمّا) سامع کو خبر دیتا ہے کہ اس کا قافیہ (کام) ہے۔

ارضہ | بقول بہار و وارستہ بضاد معجمہ (۱) مورچہ ایست کہ کتاب وپشمینہ وغیرہ را بخورد۔ (جلال طباطبا نثر) یعنی اگر کسی کتاب بخرد ارضہ وار کتاب نخورد ٭ مؤلف گوید کہ لغت عرب است بقول صاحب منتخب وشمس بفتحتین کرمیست چوب خوار وبقول صاحب منتہی الارب بدین معنی بفتح اوّل ودوم وسوم باشد و بالکسر والضم (۲) علف وگیاہ بسیار (اردو) (۱) دیمک بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونّث۔ ایک قسم کی سفید چیونٹی جو اکثر لکڑی۔ کتاب وغیرہ کو چاٹ کر خاک کر دیتی ہے جسے پنجاب مین سیو تک کہتے ہین (انتہی) صاحب نفائس نے صراحت کی ہے کہ دیمک فارسی زبان کا لفظ ہے۔

ارطمیسا بقول برہان و ہفت و اتند بفتح اوّل و سکون ثانی و طای حطّی مفتوح و میم تحتانی رسیده و سین بی نقطه بالف کشیده بلغت رومی۔ بوی مادران را گویند۔ چون آزاد رخانه بگسترند جمیع گزندگان بگریزند و آنرا (ارطاماسیا) و (ارطما) نیز خوانند صاحب محیط بر (برنجاسف) گوید که نزد بعضی فارسی است و بیونانی (ارطمیسا) و بعربی (شویلا) و (فافور) و بفارسی بو مادران و بشیرازی (برزک) و بهندی (گندمار) نامند و آن نباتیست اکثر در سواحل و کوہها و صحراهای سایه دار می روید بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم و بقول اکثر گرم در دوم و خشک در آخر اوّل بفتیح و لطافت اندک دارد و در ثمر آن یبوست است و شیخ میفرماید که ملطف و مفتح بغایت و گویند که قاطع بلغم۔ نافع فواق و مغص و مدر بول و حیض و مفتت سنگ گرده و منافع بسیار دارد۔ (اردو) بقول صاحب محیط گندمار۔ ایک پودے کا نام ہے جسکی بو سے موذی حشرات الارض بھاگتے ہیں

ارطی بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و کسر طای حطّی و سکون ثانی و تحتانی بلغت رومی درخت وزنگ را گویند که پده است و بعربی غرب خوانند و بکسر ثالث ہم ہمین معنی گفته اند۔ صاحب اتند گوید که بالفتح عربی است۔ درختی است که شگوفه آن مانند شگوفه بید و برگش پهناست و برآن تلخ و مانند عنّاب و تر و تازه آنرا شتر میخورد و بیخهایش سرخ ارطیات و اراطی و ارآطِ جمع آن صاحب محیط فرماید که بفتح ہمزه لغت یونانی است و گویند رومی و نبات آنرا بفارسی (درخت و درک) نامند و بعضی (ہالون) و (کدو) و (بوی مادران) ہا گفته اند و بقول گیلانی (اطبا) است و گویند بیونانی درخت غرب است و برد (اطبا) گوید که ہمان برنجاسف و برد (غرب) نوشته که بیونانی (اطاطاس) و (ایطاماس) و بعربی (اسفیدار) و بفارسی (پده) و بشیرازی (وزک) و باصفهانی

(و شک) و آن درختی است بسیار بزرگ - سرد و خشک در اوّل و گویند در دوّم و بعضی تا سوّم گل و برگ و عصارۂ این ہرد و مجفف بی لذع و قابض و با عفوصت و پوست آن قریب بدان و خشک تر از ان و منافع کثیرہ دارد (اردو) دیکھو ارطیبا -

ارطیون | بقول صاحب برہان بفتح طای حطّی بر وزن ارغنون (۱) نام حکیمی است رومی و او اعلم و افضل از ہمہ حکمای روم بود و (۲) بمعنی عاقل و زیرک و دانا ہم آمدہ - صاحب سروری بحوالۂ ادات الفضلا معنی دوّم را اصل قرار دہد و ذکر معنی اوّل ہم کند صاحب مؤید بذیل لغات فرس نسبت ہردو معنی ہمزبان سروری - صاحب شمس این راند کہ ہردو معنی لغت عربی گویند تحقیق ما لغت رومی است بمعنی دوّم و لقب حکیمی باشد و بس (اردو) (۱) ایک حکیم کا نام رومی زبان مین ارطیون ہے (۲) عاقل (دیکھو ارش)

ارغ | بقول صاحب برہان و ہفت بضم اوّل و سکون ثانی و غین نقطہ دار بادام و پستہ و فندق و گردگان و امثال آنرا گویند کہ درون او تیز و تلخ و تند شدہ باشد و بقول خان آرزو در سراج مغز بادام و امثال آن کہ تند و تلخ بود و بقول رشیدی مغزہای بدبو و بعربی بفتح زای معجمہ و کسر نون و در آخر خای معجمہ (زنخ) صاحب جامع بذکر معنی اوّل صراحت کند کہ نارگیل و امثال آن را ہم ارغ گویند کہ تیز و تلخ و بدبوی شود صاحب سروری فرماید کہ جمیع لبوب متغیرہ و مطعومات متعفنہ را (ارغ) گویند و بعربی (زنخ) صاحب انند صراحت کند کہ این لغت فارسی زبان است مؤلف گوید کہ (ارغ) بضم اوّل و دوّم بزبان ترکی تخمہ را گویند (کذافی لغات ترکی) و تخمہ بقول صاحب برہان مرضی است کہ از بسیار خوردن بہم رسد و بعربی ہیضہ گویند

(انتہی) بندہ عرض می کنم کہ عفونت غذا سببی است از اسباب مرض ہیضہ پس فارسیان ازہمین لغت ترکی بتصرف حرکات مطعومات متعفنہ را (ارغ) نام نہادہ باشند (اردو) بگڑے ہوے اور سڑے ہوے مغزیات یا میوے (مذکر) سڑی ہوئی غذا ۔ مؤنث ۔

ارغا بقول صاحب برہان و ہفت وسروری با ثالث بالف کشیدہ بروزن فردا جوی آب را گویند صاحب رشیدی بحوالۂ شرف نامہ گوید کہ این لغت ترکی است صاحب جامع فرماید کہ اطلاق (ارغا) و (ارغاب) و (ارغاو) بر جوی و نہر ہر دو باشد۔ صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات ترکی کردہ فرماید کہ آب جوی باشد و (ارغاو) بہ واو آخر مثلہ صاحب جہانگیری از شاہ داعی شیرازی سندی آوردہ (س) ہر دو رخسارش دو ارغا زآب چشم ؛ رفتہ از دست خمایش خواب چشم ؛ صاحب لغات ترکی ذکر (ارغاو) کردہ گوید کہ بالفتح جوی آب است و آنرا بغیر واو نیز گویند (انتہی) پس بخیال ما (ارغا) مخفف (ارغاو) و (ارغاب) مبدل آن کہ فارسیان واو را بہ بای موحدہ و بالعکس آن تبدیل کنند ہمچو (نوشتن و نبشتن و آب و آو) و (ارغ) در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی قناۃ و خلیج است کہ با (آو) مرکب شدہ برای جوی قرار یافت (اردو) ندی یا ندّی ۔ بقول صاحب آصفیۃ (ہندی) اسم مؤنث چھوٹا دریا بہتا ہوا پانی ۔ نہر کلان ۔

ارغاب بقول صاحب برہان بروزن چرخاب بمعنی (ارغا) ست کہ جوی آب و رودخانہ باشد صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع وسروری و ہفت ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل (ارغاو) و فرماید کہ مخفف این (ارغلا) است کہ گذشت ہر سہ بمعنی جوی آب و فرماید کہ

اگرچہ صاحب شرفنامہ این را ترکی گفتہ لیکن لفظ (آب) و (آو) دلالت دارد بر فارسی بودن آن مؤلف عرض کند کہ (آو) در ترکی زبان بمعنی ماوی ومسکن وخانہ آمدہ و (ارغ) بمعنی قناۃ وخلیج (کذا فی کنز) پس معنی لفظی (ارغاو) در ترکی زبان خانہ ومسکن قناۃ وخلیج باشد ومجازاً بمعنی جوی و(ارغاب) مبدل آن در فارسی زبان چنانکہ بر (ارغا) صراحت کردہ ایم اندرین صورت اشکالی کہ خان آرزو را پیدا شدہ است باقی نمی ماند کہ (ارغاو) را اصل گیریم در زبان ترکی و(ارغاب) مبدل آن در فارسی و (ارغا) مخفف ہردو ہم در ترکی وہم در استعمال فارسی (حکیم عمعق بخاری

۵) فرازش پر از خون چو کوہ تبرخون پ نشیبش ز زخم شکم چو ارغاب و آغرچ (اردو) دیکھو ارغا۔

ارغاف بقول ضمیمۂ برہان وہفت بالضم وبقول صاحب انند بالفتح مرادف (ارغاب) مؤلف گوید کہ بقاعدۂ فارسی بای عربی بہ فا بدل شود ہمچو (زبان وزفان) و واو ہم بفا تبدیل یابد ہمچو (وام وفام) (یاوہ و یافہ) پس ارغاف را مبدل (ارغاب وارغاو) ہردو توان گرفت وبہتر است کہ مبدل (ارغاو) گیریم کہ تبدیل در تبدیل ضرورت ندارد و مارا با صاحب انند اتفاق است بفتح اول کہ ارغاب و ارغاو بفتح اول گذشتہ است وبلحاظ ماخذ ہم فتح اول صحیح است (اردو) دیکھو ارغا۔

ارغالی بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی بز کوہی و بجای غین معجمہ قاف ہم آمدہ صاحب بول چال بحوالۂ روزمرۂ معاصرین گوید کہ چارپا ئیست شاخدار مشابہ بہ نیل گاو وبقول صاحب رہنمای سہولت بمعنی روج صاحب برہان بر روج صراحت کند کہ در ہندی زبان نیلہ گاو وگاو کوہی را گویند وبقول صاحب ساطع در سنسکرت

(ردوجہہ) باتی حال باتفاق معاصرین تحقیق پسند آنست کہ (ارغالی وارقالی) گاو کوہی ونیلہ گاو است مؤلف عرض کند کہ از شان لغت می کشاید کہ ترکیبست ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند وزبان عرب (ارغال) بقول منتهی الارب بالفتح جمع (رُغل) است نوعی از علف وبالکسر رویانیدن زمین گیاہ رغل را وشیر دادن زن بچہ را و (ارقال) بالکسر بسرعت رفتن وطی کردن بیابان را بدین وجہ کہ گاو کوہی گیاہ ارغل را دوست دارد ودشت وبیابان را بشتاب طی کند فارسیان یای نسبت درآخراین زیادہ کردہ (ارغالی وارقالی) نامش نہادہ باشند درینصورت معرب باشد واللہ اعلم (اردو) نیل گاے۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث ایک قسم کے نیلے رنگ کی دشتی گاے جوہرن سے مشابہ ہوتی ہے۔ نیل گاو بھی کہتے ہین۔

ارغامونی بقول صاحب برہان وہفت واشند بروزن افلاطونی بلغت یونانی نباتیست کہ بصورت مانند خشخاش صحرائی وبرنگ نزدیک شقائق نعمان باشد واو را بشیرازی (ماميثای سرخ) گویند برگ آنرا بر چشم ورم کردہ ضماد کنند نافع باشد۔ صاحب محیط فرماید کہ این را بفارسی (ماميثا سرخ) نامند وبہندی (بن پوستہ) رنگ شیر آن زعفرانی بہرہ وخشک وگویند گرم وحاد وجالی ومحلل ومنافع بسیار دارد وصاحب برہان فرماید کہ (ماميثا) لغت سریانیست وخود صاحب محیط بر (ماميثا) نوشتہ کہ اسم نبطی است کہ آنرا (ہمیا) نیز نامند وبیونانی (حلاونیون) و (غلوفن) وبفارسی (یرو) گویند ونوعی را کہ گل آن سرخ است (ارغامونی) نام است (اردو) بن پوستہ۔ بقول صاحب محیط ایک پودہ کا نام ہے جسکو یونانی زبان مین ارغامونی کہتے ہین۔

ارغاو بقول صاحب برہان ورشیدی وسروری وشمس وجہانگیری وجامع وہفت	ومؤید وناصری ودو ری وپہلوی) بفتح اول وسکون ثانی بواو زدہ بمعنی ارغاب است

که جوی آب باشد مؤلف گوید که ما صراحت	عشوه های او ارغا و ٭ مید بد تشنه را فریب
ما خذ این بر (ارغا وارغاب) کرده ایم -	سراب ٭ (حکیم سوزنی سہ) زعشق دو رخ
صاحب شمس غلط کرده که این را لغت	چون ارغوانت بر دو رخم ٭ زهر دو دیده دو ارغاو
عرب نوشته (سیف اسفرنگی سہ) آنکه از	خون شدست روان ٭ (اردو) دیکھو (ارغا)

ارغچ بقول خان آرزو در سراج بفتح اوّل وسکون دوّم وغین معجمهٔ مکسور وجیم فارسی که مبدل نای فارسی است گیاهیکه بر درخت پیچد وآنرا خشک گرداند وبعربی عشیقه خوانند صاحب هفت صراحت فرماید که در هند اینرا عشق پیچه نام است وصاحب برهان نام عربی این عشقه گوید- صاحب جامع فرماید که گیاه لبلاب است وعشقه که آنرا (ارغش) و (ارغک) هم گویند- صاحب رشیدی نوشته که بزای معجمه هم آمده وبقول صاحب جهانگیری این را (سرند) و (نونیچ) هم نام است - صاحب سروری از کلام استادی سند آورده (سہ) نهال قد من از عشق زرد شد آری ٭ درخت خشک شود چون بران تند ارغچ ٭ مؤلف گوید که بزبان ترکی (ارغاج وارغچ بجیم عربی (لحمة الحیاکه) باشد کذا فی کنز وآن پود است که در بافتن جامه بر عرض تاری پیچد پس فارسیان به تبدیل جیم عربی بفارسی همچو (کاج وکاچ) استعارةً گیاهی را نام نهادند که بر درخت می پیچد همچو پود بر تار واین را مفرس توان گفت و در (ارغش) تبدیل جیم عربی به زای فارسی وتحقیق خود نسبت (ارغک) بجایش عرض کنیم - صاحب محیط بر لبلاب فرمایکه این را بعربی عاشق الشجر وعلیق وعشقه گویند وبشیرازی (هرشه) وآن نوعی از قسقست و بهندی عشق پیچان نام دارد وسرد وخشک در دوّم وبقول بعض گرم در وسط درجهٔ اوّل و خشک

در اول آن و بعضی سرد و تر دانسته اند۔ محلل و مفتّح و ملیّن و مسہل و منافع بسیار دارد (اردو) عشق پیچان۔ عشق پیچہ۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر ایک بیل کا نام جس کا پھول سرخ اور پتیان باریک باریک ہوتی ہین لبلاب (ذوق ؎) مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مو یان ہی رہا؛ خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا؛

ارغده | بقول صاحب برہان و جامع و ہفت و جہانگیری و اننديفتح اول و دال ابجد و سکون ثانی و ضم ثالث (۱) بمعنی غضبناک و خشمگین باشد و (۲) صاحب حرص و خدا وندشرہ را نیز گویند صاحب (ری و پہلوی) گوید کہ (ارغده) و (ارغنده) ہرد و بمعنی خشم باشد و در نسخۂ دیگر بمعنی خشمناک صاحب شمس نسبت معنی دوم فرماید کہ بمعنی حرص آمده صاحب انند بمد و قصر بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق ما این مخفف (ارغنده) باشد کہ می آید و صراحت ماخذش ہم را نجا انسب و اولی مخفی مبادکہ ہمین لغت بہمین معنی در ممدوده ہم گذشت و نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی بیش نباشد کہ مقصوره را ممدوده کردند۔ (اردو) دیکھو ارغنده۔

ارغژ | بقول برہان و ہفت و جامع و انند بازای فارسی بروزن و معنی (ارغج) است کہ گذشت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این اصل است و (ارغج) کہ بجیم فارسی گذشت مبدل این بنده عرض می کنم کہ تبدیل زای فارسی بجیم فارسی خلاف قاعدۂ فارسیان است مہنداا و بر ماخذ ہرد و غور نفرمود و بتحقیق ما کہ بر (ارغج) گذشت اصل این (ارغج بہ جیم عربی) لغت ترکی بود۔ فارسیان بہ تبدیل جیم عربی با جیم فارسی (ارغچ) کردند و نیز بہ تبدیل جیم عربی بہ زای فارسی (ارغژ) ساختند و استعارةً نام گیاہے نہادند کہ صراحت کامل این بر (ارغچ) کرده ایم

پس نمیشود کہ (ارغش) را اصل قرار دہیم و خلاف قاعدۂ فرس (ارغج) را مبدّل (ارغش) گیریم	الحاصل این مبدّل (ارغج بجیم عربیست) و مرادف (ارغچ بجیم فارسی (اردو) دیکھو ارغچ۔

ارغشتک بقول برہان و سراج و ہفت و انند بفتح اوّل و فوقانی و بسکون ثانی و شین قرشت و کاف و ضمّ ثالث نوعی از بازی باشد کہ دوشیزگان و دختران کنند و آن چنانست کہ برسر دو پا نشینند و کفہای دستہا را بر سر زانوہا مالند و چیزہا گویند و ہمچنان نشستہ بر سر پاہا جہند و کف ہای دستہا را برہم زنند و صاحب جامع بر (نوعی از بازی دختر کان) قانع مؤلّف گوید کہ (ارغشتک) بفتح ہمزہ و سکون رای مہملہ و ضمّہ غین معجمہ و سکون شین معجمہ و فتح تای قرشت و سکون کاف عربی در ترکی زبان رقص را گویند (کذا فی لغات ترکی) پس عجبی نیست کہ فارسیان نوع بازی را کہ با رقص شامل باشد بدین نام موسوم کردہ باشند (اردو) ایک خاص قسم کی بازی کا نام (ارغشتک) ہے اور یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ کہا گیا ہے کہ کُواری لڑکیان باہم کہیلتی ہین اسطرح پر کہ اکڑون بیٹھتی ہین اور ہتیلیون کو اپنے زانو پر ملکر کچھ کہتی ہین اور بیٹھے بیٹھے اچکتی ہین اور تالیان بجاتی ہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ایک ورزشی کھیل ہے۔

ارغک بقول برہان و جامع و ہفت و انند بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و کاف مرادف (ارغچ) کہ گذشت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این مبدّل (ارغش) باشد مؤلف عرض کند کہ ماخذ (ارغچ) بجایش بیان کردہ ایم کہ اصل	آن بہ جیم عربی (ارغج) بود اگر این را مبدّل (ارغج) خیال کنیم باید کہ بکاف فارسی (ارغگ) خوانیم زیرا کہ بقاعدۂ فرس جیم عربی بہ کاف فارسی بدل شود نہ بکاف عربی اگرچہ محققین فرس (اخشیج) را مرادف (اخشیک۔ بکاف

عربی) هم آورده اند که مثال تبدیل جیم عربی به کاف فارسی است امّا تحقیق ما بر لفظ (اخشیک) گذشته است که بکاف عجمی صحیح باشد نه بکاف عربی بناءً علیه نسبت (ارغک) با خان آرزو اتّفاق داریم که مبدّل (ارغژ) باشد یعنی فارسیان (ارغج) را اوّل به تبدیل جیم عربی به زای فارسی (ارغژ) کردند همچو (کج و کژ) و بعد ازان به تبدیل زای فارسی با کاف عربی (ارغژ) را (ارغک) ساختند و این هر دو تبدیل بقاعدهٔ فارسی درست است آنانکه برخلاف تحقیق ما (اخشیک) را بکاف عربی درست خیال کنند و به تبدیل جیم عربی (اخشیج) را بکاف عربی خلاف قیاس تسلیم کنند بر مذهب شان (ارغک) را هم مبدّل (ارغج) توانیم تسلیم کرد - مگر قول خان آرزو اقوی است -

(اردو) دیکهو ارغج -

ارغن بقول برہان و جامع و ہفت بروزن ارزن (۱) نام سازیست که از افلاطون وضع کرده و بیشتر نصرانیان و رومیان نوازند - مرادف ارغنون - صاحب رشیدی فرماید که (ارغن) و (ارغون) و (ارغنون) ساز معروف است وضع افلاطون (خاقانی ؎) اگر ناهید در عشرتگه چرخ ؛ سراید شعر من با ساز ارغن ؛ صاحب اسروری و (دری و پہلوی) هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری هم سندی آورده (خاقانی ؎) از چنگ غم خلاص تمنّا کنم زدهر ؛ کافغان به نای حلق چو ارغن برآورم ؛ صاحب غیاث بذیل ارغنون فرماید که آن کدوی خالی باشد بچرم اندر کشیده بران رودها بندند و آنچه حالا هم میرسد مربّع و مشابه بصندوق باشد صاحب مؤیّد بذکر معنی اوّل فرماید که در دستور دستور است که آواز هفتاد دختر که یک بار برکشند - خان آرزو در سراج نوشته که بضم غین می باید چرا که (ارغون

بواو معروف آمده که مخفف (ارغنون) است و مقصودش جز این نباشد که چنانکه (ارغون) مخفف (ارغنون) است همچنین (ارغن) مخفف (ارغون) پس بعد حذف واو باید که غین معجمه را مضموم خوانیم - نیز فرماید که در فارسی بودن این لفظ نظر است مؤلف گوید که چرا نگوییم که ترکی است - صاحب کنز که محقق ترکی زبان است (ارغن) و (ارغنون) هر دو را آلهٔ طرب گفته و آراسته از معانی بلخی سندی آورده (ســــه) گر جوش گریه مهر خموشیم بشکند ؎ پس نیش ناله در رگ ارغن برآورم ؎ صاحب سوار السبیل آورده که بیونانی همین ساز را (آرگتان) گویند مؤلف گوید که عجبی نیست که از (ارغنون) گرفته باشند - صاحب ناصری فرماید که گویند از غایت عظمت این را در جدار عمارتی محکم نصب نمایند و در ایران دیده نشد و گویند که هشت هزار لوله و آلات دارد مؤلف عرض کند که صاحب غیاث صراحتی که کرده است درست نیست و به تحقیق ما (ارغن) همان ساز است که آنرا در انگلیسی زبان (آرگن) گویند عجبی نیست که اهل مغرب این نام را از زبان ترکی گرفته باشند و بشکل صندوقی ساخته می شود از قسم (هارمونیم) و کثرت آلاتش چنانکه صاحب ناصری ذکر کرده درین زمان یافته نمی شود ولیکن اجزای بسیار دارد و از بنان دست نواخته می شود و حرکت پای هم در مقام خاصش لازم تا بوسیلهٔ آن هوای داخلی بلند شود و از مقامی برآید که انگشت های دست در ان کار می کند و آواز خوشی پیدا شود و نوازنده را باید که از موسیقی خبر دارد و رنه نغمهٔ بی قانون برآید - بقول صاحب لغات ترکی (۲) بضمهٔ غین نام قومی است از مغل (اردو) (۱) ارغنون - بقول صاحب آصفیه (یونانی) - اسم مذکر - ارگن - ارغن - ایک قسم کا باجہ ہے جو افلاطون نے ایجاد کیا تھا (انتہی) مؤلف کہتا ہے کہ (ارغنون)

اور (ارغن) ہماری تحقیق مین ترکی زبان کا لفظ ہے اور یہ وہی باجہ ہے جو ہارمونیم سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے جس کے بجانے مین پاؤن اور ہاتھون کی انگلیون سے کام لیتے مین بعض کا خیال ہے کہ وہ صندوقی باجہ جس مین ایک بیلن پر باریک باریک نوکدار سوئیان لگی ہوتی ہین اور کوکنے سے بجتا ہے لیکن انگریزی زبان مین جس باجے کا نام آرگن ہے ہماری راے مین وہی آرغن یا ارغنون ہے۔ (۲) مغول سے ایک قوم کا نام ترکی زبان مین ارغن ہے۔

ارغند بقول صاحب برہان وجامع و ہفت بر وزن فرزند بمعنی خصم افگن و دلیر و شجاع باشد و خشمگین را نیز گویند صاحب رشیدی وسراج این را مرادف (ارغنده) گوید بجمیع معانی بیان کرده اش که بر (ارغده) مذکور صاحب سروری بر دلیر و خصم افگن قانع مؤلف گوید که ماصراحت این بر (ارغده) کرده ایم که مخفف (ارغنده) باشد و مشتق از (ارغندن) ذکر ماخذ بر ارغندن می آید (اردو) دیکھو ارغندہ کہ مابین عراق و آذربایجان گذرد و نام رود خانۂ قندہار ہم و معنی ترکیبی آن خشمگین آب باشد چہ (ارغند) بمعنی خشمگین ہم آمده است و بعضی گویند که (ارغنده آب) است و (ارغنده) ہم بمعنی خشمگین باشد و ہا بکثرت استعمال افتاد صاحب رشیدی ذیل (ارغند و ارغنده) فرماید که ازین ماخوذ است (ارغنداب) که دو رود خانہ را نام است۔ صاحب سروری صراحت فرماید که بفتح غین معجمہ باشد صاحب ناصری گوید که ظن من آنست که اصل این (غرنده آب) بود و مقلوب کرده اند که آب را خشمناک گرفتن

ارغنداب بقول صاحب برہان و جامع و ہفت و جہانگیری نام رود خانہ ایست

غریب است مؤلف گوید که (ارغنداب) گویم
یا (غرنده آب) هردو کنایه باشد از رودخانهٔ
که در روانیش آوازی پیدا شود و این قسم آواز
در آبی باشد که سطح زمینش سنگلاخ بود پس هچو
(ارغنده شیر) رودخانه را هم (ارغنداب) گفتند
نه بمعنی خشمگین بلکه بمعنی حقیقی (آرو غنده) است
وصراحت این امر که (آرو غنده) چگونه (ارغند
شد بر (ارغندن) می آید - و آروغ رودخانه
همان آواز روانی باشد و بس (اردو)
ارغنداب - دو ندیون کا نام ہے جنکی
روانی مین آواز بلند ہوتی ہے اس لئے
فارسیون نے انکو ڈکارنے والی ندیان کہا
ایک عراق اور آذربایجان کے درمیان
واقع ہے اور دوسری قندہار مین -

(الف) ارغندن
(ب) ارغنده

(ب) بقول صاحب برہان بر وزن شرمنده (۱) بمعنی حریص و خداوند شره و (۲) مستی که طالب و حریص شراب باشد و (۳) بمعنی قهرآلود و غضبناک صاحب رشیدی گوید که بالفتح (۴) دلیر و (۵) مهیب و ذکر معنی سوم هم کرده وصراحت کند که (ارغده) مرادف این است صاحب (دری وپهلوی) ذکر (ارغده و ارغنده) کرده فرماید که بمعنی خشم باشد و بقول بعض - جنگ آور و خشمناک - صاحب جهانگیری بر معنی اول و سوم قانع - صاحب جامع باتفاق برهان در معنی اول و سوم فرماید که بر وزن شرمنده و پژمرده هردو باشد (یعنی بکسر و ضم غین معجمه - هردو) صاحب جهانگیری گوید که (ارغده) و (الغده) و (ارغنده بروزن برکنده) هر سه بمعنی خشم باشد (کذا فی التحفه) و در نسخهٔ دیگر بمعنی جنگ آور و خشمناک آورده و این اصح است کذا فی فرهنگ آنا (ارغنده - بضم غین) است و در رساله حسین وفائی (ارغیده بروزن لرزیده) بمعنی خشم آلود است و در

ادات الفضلا (ارغده - بوزن سرزده) نیز باین معنی و (ارغنده بوزن گرونده) بمعنی مستیکه طالب شراب باشد (انتهی کلامه) صاحب ناصری آورده که (ارغنده) بمعنی دلیر و خشمناک است و بیشتر برای گرگ و شیر اطلاق آن نمایند صاحب هفت این را بفتح غین نوشته معنی با برهان اتفاق کند صاحب شمس فرماید که بر وزن (فرخنده) مرادف (ارغده) بمعنی خشمگین و قهرآلود و بمعنی حرص هم باشد مؤلف عرض کند که (رغن) بالفتح لغت عربی است بقول منتخب بمعنی میل و طمع کردن بچیزی - فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی دراوّل و علامت مصدر (دن) در آخر این آورده (ارغندن) را بمعنی میل کردن قرار دادند و این قسم مصادر مرکبه از لغات عربی بسیار است همچو (طلبیدن و فهمیدن - وغیر ذلک) اگرچه حالا این مصدر - متروک است ولیکن (ارغننده) اسم فاعل و (ارغنده وارغند وارغده) مخفف آن در استعمال فارسیان و فرهنگ های فارسی زبان موجود این است ماخذ معنی اوّل که عام است و تخصیص معنی دوم مجاز آن - انچه صاحب شمس این را بمعنی حرص نوشته تسامح اوست - نسبت معنی سوم عرض می شود که (آرُغ) به مدّ همزه و تفخیم ضمّه و رای مهمله و سکون غین در ترکی زبان بمعنی بادی که وقت انهضام غذا از دهن برآید (کذا فی لغات ترکی) و ترکان بقاعدهٔ خود تفخیم ضمّه را در رسم الخط با واو ظاهر کنند و (آرُوغ) نویسند پس فارسیان از همین آروغ مصدر (آروغیدن) ساخته اند که در ممدوده گذشت و نتیجهٔ لب ولهجهٔ بعض مقامات است که ممدوده بمقصوره بدل شد و واو علامت ضمّه را حذف کرده (ارغیدن) کردند واز مصدر (ارغیدن) (ارغنده بر وزن شرمنده) اسم فاعل است بمعنی آروغ زننده و (ارغیده) هم اسم فاعلش پس اصل معنی سوم

آروغ زننده و مجازاً بمعنی خشمناک باشد- آنچه صاحب ناصری استعمال این را اکثر با شیر و گرگ بیان کند درست است که شیر ارغنده) شیر خشمناک را گفته اند و همچنین (ارغنده گرگ) گرگ خشمناک را چنانکه در اردو هم (ڈکارنا) برای آواز شیر مستعمل یعنی (آواز اسد) را که بحالت خشم برآرد (شیر کا ڈکارنا) گویند و لیکن مجازاً برای غیر اسد و گرگ هم مستعمل همچو (ارغنداب) که گذشت پس به تحقیق ما استعمال (ارغند و ارغنده) بمعنی مجازی برای غیر اسد و گرگ خال خال است و اسناد موجوده برای اسد و گرگ مخصوص و بدین لحاظ این را استعمالاً - - - - - - -

(ج) **ارغنده شیر** | (د) **ارغنده گرگ** قائم کردن اولی است که تخصیص و کثرت استعمال این با شیر و گرگ ظاهر شود (حکیم اسدی ~~ه~~) یکی نامه بنوشت نزدیک کید ؛ چو شیری که ارغنده گردد ز صید ؛ (فردوسی ~~ه~~) سوی رزم آمد چو ارغنده شیر ؛ کمندی بباز و سمندی بزیر (وله ~~ه~~) سراپرده سبز دیدم بزرگ ؛ سپاهی بکردار ارغنده گرگ ؛ بالجمله معنی چهارم و پنجم ارغنده مجاز سوم است و آنچه بعض محققین (ارغیده) را بمعنی (ارغنده) آورده اند صراحت آن بجای خودش کنیم انشاء الله (اردو) الف- حرص کرنا- غصے ہونا دلیر ہونا ہیبت ناک ہونا خوفناک ہونا- (ب) (۱) حریص- بقول آصفیه (عربی) لالچی- حرصی- (۲) وہ مست جو حریص شراب ہو (۳) بقول آصفیه غصیلا (۴) دلیر (۵) ہیبب- (ج) ڈکارنیوالا شیر- (د) پکارنیوالا اور غصیلا بھیڑیا (مذکر)

ارغنگ بقول برہان و ہفت و انند بروزن و معنی (ارژنگ) نگارخانه مانی نقاش باشد خان آرزو در سراج گوید که (ارژنگ) بدین معنی محل نظر است و اغلب که

تصحیف (ارتنگ) باشد- صاحب جامع فرماید که مچو (ارتنگ) کامر- صاحب سروری این را مرادف (ارژنگ) گفته بهمه معانی مؤلف عرض کند که هرگاه این را برای جمیع معانی (ارتنگ و ارژنگ) مرادفش گرفتیم صرف تحقیق ماخذ باقی ماند و ظاهر است که این نه مبدل (ارتنگ) است ونه (ارثنگ) و (ارجنگ) و (ارژنگ) و (ارسنگ) که در هیچ یکی ازین پنج لغت قاعدهٔ تبدیل (تای فوقانی- ثای مثلثه- جیم عربی- زای فارسی وسین مهمله) با غین معجمه جاری نمی شود- پس بخیال ما جزاین نیست که مرکب است از (ار) و (غنگ)- (ار) بمعنی مرد ومجاز آً بمعنی صاحب گذشت و (غنگ) بقول محققین فرس با کاف عجمی بمعنی آواز بلند است پس معنی لفظی (ارغنگ) صاحب آواز وشهرت باشد وکنایه باشد از مانی و دیگر همه معانی که ذکرش بر (ارتنگ) گذشت مجازـ

آنست (ارد و) دیکھو ارتنگ-

ارغنن بقول صاحب برهان بفتح اول وسکون ثانی وثالث مفتوح ورابع مضموم بنون زده مخفف ارغنون است (که ذکرش برارغن گذشت) و ماخذش هم همدر انجا مذکور شد- صاحبان جامع وهفت وانندهم ذکراین کرده اند (ارد و) دیکھو ارغن-

ارغنون بقول برهان وهفت برون اندرون سازیست مشهور که افلاطون وضع آن کرده وبعضی گویند که ارغنون ترجمهٔ فرابیر است یعنی جمیع سازهای نفس وبعضی برانند که چون هزار آدمی از پیر وجوان همه یکبار آواز مخالف یکدیگر چیزی بخوانند آن حالت را (ارغنون) خوانند و برخی برینند که ارغنون ساز وآواز هفتاد دختر خواننده وسازنده است که همه یک چیز را به یک بار و بیک آهنگ باهم خوانند ونوازند مؤلف گوید که این همه

مجاز است ومعنی حقیقی همان است که اول
ذکرش گذشت۔ صاحب رشیدی گوید
که سازیست مخترع فلاطون۔ صاحب غیاث
(ارغن۔ ارغون۔ ارغنون) هرسه را بمعنی
بیان کرده اش که بر (ارغن) گذشت مراد ف
یکدیگر گوید و بقول صاحب جامع مراد ف (ارغنون)
که گذشت ومعنیً با برهان متفق۔ وصاحبان
(دری وپهلوی) وناصری ومؤید وسروری این را
مرادف ارغن گفته اند۔ صاحب رهنما بحواله
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار (ارغنون)
بمعنی (ساز) و (ارگن) آورده و ارگن لغت
انگلیسی است بهمین معنی وصاحب روزنامه
گوید که یکی از ساز غنا (ارغنون) باشد۔ صاحب
شمس صراحت کرده که این لغت فارسی است
مؤلف عرض کند که ما بر (ارغن) ذکر کرده ایم
که (ارغنون) لغت ترکی است وصاحب کنز که
محقق ترکی زبان است گوید که آلهٔ طرب است
وخیال ما این که ترکان غنا را که در عربی بمعنی سرود
است بقاعدهٔ جمع خود غنون کرده با (ار) که
مجاز آ بمعنی صاحب باشد مرکب ساخته (ارغنون)
کردند بمعنی صاحب سرودها و برای سازی نام
نهادند که از و سرودها بر می آید و این اصل است
و (ارغن) و (ارغون) و (ارغن) مخفف آن
اما در ترکی زبان غیر (ارغن) مخففش یافته نشد
و باشد که در هردو اول الذکر تصرف فارسیان
باشد (انوری ســه) از مئی طامات خوش
لا یتعلم مطرب کجاست ٭ تا بهوش از نغمهای ارغنون
آردمرا ٭ بعض فارسیان این را بمعنی مطلق ساز
استعمال کرده اند چنانکه ظهوری در وصف قلم گوید
(ســه) بگسلانید ز ارغنون صریر ٭ تار قانون
وشهرت ارغون ٭ عجبی نیست که بخیال شان
در ارغنون هم تار وتنگی است چنانکه صاحب
غیاث اشاره آن کرده است که بر (ارغن)
گذشت و در نفس الامر تار است ونه تنگ

بلکہ صندوقی است مرکب از آلات موسیقی که همه آهنگ های موسیقی ازو بر آید و او را از بنان دست می نوازند و به تصعید هوا اسے داخلی به بالا کار را از هر دو پای هم گیرند (ظهوری ۵) زسرتا پای هر جای نهم انگشت می نالم ؛ ز تاب درد باشد پیکر کس ارغنون باشد ؛ (اردو) دیکھو ارغن ۔

(الف) ارغنون زدن
(ب) ارغنون زن

استعمال الف به معنی نواختن ارغنون است از بنان انگشت و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ارغنون نواز ۔ بهار ذکر ب کرده و از نظامی سند آورده (۵) زیونانیان ارغنون زن بسی ؛ که بر زد خروش از دل هر کسی ؛ (اردو) (الف) ارغنون بجانا (ب) ارغنون بجانے والا ۔

ارغوان بقول صاحب برهان و هفت بر وزن پهلوان (۱) معروف است و آن نباتیست سرخ و رنگین طبیعت آن سرد و خشک باشد اگر از ان بهار شربتی سازند و بخورند رفع خمار کند و چوب آن را بسوزانند و برابر و مالند موی بر ویاند و سیاه بر آید و معرب آن ارجوانست صاحب رشیدی برگل معروف قناعت کند ۔ صاحب غیاث گفته که بفتح اول و سوم درختی است که شاخهای باریک دارد و در موسم بهار همه درخت از گلها سرخ می گردد و اصلا برگ ندارد و در موسم دیگر پر برگ می شود ۔ بقول صاحب جامع بهار و شگوفه درختی که بغایت سرخ و رنگین است ۔ صاحب مؤید فرماید که نام گلی است سرخ و صحیح آنست که شاخهای آن باریک می شود گویا مرجان آموده است و در تمام سال یکبار برگهای باریک آرد ۔ بتامل معلوم شود ۔ صاحب ناصری نویسد که گلی است مانند درخت برنگی سرخ معروف بارغوانی و صاحب شمس باتفاق مؤید صراحت کند که این لغت فارسی است صاحب سوال التبییل

برارجون فرمودہ کہ بفارسی ارغوان است و آن بہار درختی است بغایت سرخ کہ ایرانیان بوقت
می نوشی باخود دارند کہ دافع خمار است ومطلق سرخ را نیز گویند و جامۂ سرخ رنگ را نیز خوانند
وصاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست (ارجوان) را فارسی گفتہ و (ارغوان) را بمعنی ارجوان لغت
ترکی نوشتہ بتحقیق ما در استعمال فارسیان (ارغوان) برای گل است نہ برای درخت چنانکہ (انوری
گوید ؎) صدرا بروزگار خزان است وطبع من ٭ در باغ مدح تو بہ گل وارغوان رسید ٭
(صائب ؎) فسردہ دل نفس خونچکان نمی دارد ٭ زمین شور گل ارغوان نمی دارد ٭
و مجرد (ارغوان) بمعنی سرخ یا جامۂ سرخ نیامدہ البتہ بیای نسبت جامہ ارغوانی گویند بمعنی
جامۂ سرخ مؤلف گوید کہ فارسیان (۲) استعارۃً رخسار یار را ہم (ارغوان) گفتہ اند چنانکہ صائب گوید
(؎) خمار می نکند زرد ارغوان ترا ٭ خزان نسیم بہار است گلستان ترا ٭ صاحب محیط فرماید کہ
ارغوان اسم فارسی است ومعرب آن (ارجوان) و آنرا (رغیدا) گویند و آن درختیست در بلاد
فارس می روید گل آن بسیار سرخ و مائل بکبودی وانبوہ وخوش منظر و اندک شیرین مزہ۔ فارسیان
آن گل را تنقل بر شراب کنند۔ بقول گیلانی نبات آن لاسیما گل آن مثل معتدل مائل بحرارت
ولیکن بیخ و پوست آن مسخن است ومخرج اخلاط لزجہ و رافع سردی معدہ و گردہ و منافع بسیار
دارد (اردو) ارغوان۔ بقول امیر فارسی (مذکر) ۔ (ارجوان) اس کا معرب ہے ۔ پہول
نہایت سرخ اور خوشنما۔ مزے مین کسی قدر مٹھاس لئے ہوئے ہوتا ہے اہل فارس تفریح
کے واسطے استعمال کرتے ہین (آتش ؎) تمہارے شہید ان مین داخل ہوئے ہین ٭
گل لالہ و ارغوان کیسے کیسے ٭ مؤلف کہتا ہے کہ ہماری تحقیق مین ارغوان ترکی زبان کا لفظ ہے

ارغوان تن بقول صاحبان بحر وضمیمہ برہان ومؤید وشمس واند مرّیخ است وبخیال ما این کنایہ باشد کہ سراپای مرّیخ را سرخ گفتہ اند خاقانی درخطاب بہ شمس گوید (ص) بالات شجاع ارغوان تن چو زیر تو عروس ارغنون زن شد (اردو) مرّیخ - دیکھو اختر پنجم -

ارغوان خد اصطلاح - بقول صاحب اند بحوالہ مظہر العجائب فارسی است از اسمای معشوق مؤلف گوید کہ (ارغوان) ترکی است چنانکہ بجایش گذشت و خد لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح وتشدید دال رخسارہ پس فارسیان اگر این ہر دو را مرکّب کردہ بمعنی سرخ عارض کنایۃً برای معشوق نام نہادند نتوان گفت کہ این لغت زبان فارسی است - البتہ استعمال فرس توان گفت مگر حیف است کہ سندی پیش نشد و دیگر کسی از محققین فرہنگ نویس ذکر این نکرد (اردو) گل عذار - بقول صاحب آصفیہ (فارسی وعربی) اسم مذکر گلاب کے سے رخسار والا معشوق - لال لال گالون والا -

ارغوان خیز اصطلاح - کنایہ باشد از (۱۳۲۵)
خون چکان وفارسیان این را بصفت چشم آوردہ اند چنانکہ ظہوری گوید (ص) دیدہ گویا دیدہ ہای ارغوان خیز مرا * گریہ ہای خون چکان بر زعفران خوش غالبست * (اردو) خونچکان - اگرچہ یہ فارسی زبان کا مرکّب لفظ ہے لیکن دیدۂ عاشق کی صفت مین کہہ سکتے ہین - جیساکہ رند نے دیدۂ معشوق کو (خونخوار آنکھ) کہا ہے (دیکھو امیر اللغات مین آنکھ کے صفات)

ارغوان روئیدن استعمال - بمعنی پیدا (۱۳۲۶)
شدن ارغوانست یعنی روئیدن درخت و گل آوردنش چنانکہ ظہوری گوید (ص) تموز حسرت آبی در جگر نگذاشتست اما * ہمان در جوبار گریۂ من ارغوان روئیدہ * (اردو) ارغوان پیدا ہونا -

(۱۳۳۵) **ارغوان زار** | استعمال - از قبیل لالہ زار است کہ خیابان ارغوان را گویند چنانکہ ظہوری گوید (ص) ہر سال وظیفۂ بہار است ؛ از روی تو رنگ ارغوان زار ؛ (اردو) ارغوان زار اس چمن یا خیابان کو کہ سکتے ہین جس مین ارغوان کے درخت ہون - ارغوان کا تختہ

ارغوان ساعد | اصطلاح - بقول صاحب انند از اسمای محبوب است و بہار نذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ کنایہ باشد کہ سرخ بازو را ارغوان ساعد توان گفت چنانکہ میر خسرو گوید (ص) دی رسید آن ارغوان ساعد گل شادی بدست ؛ داد خسرو را کہ خدمتگار خسرو خان است ؛ (اردو) ارغوان ساعد اردو مین یار کو کہ سکتے ہین - یعنی وہ جس کے بازو کثرت خون سے سرخ ہون -

(الف) **ارغوانی** | بقول صاحب مؤیّد معنی سرخ است صاحب شمس گوید کہ گل سرخ و صاحب انند نقل ہر دو معنی کند **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت یای نسبت در آخر ارغوان (ارغوانی) منسوب بارغوان بمعنی سرخ رنگ است و بس از قبیل زعفرانی ظہوری (ص) نیایدم بنظر صد ہزار باغ و بہار ؛ ز لالہ کاری مژگان ارغوانی خویش ؛ و از ہمین است

(۱۳۳۸) (ب) **ارغوانی سرشک** | (اصطلاح) کنایہ از اشک خون چنانکہ ظہوری گوید (ص) سرشک ارغوانی بر جبین زعفران من ؛ تبسّم گونۂ کاہی زکوتہ لالہ رخساری ؛ و از ہمین قبیل است - - - - - - - -

(۱۳۳۹) (ج) **ارغوانی شراب** | شراب سرخ (صائب ص) ریخت ہر خونی کہ چرخ سنگدل در ساغرم ؛ از ہوا جوئی شراب ارغوانی شد مرا ؛ (اردو) الف - ارغوانی - بقول امیر - ارغوان کی طرف منسوب بہت سرخ (ناسخ ص) نظر آتا ہے شیشہ سربریدہ ہجر ساقی مین ؛ شراب

ارغوانی کم نہین ہے خون جاری سے ؎ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (ارغوانی) کا ترجمہ کامل سرخ ہو ہماری رائے مین مبالغہ کی ضرورت نہین ہے اس لئے کہ کمی سرخی کی حالت مین اس کے خاص نام ہین - جیسے گلابی - پیازی - موتیا - (ب) اشک خونین - اشک گلرنگ - اشک لالہ گون اشک گلگون - اشک سرخ کا ذکر امیر نے (آنسو کے صفات مین فرمایا ہے - اشک ارغوانی بھی کہ سکتے ہین (ج) دیکھو الف -

ارغون بقول صاحب برہان و رشیدی و جہانگیری و جامع و سروری و ہفت و سراج و ناصری بروزن گردون (۱) اسپ تند و تیز را گویند (حکیم قطران ؎) تراچہ نالۂ کوس و چہ نالۂ ارغون ؎ بروز جنگ چو باشی نشستہ بر ارغون ؎ (اسدی ؎) ہزار اسپ دیگر بزرین ستام ؎ ز ارغون و از تازی تیزگام ؎ صاحب شمس و مدار الافاضل صراحت کند کہ اسپی را (ارغون) گویند کہ از جانبی ترکی بود و از جانبی تازی مؤلف عرض کند کہ صاحبان تحقیق این را لغت فارسی زبان گفتہ اند و بخیال ما لغت ترکی است مخفف ارغنون یا ارغوان و ترکان اسپی را نام نہادہ باشند کہ از ترکی و عربی پیدا شدہ حیف است کہ کتب لغات ترکی زبان ازین ساکت و محققین فرس از صفات این صراحت کافی نہ کردہ اند اگر تخصیص با کثرت رنگ سرخ باشد عجبی نیست کہ مخفف ارغوان و اگر خصوصیتی در آواز دارد یا اینکہ از آوازہای گوناگون رم نکند مخفف ارغنون باشد و رای این ممکن است کہ بوجہ صفت تندی و تیزیش و رغبت مخلوق این قسم اسپ را استعارۃً از ارغنون - (ارغون) نامش نہادہ باشند یا اینکہ فارسیان بر لغت رغن کہ در عربی زبان بقول صاحب منتخب بالفتح بمعنی گوش دادن و قبول کردن است بزیادت الف وصلی در اول و واو زائد درمیان

کلمۂ ہیچ (افتادن و اوفتادن) ارغون کردہ باشند
و برای اسپی نام نہادند کہ بر حکم راکب گوش دہد
و اطاعت کند کہ از بہترین صفات اسپ عربی
است ما بدریافت وجہ تسمیۂ این جگر کاوی ہا
کردیم و چنانکہ باید بمقصد نرسیدیم واللہ اعلم -
(اردو) فارسی یا ترکی مین اس گھوڑے کا نام
جو عربی اور ترکی سے پیدا ہوا ہو ارغون ہے ۔
(۲) ارغون - بقول برہان و جہانگیری و جامع
و بہار و ہفت مخفف ارغنون کہ ساز معروف است
(کہ گذشت) صاحبان رشیدی و سراج بر ساز
معروف قناعت کنند و گویند کہ وضع افلاطون
است و نہ گویند کہ مخفف (ارغنون) بلکہ مرادفش
(کذا فی الغیاث) صاحب سروری سند این
از کلام حکیم قطران آوردہ کہ بہ معنی اوّل مذکور
شد - بخیال ما این ہمان (ارغن) است کہ بجایش
گذشت لغت ترکی است و مخفف ارغنون
و دیگر ہیچ - (اردو) دیکھو ارغن -

(۳) ارغون - بقول وارستہ و بہار قومی از
ترکان و بقول ناصری و سراج و رشیدی قبیلۂ
از ترکان - صاحب جہانگیری گوید کہ بزبان ترکی
نام قومی از ترکان ۔ صاحب شمس فرماید کہ بمعنی اصل
ترکان است مؤلّف گوید کہ ہمان (ارغن)
باشد کہ بضمّ غین بہ جای خودش گذشت ترکان
بقاعدۂ رسم الخط خود برای اظہار ضمۂ غین
معجمہ بواو نوشتہ باشند و فارسیان نقلش کردہ اند
شک نیست کہ این لغت ترکی است و صاحب
لغات ترکی این را نوشتہ فرماید کہ قومی است
از مغل و ما ذکر این بر ارغن کردہ ایم (اردو)
دیکھو ارغن کا نمبر ۲ -
(۴) ارغون - بقول بہار و وارستہ نام
پادشاہی صاحب سراج و سروری فرماید کہ
نام یکی از ملوک چنگیزیہ کہ پسر ابقای خان بن ہلاکو خان
باشد (ظہوری ـــ۵) بگسلانید ارغنون حرز
تار قانون و شہرت ارغون ز صاحب سراج گ

کہ بدین معنی ظاہر ترکی است و مؤلف را با او
اتفاق است و عجبی نیست کہ ترکان (ارغن) مخفف
(ارغون) را برای اظہار ضمۂ غین معجمہ بہ واو
نوشتہ باشد و فارسیان نقلش برداشتہ و نظر بر
آواز خوش مسمیٰ او را بدین نام موسوم کردہ باشند
واللہ اعلم مخفی مباد کہ یکی از ملوک چنگیزیہ را
ارغون نام بمعنی خیر است (اردو) ارغون
ایک بادشاہ کا نام جو ملوک چنگیزیہ سے تھا۔
(۵) ارغون - بقول دارستہ و بہار بحوالۂ ظفر نامۂ
شرف الدین یزدی نام جائی نیز - دیگر صاحبان
تحقیق ذکر این نکردہ اند و عجبی نیست کہ این مقام
از شاہ ارغون تعلقی و نسبتی دارد کہ بنامش موسوم
شد واللہ اعلم (اردو) ایک مقام کا نام
ارغون ہے۔

(الف) **ارغیدن** خان آرزو براب (ب) فرماید

(ب) **ارغیدہ** کہ بروزن (اغدیدہ) در
برہان بمعنی غضبناک و خشم آلود گفتہ و معلوم میشود
کہ ظاہرا تصحیف است و صحیح ہمان ارغندہ
است بروزن ارزندہ (کہ گذشت) و نیز
این دو طور از اوزان اسم فاعلست کہ
می آید و آن نمی باشد مگر در مشتق چنانکہ
از (دویدن) دوندہ - بہ نون (و دویدہ) بیای
معروف ہر دو آمدہ و (ارغندہ) جامد است
نہ مشتق و فرق در ہر دو اسم فاعل آن است
کہ آنچہ بنون باشد افادۂ معنی اسم فاعل کنند
بر سبیل تجدد و حدوث و آنچہ بیای تحتانی است
افادۂ اتصاف فاعل کند بر سبیل ثبوت و
استقرار و اتصاف در اول گویا بوئی از استقبال
و حال دارد و در دوم بوئی از ماضی - اگرچہ
ذوات ازمنہ را در معانی اسمی دخلی نباشد و این
تفاوت گویا ہمان تفاوت اسم فاعل و صفت
مشبہ ست در زبان عربی و لفظ دوم از عالم
صفت مشبہ باشد و لہذا در غیر فعل لازم
نیاید و در متعدی صیغۂ اسم مفعول می گردد چنانکہ

بریده بمعنی بریده شده الحاصل چون (ارغیدن) مصدر (ارغنده) نیامده بلکه همان ارغند است که های در آخر آن زیاد کرده اند پس (ارغیده) بیای معروف صحیح نباشد (انتهی) صاحبان برهان وهفت دانند (ب) را بروزن (غمدیده) بمعنی غضبناک و خشم آلوده گفته اند مؤلف عرض کند که نقصانی نباشد که الف را مصدر گیریم اگرچه متروک التصریف و از کتب لغات و فرهنگهای موجوده هم متروک است چنانکه بر (ارغنده) ذکرش کرده ایم - اندرین صورت (ارغیدن) بمعنی

(آروغیدن) باشد - هرگاه (اروغ) را ترکیان (اُرغ) هم گرفته اند پس (ارغیدن) از (ارغ) همچنان است که (اروغیدن) از (آروغ) اندرین صورت معنی حقیقی این (آروغ زدن) باشد و مجاز اغشمناک شدن و آواز برآوردن همچو (ارغنده شیر) و (ارغنده گرگ) و (اغنداب) که مشتق باشد از (الف) پس اسم فاعل این نیز از قبیل (دونده و دویده) (ارغنده و ارغیده) گرفتن عیبی نباشد و این قیاس بهتر از آنست که ارغیده را تصحیف قرار دهیم بنا بر علیه ما را با خان آرزو اتفاق نیست و رای ما مبنی بر اصول است (اردو) دیکھو (ارغنده)

ارقاتو | بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح وضمّ فوقانی لغت فارسی است نوعی از پیرهن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و محققین ترکی زبان هم اینرا نه نوشته اند بخیال ما اصل این (الخالق) باشد صاحب انند نوشته که (الخالق) بالکسر وبکسر لام ثانی - ترکی پوشاک معروف که زیر قبا پوشند و صاحب غیاث این را بفتح اوّل وضمّ لام ثانی نوشته و تسامح صاحب انند است که بحوالهٔ غیاث نوشت و در اعراب حروف اختلاف کرد - فارسیان بقاعدهٔ خود رای مهمله را بلام و خای معجمه را بقاف بدل کرده باشند همچو (چنار و چنال) و (چخماخ و چقماق) و نقل نویسان چابکدست (لق) را بشکل (لتو) نوشته باشند به تصحیف دائرهٔ قاف و رفته رفته درازی

گردن لام بکوتاهی گرائید ونقطه های قاف بقبضه اش درآمده بیچاره قاف راصورت واو باقی ماند ولام مرکّب حلیۂ تای فوقانی اختیار کرد وصاحبان انند و فرہنگ فرنگ بصراحت حلیۂ لفظ (ارقالق) را (ارقاتو) کردند تا از معاصرین ترک تحقیق کرده ایم که این لباسی است که آستین ندارد ہمچو عبا بالای کتفین قائمش کنند. و ساتر ظہر باشد وبس۔ مخفی مباد که در ترکی زبان (ارقه) پشت را گویند (کذا فی کنز) پس معلوم می شود که وجه تسمیۂ (ارقالق) بعینہٖ دارد اگر (ارقاتو) را بقول صاحبان فرہنگ فرنگ و انند صحیح پنداریم گوئیم که مرکّب است از (ارقه) و (تو) فارسیان های آخرۂ (ارقه) را بالف بدل کردند ہمچو (خاره و خارا) و بالفظ (تو) مرکب ساختند که بقول برہان بضمّ اول بمعنی پرده و تہ و لای باشد پس (ارقاتو) بمعنی پردۂ ظہر کنایه باشد از لباسی که ساتر پشت باشد۔ این است حقیقت این که اکثر محققین تہِ بر آن فارغ شدند وبعض شان بنقل نگاری قانع۔ (اردو) ارقاتو یا (ارقالق) ایک لباس کا نام ہے جو مثل عبا ساتر پشت ہے اور آگے سے کھلا ہوا۔

ارقالق | معاصرین ترک لباسی را گویند که ہمچو عبا۔ ساتر پشت است بیان مفصل این بر (ارقاتو) گذشت (اردو) دیکھو ارقاتو۔

ارقالی | بقول صاحبان بول چال و رہنما و روزنامه ہمان ارغالی است که گذشت ما صراحت کافی ہم در انجا کرده ایم (اردو) دیکھو ارغالی۔

(الف) ارقام | بقول صاحب منتخب (۱) بالفتح خطها و این لغت عربی است صاحب شمس و انند گوید که (۲) بالکسر بمعنی نوشتن صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که مصدر است از باب افعال از رقم ولیکن در کلام عرب بدین معنی نیامده و فارسیان استعمال این کنند

و احتراز ازان واجب - صاحب ازاحۃ الاغلاط گوید کہ انچہ ہندیان بمعنی نوشتن نگارند و نیز از
مصدر باب افعال انگار ندچنانچہ جلال لکھنوی مؤلف رسالۂ تنقیح اللغات نوشتہ(حاشیہ)
نسبت آن بعض اجلۂ عصر نوشتہ اندکہ در کتب لغات عربی یافتہ نمی شود و در استعمال فارسیان
نہ مرا اقرار است و نہ انکار (انتہی) مؤلف عرض کندکہ ما در کلام فرس - - - - - - -

(ب) ارقام کشیدن را یافتہ ایم بمعنی نوشتن ولیکن رای ما انیست کہ این را بفتح اول (اقرار)
خوانیم بمعنی خطہا کشیدن وکنایہ باشد برای نوشتن چنانکہ انوری گوید (سہ) گہ بکلک وتیرہای
دست اثیر ؛ بفلک برہمین کشد ارقام ؛ پس اگر استعمال (ارقام) با مصادر دیگر ہم یافتہ شود
بالفتح خوانند ش عیبی ندارد البتہ صاحبان انند و شمس تسامح کردہ اندکہ (الف) را بالکسر بمعنی
نوشتن نوشتہ اند (اردو) الف (۱) خطوط خط کی جمع (مذکر) (۲) لکھنا - امیر نے ارقام کرنا
پر لکھا ہے کہ ارقام اردو مین لکھنا کے معنی مین مستعمل ہے مگر عربی اور فارسی مین ترقیم
ہے شمس اللغات اور فردوس اللغات کے سوا کسی مستند لغت مین نہین دیکھا گیا -
اس سلئے صحیح نہین معلوم ہوتا (سودا سہ) یہ قصد خامہ ہے اب اسکی مدح غائب سے ؛
کرے یہ مطلع انور حضور مین ارقام ؛ (ناسخ سہ) کیا منہ سے نیک و بد مین نکالون کہ رات
دن ؛ اخبار کوئی کرتے ہین ارقام راتدن ؛ (ب) دیکھو الف کا نمبر (۲)

ارقان بقول صاحب برہان بر وزن درمان بلغت رومی (۱) حنائی باشد کہ بردست و
پا نہند - خوردن نیم مثقال ازان قولنج را بگشاید و چون طفلی را آبلۂ ابتدائی بر آوردن باشد
قدری برکف پای او مالند ایمن بود از انکہ از چشم او بر آید و باین معنی بجای نون قاف ہم بنظر آمدہ

و بلغت مغرب الاقصی (۲) نوعی از بادام کوہیست کہ آن را لوز البربر گویند و روغن آن را زیت الہرجان خوانند۔ صاحبان ہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب محیط بر ارجان نوشتہ کہ مرادف (ارقان) است بمعنی دوم و بر (ارقان) فرماید کہ ہمان (ارقون) و (ورقان) کہ اسم حناست و بر حنا نوشتہ کہ بیونانی (ارقان) و (ایرقان) و (ارقون) و برومی (شنبہ) و (فعلوبیون) و بسریانی (نورفر) و (کفرا) و در انگلیسی (لاسونیا ایلبا) و بہندی (مہندی) گویند و آن نباتی است معروف کہ بدان موی را خضاب کنند۔ دو قسم است کرمانی و تبریزی بہترین آن کرمانی است سبز رنگ گویند نر و مادہ باشد۔ سرد و خشک در اول و گویند در دوم و بقول شیخ سرد در اول و خشک در دوم و گویند گرم باعتدال و در ان تحلیل و تجفیف بلا لذع و اذیت است و ریاح را پراگندہ کند و تفتیح افواہ عروق نماید و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ خواص و مزاج طبی این بمعنی دوم بر (ارجان) ذکر کردہ ایم مخفی مباد کہ (ارقان) بالکسر در عربی زبان بمعنی خضاب کردن ریش را بحنا یا زعفران آمدہ پس عجبی نیست کہ رومیان یا یونانیان این نام را برای حنا از لغت عرب گرفتہ باشند واللہ اعلم انچہ صاحبان برہان و ہفت این را بقاف پنجم (ارقاق) ہم گفتہ اند جز این نیست کہ تحریف باشد (اردو) (۱) مہندی۔ دیکھو اران کے دوسرے معنی (۲) دیکھو ارجان کا نمبر (۱)

ارقش | بقول برہان و جامع بر وزن ورزش (۱) بمعنی فہمیدہ و کاردان باشد و در جای دیگر بجای قاف۔ فای مفتوح نوشتہ (۲) بمعنی قافلہ و کاروان واللہ اعلم صاحب ہفت نقل آن کردہ صاحب سروری بہ قاف ستوم مکسور ذکر معنی دوم نمودہ۔ صاحب

انند گوید کہ لغت فارسی است و در ہر دو معنی با برہان متفق۔ صاحب مؤید این را بہ فای
مکسور معنی دوم و بذیل لغات ترکی نوشتہ و صاحب لغات ترکی گوید کہ بفتح اوّل و سکون
ثانی و کسر قاف معنی کاروان است مؤلف گوید کہ لغت ترکی است و قول محقق آخر الذکر
اعتبار را شاید۔ صاحب مؤید حلیۂ لفظ را نہ نوشت و بحذف یک نقطہ قاف (ارفش) بہ فا
نوشت و محققین فرس چہ قدر محتاط اند کہ فا و قاف ہر دو را بیان کردہ اند و قافلہ را فہمیدہ
خواندہ اند و کاروان را کہ مرادف قافلہ است کاردان بدال مہملہ نوشتند و این چیزی نیست
بجز تصرف و تحریف نقل نویسان۔ بالجملہ بہ تحقیق ما اصح (ارقش) است بقاف و معنیش قافلہ
و کاروان و در استعمال فرس متروک (اردو) قافلہ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ لغوی
معنی سفر سے واپس پھرنے والا گروہ۔ کاروان۔ مسافرون یا تاجرون کا گروہ۔

ارک بقول صاحب برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و کاف فارسی (۱) قلعۂ کوچکی کہ درمیان
قلعہ بزرگ سازند۔ صاحب رشیدی و ناصری گوید کہ ہر قلعۂ کہ درون قلعہ باشد (ارک) است
صاحب جہانگیری فرماید کہ قلعۂ درون را نامند (فرخی ع) آنکہ بگشاد بیک تیر دژ ارک زرنگ۔
خان آرزو در سراج گوید کہ (ارک) بالفتح و کاف تازی است۔ صاحب انند صراحت کند
کہ این لغت فارسی است مؤلف گوید کہ بقول صاحب لغات ترکی بکاف عربی و فتح
رای مہملہ لغتی است ترکی بمعنی قلعۂ کہ عمارات شاہ دارد (انتہی) پس این تصرف فارسیان است
کہ رای مہملہ را ساکن کردند بنسبت کاف فارسی ما با محققین فرس اختلاف داریم و با خان آرزو
اتفاق کہ بکاف تازی نوشتہ محققین فرس در تحقیق و تعریف این غور نفرمودہ اند کہ قلعہ درون

قلعہ یا قلعۂ کوچکی در میان قلعۂ بزرگ را (ارک) گفتند و تعریف حقیقی این ہمان باشد کہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ معاصرین عجم ہم قلعہ و محل بادشاہی را (ارک) بکاف عربی می گویند صاحب بول چال و رہنما - و روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ اند (اردو) وہ قلعہ جس مین بادشاہی محل ہو - شاہان سلف اپنے دار السلطنت اور محل شاہی کو قلعہ ہی مین قائم کرتے تھے جس کو ترکی زبان مین آرک کہتے تھے (مذکر) صاحب روزنامہ نے اسکا ترجمہ گڑھی کیا ہے اور بقول صاحب آصفیہ گڑھی اسم مؤنث (ہندی) قلعچہ - چھوٹا سا قلعہ دکن مین گڈھی اس قلعہ نما عمارت کو کہتے ہین جو حاکم مقامی دیہات مین اپنے قیام گاہ کے لیئے بناتا ہے -

(۲) ارک - بقول برہان نام حصاریست در ولایت سیستان - صاحب رشیدی گوید کہ قلعہ سیستان را (اوک) نام است نہ (ارک) صاحب جہانگیری متفق با برہان (استاد فرخی ؎) جنگہا کردہ چو جنگ دشت بلخ ؛ قلعہا کندہ چو ارک سیستان ؛ (ولہ ؎) شاہی کہ فتح ہاست مرا ورا چو فتح ارک ؛ شاہی کہ جنگہاست مرا ورا چو جنگ خوان ؛ خان آرزو در سراج این را بکاف تازی آوردہ و تذکرۃً با صاحب رشیدی ہم متفق - مؤلف گوید کہ ہمان (ارک) است کہ برنمبر (۱) گذشت - باشد کہ قلعہ سیستان را کہ در و مستقر شاہ باشد بطور خاص آرک نام نہادہ باشند و (اوک) قلعۂ دیگر باشد در سیستان کہ ذکرش بجای خودش می آید - ہرگاہ سند استعمال موجود است و صاحبان تحقیق تصدیق ہم کردہ اند پس وجہی نیست کہ (ارک) را (اوک) گوئیم نسبت کاف فارسی عرض میشود کہ اصح بکاف عربی است چنانکہ برنمبر (۱) ذکرش کردہ ایم (اردو)

ایک خاص قلعہ کا نام (ارک) ہے جو سیستان مین واقع ہے۔ (مذکر)
(۳) ارک۔ بقول برہان وجہانگیری بزبان علمی اہل ہند اسمی است از اسامی نیر اعظم کہ آفتاب باشد مؤلف گوید کہ صاحبان برہان وجہانگیری درینجا تسامح کردہ اند کہ (ارک) را بکاف فارسی نوشتہ اند۔ بقول صاحب ساطع کہ محقق زبان سنسکرت است (ارک) بکاف عربی بالفتح وسکون دوم نام خورشید و (ارگ) بکاف فارسی مار یعنی افعی۔ ہرگاہ فارسیان این را برای نیر اعظم استعمال نکردہ اند بیانش ضرورتی نداشت و آضح باد کہ (ارک) بکاف عربی در سنسکرت نہ صرف برای خورشید نام است بلکہ در سنسکرت نباتی را ہم (ارک) گویند کہ غذای ابابیل است (اردو) ارک۔ زبان سنسکرت مین آفتاب اور ایک پودے کا نام ہے جو ابابیل کی غذا ہے اور (ارگ) بمعنی سانپ (مذکر)
(۴) ارک۔ بقول برہان بفتح اول وثانی ریسمانی باشد کہ گاہی بر درخت آویزند و بران نشینند و در ہوا آیند و روند و گاہی بر پای اسپ و استر بندند و در علف زارہا سر دہند تا بچرد و باین معنی بضم اول وثانی ہم مشہور است۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی برہان و اختلاف با این را با کاف تازی گوید۔ و بحوالہ سروری فرماید کہ بدین معنی (اورک) بہ واو دوم آمدہ مؤلف عرض کند کہ (اورک) بہمین معنی بکاف عربی در برہان ہم بجایش مذکور و تحقیقش ہم ہمدرانجا کنیم اگر (ارگ) را بقول برہان با کاف فارسی لفظ مستقل بدین معنی گیریم استعارہ باشد از (رگ) کہ فارسیان بزیادت الف زائد در اولش ریسمانی را نام نہادند کہ ذکرش بالا مذکور شد بدین وجہ کہ از دوران خون تحرکی در رگہای شود و (رگ) بارسن مشابہت صوری ہم دارد

باشد کہ استعارۃً رسن را (ارگ) گفتہ باشند یا اینکہ این را از زبان سنسکرت گرفتہ باشند کہ (ارگ) بمعنی مار وافعی آمدہ (کذا فی السّاطع) پس رسنی را کہ در ہر دو صورت بتنیۂ بالا تحریکی دارد استعارۃً بہ تشبیہ مار۔ از (ارگ) موسوم کردہ باشند واللہ اعلم (ا ر د و) رسّی کا جھولا جو درختون کی شاخون پر ڈالا جاے (مذکر) یا وہ رسّی جو چرنے کے وقت چارپایون کے پاؤن مین باندہ دیتے ہین (مؤنث)۔
(۵) ارک۔ بقول صاحب رشیدی بالفتح نام ولایتی است حوالی الآن چنانکہ نظامی گوید (ع) ستیزندہ روسی زالآن وارک ؎ مؤلّف گوید کہ درین مصرع معنی اول یا دوم ارگ زیادہ ترچسپان است و صاحب منتخب این را بکاف عربی نوشتہ گوید کہ در عربی زبان نام موضعی است۔ صاحب غیاث معنی اول الذکر بکاف عربی گفتہ (ا ر د و) ارگ یا ارک ایک ولایت کا نام ہے اور نیز (ارک) ایک موضع کا نام۔

ارکاک بقول صاحب برہان وجہانگیری بکسر اوّل وسکون ثانی با کاف بالف کشیدہ و بکاف دیگر زدہ باران قطرۂ کوچک را گویند کہ نرم باران باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بہ ہندی ترجمۂ این پہار است و ہر دو کاف تازی است۔ صاحب رشیدی از شہاب الدین خطّا طسندی آوردہ (ف) یک قطرہ ز ارکاک کف راد تو شاہا ؎ تشویر دہ قلزم وعمّان و محیط است ؎ بقول صاحب جامع ریزہ باران وبقول ناصری وہفت بالفتح باران خورد قطرہ صاحب شمس فرماید کہ بالکسر باران و بالفتح انگشت است و این لغت ترکی است و صاحب مؤید بذیل لغات ترکی گوید کہ بالفتح انگشت صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب فرماید کہ بالکسر لغت عرب باشد بمعنی باران ریزہ باریدن و باران ریزہ رسیدن و بہ تکرار این نوشتہ

که فارسی است بمعنی باران خرد و قطرهٔ کوچک باشد - صاحب منتهی الارب فرماید که (ر ک) بالکسر و بالفتح باران نرم ریزه و (ار کاک - بالفتح و درکاک - بالکسر) جمع آن و (ارکاک) بالکسر مصدر این از باب افعال - صاحبان کنز و لغات ترکی این را ترک کرده اند - محقق ما بعد الذکر (ایرکاک) بمعنی تر نوشته مؤلف عرض کند که این لغت عرب است بفتح اوّل بمعنی باران ریزها - نه فارسی است و نه ترکی - از سند شهاب الدین خطّاط هم معنی جمع پید است محققین فرس ناحق این را لغت فارسی قرار دادند و در بیان معنی هم تصرّف کردند که جمع را واحد گفتند آنچه ترکان ایرکاک را بمعنی تر گرفته اند عجبی نیست که از لغت عرب گرفته بقاعدهٔ رسم الخط خود یای تحتانی برای اظهار کسره زیاده کردند و مجازاً تر را گفتند (اردو) پهار دیکهو ارزن ریزه -

(۱۴۴۱) ارکشیدن | استعمال - بمعنی ارّه کشیدن است که (ار) بمعنی (ارّه) بجایش گذشت (اثیر الدین اخسکتی ؎) کلک ماتی طبعش آن استاد چابکد صورت است ٭ کارد اندر دستگاه صنعتش ارمی کشد ٭ مؤلّف گوید که شاعر نازک خیال به لطافت مضمون سیف را تابع قلم کرده است گوید که در کارگاه صنعتِ کلک ممدوح کارد (که تراشندهٔ قلم است) مطیع کلک شد یعنی خدمت (ارّه کشی) تفویض اوست و ارّه کشی همانست که بعد از انکه که از قلم صنعتی بظهور آید حک و فک آن از کارد متعلّق است (اردو) بقول امیر - آرا کشی کرنا - آرا چلانا - آنچ (آرا زنی یا آری کهینچنا) پر فرمایا ہے کہ مشبّہ بصورت جمع مجازی معنوں میں سر - گردن - جان اور دل کے ساته مستعمل ہے

ارکونتن | بقول برهان و هفت و انند بانون و تای قرشت بر وزن پهلو شکن بلغت ژند و پاژند بمعنی بخشیدن و بخشایش باشد صاحب جهانگیری در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب

بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ و صاحب موارد ہم این را بہمین معنی آوردہ مؤلف
گوید کہ این ماخوذ باشد از (ارکون) کہ در فارسی قدیم حاکم و افسر اعلیٰ را گویند و مبدل و مفرس
(ارخون) است کہ بزبان یونانی بہمین معنی آمدہ - صاحبان سوا ر انجمن و انند ذکر آرخون
کردہ اند بقاعدۂ فارسی خای معجمہ بکاف عربی بدل میشود ہمچو (خمان و کمان) بالجملہ معنی لفظی
(ارکونتن) کار افسرانہ و حاکمانہ کردن و مجازاً بمعنی بخشیدن مستعمل و حاصل بالمصدر بمعنی بخشایش
ہم بر وزن مصدر آمدہ (اردو) بخشنا - اس کا حاصل بالمصدر بخشش ہے - بقول صاحب آصفیہ
(بخشنا) بمعنی عفو کرنا - معاف کرنا -

ارکیا بقول صاحب برہان و ہفت و انند بر وزن اصفیا بلغت ژند و پاژند جوی آب
را گویند - صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این
کردہ مؤلف گوید کہ (ارکی) بقول انند بحوالۂ منتہی الارب در عربی زبان بمعنی بسیار سست
است پس بدین وجہ کہ جوی سست رفتار است فارسیان قدیم بزیادت الف زائد در آخر
(ارکیا) برای جوی نام نہادہ باشند و این کنایہ باشد (اردو) ندی - دیکھو ارغا -

ارگ ہمان (ارک) است کہ بکاف عربی گذشت - تعریفش ہمہ د ر انجا	کردہ ایم و ازماخذ ہم بحثے (اردو) دیکھو (ارک)

(الف) **ارگجہ** صاحب انند گوید کہ بالفتح و جیم تازی بر وزن مضمضہ (فارسی) نوعی از
خوشبوئیہا سمرکب از صندل و گلاب و کافور و مشک و عنبر و روغن سمن و این لفظ ہندی است
(انتہی) مؤلف گوید کہ مقصودش جزین نباشد کہ فارسیان از لغت ہندی گرفتہ اند صاحب

غیاث اللغات با معنی بیان کردہ (آنند) متفق صاحب ساطع کہ محقق (سنسکرت) است فرماید کہ (ارگجا) بالفتح۔ مذکر۔ خوشبوئی است زرد رنگ کہ از صندل وعطر وغیر آن سازند وبقولش (ارگجی) جامہ کہ آنرا بارگجا رنگ کردہ باشند مؤلف گوید کہ استعمال این را در فارسی بجز دو محقق معاصر ہندی نژاد دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر نکردہ و معاصرین عجم ہم ازین ساکت نعمت خان عالی این را نظم کردہ (سـ۵) بخودی تنگ در آغوش کشید است مرا آن قبا تا بر دوش ارگجہ پوش آمدہ است ؛ مؤلف گوید کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) ارگجہ پوش | درین شعر بمعنی (ارگجہ مالیدہ) مستعمل است یعنی (ارگجہ پوشدن قبا) بمعنی قبائی مستعمل است کہ ارگجہ بر و مالیدہ باشند (اردو) (الف) ارگجا۔ بقول امیر (ہندی) مذکر۔ ایک مرکب عطر کا نام (سودا تپنگ باز کی ہجو مین سـ۵) مونڈھون پر ارگجا ملے سے جب ؛ زرد اسکو دو باز کہتے ہین سب ؛ (میر حسن سـ۵) اور اسپر ارگجے کا عطر مل مل ؛ سلیقے سے لگا تھے پہ صندل ؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین (ارگجا) ایک خاص قسم کے منجمد۔ خوشبودار۔ زرد رنگ مرکب کا نام ہے جسکو مثل عطر کے جسم پر ملتے ہین خصوصاً سردی کے موسم مین ۔ ہاتھون پر بعد غذا اور نیز چہرے پر تا کہ سردی جلد دفع ہو جاے اور جلد تڑکنے نہ پاے ۔ دلہنون کے لئے بلالحاظ موسم اور تقاریب تعزیت مین (ارگجا) کی ایک خاص قسم مستعمل ہے (ب) ارگجا ملا ہوا۔

ارگلی | بقول ضمیمہ برہان گوسپند دشتی را گویند۔ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ صراحت کند کہ بفتح اول وثالث وکسر لام لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فرس

ذکر این نکرد مؤلف گوید که جز این نباشد که این مرکب است از (ار) که بلغت ترکی مجازاً صاحب را گویند و (گلی) بیای نسبت منسوب بہ گِل و صاحب منسوب بہ گل بزکوہی را بدین وجہ نام نہادہ باشند کہ برغذای سنگ پارہا و گلِ صحرائی بسر می برد گویند کہ در بزکوہی و دشتی فرق است نازک۔ بزکوہی محتاج بہ علف نیست سنگ ریزہا غذای اوست وہمچنین بز دشتی خاک می لیسد و احتیاج بہ چریدن کاہ ندارد (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

ارگنج | بقول صاحب برہان و جامع و ہفت بضمّ اوّل و سکون ثانی و کاف فارسی بنون و جیم زدہ نام شہریست از ولایت خراسان کہ در سرحد ماورا النہر واقع است۔ خانِ آرزو در سراج فرماید کہ پای تخت خوارزم است و بحوالۂ رشیدی گوید کہ این ترکی است وبفارسی (گرگانج) خوانند۔ صاحب برہان بر (گرگانج) نوشتہ کہ نام دار الملک ولایت خوارزم باشد و معرّب آن (جرجانج) و ترکان ارگنج خوانند (انتہی)۔ صاحب (لغات ترکی) آوردہ کہ بضمّ ہمزہ و سکون رای مہملہ و فتح کاف فارسی و نون خفی و سکون جیم۔ نام شہریست (انتہی) بخیال ما معنی ترکیبی این در ترکی زبان نوپیداست مرکب از (ار) و (گنج) و (ار) بمعنی صاحب است و (گنج) بمعنی تازہ و حدوث۔ اگر وجہ تسمیۂ این مطابق خیال ما باشد باید کہ این را بالفتح خوانیم نہ بالضم ولیکن معروف بضم است (اردو) ارگنج۔ زبان ترکی مین ایک شہر کا نام ہے جو پایۂ تخت خوارزم ہے (مذکّر)

ارگیلہ | بفتح اوّل و کسر کاف فارسی و فتح لام بقول صاحب بول چال در روزمرّۂ عجم بمعنی قلیان باشد صاحب سوا السبیل این را بکاف عربی نوشتہ گوید کہ عوام این را بجای

(نارجلیه) استعمال نمایند و بر (نارجلیه) فرماید که بمعنی قلیان و در سنسکرت (نارگیل) نام است چه قلیان عموماً از نارجیل می باشد مؤلف عرض کند که (نارگیل بکاف فارسی) در فارسی زبان اسم (نارجیل) است و (نارجیل) معرب همان (نارگیل) و این را در سنسکرت (ناریر) و (ناریل) گویند۔ انچه صاحب سواء السبیل ترجمۂ قلیان در زبان سنسکرت (نارکیل) بکاف عربی نوشته است به تحقیق ما نرسید و این متحقق است که موجد قلیان در ابتدا این را از (نارجیل) درست کرد و فی زماننا هم قلیان کشان۔ قلیانی را ترجیح دهند و پسند کنند که از نارجیل ساخته شود گویند این جور قلیان بوی خوشی و لطافتی خاص دارد بالجمله بخیال ما (ارگیله) مخفف (نارگیله) باشد که نون اوّل را حذف کردند و در (نارگیله) جز این نیست که های نسبت در آخر نارگیل زیاده کرده نام قلیان نهادند که منسوب است بنارگیل (اردو) حقہ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ قلیان۔

ارلاد | بقول صاحب ناصری بر وزن فرهاد بمعنی هرگز و اصلا و قطعاً۔ فرماید که بهمین معنی در ساتیر آمده و صاحب انند نقل این کرده مؤلف گوید که عجبی نیست که این اسم جامد ژندو پاژند باشد و فارسیان لفظ (زنهار) بهمین معنی از (ارلاد) ساخته باشند و (زنهار) مبدل (ارلاد) باشد یعنی حرف اوّلش (الف) را بقاعدۂ خود به زای هوز بدل کردند همچو (اروغ) و (زروغ) و حرف دوم یعنی رای مهمله را به نون همچو (تار) و (تان) و حرف سومش یعنی لام را اوّل به رای مهمله همچو (الوند) و (اروند) و باز رای مهمله را به های هوز همچو (هوبر) و (هوبه) مخفی مباد که در حرف سوم دو تبدیل واقع شده۔ پس حرف چهارم یعنی الف را بجائش قائم داشتند

وحرف پنجم یعنی دال مہملہ را اوّل بلام بدل کردند ہمچو (درغ) و (لغ) و باز لام را بہ رای مہملہ بدل ساختند مثالش بالا گذشت - نتیجۂ این ہمہ تبدیل ہا باشد کہ (ارلاد) بزبان حال ذرنہار شد بتصرّف در حرکات (اردو) ہرگز - بقول آصفیّہ (فارسی) تابع فعل - زینہار کبھی - کسی وقت کبھی نہیں

ارلاس بقول صاحب ناصری نام عقل فلک عطارد - صاحب انند نقلش برداشتہ و دیگر کسی از محققین فرس این را نہ نگاشتہ معلوم میشود کہ این اسم جامد ژند و پاژند است و مراد از عقل ثامن کہ با فلک ہشتم یعنی فلک عطارد از عقل سابع پیدا شد صاحب غیاث برلفظ (عقول) صراحت می کند کہ حق تعالی اوّل یک فرشتہ پیدا کرد پس آن فرشتہ - یک فرشتہ دیگر و یک آسمان پیدا کرد و بعدہ از فرشتۂ دوّم یک فرشتہ و آسمان سوّم و ہم برین ترتیب دہ فرشتہ و نہ آسمان پیدا شد و ہمین دہ فرشتگان را عقول عشرہ گویند و فرماید کہ نزد حکما زیادہ ازین متحقق نیست (انتہی) **مؤلّف** عرض کند کہ آغاز این حساب از فلک نہم است بہمین سبب ما عطارد را با فلک ہشتم حساب کردہ ایم و اگر شمار این از فلکی کنیم کہ با ما قریب تر است اندرین صورت فلک عطارد - فلک دوّم باشد - مخفی مباد کہ صاحب غیاث عقل را (فرشتہ) نوشتہ است و صاحب کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است - وران ہر یک فرشتہ بیان کردۂ غیاث را عقل نام نہادہ پس فرشتۂ موکّل فلک عطارد را فارسیان قدیم (ارلاس) گفتہ اند و وجہ تسمیۂ این ہیچ بہ تحقیق نہ رسید - اجمال بیان اوّل الذکر را بہ تفصیل ذیل واضح کردہ ایم - صاحب کاشف الاصطلاحات فرماید کہ بقول حکما باری تعالی عقل کل را پیدا کرد کہ سہ اعتبار دارد (۱) وجودش برای ذات خود و (۲) وجوبش باغیر و (۳) امکانش

برای ذات - پس بلحاظ این اعتبارات ثلاثہ از عقل کل یا۔
(الف) از عقل اول سہ چیز صادر شد باعتبار وجود (۱ عقل ثانی) و باعتبار وجوب بالغیر -۲ نفس) و باعتبار امکان - ۳ - جسم و ہمین است فلک الافلاک یا فلک اول پس
(ب) از عقل ثانی پیدا شد (عقل ثالث یا فرشتۂ سوم) و فلک ثانی کہ از حساب زمانیان فلک ہشتم است)
(ج) از عقل ثالث پیدا شد (عقل رابع یا فرشتۂ چہارم) و فلک ثالث یا فلک ہفتم کہ متعلق بہ زحل است -
(د) از عقل رابع پیدا شد (عقل خامس یا فرشتۂ پنجم) و فلک رابع یا فلک ششم کہ متعلق بہ مشتری است -
(ہ) از عقل خامس پیدا شد (عقل سادس یا فرشتۂ ششم) و فلک خامس یا فلک پنجم کہ متعلق است بہ مریخ -
(و) از عقل سادس پیدا شد (عقل سابع یا فرشتۂ ہفتم) و فلک سادس یا فلک چہارم کہ تعلق دارد باشمس -
(ز) از عقل سابع پیدا شد (عقل ثامن یا فرشتۂ ہشتم) و فلک سابع یا فلک سوم کہ زہرہ متعلق بدوست -
(ح) از عقل ثامن پیدا شد (عقل تاسع یا فرشتۂ نہم) و فلک ثامن یا فلک دوم کہ عطارد برآنست -

(ط) از عقل تاسع پیدا شد (عقل عاشر یا فرشتۂ دہم) و فلک تاسع یا فلک اول کہ قمر بروست (اردو) صاحب آصفیہ نے لفظ عقل پر فرمایا ہے (عربی) اسم مؤنث حکماء کی اصطلاح مین دس فرشتون مین سے ایک فرشتہ کا نام چنانچہ عقول عشرہ اسی وجہ سے انکا نام رکھا گیا اور (عقول عشرہ) پر آپ ہی نے فرمایا ہے کہ (عربی) اسم مذکر دسون فرشتے کیونکہ حکماء کے نزدیک کل دس فرشتے ہین جنکو خداے تعالی نے اس طرح پر پیدا کیا کہ اول صرف ایک فرشتہ کو مخلوق فرمایا اس کے بعد ایک اور فرشتہ اور آسمان پیدا کیا یہانتک کہ ایک ایک فرشتہ اور ایک ایک آسمان پیدا کرکے نو آسمان اور دس فرشتے پیدا کر دیئے اور دسوین فرشتے نے خدا تعالی کے حکم سے تمام جہان پیدا کیا (انتہی) پس (ارلاس) کا ترجمہ نوین عقل یا نوان فرشتہ ہے جو آٹھوین آسمان سے متعلق ہے جسپر عطارد ہے۔ اور یہ حساب فلک الافلاک سے شروع ہوا ہے اور اگر اس آسمان سے حساب لگائین جو ہماری آنکھون کے آگے ہے تو عطارد دوسرے آسمان پر ہے پس فرشتۂ موکل آسمان دوم کو عقل تاسع اور فارسی مین (ارلاس) کہتے ہین۔

ارم بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و جہانگیری بکسر اول و فتح ثانی در عربی (الف) (۱) بہشت شداد است و صاحب مؤید فرماید کہ گویند کہ بعد شتماہ یک خشت بالا می رفتی بانیش ہمہ صنعتہای بہشت ہمہ را ان موجود کردہ۔ چون خواست کہ درون آن بہشت درآید جانش قبض کردند۔ رفتن نیافت و آنکہ می گویند بہشت ہشتم ہمین است غلط است زیرا چہ در سراج القلوب تصریح است کہ این بہشت ہشتم نیست و آن بہشت

بہشت بالای ہفت آسمان طبقاً عن طبقٍ این زمان ہست و ہمدران مذکور است کہ (ارم) نصیب مومنان است غارت خواہند کرد۔ صاحب شمس فرماید کہ در عربی نام شہر عاد۔ و باغ بہشت شدّاد کہ حق تعالی او را بغرّت از چشم مردم پنہان ساختہ و او را بہشت ہشتم نام است چنانچہ استادی گفتہ (سے) زنیسان کہ باغ راست طراوت زمان زمان ؛ ترسم کہ چون ارم شود از چشم ما نہان ؛ ما از کلام انوری ہم سندی یافتہ ایم (سے) آنجا کہ در آید بہ نوا بلبل زرست ؛ جز چند زیارت نکند باغ ارم را ؛ بہار گوید کہ ارم ذات العماد اسکندریہ و بقول منتخب ذات العماد دمشق یا اسکندریہ۔ صاحب غیاث بحوالہ بہجت العالم نوشتہ کہ آرم شدّاد ما بین صنعا و حضرموت است در اقلیم اوّل و مساحت باغ ارم دوازدہ فرسنگ در دوازدہ فرسنگ و ارتفاع دیوار سہ صد ذرعہ۔ صاحب ازاحہ گوید کہ از اوہام بعض خواص است کہ آرم باغ شدّاد را نامند و معنی بہشت درست نیست گوییم کہ (۲) مجازاً بمعنی بہشت ہم استعمال کردہ اند مولانا جامی فرماید (سے) در رہ اسلام ہر کو آمدہ ؛ گرد گار او را دہد حور ارم (انتہی) مؤلف عرض کند کہ فارسیان (۳) مجرّد باغ را ہم ارم گفتہ اند و این ہم مجاز معنی اوّل است و لارم پوش) کہ می آید متعلق است از ہمین معنی۔ ظہوری (سے) بعطر صد ارم آگندہ مغز ہر خس و خاری ؛ صبا گذار زدام بباغ و راغ کہ دارد ؛ (ولہ سے) در کوی تو گلہای ارم خار و خسی چند ؛ پر مرغ چمن گشتہ چمنہا قفسی چند (ولہ سے) صد چمن پژمردگی در غنچۂ دل چیدۂ ؛ از بہارستان توبرگی ارم برخویش زن ؛ بالجملہ نتیجۂ این ہمہ تحقیق آنست کہ ارم لغت عرب است۔ صاحب سخندان نوشتہ کہ (آرام) بزبان سنسکرت بمعنی (عیش باغ) است و در عربی نام باغ شدّاد (انتہی) مقصود

(ارم پوش)

جز این نباشد کہ مناسبت لفظی ومعنوی این ہردو لفظ را می نماید وچیزی دیگر نمی فرماید۔ ما عرض کنیم کہ اگرچہ لفظ (ارم) بفتحتین از لغات عرب متحقق است کہ بر حرف (ہ) می آید اما معانی مصدری متذکرہ حرف (ہ) باین معنی تعلقی ونسبتی ندارد وبرخلاف آن (آرام) کہ در سنسکرت بمعنی (عیش باغ) است بالفظ (ارم) بمعنی باغ وبہشت شداد تعلق لفظی ومعنوی ہردو دارد پس بخیال ما (ارم) بدین معنی ماخوذ است از (آرام) وبدین وجہ کہ علم بود و ہمین لفظ بمعانی دیگر در زبان عرب مستعمل بود۔ اہل عرب استعمال این بدین معنی ہم کردند نہ بطریق عجمہ بلکہ برقاعدہ لغات عرب وحقیقت این است کہ لغاتیکہ در ابتدا از السنۂ غیر در زبان عرب داخل ومستعمل شد درحقیقت شان امتیازی باقی نماند۔ الحاصل ہمہ محققین عرب (ارم) را بمعنی بہشت شداد۔ لغت عرب گفتہ اند۔ صاحب (کنز لغات) کہ محقق زبان ترک است (ارم) بفتح اول وثانی بمعنی فردوس وجنت آوردہ و (آرم باغی) مثلہ پس عجبی نیست کہ معنی سوم این کہ ما آنرا اعجازی گفتہ ایم ترکی باشد واللہ اعلم (اردو) (۱) ارم۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ بہشت جو شداد پادشاہ نے ملک شام مین بنوایا تھا۔ (نوازش سہ) تری گلی ہے وہ گلزار دیکھتا جو اسے ؛ ہزار بار تصدق ابھی ارم ہوتا ؛ (سالک سہ) شداد نے جب ارم بنایا یارب ؛ ایسا تو نہ تھا کہ تجکو بھایا یارب ؛ امیر ہی نے فرمایا ہے کہ (۲) اب عموماً مطلق بہشت کو بھی (ارم) کہتے ہین (اسیر سہ) آب کوثر سے بھرے جام کرے زینت قصر کہدو رضوان سے کہ ہم سوے ارم آتے ہین ؛ (۳) باغ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر گلزار چمن زار۔ وہ جگہ جہان بہت سے درخت لگائے ہون۔

(ب) (۱) ارم - بقول برہان وجہانگیری وجامع نام شخصی کہ ساز چنگ را وضع کردہ۔ صاحب ہفت گوید کہ بدین معنی لغت پارسی است - صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا بذیل لغات عربی نوشتہ کہ (۲) نام مردی است - صاحب شمس گوید کہ در عربی بفتحتین (۳) بمعنی یک کس و (۴) بکسر اول و فتح دوم نام پدر عاد یا نام مادر عاد یا نام قبیلۂ عاد - و نام مردی - صاحب جہانگیری صراحت مزید کردہ فرماید کہ ہمین واضع چنگ را (ارام - درامین و رامتین) ہم گفتہ اند و از کلام استادی سند برای ارم آوردہ (س) آہ حزین در لب و آوای زرم چنگ ارم در بر و آہنگ پست بہار گوید کہ نام پدر یا مادر عاد است وبس - وبقول صاحب منتخب بفتحتین نام یک کس و بکسر اول و فتح دوم نام پدر یا مادر یا قبیلۂ عاد - مؤلف عرض کند کہ از تحقیق بالای کشاید کہ نام واضع چنگ (ارام) بود و مخفف (ارم) شد بحذف الف و اصل این لغت سنسکرت است کہ برنمبر (۱) (الف) گذشت - و بتخفیف مد در فارسی زبان مستعمل شد و مخفف (ارم) واللہ اعلم (اردو) (۱) ارم - اس شخص کا نام ہے جس نے ساز چنگ کو ایجاد کیا - (۲) ارم - ایک شخص کا نام (۳) ارم بمعنی - ایک شخص (۴) ارم - عاد کے باپ یا ماں کا نام - یا قبیلۂ عاد کا نام -

(ج) ارم - بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات عربی بحوالۂ زاہدی آوردہ (۱) نام شہری - صاحب شمس گوید کہ در عربی بالضم (۲) نام موضعی در طبرستان و بکسر اول و فتح دوم (۳) نام موضعی بفارس - بہار گوید کہ نام شہر عاد یا موضعی بفارس و بقول صاحب منتخب بالضم موضعی است در طبرستان و بکسر اول و فتح دوم نام شہر عاد یا موضعی بفارس - مؤلف گوید کہ اصل این معنی اول است کہ بر (الف) گذشت یعنی بہشت عادیس عجبی نیست کہ بیاد کرد آن

شہری و موضعی را ہم بدین نام موسوم کردہ باشند و اللہ اعلم (اردو) (۱) ارم - ایک شہر کا نام ہے جس کو عاد نے آباد کیا تھا - (۲) اُرم ایک موضع کا نام جو طبرستان مین واقع ہے (۳) نیز (ارم) فارس کے ایک موضع کا نام (مذکر)

(۵) ارم - بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات عرب بحوالۂ تاج نوشتہ بمعنی سنگ ہای نشان راہ صاحبان شمس و ہفت فرمایند کہ بلغت عرب بفتحتین بمعنی نشان و علمیکہ بجہت نشان دادن راہ بر پا کنند و بقول برہان و جامع و ہفت و جہانگیری بزبان عرب نشانۂ تیر و صاحب شمس گوید کہ در عربی بمعنی نشانہ و صاحب محیط المحیط ہم تصدیق معنی سنگ نشان راہ کند مؤلف گوید کہ آنانکہ در معنی این استعمال جمع کردہ اند در غلط افتادہ اند و محققینیکہ ایرا بحوالۂ استعمال عرب بمعنی نشانۂ تیر آوردہ اند قابل تامل است (اردو) عربی زبان مین ارم اوس نشان یا پتھر کا نام ہے جو رہنمائی کے لئے قائم کرین -

(۵) ارم - بقول صاحب شمس بالفتح بلغت عربی (۱) بدندان گرفتن و (۲) سخت تافتن رسن و (۳) خوردن تمام انچہ در خوان باشد و (۴) نرم کردن و (۵) سخت بستن - صاحب منتخب تصدیق این ہمہ معانی مصدری کردہ (اردو) (۱) دانتون مین پکڑنا - (۲) سخت بٹنا (۳) جو کچھ خوان مین ہو اوسکو کھالینا - (۴) نرم کرنا - (۵) کھینچکر باندھنا -

(و) ارم - بقول صاحب شمس و منتخب بالضم و تشدید رای مفتوحہ در عربی زبان بمعنی دندانہا (اردو) دانت - بقول آصفیہ دندان - چبانے یا کاٹنے کا استخوانی اوزار جو حقتعالے نے انسان و حیوان کے منہ مین پیدا کیا ہے (مذکر) (اسکی جمع ارم کا ترجمہ ہے)

(ز) ارم - بقول صاحب شمس و منتخب بالضم و تشدید رای مفتوحہ در عربی زبان بمعنی اطراف انگشتان (اردو) انگلیوں کے کنارے (مذکر)

(ح) ارم - بقول صاحب شمس و منتخب در عربی زبان بالضم و تشدید رای مفتوحہ بمعنی سنگریزہ - (اردو) کنکر - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - سنگریزہ -

(ط) ارم - بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات ترکی نوشتہ بکسرتین بمعنی بودم (اردو) مین تھا -

(ی) ارم - بفتح اول - بقول صاحب ضمیمہ برہان مابین آرنج و دوش کہ ساعد باشد و ہمی فرماید کہ مال کدام زبان است - دیگر کسی از محققین فرس و عرب و ترکی ذکر این نکرد (اردو) ساعد - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر و مؤنث - بازو (سالک ؎) صبح وا نے بیان کی روشنی شمع طور ؛ خواب مین دیکھا تھا شبکو مین نے ساعد یار کا ؛ (اسیر ؎) جہان کو قتل کیا تیغ بے نیام کی طرح ؛ اگرچہ ساعد معشوق آستین مین رہی ؛

ارماط | بقول صاحب برہان بر وزن و طواط بلغت اہل یمن درخت کاوی را گویند و آن درختی است مانند درخت خرما و کاوی گل آن درخت است در نہایت خوشبوئی و آن در ملک دکن بسیار است - صاحب محیط گوید کہ درخت کاذی است کہ کدر نیز نامند و نزد بعضی گل آن و برکاذی فرماید کہ ہمان کدر و برکدر نوشتہ کہ بفتح کاف و کسر دال مہملہ و سکون رای مہملہ اسم عربی است و بیونانی (ارماط) گویند و بلغت اہل یمن ہم و بقول بعضی بلغت ہندی (کاذی) نامند و نیز بہندی (کیوڑہ) صاحب جامع الادویۂ مفردہ و مرکبہ گفتہ - کدر و کہ آنرا کاذی

گویند درختیست کہ در زمین ہند و سند و کران می روید نخلہ الیست کہ ازان طلع بر می آید و کاذی کہ
ازان شربت کدری می سازند درختی است مثل جوز یا عنّاب و انچہ ازان شربت سازند سرد و خشک
در غایت سردی بالجملہ مزاج این گرم و خشک است در آخر دوم و گویند معتدل در گرمی و خشکی
مفرّح و مقوّی دماغ و دل و سائر حواس و اعضا و رافع خفقان و اعیا و نافع فسادخون و منافع
بسیار دارد (اردو) کیوڑا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکّر - ایک درخت اور اوس کے
پھول کا نام جس کی خوشبو نہایت عمدہ ہوتی ہے - اس کا پھول گلّی کی مانند - اسوجہ سے
کیوڑے کی گلی اسے کہتے ہین - کاذی -

ارماطس | بقول صاحب برہان و ہفت بضمّ طای حطّی و سکون سین بی نقطہ نام یکی
از پادشاہان یونان است گویند گل مختوم در زمان او بہم رسید و صورت اورا بر ان نقش کردند
مؤلّف گوید کہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و انچہ صاحب محیط بر گل مختوم می فرماید است
کہ صورت حکیم ارطامس بر قرص آن منقوش می شد و در انجا ذکری از شاہ ارماطس بمیان
نیامد - باقی حال این اسمی است از زبان یونانی (اردو) ارماطس - ایک بادشاہ کا نام تھا
جو یونان مین گزرا ہے - جس کے زمانے مین گلِ مختوم دریافت ہوئی اور ہاتھ آئی -

ارماک | بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) بضمّ اول و سکون آخر کہ کاف باشد چوبی است
شبیہ بدارچینی - صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است مرادف ارمال و فرماید کہ چوبی است
کہ بدارچینی سیاہ ماند و بوی خوش دارد و (۲) بعربی بالکسر مقیم شدن - صاحب مؤید ہم ذکر
این ذیل لغات فرس کردہ گوید کہ مرادف ارمال است کہ می آید و صاحب منتہی الارب معنی

دوم را (مقیم کردن دیگری را بجائی) نوشتہ و نیز بقولش (۳) در عربی زبان رمکہ بالتحریک بمعنی اسپ
ومادیان اسپ تاتاری کہ برای نسل باشد یا عام است و (رماک و رمک) جمع و (ارماک)
جمع الجمع آن۔ صاحب محیط بارماک نسبت معنی اول گوید کہ بفتح ہمزہ درخت کدر است وبعضی
گویند کہ پوست درخت کاذی است کہ بہندی کیوڑہ نامند (انتہی) او نمی گوید کہ این لفظ فارسی
زبان است یا مال زبان دیگر۔ حلیۂ لفظ تقاضی آنست کہ ما این را لغت ترکی گوئیم ولیکن لغات
ترکی ازین ساکت۔ پس جز این چارہ نیست کہ این را لغت فارسی تسلیم کنیم چنانکہ بعض اہل لغت
نوشتہ اند (اردو) (۱) ایک قسم کی خوشبودار لکڑی جو دارچینی سے مشابہ ہوتی ہے صاحب
محیط نے کدر یا کیوڑے کا درخت لکھا ہے (۲) کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ (۳) تاتاری گھوڑا
یا گھوڑی جو نسل کے لئے رکھی گئی ہو۔ یا عموماً گھوڑا یا گھوڑی۔

ارمال بقول برہان بر وزن پرکال۔ بلغت یمنی (۱) چوبیست شبیہ بہ قرفہ در غایت
خوشبوئی و قرفہ چوبی است شبیہ بدارچینی۔ خوردن آن در دچشم را نافع و باین معنی بجای
لام۔ کاف ہم بنظر آمدہ۔ صاحب ہفت صراحت کند کہ این لغت یمنی است۔ صاحب شمس
این را لغت فارسی گوید و فرماید کہ بدارچینی سیاہ ماند و نبت او ہمین۔ **مؤلف** عرض کند
کہ مقصودش جز این نیست کہ (ارمال) مرادف (ارماک) است کہ گذشت وبقول انند بحوالۂ
منتہی الارب بالکسر (عربی) بمعنی (۲) بی زاد شدن و (۳) بی باران شدن سال و (۴)
باریک بافتن بوریا را و (۵) برسن و برگ خرما بافتن سریر را و (۶) دراز کردن رسن را و (۷)
آلودہ بخون شدن تیر و (۸) رملہ گردیدن زن سو (۹) بالفتح جمع (رملہ) کہ بالضم خط سیاہ است

وصاحب محیط نسبت معنی اوّل فرماید کہ بفتح ہمزہ وسکون رای مہملہ وفتح میم والف ولام وبلغتی دیگر کاف بعد لام نیز آمدہ (یعنی ارمالک وبسریانی ارمالی گویند) اسم رومی است یوحنا بن ماسوٓ گوید کہ اسم دوای ہندی است کہ شبیہ بقرفہ القرنفل وبقول شیخ چوب یا پوست شجر یمانی است خوشبو۔ مشابہ بقرفہ وگویند نباتی است مثل چوب شبت وحکیم علوی خان نوشتہ اند کہ پوست درخت کادی وبقول حکیم عبدالحمید کہ درحاشیۂ تحفہ نوشتہ۔ آنرا بہندی لودھ وپٹھانی لودھ گویند وتحمل کہ قسم زبون دارچینی ومیان قرفہ وسلیخہ باشد گرم دردوم وخشک دراوّل گویند گرم وخشک درآخر دوم قابض ومجفف وبوئیدنش مقوی دماغ وجہت درد دندان واستحکام آن نافع وبمنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اگرچہ بقاعدۂ فارسی تبدیل کاف بہ لام می شود چنانچہ (الکماک والماک) وبہمین قاعدہ ممکن است کہ فارسیان (ارماک) را (ارمال) کردہ باشند ولیکن بہ تحقیق صاحب محیط لام بعوض کاف عربی نیامدہ بلکہ لام را بعد کاف زیادہ کردہ (ارمالک) گفتہ اند باتی حال یا این مرادف (ارماک) است یا چیزدیگر کہ صراحت آن بالا گذشت (اردو) (۱) دیکھو ارماک کے پہلے معنی۔ صاحب آصفیہ نے (لودھ) پر لکھا ہے کہ سنسکرت اسم مذکر۔ لودھ۔ درخت کی چھال جو اکثر آنکھ کی دوا کے کام آتی ہے اور رایک قسم کی بوٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے۔ صاحب ساطع نے بھی لودھ کو لکھا ہے اور معنی آخر الذکر کی قناعت کی ہے۔ صاحب جامع الادویہ (لودھ پٹھانی) پر فرماتے ہیں کہ تین ماشہ کا استعمال آنکھ کو قوت بخشتا ہے اور فساد بلغم کو دفع کرتا ہے اور خون حیض کو بند کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے (وغیرذالک) (۲) بے سروسامان ہونا۔ (۳) خشکسالی ہونا۔ (۴) باریک بننا بوریئے کو

(۵) فرشِ نُبناریٹی یا کھجور کے پتّون سے (۶) رسّی کو ڈھیلی چھوڑنا۔ (۷) تیر کا خون مین آلودہ ہونا (۸) بیوہ ہونا۔ (۹) سیاہ خطوط۔ (مذکّر)

ارمان | بقول صاحبان برہان ورشیدی وجامع وسروری وہفت وجہانگیری بفتح اوّل بروزن فرمان (۱) بمعنی آرزو باشد۔ خانآرزو در سراج فرماید کہ این مخفّف آرمان است (کہ در ممدودہ گذشت) صاحبان شمس وساطع صراحت کنند کہ لغت فارسی است وصاحبان غیاث وانند فرمایند کہ بدین معنی لغت ترکی باشد مؤلّف گوید کہ صاحبان کنز ولغات ترکی کہ ہر دو محققین این زبانند ازین لفظ ساکت وصاحب مؤیّد ہم بذیل لغات ترکی ذکر این نکرد حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ آیا این لغت بقول مجرّد صاحبان انند وغیاث۔ ترکی است یا بقول دیگر محققین متذکّرۂ بالا۔ فارسی مؤلّف عرض می کند کہ اگرچہ سکوت صاحبان کنز ولغات ترکی ازین لغت من وجہ تائید دیگر محققین می کند ولیکن باید کہ از ماخذ این آگاہ شویم بخیال ما این مرکّب است از (ار) کہ لغت ترکی است بمعنی مرد ومجازاً بمعنی صاحب و (مان) در فارسی زبان بقول صاحب برہان بروزن خان بمعنی خانہ باشد کہ ترجمۂ آن در عربی بیت است واسباب ضروریات خانہ را نیز گویند وبزبان سنسکرت (بقول صاحب ساطع) بمعنی درون واندرون وتعظیم و تکریم وجاہ ومرتبہ۔ پس فارسیان (ارمان) را باشد کہ از لغت ترکی وفارسی مرکّب کردہ باشند یا از لغت ترکی وسنسکرت۔ بصورت اوّل معنی لفظی وحقیقی این۔ صاحب خانہ ومالک اسباب ضروریات خانہ باشد وبصورت ثانی۔ صاحب دل ومالک اندرون وصاحب تعظیم وتکریم وجاہ ورتبہ۔ بہر دو صورت کنایہ باشد از (آرزو) کہ خانۂ آن دل است پس این لغت را بدین معنی مفرّس

توان گفت مخفی مبادکه (ارمانیدن) مصدریست بمعنی آرزو و حسرت بردن و افسوس و پشیمانی خوردن که تعریف کاملش بجایش عرض کنیم و آرمان حاصل بالمصدر آنست انچه خان آرزو۔ (آرمان۔ به ممدوده) را اصل قرار داده این را مخفف آن گوید تسامح اوست زیراکه (آرمانیدن) به ممدوده نیامده نتیجهٔ لب ولہجهٔ بعض مقامات است که مقصوره را ممدوده کردند۔ چنانکه محقق زبان دری یعنی صاحب (پہلوی و دری) این را بممدوده آورده و بمقصوره ذکری نکرده بخیال ما از خلاف خان آرزو اصل لغت بمقصوره باشد۔ معاصرین عجم هم بمقصوره درست خیال کنند و تائید خیال ما از ماخذ انہیم می شود که بالا مذکور شد۔ حکیم فردوسی گوید (سه) بارمان وار و مذمر و هنر؛ فراز آورد گونه گون سیم و زر؛ (حضوری قمی سه) تو پری وار پری کام دل انسان محال؛ حیف بر جانش که با وصل تو ارمان کرده است؛ (ارد و) ارمان۔ بقول امیر (ترکی) مذکر کہین تمنّا او رحسرت او رکہین حوصله سے اسکی تعبیر خوشنما ہوتی ہے (زند سه) کرلے مردے مرے زیر زمین بھی ظلم و جور؛ آسمان ارمان نه ره جاے تجھے بیداد کا؛ (ظفر سه) کوئی حسرت اسے پری اپنی نکلنے کی نہین؛ ساتھ ہی زیر زمین ارمان سارے جائینگے؛

(۲) ارمان۔ بقول برہان ورشیدی و ہفت وانند رنج بردن و حسرت و پشیمانی و دریغ و افسوس۔ صاحب سروری بسند این معنی از کلام فردوسی سندی پیش کرده که بر معنی اوّل مذکور شد۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده فرماید که ماخوذ است از (آرمانیدن) بمعنی حسرت بردن و افسوس و پشیمانی خوردن و صاحب مؤید بذیل لغات فرس بالکسر آورده۔ مؤلف عرض کند که مصدر این بممدوده نیامده و خود خان آرزو در سراج ازین مصدر ممدوده ساکت

البتہ بمقصورہ می آید و (ارمان) حاصل بالمصدر آنست و انچہ (آرمان) بہمین معنی در ممدودہ گذشت نتیجہ لب ولہجہ بعض مقامات باشد۔ پس (ارمان) را ماخوذ از (آرمانیدن) نتوان قیاس کرد و مخفف آرمان چنانکہ بمعنی اوّل ذکرش گذشت۔ مخفی مباد کہ این لغت مفرّس است نہ ترکی چنانکہ صراحتش بمعنی اوّل کردہ ایم (اردو) ارمان۔ بقول صاحب آصفیہ (ترکی) اسم مذکر بمعنی افسوس۔ تاسف۔ دریغ۔ صاحب امیر اللغات نے (ارمان) کو ان معنون مین نہین لکھا۔ لفظ افسوس بھی اردو مین مستعمل ہے بقول امیر (فارسی) مذکر۔ حسرت۔ رنج۔ تاسف (نسیم ۵) تو جائے کیون نہ آئے افسوس ؛ افسوس افسوس ہائے افسوس ؛

(۳) ارمان۔ بقول برہان و ہفت نوعی از دارو باشد کہ بوی آن ببوی قرفہ ماند و بیخ دندان سخت کند مؤلف گوید کہ این ہمان (ارمال) است کہ بہ لام بجم بجایش گذشت تسامح برہان و ہفت بیش نیست کہ بذیل (ارمان) ایمعنی را ذکر کرد مطابقت این با بوی قرفہ و افادت این برای استحکام دندان ہمہ را انجا ذکر کردہ ایم و رای آن داروی دیگر موسوم بہ ارمان نیست۔ (اردو) دیکھو ارمال۔

(۴) ارمان۔ بقول برہان و ہفت و انند بکسر اوّل ہر چیز کہ آن بعاریت باشد و بقول مؤید چیزی عاریت۔ حیف است کہ سندی پیش نشد ما بر معنی اوّل نوشتہ ایم کہ مفرّس است و صاحب مؤید ہم ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ اگر استعمال این را بدین معنی تسلیم کنیم و سندی بدست آید تو ایم عرض کرد کہ این مجاز معنی اوّل باشد کہ آرزو ہم عاریتی را ماند کہ بدل ودیعت کردہ می شود بدین وجہ کہ معنی حقیقی این۔ آرزوست۔ فارسیان مجازاً بمعنی چیز عاریت استعمال کردہ باشند

(اردو) عاریتی چیز۔ مستعار چیز۔ جو ملکی اور ذاتی نہ ہو (مؤنث) صاحب آصفیہ نے (عاریتی) کا ذکر انہیں معنون مین کیا ہے۔

(۵) ارمان۔ بقول برہان و ہفت نام شہر و مدینہ صاحب انند این را بالضم گفته۔ و صاحب رشیدی فرماید که نام موضعی بتوران و بقول صاحب مؤید نام شهری که در سرحد توران واقع است (فردوسی ع) که بیژن۔ ندارد بارمان رهی ٭ مؤلف عرض کند که عجبی نیست که این موضع یا شهر را بمعنی اوّل موسوم کرده باشند و بانی این را از آبادی این آرزوی دل برآمده باشد (اردو) ارمان۔ توران مین ایک موضع یا ایک شهر کا نام ہے۔ (مذکر)۔

(۶) ارمان۔ بقول شمس بالکسر لغت عربیت۔ بمعنی استوار کردن حیف است که ما تصدیق این از لغات عرب نیافتیم۔

(۱) ارمان خوار | استعمال۔ بقول صاحب

(۲) ارمان خور | بحر آرزو کننده و حسرت خورنده باشد صاحب ضمیمهٔ برہان هم ذکر این کرده و صاحب برہان بضمن لفظ ارمان لغت دوّم را نوشته (اردو) ارمان بهرا۔ بقول امیر حسرتمند (داغ ؎) وہ اپنے تصوّر سے یہان پیشتر آئے ٭ ارمان بهرے دل مین آهی اتر آئے ٭ (بحر ؎) ارمان بھرے محفل ساقی سے چلے ہم ٭ جز دیدهٔ تر جام کسی روز نہ چھلکا ٭

ارمان کردن | استعمال۔ بمعنی آرزو و تمنا کردن است۔ سند این از کلام حضوری قمی بر لفظ ارمان گذشت (اردو) ارمان کرنا۔ بقول امیر کسی بات کی تمنا اور حوصلہ کرنا (بحر ؎

(۱۴۳)

دل لگا کر آدمی بچتا نہیں ٭ جان کا دشمن نہ یہ ارمان کر

ارمانیدن | بقول صاحب برہان و ہفت و انند بروزن ترسانیدن بمعنی آرزو و حسرت بردن و افسوس و پشیمانی خوردن باشد - بقول بحر سالم التصریف است یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راه نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نخواہد بود صیغہای غیر سالم آن کہ مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نہی باشد در استعمال اہل لسان نیامده (الخ) صاحب نوادر فرماید کہ بمعنی آرزو کردن و حسرت بردن و اندوه خوردن و پشیمانی کشیدن است و صاحب موارد باتفاق نوادر گوید کہ ارمان حاصل بالمصدر باشد **مؤلف** گوید کہ (آرمان) کہ بممدوده گذشت ہم حاصل بالمصدر ہمین مصدر است کہ (آرمانیدن) بالمد نیامده و ممدوده (آرمان) نتیجہ لب و لہجہ مقامی است کہ (ارمان) را (آرمان) کردند - صاحب سروری بمعنی حسرت بردن قانع - خان آرزو در سراج ارمان را مخفف آرمان و ماخوذ از (آرمانیدن) نوشتہ ولیکن در ممدوده (آرمانیدن) را ذکر نکرد - **مؤلف** عرض کند کہ با لفظ (ارمان) صراحت کرده ایم کہ بلحاظ ماخذش (ارمان) بمقصوره اصل است و مصدر (ارمانیدن) از ہمان (ارمان) ساختہ اند و یای زائده برای دفع ثقل قبل علامت مصدر زیاده کردند کہ این قسم عمل در اکثر مصادر فارسی است ہمچو (طلب و طلبیدن) و (فہم و فہمیدن) و غیر ذلک (اردو) ارمان کرنا - دیکھو (ارمان کردن - حسرت کرنا - غم کرنا - افسوس کرنا - پشیمان ہونا - بقول امیر (ارمان کرنا) بمعنی تمنا کرنا - حوصلہ کرنا -

(الف) **ارمائل** | صاحب رشیدی و شمس ذکر (الف) کرده و صاحبان برہان و سراج و

(ب) ارمائیل صفت وجامع وانند نسبت (ب) میفرمانید کہ بروزن عزرائیل نام بادشاہ زادہ است وا و مطبخی ضحاک بود گویند کہ دو بادشاہ زادہ بودند یکی آرمائیل و دیگری کرمائیل و ایشان بواسطۂ خیر خلق اللہ مطبخی ضحاک می کردند و بایشان حکم بود کہ دو نفر آدمی کہ ضحاک می فرمود بکشند و مغز سر ایشانرا بجہۃ مارانیکہ بر ہر دو کتف ضحاک برآمدہ بودند حاضر سازند۔ یک نفر را آزادمی کردند و بہ صحرای گریزانیدند و بجای مغز سر او مغز گوسپند داخل می نمودند و گویند کہ کردان صحرانشین از نسل آن جماعت اندکہ راہ صحرای گرفت مؤلف) بخیال ما (الف) مخفف (ب) باشد چنانکہ اسدی گوید (ﺳـ) دو پاکیزہ از گوہر پادشاہ ٭ دو مرد گرانمایۂ پارسا ٭ یکی نامش ارمایل پیش بین ٭ دگر نام کرمایل پاک دین ٭ صاحب شمس صراحت کند کہ این لغت عربیست و در لغات عرب یافتہ نمی شود و بخیال ما اسم ترکی معلوم می شود و معنی لفظی این (مرد گرفتار کنندۂ مردم) و این لقب باشد بلحاظ فریضۂ خدمت کہ از اہل ملک ہر روز دو کس را برای ذبیحہ گرفتار می کردند (ار) در ترکی زبان بمعنی مرد است و (ما) بمعنی گیر و بحالت ترکیب گیرندہ و (ایل) بیای معروف بمعنی مردم (کذا فی لغات ترکی وکنز) و نیز (ایل) بقول برہان بلغت سریانی یکی از نامہای خدای تعالی است۔ پس بدین لحاظ معنی لفظی (ارمائیل) (مرد گیرندہ خدا) و کنایہ از خدا رسیدہ باشد و (ارمایل) را با مالۂ الف بیای تحتانی (ارمایل) کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) ارمائیل۔ ایک شہزادہ کا لقب تھا جو خدمت خلق کے لئے ضحاک کا باورچی بن بیٹھا تھا اور اُن دو شخصون مین سے جن کو ہر روز اونکے مغز کی ضرورت سے قتل کرنے کا حکم تھا (تاکہ ضحاک کے دونون شانون پر باندھین) ایک شخص کو

مخفی طور پر بھگا دیتا اور اسکے عوض بکری کا بچہ شریک کر دیتا تھا ۔

(الف) ارم پوش اصطلاح ۔ بقول صاحب بحر و بہار از عالم چمن پوش است (طغرا ۵) ہمان بہ کہ خم را دہد زنگ و بو ؛ زعکسش ارم پوش گرد سبو ؛ مؤلف گوید کہ ازین سند مصدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	(ب) ارم پوش گردیدن پیدا می شود بمعنی باغ پوش شدن کنایہ باشد از سرسبز گردیدن (اردو) (الف) سرسبز (ب) سرسبز ہونا ۔ یعنی تازگی پیدا کرنا تر و تازہ ہونا ۔ (۱۵ م ل)

(الف) ارمد استعمال (الف) بفتح اول و ثالث لغت عربی است بمعنی (ب) ارمد کردن چشم را کسیکہ چشم او درد کند با سرخی و سیلان آب (کذا فی انند) فارسیان (۱۶ م ل) بالفظ کردن استعمالش کردہ اند چنانکہ انوری گوید (۵) در مقامی کز بخار خون و از گرد نبرد ؛ چشم مینای سپہر از کحل ارمد کردہ اند ؛ پس (ب) بہ رأی اضافی یا بحذف آن صاحب درد کردن یعنی مبتلای درد کردن چشم را است کہ رَمد در عربی ۔ بقول منتخب مرض درد چشم است و ارمد بقولش کسی کہ مرض رمد دارد ۔ (اردو) (الف) مرض آشوب مین مبتلا (ب) آنکھ کو آشوب مین مبتلا کرنا ۔ صاحب آصفیہ اور امیر نے لفظ آشوب پر لکھا ہے کہ آنکھ کے جوش کر آنیکی حالت کو آشوب کہتے ہین ۔

ارمز بقول صاحب برہان و ہفت بضم اول بروزن ہرمز (۱) نام روز اول است از ہر ماہ شمسی و (۲) نام فرشتہ ایست کہ امور و مصالح روز ارمز بدو تعلق دارد و (۳) نام ستارۂ مشتری و (۴) نام پسر اسفندیار ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف (ارمزد) بحذف

دال است و نسبت معنی چهارم فرماید که سهو کاتب یا تسامح مصنّف باشد که صاحب برہان پسرزادهٔ اسفندیار را پسر اسفندیار گفت - صاحب سروری بر (اورمزد) با واو دوم و دال مهمله در آخر ذکر هر سه معنی اوّل الذکر کرده و بر (ارمز) فرماید که همان (اورمزد) که تر قوم شد - صاحب جامع و رشیدی را در هر چهار معنی با خان آرزو اتّفاق - مؤلّف عرض کند که اصل این (اورمزد) لغت ترکی است و بحذف واو علامت ضمّه (ارمزد) به ضمّهٔ اوّل هم آمده هر دو بمعنی مشتری باشد کذا فی کنز - مرکّب از (اور) و (مزد) - آور بقول صاحب لغات ترکی به تفخیم ضمّهٔ همزه و سکون رای مهمله بلندی و آسمان و مزد بقول کنز در ترکی بمعنی سیّارهٔ مشتری است پس معنی لفظی (اورمزد) بلندی مشتری یا آسمان مشتری است و مجازاً بمعنی مشتری اندرین صورت (ارمزد) مخفّف (اورمزد) و (ارمز) مخفّف (ارمزد) باشد و در ترکی این لغت را صرف معنی سوم است - فارسیان مجازاً و استعارةً بمعانی دیگر هم استعمالش کرده اند -

(اردو) (۱) هر ماه شمسی کے پہلے روز کا نام فارسی مین (ارمز) ہے (۲) ایک فرشتے کا نام فارسی مین (ارمز) ہے جس سے مصالح روز (ارمز) متعلّق سمجھے جاتے ہین (۳) مشتری بقول آصفیه (عربی) اسم مذکّر - ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے منجّم اسے سعد اکبر مانتے ہین - قاضی فلک - برجیس (۴) ارمز - اسفندیار کے پوتے کا نام

ارم زار بقول بهار و اننداز عالم گلزار و لاله زار است مؤلّف گوید که کنایه باشد از مطلق باغ که ارم بدین معنی بجای خودش گذشت (ملا طغرا ۵) پریخانه هر گوشه از روی خوش ٭ ارم زار هر سو ز گیسوی خوش ٭ (اردو) گلزار - بقول صاحب آصفیه (فارسی) مذکّر -

بمعنی چمن - گلشن - پہلواری -	از حقیقت و ماخذ این بحثی کردہ ایم (حکیم فردوسی
ارمزد بقول برہان و جامع و ہفت و سراج	۵) یکی کودک آمد بہ ارمزد روز ٭ بہ نیک اختر و
و جہانگیری مرادف (ارمز) کہ گذشت با ارمز	فال گیتی فروز (اردو) دیکھو ارمز -

ارمس بقول برہان و انند بر وزن و معنی ہرمس کہ ادریس پیغمبر باشد و او را ہرامسہ نیز گویند و بر ہرمس فرماید کہ مرادف (ہرمز) و نام ادریس علیہ السّلام باشد و (ہرمز) مرادف و مبدل (ارمز) است کہ گذشت پس وجہی نباشد کہ (ارمس) را مرادف و مبدّل (ارمز) ہم نگیریم مخفی مباد کہ بقاعدۂ فارسی ہای ہوز بالف بدل شود ہمچو (ہمیان و امیان) و نیز زای ہوز بہ سین مثل (ایاز و ایاس) پس بخیال ما این بہ تبدیل اوّل الذکر مرادف ہرمس است بمعنی ادریس و بہ تبدیل آخر الذکر بمعنی (ارمز) مگر استعمال این بمعنی (ارمز) از نظر ما نگذشت ہمین وجہ باشد کہ صاحب برہان بر ترادف ہرمس قناعت کرد - صاحب انند باتّفاق برہان صراحت کند کہ این لغت فارسی است و بر (ہرمس) فرماید کہ لغت رومی باشد پس بلحاظ تبدیل (ارمس) را بدین معنی مفرّس توان گفت (اردو) ادریس - بقول امیر - ایک پیغمبر کا نام جو بہشت مین زندہ داخل ہوے آپ حضرت شیث علیہ السّلام کی اولاد مین ہین اور حضرت آدم علیہ السّلام سے پانچوین پشت - دریاے مصر پر آپ پیدا ہوے - علم نجوم اور سینا - لکھنا آپ ہی کا ایجاد ہے - ہاروت و ماروت نے آپ ہی سے شفاعت کی درخواست کی تھی (ناسخ ۵) ناصحا ہرگز سیا جاے نہ میرا چاک دل ٭ سوزن عیسے مین رشتہ بھی جو ہو ادریس کا ٭

ارمغان بقول برہان با غین نقطہ دار بر وزن پہلوان (۱) تحفہ و سوغاتی را گویند

که چون از جائی بیایند بجهة دوستان بطریق ره آورد بیاورند و ارمغانی بروزن ترانی هم گویند و بضم ثالث بروزن مردمان هم آمده و بعربی عراضه خوانند و (۲) درم و دینار را نیز گویند۔ صاحب هفت هم بهمین هر دو معنی ذکر ارمغان کرده خان آرزو در سراج گوید که بفتح اول و ضم میم اصح است و یرمغان بتحتانی مبدل این و ارمغانی هم بهمین معنی آمده۔ صاحبان جامع و سروری و جهانگیری و (دری و پہلوی) و بهار و رشیدی و آنند بمعنی اول قانع۔ صاحب شمس باتفاق برہان گوید که لغت فارسی زبان است و فرماید که بجای غین معجمه قاف هم آمده و بحواله مؤید نوشته که قاف تصحیف غین است و صاحب مؤید هم بذیل لغات فارسی این را آورده فرماید که بفتح اول و ضم سوم اصح باشد و در معنی اول اتقد رصراحت مزید کند که بمعنی مطلق تحفه باشد خواه از جائی بیارند یا بفرستند و بحواله زفانگویا ذکر معنی دوم هم کرده مؤلف عرض کند که اکثر محققین ترکی ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را ذکر کرده صراحت کند که لغت فارسی است۔ پس در فارسی بودن این لغت شبهی باقی نماند و سوغات ترجمه این است در ترکی (خاقانی ۵) از سفر می آیم و در راه صید افگنده ام ٭ هست صید چرب پہلو ارمغان آورده ام ٭ (اردو) ارمغان۔ بقول امیر (عربی) و بقول آصفیه (فارسی) مذکر۔ ہدیہ۔ تحفہ۔ سوغات مؤلف خیال کرتا ہے کہ غالباً امیر سے تسامح ہوا ہے جو آپ نے اسکو عربی کہا (داغ ۵) خدا قبول کرے داغ تم جو سوے عدم ٭ چلے ہو عشق بتان لے کے ارمغان کی طرح ٭

ارمغان آوردن	استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که

کہ آوردن تحفہ باشد (سالک یزدی ؎) تا نثار کعبۂ عشقیم و دائم بر ہمن ؏ ارمغان از بہر ما ناقوس و زنار آورد ؏ (اردو) ارمغان لانا بمعنی تحفہ لانا کہ سکتے ہین ـ لیکن ملحقات مین آپ نے اسکا ذکر نہین فرمایا ـ تحفہ لانا مستعمل ہے ـ

ارمغان بردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید که تحفه برای کسی باخود بردن است (حزین اصفہانی ؎) از چمن ای نسیم اگر سوی قفس گذر کنی ؏ برگ گل ارمغان ببر بلبل بینوای را ؏ (اردو) ارمغان لیجانا ـ (ناسخ ؎) آج میرے داغ سے چھوٹا ہے پہاہای نسیم ؏ ارمغان لیجا یہ گلشن مین برای عندلیب ؏

ارمغان دادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی تحفه دادن به کسی باشد (حزین اصفہانی ؎) کنیم بخواه از شب ہجران کہ تا بکی ؏ گیرو ز دیدہ خواب و بہ بخت ارمغان دہد ؏ (اردو) تحفہ دینا ـ ارمغان دینا بہی کہ سکتے ہین ـ

(۱۲۷) **ارمغان داشتن** استعمال بمعنی تحفه باخود داشتن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) فسردہ رسفر ملک سوز روزی باد ؏ برای داغ غمش سینہ ارمغان دارم ؏ (اردو) تحفہ ساتھ رکھنا ـ ارمغان ساتھ رکھنا بہی کہ سکتے ہین ـ

ارمغان دیدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از عرفی شیرازی سند آوردہ (؎) کسی کز ملک معنی در رسد خود را بوی بنما ؏ که گرمس وانمائی کیمیا را ارمغان بینی ؏ مؤلف گوید کہ ترک این بر بیان تفوق داشت ـ (اردو) ارمغان دیکہنا ـ

ارمغان فرستادن استعمال صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که تحفه فرستادن به کسی باشد که ارمغان تخصیص به با خود بردن ندارد (نظامی سه) بسی ارمغانی ز تاراج زنگ ٭ بهر سو فرستادی وزن و سنگ ٭ (اردو) ارمغان بهیجنا (تسلیم سه) جگر کو داغ کلیجے کو زخم دل کو ملال ٭ جناب عشق نے بهیجے هین ارمغان کیا کیا ٭

ارمغانی | بمعنی ارمغان است که گذشت خان آرزو در سراج وهم صاحبان برهان ورشیدی وبهار بر لفظ (ارمغان) ذکر این کرده آمد وصاحبان سروری وشمس ومؤیّد ذکر مستقل این فرموده بمعنی اوّل ارمغان باشد وارمغانی بقاف که می آید مبدّل این است (از استادی که صاحب شمس ذکرش کرده سه) من بعد از این اگر به دریار رو کنم ٭ هیچ ارمغانیی نبرم جز سلام دوست ٭ صاحب سروری از خلّاق المعانی سندی آورده (سه) چو فکرت بمعراج معنی خرامد ٭ همه حور عین آورد ارمغانی ٭ بخیال ما سند ثانی بکار (ارمغان) هم می خورد خان آرزو بر لفظ (ارمغان) صراحت کند که اگرچه ارمغانی بمعنی ارمغان آمده ولیکن وجه آن معلوم نیست فارسیان گاهی در آخر کلمات یا زیاده کنند چنانکه (نوراهان ونوراهانی) ودر الفاظ عربی نیز چنانچه (قربان وقربانی) مؤلّف عرض کند که یای نسبت باشد یعنی چیزی که منسوب بود با رمغان دیگر هیچ (اردو) دیکهو ارمغان ـ

ارمقان | (الف) صاحب مؤیّد ذکر الف

ارمقانی | (ب) کرده گوید که بروزن زرگران همان ارمغان بمعنی اوّل وبعضی گویند ز رمقان بیا هم کذا فی القنیه منقول از لسان الشعرا لیکن نسخه که نزد کاتب است وزن ارمغان با غین است ودر ادات نیز همچنان پس ازین معلوم میشود که قاف تصحیف واز لسان الشعرا می کشاید که میم مفتوح است زیراکه بروزن زرگران

آمده (انتهی) و بذکر (ب) با ارمغانی فرماید که کلاه هما بالفتح همان ارمغان (دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد) مؤلف عرض کند که بقاعدهٔ فارسی این هر دو مبدل (ارمغان و ارمغانی) است که فارسیان عراق غین معجمه را بقاف بدل کنند چنانکه صاحب قوانین دستگیری آورده فرماید که قاعدهٔ این قسم تبدیل در عراق عجم است همچو (چناغ و چناق) و (اردغ و اردق) و اکثر محققین فرس نوشته اند که اگر در لفظی قاف بنظر آید باید دانست که اصلش غین معجمه یا کاف است و از همین قبیل است (غالین و قالین) حقیقت (ارمقان) بجایش عرض کنیم ان شاء الله المستعان (اردو) دیکھو ارمغان

ارمک بقول صاحب برهان و هفت بضم اوّل بر وزن اردک پشمینه باشد پوشیدنی لغت ترکی است و در فارسی مستعمل حقیقت این بر (ارپک) گذشت - صاحب انند این را لغت فارسی زبان گفته و صاحب مؤید بذیل لغات ترکی نوشته (اردو) دیکھو ارپک -

ارمگان بقول صاحب برهان و جامع و هفت با کاف فارسی بر وزن اصفهان (۱) تربیت کننده و مربّی و (۲) بمعنی سعد و سعادت نیز آمده خان آرزو در سراج باتفاق برهان گوید که (۳) بمعنی سوغات نیز گفته اند و این مبدل (ارمغان) است پس باعراب ارمغان باشد صاحب سروری بذکر معنی اوّل از خاقانی سند آورده (او ۲ ه) گر تو بوسے ارمگان مکّه ؎ زرین کنی آستان مکّه ؎ کعبه ز تو سند جاودان یافت ؎ کمتر تبقات ارمگان یافت ؎ نیز فرماید که این لغت مخصوص نسخهٔ تحفة العراقین است و جای دیگر بنظر نیامده صاحب جهانگیری بصراحت کاف فارسی ذکر هر دو معانی اوّل الذکر کرده و از خاقانی سند آورده (ل ه) در طالع هر که ارمگان یافت ؎ سرمایهٔ عمر جاودان یافت ؎ صاحب رشیدی

بمعنی اول قانع - مؤلّف عرض کند که صاحب ناصری بزیادت نون بعد میم (ارمنگان) بمعنی اول آورده پس بخیال ما (ارمگان) مخفف (ارمنگان) است بمعنی اول و بیان ماخذ بجای خودش کنیم و معنی دوم ش مجاز است که معلّم و مربّی هم باعث سعد و سعادت باشد دیگر هیچ - انچه خان آرزو این را مبدّل (ارمغان) گفته جا دارد صاحب ناصری در آرایش هفتم ذکر کرده که غین معجمه بکاف فارسی بدل شود هیچو (لغام ولگام) (اردو) (۱) معلّم بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - علم سکھانیوالا - استاد - ادیب - آپ ہی سے نے مربّی پر فرمایا ہے کہ (عربی) اسم مذکر - پرورش کرنیوالا - تربیت کرنیوالا سرپرست (۲) سعد - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - نیک بختی اقبالمندی اور سعادت کا ذکر ہی آپ نے انہیں معنوں میں کیا ہے - (۳) ارمغان - دیکھو ارمغان کے پہلے معنی -

ارمن | بقول صاحب برهان و هفت و جامع بفتح اول بروزن حرمن ولایتی است از کوهستان آذربایجان و مولد شیرین و ابریشم ارمنی منسوب بدانجاست و بکسر اول هم گفته اند خان آرزو در سراج فرماید که ایروان و نخجوان از جمله آنست و انچه صاحب برهان بکسر اول هم آورده خلاف مشهور است - صاحب ناصری فرماید که همین است گرجستان صاحب سروری از نظامی گنجوی سندی آورده (ـه) خاص کن ملک جهان برعموم ❊ هم ملک ارمن و هم شاه روم ❊ صاحب شمس این را لغت فارسی زبان گفته و صاحب مؤیّد هم ذکر این ذیل لغات فارسی فرموده شکسپیر گوید که فارسی است بخیال ما این لغت رومی باشد والله اعلم - (اردو) ارمن - ایک ولایت کا نام ہے جو کوهستان آذربائجان سے ہے - شیرین کا مولد -

اور ابریشم ارمنی اسی سے منسوب ہے۔ صاحب ناصری نے اسی کو گرجستان کہا ہے۔

ارمنا | بقول صاحب ناصری نام جرم فلک قمر است۔ صاحب انند این را بالفتح و لغت فارسی گوید۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد معلوم میشود که این از لغت دساتیر است ماخذ این ہیچ متحقق نشد (اردو) فلک قمر یعنی پہلے آسمان کے جرم کا نام فارسی میں آرمنا ہے

ارمند | بقول صاحب برہان و ہفت وانند بروزن فرزند (مخفف ارمیدہ مند) است یعنی صاحب آرام وآرام گرفتہ۔ صاحب جامع گوید کہ مخفف (ارمیدہ) صاحب نوادر ذکر این ذیل مصدر (آرامیدن وآرمیدن) کردہ فرماید کہ بمعنی آرام گیرندہ باشد مؤلف گوید کہ عجب است از محققین با نام ونشان وخصوصاً از ہفت وانند وبرہان نمیدانم کہ اصل این (آرمیدہ مند) از کجا پیدا کردند وبچہ موشگافی (ارمند) را مخففش قرار دادند بخیال ما جزین نیست کہ مخفف (ارمندہ) است کہ می آید ہمچو (ارغند) کہ مخفف (ارغندہ) گذشت (اردو) دیکھو ارمندہ۔

ارمندہ | بقول برہان بروزن شرمندہ بمعنی آرمندہ است وآرام گرفتہ۔ وبقول رشیدی (ارمندہ وارمیدہ) مخفف (آرمندہ وآرمیدہ) وصاحب جامع فرماید کہ (ارمند وارمندہ وارمیدہ) این ہر سہ مخفف (آرمیدہ وآرام گرفتہ) وصاحب نوادر این را ذیل مصدر (آرامیدن وآرمیدن) آوردہ گوید کہ بمعنی آرام گیرندہ۔ صاحب ہفت میفرماید کہ بمعنی (ارمند) است کہ آرمیدہ وآرام گرفتہ باشد وصاحب ناصری ارشاد کند کہ (ارمندہ) مخفف آرمیدہ وخان آرزو در سراج گوید کہ (آرمندہ) بمعنی آرام گرفتہ مرادف

(آرمیده) و فرماید که تفاوتی دارد چنانکه در (ارغنده) گذشت و صاحب جهانگیری نوشته که (ارمنده و ارمیده) مخفف (آرمیده) چنانکه حکیم سوزنی گوید (ـه) تا بدان کندگان رسم یکره ؛ خر بیار ای غلام خربنده ؛ که چو من در نشاط این سفرانده ؛ مانده از سفره مان ارمنده ؛ **مؤلف** عرض کند که اصل این مصدر (آرمیدن) است بمد و بحذف الف دوم مخففش (آرمیدن بمد) و بتبدیل ممدوده بمقصوره (که نتیجهٔ لب و لهجهٔ بعض مقامات است) مبدل یا مخفف آن (ارمیدن - بالف مقصوره) ولیکن این مصدر لازم در استعمال فرس و فرهنگهای عجم متروک است و اسم فاعلش بر دو قسم آید (۱) ارمنده به نون بروزن قیاسی و (۲) ارمیده به یای تحتانی بروزن اسم مفعول - و دومین در حقیقت بمعنی اسم مفعول است بمعنی آرام گرفته شده ولیکن بدینوجه که این لازم است و در لازم اسم مفعول نیاید (ارمیده) را نیز اسم فاعل (ارمیدن) و مرادف (ارمنده) گرفتیم و در مصادر لازم معنی مفعولی هم از فاعل پیدا میشود و چنانکه خان آرزو نوشته است و صراحت فرق هردو بر (ارغنده) گذشت امّا خان آرزو تسامح کرده است که (ارمنده) را صرف بمعنی آرام گرفته نوشت - بخیال ما - معنی این آرام گرفته و آرام گیرنده هردو باشد - حیف است از برهان که این را بمعنی (آرمنده - بنون) گفت و بمعنی آرام گرفته آورد و **مؤلف** گوید که (ارمنده) بمعنی آرام گیرنده باشد و برای (آرام گرفته) لفظ (ارمیده) موجود است که می آید - وای بر صاحب جامع که (ارمند و ارمنده و ارمیده) هرسه را مخفف (آرمیده و آرام گرفته) بیان کرد و فی الحقیقت نه چنانست بلکه (ارمند) مخفف (ارمنده) و ارمنده مرادف یا مبدل یا مخفف (آرامنده) باشد و معنیش آرام گیرنده

وغلط کرد صاحب ناصری کہ (ارمندہ) را مخفف (ارمیدہ) گفت مؤلف عرض کند کہ اگر ارمندہ را من وجہ مخفف ہم خیال کنیم اصلش (آرمندہ بنون) باشد نہ (آرمیدہ بیا) وصاحب جہانگیری از تحقیق کار نگرفت کہ (ارمندہ و ارمیدہ) ہر دو را مخفف (آرمیدہ - بمد ویا) نوشت زیرا کہ ارمندہ مخفف (آرمندہ) باشد و (ارمیدہ) کہ می آید مخفف (آرمیدہ) اگر محققین لغت اصول و قواعد را در تعریف الفاظ از دست دہند - جویندگان حقیقت را در غلط اندازند (اردو) ستانیوالا -

ارمنگان بقول صاحب ناصری بالکسر تربیت کنندہ وبس - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و ما بر لفظ (ارمگان) اشارہ این کردہ ایم و این مرکب است از (ار) و (منگ) و (الف و نون جمع) (ار) لغت ترکی ست مجازاً بمعنی آن صاحب و (منگ) بقول برہان بمعنی قاعدہ وقانون وروش پس معنی لفظی (ارمنگان) صاحب قواعد وروش باشد وکنایہ از معلم ومربی و (ارمگان) کہ گذشت مخفف این است (اردو) دیکھو ارمگان کی پہلی معنی -

ارمنین بقول صاحب برہان وہفت بر وزن مہ جبین (۱) نام پسر لنطی بن یونانست وبلغت رومی (۲) انار صحرائی را گویند وبعربی رمان البری خوانند وبعضی درخت انار صحرائی را گفتہ اند وبعضی گویند انار دانہ دشتی است کہ آنرا حب القلقل خوانند - صاحب رشیدی و ناصری بر انار دشتی قانع وبقول جہانگیری وسروری انار بری - صاحب جامع فرماید کہ بضم وفتح میم انار صحرائی وبقول بعض درخت آن وبقولی دانۂ آن - خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم کردہ صاحب محیط نوشتہ کہ این اسم یونانیست وآن نباتیست بری و بستانی و ہر سال می روید بری آن غیر مستعمل وبستانی آنرا برگہا شبیہ بہ برگ (اثل) وساق آن

مربع بقدر نیم ذراع و غلاف ثمر آن شبیہ بغلاف (لوبیا) مائل بطرف اسفل و تخم آن سیاہ و دراز و تخم تری آن ستدیرو اغبر گویند (ارنین) درخت قلقل است و بقول ابن بیطار غیر آنست و نیز ابن جلجل بغلطی گمان بردہ کہ آن قلقل است گرم و خشک در سوم و بقول گیلانی خشک در دوم و محلل و جاذب و از جملۂ خواص این نبات آنست کہ چون تازۂ آنرا سودہ و یا خشک آنرا آب پختہ بر موضعی کہ دران پیکان و مانند آن فرو رفتہ باشد ضماد نمایند از عمق بدن و گوشت انچہ دران خلیدہ باشد بکشد و منافع بسیار دارد صاحب انند گوید کہ این لفظ بمعنی اول فارسی است و مؤلف عرض کند کہ منسوب بہ ارمن باشد بقاعدۂ فارسی کہ یا و نون نسبت بر (ارمن) زیادہ کردہ باشند یا باعتبارات خاص نامش بزبان یونانی ارنین باشد (اردو) (۱) ارنین (لفظی بن یونان) کے فرزند کا نام (۲) ایک پودے کا نام بعض نے جنگلی انار کہا ہے اور بقول بعض اس کے درخت کو اور بقول بعض جنگلی انار کا دانہ جس کو حب القلقل کہتے ہین صاحب محیط نے (حب القلقل) پر اسکا ہندی نام گوار چکینہ لکھا ہے لیکن آپھی نے (ارنین) پر لکھا ہے کہ بقول ابن بیطار وغیرہ (ارنین) (حب القلقل) کے سوا ہے ایک پودے کا نام تیسرے درجہ مین گرم و خشک ۔

ارنی نشین اصطلاح - بقول صاحب رہنماے سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار مقامی کہ ارنیان دران جا سکونت دارند مؤلف گوید کہ از قبیل شہ نشین است ۔ اسم

مفعول ترکیبی (اردو) ارنیون کا محلہ ۔ مذکر

ارنیہ بقول برہان بکسر اول (۱) شہریست معروف کہ آتشکدۂ درخش دران جاست گویند بانی این شہر و شیراز و آتشکدۂ درخش درا ہس

مجوسی بود که الحال براس البغل مشهور است
و درهم بغلی منسوب باوست صاحب هفت
باتفاق برهان در معنی فرماید که بکسر اول و کسر را
و سکون رای مهمله و سکون میم و کسر نون بمثناة
تحتانی مشدد رسیده و های مدوره زده باشد
صاحب انند صراحت فرماید که این لغت فارسی
است - خان آرزو در سراج گوید که ظاهرا
بانی آتشکده باشد و بانی ارمنیه همان ارمنین است
که گذشت پس ارمنیه بفتح اول باشد چنانکه شهرت
دارد و صاحب ضمیمهٔ برهان آورده که (۲)
(ارمنیه) نام مملکتیست وسیع که طرف مشرق
دریای فرات و جانب شمال دیار بکر و کردستان
و آذربایجان و سمت مغرب شروان و سمت
جنوب گرجستان واقع است و آن منقسم بدو
قسم است یکی صغری و دیگری کبری پس تفلیس
و توابع آن را ارمنیهٔ کبری نامند و خلاط و مضافات
آن را ارمنیهٔ صغری مؤلف نسبت خیال
خان آرزو عرض کند که اگر بانی این (ارمنین)
می بود نام این (ارمنینیه) می شد به دو نون و
به دو تحتانی - (اردو) (۱) ارمنیه - ایک
مشہور شہر کا نام ہے جو (راس) مجوسی
کا آباد کیا ہوا ہے اور (۲) ایک وسیع
مملکت بھی اسی نام سے موسوم ہے جو دریا
فرات کی مشرق مین واقع ہے -

ارمود بقول برهان و هفت و انند بر وزن و معنی امرود است و آن میوهٔ باشد معروف
خان آرزو در سراج فرماید که ظاهرا قلب امرود باشد از عالم دریوش و درویش مؤلف
عرض کند که مقصودش از قلب بعض باشد - صاحب جهانگیری فرماید که با اول مضموم و ثانی زده
و میم مضموم و واو معروف امرود را گویند هم او این را در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات
ژند و پاژند به همین معنی آورده - صاحب جامع بر میوهٔ قانع - به تحقیق ما (ارمود) بدین معنی

لغت ترکی است (کذا فی کنز) مزاج وخواص این بتار بونوشته ایم (اردو) امرود۔ دیکھو ارلو
(الف) **ارمون** بقول صاحب برہان وجہانگیری وجامع وہفت بر وزن گردون زری باشد که پیش از کار کردن مزدور دہند وآنرا بعربی (اربون) خوانند وبقول صاحبان رشیدی وسراج بمعنی بیعانه که بعربی (اربون) گویند وفرماید که ظاہرا (اربون) را به تصحیف (ارمون) خوانده اند۔ صاحب منتہی الارب ذکر (عربون) بمعنی بیعانه کرده گوید که عین ہمزه ہم بدل شود یعنی در لغت عرب (اربون) ہم بمعنی (عربون) آمده مؤلف گوید که بقاعده فرس تبدیل بای موحده با میم آمده ہمچو (غرب وغرم۔ بمعنی دانه انگور پخته وتازه) پس ظاہر است که فارسیان (اربون) را که لغت عرب بود به تبدیل بای موحده با میم (ارمون) کردند پس اندرینصورت بقول صاحبان رشیدی وسراج تصحیف نباشد بلکه تبدیل است واین را مفرس توان گفت (لطیفی ؎) منم در ترا باجان خریدار ؛ که ارمون داده ام جان را بیازار مخفی مباد که ازین سند استعمال - - - - - - - - - - - - -

(ب- **ارمون دادن**) بمعنی بیعانه دادن پیدا می شود۔ طرز بیان محققین اول آنکه نسبت معنی (ارمون) پسند خاطر ما نیست که معنی حقیقی آن بیعانه باشد وبس ومجازاً بمعنی زری توان گفت که پیش از کار بمزدور دہند پس ارمون دادن مجازاً بمعنی اجرت پیشگی دادن ہم باشد اردو (الف) بیعانه۔ بقول صاحب آصفیه (عربی وفارسی) اسم مذکر۔ سائی۔ پیشگی۔ (فارسی) اسم مؤنث۔ وه اجرت جو کام سے پہلے دیجائے سائی۔ بیعانه (ب) بیعانه دینا۔ پیشگی دینا۔

ارموتن بقول صاحب برہان وہفت وانند وموارد بر وزن پہلوشکن بلغت زند وپازند

معنی خوابیدن و آرام گرفتن باشد صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ استعمال این حالا متروک است مخفی مباد کہ (ارمون) اسم جامد زبان ژند و پاژند باشد بمعنی خواب و استراحت و آرام و (تن) علامت مصدر است - حیف است کہ صاحبان تحقیق بر لفظ (ارمون) کہ گذشت این معنی را ترک کردہ اند و بر معنی بیعانہ اکتفا کردہ و عجبی نیست کہ معنی خواب مجاز باشد از بیعانہ کہ خواب بیعانۂ موت است واللہ اعلم اندرینصورت باید کہ نون اوّل را ساکن گیریم (اردو) سونا - آرام لینا -

ارمیا | بقول صاحب برہان بر وزن انبیا (۱) نام یکی از انبیای بنی اسرائیل و (۲) نام خضر پیغمبر و (۳) نام حضرت علی علیہ السّلام و (۴) نام بیت المقدّس و (۵) نام بلیان بن ملکان باشد و بضمّ اوّل و کسر اوّل ہم بنظر آمدہ - صاحب سروری گوید کہ بفتح ہمزہ و تشدید یای حطّی و بضمّ ہمزہ نیز نام پیغمبری از بنی اسرائیل (شیخ روزبہان سہ) بلطف شیث پیغمبر برفعت ادریس ٭ بآب دیدۂ نوح و بکلم ارمیا ٭ صاحب جہانگیری در دستور پنجم خاتمۂ کتاب بذیل لغات غریبہ ذکر این کردہ بر معنی دوّم قانع و فرماید کہ او را ابلیان بن ملکان ہم خواندہ اند صاحب جامع بذکر معنی اوّل و چہارم و پنجم فرماید کہ نام مبارک خاتم الانبیا و سید اوصیا محمد و علی صلی اللہ علیہما و آلہما - صاحب (دری و پہلوی) بر معنی اوّل قناعت کرد صاحب زبدہ گوید کہ لغت عربی است بمعنی خضر یا الیاس مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این لغت سریانی زبانست - انچہ صاحب غیاث بحوالۂ منتخب ذکر این کردہ است غلط است - در منتخب یا دیگر

لغات عربی یافتہ نمی شود۔ اغلب کہ فارسیان این را از سریانی گرفتہ باشند (اردو) (۱) انبیای بنی اسرائیل سے ایک پیغمبر کا نام ارمیا ہے (۲) خضر کو بھی آرمیا کہتے ہین (۳) حضرت علی کرّم اللہ وجہہ بھی ارمیا سے موسوم ہین (۴) بیت المقدس کو بھی فارسیون نے آرمیا کہا ہی بعض اہل لغت نے نبّینا علیہ الصّلوۃ و السّلام کو بھی آرمیا سے موسوم کیا ہے اس لفظ کی شان سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان سریانی کا لفظ ہے۔

(الف) ارمید | (ب) ارمیدہ — بقول صاحب برہان (الف) بروزن فہمید مخفّف (آرمید) است کہ ماضی آرمیدن باشد بمعنی قرار گرفت و ساکن شد و (ب) بروزن فہمیدہ مخفّف (آرمیدہ) کہ قرار گرفتہ و ساکن شدہ باشد۔ صاحب ہفت در ہر دو ہمزبان برہان وصاحب انند (الف) ذکر (ب) ہم کردہ با برہان متّفق مؤلف گوید کہ ما صراحت کامل (ب) بر (ارمندہ) کردہ ایم کہ گذشت و (الف) ماضی مطلق است از (ارمیدن) کہ بجایش مذکور (اردو) (الف) ستایا (ب) ستایا ہوا۔

ارمیس — بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن تلبیس نوعی از خار بود کہ برگہای نرم آن دوائی باشد۔ صاحب شمس صراحت کند کہ این لغت فارسی زبان است فرماید کہ خاریست کہ از برگہای کچلک نرم باشد۔ دراد و یہ بکار برند وصاحب مؤیّد ہم ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ گوید کہ خاریست کہ از برگہای وی انچہ نرم باشد دراد و یہ استعمال کنند حیف است کہ ما بیش ازین از حقیقتش خبر نداریم و این لغت غریب است کہ در محیط اعظم ہم یافتہ نشد (اردو) ارمیس۔ کانٹو نکی ایک قسم ہی جسکی نرم پتّیونکو دوائمہ استعمال کرتے ہین اس سے زیادہ ہم معلوم نکر سکے۔

ارمین بقول برہان وہفت وسروری وجہانگیری وناصری وجامع بروزن پروین نام پسر چہارم کیقباد است کہ برادر کوچک کاؤس باشد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اصح (کی ارمین) است و فرماید کہ (کی) لفظی است برای تعظیم ہمچو (کی لہراسپ) و (کی قباد) و (کیخسرو) و (کے کاؤس) از جہت امتیاز داخل است نہ از اصل نام۔ **مؤلف** گوید کہ عجبی نیست کہ معنیٰ منسوب بہ آرم باشد و بفتح اوّل معروف واللہ اعلم (اردو) آرمین کیقباد کے چوتھے لڑکے کا نام جو کاؤس سے چھوٹا تھا۔

ارمینا بقول صاحبان برہان وہفت وانند بروزن ہمہ سیما بلغت سریانی نوشادر باشد و آن چیزی است مانند نمک وبیشتر سفیدگران بکار برند وبعضی گویند لغت یونانی است صاحب محیط بر (ارمینا) گوید کہ نوشادر است وبر نوشادر نوشتہ کہ اسم فارسی است وبعربی نیز بدین نام مشہور وبلغت حجاز ویمن (نشتش) وبیونانی (اذرار) و (ارمینا) و (ملیا) وبہندی (نوساد) و (نوساگر) و بفرنگی (سال ارمونیک) و در انگلیسی (امونیا) نامند وباصطلاح اہل اکسیر (عقاب) و (کبریت الدخان) و (ملح النار) و (سلسالیوس) گویند واین چیزی است سفید شبیہ بشورۂ قلمی۔ معدنی ومائی ومصنوعی می باشد بہترین آن پیکانی است کہ دران نوعی استدارت مخروطی شبیہ بہ پیکان تیر باشد ولہذا بہ پیکانی مسمّیٰ گشتہ طبع آن قریب بہ نمک است گرم وخشک در آخر دوم وبقول گیلانی در سوم و گویند گرم در آخر سوم وخشک در اوّل۔ وآن ملطف۔ مذیب۔ مفتح و قاطع سیلان خون ومنافع بسیار دارد (اردو) نوشادر۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ مرکب از نوش۔ آدر یعنی

(تریاق آتش) ایک کانی دوا کا نام جو اکثر سفید ہوتی ہے - کانی نوشادر نواح سمرقند کے
ایک پہاڑ سے نکلتا ہی اور نیز اس پہاڑ کے غار سے جو (دمندان) علاقۂ کرمان مین واقع ہے
کہتے ہین کہ اس غار مین سے دھوان نکلتا اور جم جاتا ہے یہ سب سے عمدہ قسم کا نوشادر ہے
دوسرا نوشادر وہ ہے جو پڑاوون آدون مین گندگی وغیرہ جلنے سے اکھٹا ہوجاتا ہے - ہندوستانی
لوگ اسی کو عقاب اور نسر طائر و مشاطہ کہتے ہین اور عرب والے (ملح بوتیہ) آنکھ کی سفیدی
کے واسطے مفید ہے - اصل مین ایک قسم کا کھاریا نمک ہے - مزاجاً تیسرے درجہ مین
یابس اور بعض کے نزدیک تیسرے مین حار -

ارمنیہ | بقول صاحب شمس بالکسر نام شہریست و صراحت کند کہ لغت فارسی و عربیست
صاحب انند ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نوشتہ مؤلف
گوید کہ عجبی نیست کہ آباد کردۂ (ارمین) باشد (اردو) ارمنیہ - ایک شہر کا نام ہے افسوس ہے
کہ اس کے تفصیلی حالات نہین معلوم ہوے -

ارمینیہ | بقول صاحب سروری نام الکہ ایست نصاری (جرجانی لامعی ۵) لشکرش
ناشکستہ و نشکستہ تیغ او ۞ در روم بت نماند و بارمینیہ شمن ۞ صاحب منتہی الارب گوید
کہ بالکسر و گاہی یای اخیر مشدد ہم آید - شہریست بروم یا چہار اقلیم است یا چہار شہر متصل
باہم و ہر شہر را از آنہا (ارمینیہ) گویند - ارمنی بفتح میم منسوب است بآن مؤلف عرض
کند کہ در وجہ تسمیۂ این ہم عجبی نیست کہ (ارمین) را دخلی باشد (اردو) ارمینیہ روم میں ایک
یا کئی شہرون اور اقلیمون کا نام ہے زمانۂ حال مین اسکی کامل حقیقت جغرافیہ سے معلوم

ہو سکتی ہے اہل لغت کا بیان جغرافیہ کے مقابلہ مین لا شے کا حکم رکھتا ہے -

ارمیون بقول برہان وہفت وانند بروزن ارغنون (۱) نام حکیمی است رومی و (۲) بمعنی زیرک و عاقل ہم آمدہ و (۳) نام سنگی است در زمین روم کہ ہر چند آنرا بشکنند مخمس شکستہ شود و بفتح واو بروزن پرویزن ہم گفتہ اند مؤلف گوید کہ بخیال ما این لغت یونانی است و معنی دوم اصل باشد و ہمان سبب حکیمی را بدین اسم موسوم کردہ باشند بلحاظ زیرکی او و عجبی نیست کہ سنگ مذکور راہم نظر بر صنقش کہ بالا مذکور شد مجازاً این نام نہادہ باشند واللہ اعلم (اردو) (۱) ارمیون - ایک حکیم کا نام ہے جو روم مین گزرا ہے (۲) زیرک - بقول آصفیہ (فارسی) دانا دانشمند (۳) ایک پتھر کا نام بھی ارمیون ہے جو زمین روم مین واقع ہے - مذکر -

ارّن بقول صاحب برہان بفتح اوّل و ثانی مشدد و سکون نون بلغت ژند و پاژند (۱) گوسفند مادہ را گویند کہ میش باشد و بقول صاحب مؤیّد (۲) بفتح یکم و ضمّ دوم در زبان ترکی بمعنی آب صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این بمعنی اوّل کردہ و صاحب لغات ترکی نسبت معنی دوم فرماید کہ بفتح ہمزہ و کسرۂ رای مہملہ و سکون نون باشد و بجای دیگر (ارن) بکسر اوّل و فتح دوم ہم ہمین معنی آوردہ و صاحب کنز کہ ہم محقق ترکی زبان است این را (۳) بفتحتین بمعنی اشیای خوشبو وارگفتہ - صاحب ساطع فرماید کہ بفتح اوّل و ضمّ رای مہملہ بزبان سنسکرت (۴) آفتاب و (۵) بامداد و (۶) سرخی کہ بوقت صبح در افق ظاہر شود مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این اسم جامد ژند و پاژند است و حالا در روزمرّۂ عجم متروک (اردو) (۱) بکری (ہندی) بقول آصفیہ اسم مؤنث - گوسفند

بزبادہ (۲) پانی۔ دیکھو آب کے پہلے معنی (مذکر) (۳) خوشبودار چیزیں مؤنث (۴) آفتاب مذکر دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی (۵) صبح بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث (۶) صبح کی شفق (مؤنث)

ارنج | بقول برہان وہفت بفتح اول وثانی وسکون ثالث وجیم بمعنی (ارنج) است کہ بندگاہ ساعد و بازو باشد وبعربی مرفق خوانند۔ صاحبان جامع وسراج ورشیدی این را مخفف آرنج گفتہ اند کہ در ممدودہ گذشت مؤلف گوید کہ لغت فارسی زبان است واصل این (آرنگ) بدو کاف فارسی کہ بجایش گذشت عجبی نیست کہ عربی دانان عجم کاف فارسی را بجیم عربی بدل کردہ باشند ہمچو (شنگرف وشنجرف و زنگ ورنج) وتبدیل ممدودہ بہ مقصورہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد (اردو) دیکھو۔ آرنج کے پہلے معنی۔

ارندان | بقول صاحب برہان وسراج وسروری ورشیدی وجامع وہفت وانند بروزن قلمدان بمعنی انکار وحاشا باشد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ پیر ہر یو۔ خواجہ عبد اللہ انصاری قدس اللہ سرہ العزیز در طبقات خویش آوردہ کہ "طاقت علم وعقل خلق در نیافتند ویرا ہجور کردند وبرخاستند بانکار وارندان" مؤلف گوید کہ باتفاق محققین لغت فارسی زبانست (اردو) انکار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ اقرار کی ضد (جانصاحب ع) انکار سے بدتر ہیں سب اقرار تمہارے

ارنواز | بقول صاحب برہان وجامع وہفت وناصری وسراج دانند بروزن سرفراز نام خواہر جمشید است کہ باخواہر دیگر (شہرناز) در حبالۂ ضحاک بود وعاقبت بفریدون منتقل شد۔ صاحب سروری از فردوسی سندی آوردہ (ع) در ایوان شاہی شب ویریاز ☆ بخواب اندرون بود با ارنواز ☆ مؤلف گوید کہ معنی لفظی این دلجوی شوہر۔ وخوش کنندۂ شوہر وبمراد

رسانندۂ شوہر باشد کہ (ار) بزبان ترکی بمعنی مَرد و زوج آمدہ و نَوَاز صیغۂ امر از نواختن کہ بمعنی دلجوئی کردن و خوش کردن و بمراد رسانیدن آمدہ پس (ارنواز) اسم فاعل ترکیبی است ازہمین مصدر (اردو) ارنواز۔ زبان فارسی مین جمشید کی بہن کا نام ہے جواپنی دوسری بہن کے ساتھ ضحّاک کی بی بی تھین اور آخرکار فریدون کے قبضہ مین آئین ۔

ارنونداسپ بقول خان آرزو و سراج با اوّل مفتوح وثانی زدہ و نون و واو مفتوح و نون دوم زدہ و دال و ہمزۂ مفتوح و سین مہملہ ساکن و بای فارسی ۔ نام پدر ضحاک صاحبان رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند مخفی مباد کہ اکثر در آخر اسمای شاہان ترک و فارس لفظ اسپ زیادہ می کردند ۔ معنی لفظی این (صاحب اسپ تیز رو) باشد کہ (ار) در ترکی زبان مجازاً بمعنی صاحب آمدہ و (نوند) بقول برہان بمعنی تیز رو عموماً و اسپ تیز رو خصوصاً و مردم تیز فہم راہم گفتہ اند ۔ اندرین صورت معنی این (صاحب اسپ کہ تیز فہم باشد) ہم توان گرفت عجبی نیست کہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ این (اردو) ارنونداسپ ۔ ضحّاک کے باپ کا نام تھا ۔

ارنی بقول بہار بفتح اوّل وکسر دوم امر حاضر از مصدر (ارارت) بمعنی (بنما مرا) فارسیان آنرا یک کلمہ پنداشتہ اند و بسکون دوم استعمال نمایند (سالک یزدی ؎) مرغ ارنی گو بشوق لن ترانی) می پرد ٭ پیش موسی خار خار وادی ایمن گل است ٭ وآرستہ بسند ہمین شعر گوید کہ منصوص است و سکون دوم تصرف فارسیان مؤلّف عرض کند کہ این اشارہ ایست بسوی (رب ارنی) کہ سوال موسی علیہ السّلام بود با خداوند تعالی و جوابش (لن ترانی) یافت پس فارسیان ازین لفظ اشارہ می کنند بہ واقعات بالا دیگر ہیچ (اردو) ارنی ۔ بقول

انیر۔(عربی) اس کالفظی ترجمہ (دکھا مجھے) آپ فرماتے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے جلوۂ باریتعالے کے دیکھنے کی درخواست مین فرمایا تھا اور اسکے جواب مین ادہر سے ارشاد ہوا (لن ترانی) یعنی نہ دیکھ سکے گا تو مجھے) (تسلیم سے) لینے لگے لن ترانیون کی ؏ ایجان ارنی سنائی کس نے ؏ (اسیر سے) ارنی کہتے ہو کیون طور پہ ہر وقت اسیرؔ ؏ اک ذرا حضرت موسیٰ کو تو آجانے دو ؏

ارن بیز بقول صاحب برہان و جامع و سراج و سروری با بای ابجد و زای فارسی بروزن الم یجد چوب بقم راگویند کہ بدان چیزہا رنگ کنند و آنرا (تبرخون) ہم خوانند و معرب آن طبرخون و بعضی بتقدیم بای ابجد بر یای حطی بروزن (سحرخیز) گفتہ اند۔ صاحب ہفت صراحت حلیہ لفظ کند کہ بفتح اوّل و رای مہملہ و سکون نون و فتح مثناۃ تحتانی و بای ابجد و سکون زای پارسی است۔ صاحب محیط بر بقم فرماید کہ بلغت مین (تاتورہ) و بعربی (بقم) چوبی سرخ رنگ مائل بزردی و بفارسی آنرا (وردبرہنہ) و در انگلیسی (لوگ اوڈ م) و بہندی (پتنگ) گویند۔ گرم و خشک در دوم و گویند گرم در سوم و خشک در چہارم۔ چون آنرا کوفتہ بیختہ بر جراحت و قروح بپاشند تنقیۂ آن کند و شستن روی بآب آن جہت نیکوئی رنگ رخسار و تقویت مفاصل نافع و منافع بسیار دارد و بر طبرخون فرماید کہ نوعی از صفصاف کہ بفارسی سرخ بید و بہندی تن گویند نتیجۂ این ہمہ تحقیق آنست کہ طبرخون و رای بقم باشد و (ارن بیز) اسم بقم است بخیال ما اصل این (ارن بیز) بروزن سحرخیز باشد چنانکہ صاحب برہان ہم ذکر کردہ بمعنی خوشبو دار خالص و کنایہ از بقم کہ خوشبوی لطیفی دارد۔ (ارن) در ترکی زبان بمعنی چیز خوشبو دار و (بیز) بقول برہان بمعنی خالص آمدہ و آنچہ بای موحدہ بیای تحتانی بدل شد و بالعکس آن و نیز تبدیلی

زای عربی به زای فارسی خلاف قیاس و تحریف و تصحیف باشد که ماخذش هیچ تحقیق نمی شود و در لغات ژند و پاژند هم یافته نمیشود (اردو) پتنگ - بقول آصفیہ - ایک لکڑی کا نام ہے جس سے سرخ رنگ نکلتا ہے - (مذکر) بقول صاحب ساطع یہ زبان سنسکرت کا لفظ ہے۔

(۱۳۴۸) **ارنی سنج** | استعمال - بمعنی ارنی گو یعنی گوینده (رب ارنی) اسم فاعل ترکیبی از ارنی سنجیدن چنانکه عرفی گوید (۵) حصهٔ معجون ادب رنج بود ؛ زان لب موسیٰ ارنی سنج بود ؛ (اردو) ارنی گو کہہ سکتے ہیں -

اروانه | بقول برهان و جهانگیری و هفت و انند و جامع بر وزن پروانه (۱) نام گلیست که آنرا خیری صحرائی گویند چون قدری ازان بخور کنند هر بوی بد و گنده که در جائی باشد برطرف گردد و زائل شود و (۲) نوعی از شتر هم هست خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی دال بجای واو آمده که بجای خودش گذشت برین تقدیر واحدهما تحریف باشد و نوعی از شتر و قیل نوعی از مادهٔ شتر صاحب سروری ذکر هر دو معنی کرده و برای معنی دوم از امیر مختاری سندی آورده (۵۲) من بنده که روی سوی ره دارم ؛ بی بختی و بی سراک و اروانه ؛ صاحب ناصری بر شتر ماده قانع و بقول صاحب رشیدی گل خیری و شتر ماده - صاحب محیط این را به واو سوم معنی اول لغت فارسی گوید و افعال و خواص این بر (اردانه - بدال مهمله) گذشت - ما صراحت ماخذ (اردانه - بدال) بجای خودش کرده ایم عجبی نیست که فارسیان بقاعدهٔ خود دال مهمله را بواو بدل کرده باشند همچو (بید و بیو) بمعنی کرمی که جامه و کاغذ را ضائع کند پس انچه خان آرزو واحدهما را تحریف گوید ما این را تبدیل نام نهیم و نسبت معنی دوم عرض کنیم که بقول صاحب لغات ترکی (اردنه) بفتح اول و سوم بمعنی مادهٔ شتر است انتهی پس فارسیان بقاعدهٔ خود که ذکرش بالا گذشت دال مهمله را بواو بدل کرده

ارونه کرده باشند حقیقت الف دوم همین قدر معلوم می شود که ترکیان بقاعدهٔ خود فتح دال را بالف نوشته باشند و فارسیان همان الف علامت فتح را قائم کرده (اروانه) کردند دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو اروانه (۲) اونٹنی - بقول آصفیه (ہندی) مادهٔ شتر - سانڈنی - ناقه - مؤنث -

(۱) اروب | بقول صاحب بول چال (۱) و (۲) مفرس یورپ است انتهی) مؤلف
(۲) اروبا | گوید که اقلیمی است از پنج اقلیم طبیعی و نام یکی از براعظم که در مغرب براعظم ایشیا
(۳) اروپ | واقع و بر هفده ممالک شامل (۱) برطانیه (۲) فرنسا و یه (۳) هسپانیه (۴)
(۴) اروپا | پرتگال (۵) اٹلی (۶) ترکی (۷) روس (۸) سویدن (۹) ناروے (۱۰) ہالند (۱۱) بلجیم (۱۲) سوئٹزرلینڈ (۱۳) پرشیا (۱۴) آسٹریا (۱۵) جرمنی (۱۶) ڈنمارک (۱۷) یونان - صاحب روزنامه (۳) را و صاحب رہنما (۴) را بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار به بای فارسی هم بهمین معنی آورده و بسند استعمال این حواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار - بای حالی این تفریس معاصرین عجم است که در ان لزوم قاعدهٔ تبدیل باقی نمانده است یعنی تبدیل بعض حروف خلاف قاعده واقع (اردو) یورپ بقول صاحب آصفیه (انگریزی) اسم مذکر - مغرب کا براعظم - ممالک مغرب - دنیا کے پانچ براعظموں مین سے ایک براعظم کا نام - جو براعظم ایشیا سے جانب غرب واقع ہے اس مین سترہ ممالک شامل ہین (جن کا ذکر فارسی مین ہوا مؤلف)

ارور | بقول صاحبان برہان و سراج و ہفت و انند بضم اول بر وزن دختر بلغت ژند و پاژند بمعنی نباتات باشد یعنی رستنیها - صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کرده گوید که زیر اتشت در صفت بهشتیان گوید (۵) همان مینوی ارور

سرد آتش ۵ باستاد و بہ پیش قوم سرخوش ۵ مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) نباتات ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث ۔ نبات کی جمع ۔ پودے ۔ سبزی ۔ ترکاریان ۔

اروس بقول صاحب برہان وجامع وہفت وانند وسراج وناصری ورشیدی وسروری وجہانگیری بفتح اول وثالث مجہول بروزن عروس متاع واسباب وکالا را گویند صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ در فارسی زبان ہر خواستہ کہ برای خرید وفروش باشد (پوربہای جامی ۵) یکروز چار بار بہ بر داسپم از گلہ ۵ روز دگر اروس وقماش از نہاندرہ ۵ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است ۔ بخیال ما این ماخوذ است از لغت عرب کہ (اروس) بفتح اول وسکون ثانی وضم ہمزہ ۔ بقول منتہی الارب جمع رأس و رآس بمعنی سر وسر ہر چیز ورأس المال وسرمایہ تجارت وبقول منتخب (اروس) بمعنی روشن وصاف آمدہ پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لفظ را بتصرف خفیف برای اسباب وکالا گرفتہ باشند (اردو) متاع ۔ دیکھو اخریان ۔

ارومہ بقول ضمیمۂ برہان بفتح اول وہیم علفی کہ اشخار از ان حاصل شود ۔ صاحب انند این را بالفتح وبضم دوم وفتح میم لغت عربی گوید کہ بمعنی بیخ درخت وجز آن باشد (ہکذا فی منتہی الارب) (اردو) ایک قسم کی گھانس کا نام فارسیون نے ارومہ رکھا ہے جس سے سجّی کا جوہر حاصل ہوتا ہے ۔

اروَن بفتح اول وواو وسکون رای مہملہ ونون ۔ بقول صاحب فرہنگ فدائی (۱) بیاء کلفت و (۲) میل آہنینی کہ زورمندان چیزہای سنگین را از جای خودش برمیدارند وآن چنین است کہ یک سرش را زیر آن چیز می نہند وسر دیگرش سا گرفتہ رو بزمین زور می کنند تا آن چیز بہ آسانی

از جای خود بلند شود و این از افزار ہای سنگین کشی است و بقول صاحب انند در عربی زبان بفتح
اول و ضم ثانی (۳) بمعنی شادمان و (۴) بمعنی زہر و (۵) مغز سر فیل کہ زہرناک باشد و (۶) نام
شہری در طبرستان (کذا فی منتہی الارب) **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل و دوّم غیر از فرہنگ فارسی
کہ از معاصرین اہل زبان است دیگر کسی نہ نوشت (اردو) (۱) موٹا کپڑا۔ (مذکر) (۲) وہ آہنی
کل یا مشین جس کے ذریعہ سے سنگین چیز کو بلند کرتے ہین۔ (۳) خوشی۔ (۴) زہر۔ مذکر۔
(۵) ہاتھی کا مغز جسمین سمیت پیدا ہو چکی ہو (مذکر) (۶) ایک مقام کا نام (اردن) ہے جو طبرستان
مین واقع ہے۔

اروتن بقول صاحب برہان و ہفت و انند و موارد با فوقانی بر وزن (سبوشکن) بلغت
ژند و پاژند بمعنی شستن باشد و (اروتن) یعنی بشوئیم و (اروتید) بمعنی بشوئید۔ صاحب جہانگیری
در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در
ترکی زبان (ارن) بفتح اوّل و ضم و دوّم بمعنی آب آمدہ (کذا فی المؤید) و صاحب لغات ترکی
ہم معنیٔ ہمزبان صاحب مؤید لیکن بحلیہ لفظ اختلاف کردہ پس عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ رسم الخط
ترکی برای اظہار ضمۂ رای مہملہ۔ واو زیادہ کردہ (اروں) کردہ باشند و فارسیان قدیم (تن) کہ
علامت مصدر است بر وزیادہ کردہ (اروتن) را بمعنی شستن گرفتہ باشند اگر بر خلاف این قیاس
(اروں) را لغت ژند گیریم جا دارد و لیکن در لغات ژند یافتہ نمی شود واللہ اعلم (اردو) دھونا۔

اروند بقول برہان و رشیدی و جہانگیری و غیاث و مؤید و سروری و ناصری و شمس و ہفت و
سراج (۱) بر وزن و معنی الوند است و آن کوہی باشد در نواحی ہمدان گویند شخصی دران کوہ

آسو دکہ نام او (اروند) بود وآن کوہ را بنام او خوانند (حکیم خاقانی ـــہ) شرار ی جہد ز آتش
نعل آسپش ٭ کہ خرا قش اروند و شہلان نماید ٭ (اثیر الدین اخسکتی ـــہ) صدای نالہ بخصمت ز کوہ
این آید ٭ بس ای درشت گران جان وسرد چون اروند ٭ صاحب جامع گوید کہ این کوہ بر دجلہ
واقع است کہ شط بغداد نام دارد - صاحب مؤید بحوالہ عجایب البلدان نوشتہ کہ برین کوہ در
یک فصل سہ حالت بود بر قلۂ زمستان و بر صفحۂ ربیع و در دامن تابستان (مرادف اراوند - کہ
گذشت) (اردو) کوہ الوند ایک پہاڑ کا نام ہے جو نواحی ہمدان مین واقع ہے - (مذکر)

(۲) اروند - بقول برہان وجامع وہفت وسراج دریای محیط - وجہ تسمیہ این ہیچ معلوم نشد
مخفی مباد کہ در زبان پہلوی (اروند) دجلہ را گویند چنانکہ بمعنی چہارم می آید پس عجبی نیست کہ
مجازاً محیط را ہم گفتہ باشند (اردو) سمندر - بقول صاحب آصفیہ بحر محیط (مذکر) جس کو
زبان سنسکرت مین سُمندر کہتے ہین -

(۳) اروند - بقول برہان وہفت بمعنی کرۂ آب - خان آرزو در سراج بذکر این فرماید
کہ معنی چہارم اصح است مؤلف گوید کہ مارا با او اتفاق نیست بخیال ما تعمیم معنی چہارم اصح
باشد و معنی دوم و سوم مجاز آن (اردو) کرۂ آب - بقول آصفیہ (عربی - فارسی) اسم مذکر -
پانی کی سطح جو زمین کے کرہ کے ساتھ داخل کرہ ہے - وہ پانی جس نے زمین کو گھیر رکھا ہے

(۴) اروند - بقول برہان و رشیدی وہفت وسراج نام دجلۂ بغداد صاحب جہانگیری فرماید کہ ہمین
دجلہ را بعربی شط نام است (فردوسی ـــہ) اگر پہلوی راندانی زبان ٭ بتازی تو اروند را دجلہ
خوان ٭ صاحب فرہنگ منظوم ـــہ) دارار وند رود را بر یاد ٭ کہ بتازی بود شط بغداد ٭

صاحب سروری فرماید کہ مطلق بمعنی دجلہ و رود است - صاحب ناصری با سروری متفق
و صاحب شمس صراحت فرماید کہ این لغت پہلوی است مؤلف گوید کہ بہ تحقیق ما ہم اسم جامد
زبان پہلوی است و معنی دوم و سوم مجاز این باشد - انچہ اکثر صاحبان لغت این را بمعنی دجلۂ
بغداد گفتہ اند سندش می خواہیم - مخفی مباد کہ در لغت عرب ہم (شط) بمعنی کرانۂ رود و جوی آمدہ
(کذا فی المنتخب) و استعمال مجرد لفظ (شط) یا آروند برای دجلۂ بغداد سندی میخواہد در آنحالت
توانیم عرض کرد کہ این تخصیص بمجاز باشد (اردو) ندی مؤنث - دیکھو ارغا - بعض محققین
فارسی نے دجلۂ بغداد کو اروند کہا ہے -

(۵) اروند - بقول برہان و جامع و ہفت و سراج نام چشمہ ایست در سیستان گویند نی بسیار
درین چشمہ روئیدہ است انچہ در میان آب است تنگ شدہ وانچہ در بیرون آب است
واز آب برآمدہ است نی است و شاخ و برگ دارد مؤلف گوید کہ اینہم مجاز معنی چہارم
باشد کہ چشمہ را اروند نام نہادند (اردو) اروند فارسی زبان مین ایک چشمہ کا نام ہے جو
سیستان مین واقع ہے -

(۶) اروند - بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ہفت و سراج بمعنی حسرت و
آرزو مؤلف عرض کند کہ اکثری ازین ہمہ محققین سند این از ہمان کلام فردوسی گرفتہ اند
کہ بمعنی ہشتم می آید و سندی دیگر از نظر ما نگذشت و ما سند اول الذکر را برای معنی ہشتم مناسب تر دانیم
و بعض محققین ہم ہمچنین کردہ اند کہ ذکرشان بمعنی ہشتم می آید پس بخیال ما این معنی قابل نظر است
و ہمانوقت مطمئن شویم کہ سند دیگر یابیم (اردو) دیکھو ارمان -

(۷) ارونده- بقول برہان وجہانگیری وجامع ومؤید وسروری وشمس وہفت بمعنی فروشکوه (حکیم فردوسی ؎) سیاوش مرا خود چو فرزند بود ٭ که با فرو با برز وارونده بود ٭ خان آرزو در سراج فرماید که بدین معنی (اورند) صحیح باشد که مبدل (اورنگ) است مؤلف عرض کند که اگر بقولش (اورند) را بدین معنی صحیح قرار دہیم -میتوانیم که (ارونده) را مبدل (اورند) گیریم که رای مہملہ با واو وبالعکس آن بدل می شود چنانچه (برمر) و (برمو) بمعنی انتظار و (کلاو) و (کلار) بمعنی غوک وجا داده که (ارونده) را مبدل اورنگ ہم گیریم که تبدیل واو با رای مہملہ وبالعکس آن جائز است چنانکه بالا گذشت ونیز تبدیل کاف فارسی با دال مہملہ ہم آمده ہمچو (برنگ) و (بژند) و (دروغ) و (گروغ) پس اشتباه خان آرزو باقی نماند مخفی مباد که سندی که بالا مذکور شد از برای معنی ہشتم ہم بکار میخورد (اردو) فر- بقول آصفیه (فارسی) مذکر- بمعنی زیبایش - شان وشوکت - رفعت وشکوه -

(۸) ارونده- بقول برہان ورشیدی وجہانگیری وجامع وسروری وہفت بمعنی تجربه وآزمایش (فردوسی ؎) بارمان وارونده مرد ہنر ٭ فراز آورد گونه گون سیم وزر ٭ خان آرزو در سراج گوید که در تحفة السعادت (اروین) بوزن پروین بمعنی تجربه وآزمایش آمده وصحیح بمعنی تجربه ہمین است وہمین را به تصحیف (اورند) خوانده اند مؤلف عرض کند که سند استعمال مصدق معنی است واگر (اروین) بمعنی تجربه وآزمایش آید عیبی ندارد ومستلزم آن نیست که (ارونده) مرادفش نباشد ووجہی برای تخصیص (اروین) بدیں معنی نیست (اردو) دیکھو آزمایش -

(۹) ارونده- بقول برہان وہفت وسراج نام پدر لہراسپ صاحب سروری گوید که نسبش

بکیقباد میرسد (فردوسی ﴿۵﴾) کہ لہراسپ بُد پور اروندشاہ ؛ کہ اورا بدی آن زبان تاج وگاہ ؛
وبقول ناصری نام حکیمی (بُد لہراسپ) کہ گشتاسپ و اسفندیار از پشت او بہم رسیدہ اند مؤلف عرض کند
کہ عجبی نیست کہ این نام بلحاظ معنی ہفتم نہادہ باشند (اردو) لہراسپ کے باپ کا نام اروند تھا۔

(۱۰) اروند۔ بقول برہان وجامع وناصری وہفت وسراج بمعنی عین ہرچیز (نشرنامۂ از فرزآبادساسان)
ہستی ویکتائی وکسی سراسر فروزہا اروند گوہر اوست وازو بیرون نیست (اردو) عین بقول
آصفیہ (عربی) اسم مذکّر ہرچیز کی ذات۔ جوہر۔

(۱۱) اروند۔ بقول برہان وہفت ومؤیّد بمعنی زیبائی وبقول شمس زیبا وپسندیدہ وزیبائی۔
خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہراً تصحیف است وبدین معنی بہ تقدیم واو بر را و آن مبدّل
(اورنگ) است وکاف فارسی بدال بدل شود مؤلف عرض کند کہ خان آرزو ہمین قسم اشکال در معنی
ہفتم پیدا کردہ وما جوابش ہم در انجا عرض کردہ ایم وبلحاظ معنی مارا با صاحب ہفت اتفاق است
واین مبدّل (اورنگ) باشد کہ اورنگ بمعنی زیبائی ہم آمدہ (اردو) زیبائش۔ بقول صاحب
آصفیہ (فارسی) اسم مؤنّث پھبن۔ آرایش۔ زینت۔ سجاوٹ۔

اروندہ بقول صاحب شمس مرادف (اروند) است کہ گذشت دیگر کسی از محقّقین فرس
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ جزین نباشد کہ ہای زائدہ در آخر این آوردہ اند جو پای سند باشیم
(اردو) دیکھو اروند۔

اروُنس بقول برہان واننَد بفتح اوّل وضمّ ثانی بواو رسیدہ وکسر نون وسین بی نقطہ ساکن
بیونانی غلّہ ایست کہ آنرا بفارسی کرسنہ وکسنک وبعربی رعی الحمام گویند صاحب محیط بر کرسنہ گوید کہ

معرّب است از (کسنک) فارسی ونیز بفارسی (کسن) و (شنک گاوی) و (گاو دانہ) و (شنگ و (شنکل) وبعربی (حب البقر) و بیونانی (رونس) و بسریانی (کشنی) و برومی (ناغیونس) وبفرنگی (برد) و بہندی (مٹر) نامند۔ غیر ماکول انسان بطریق غذا۔ بلکہ علف و غذای گاو است و آنرا فربہ می گرداند وبکبوتر وگوسفند و مرغ وغیرہ نیز می خورانند۔ بالجملہ گرم در اوّل تا دوّم و خشک در دوّم وگویند گرم در دوّم وخشک در سوّم۔ شدید الیبوست کثیر الارضیت مقطّع و جالی ومفتّح سدد و منافع بسیار دارد **مؤلّف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان در اوّل (درونس) الف وصلی زیادہ کردہ مفرّس کردہ باشند۔ صاحب محیط ذکر مستقل (ارونس) ہم کردہ است وگوید کہ ہمان کرسنہ (اردو) مٹر۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنّث۔ ایک قسم کا غلّہ جسکے گول گول دانے ہوتے ہیں۔ عربی میں (کرسنہ) فارسی میں (کسنک) مزاجاً دوسری درجہ میں گرم و خشک

ارونہ | بقول صاحب شمس (۱) بمعنی پریشان و (۲) بدخواہ فرماید کہ لغت عربی وفارسی است وما از تحقیق این قاصریم کہ محققین عرب وفرس وترک ازین ساکت اند (اردو) (۱) پریشان۔ (۲) بدخواہ۔ بدچاہنے والا۔ خیرخواہ کی ضد۔

ارویس | بقول برہان وجامع وسراج وہفت دانند باسین بی نقطہ بر وزن تجنیس (۱) تختہ را گویند کہ فارسیان اسباب پرستش را بر بالای آن گذارند و باین معنی باشین نقطہ دار ہم بنظر آمدہ و (۲) ریسمانی را نیز گویند کہ از موی بز تافتہ باشند۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب۔ بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ (ز راتشت بہرام سلہ) ابا بر قوم قومی بدپیدا ز شہ بدان ۱ دانندگان گشتہ نگہدار ۞ کہ نگذارد کسی را جا نگاہش ۞ ہمی باشد سوا رویس راہش ۞ مؤلّف

عرض کند کہ تبدیل سین مہملہ با معجمہ وبالعکس آن در فارسی آمدہ ہمچو (کستی) و (کشتی) و (شار) و (سار) پس (اروس) و (اروش) ہر دو صحیح باشد (اردو) (۱) وہ تختہ جس پر پرستش۔ پوجے کا سامان رکھیں۔ مذکر (۲) بکری کے بالون سے بٹی ہوئی رسی (مؤنث)

اروِیش بروزن اروِیس کہ گذشت۔ بقول صاحب جامع مرادفش بمعنی اوّل وصاحبان برہان وسراج ہم بذیل (اروِیس) ذکر این کردہ اند کہ گذشت۔ بخیال ما این مبدل آنست یا آن مبدل این کہ صراحت تبدیل ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو اروِیس۔

ارْوین بقول صاحبان برہان وجامع وہفت وآنند وشمس وجہانگیری بروزن پروین تجربہ وامتحان وآزمایش را گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمدودہ نیز آمدہ۔ خان آرزو بذیل لفظ آروند ذکر این ہمین معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ ما در ممدودہ استعمال این نیافتیم واگر باشد نتیجہ لب ولہجۂ مقامی بیش نیست۔ باقی حال این اسم جامد زبان فارسی است وبخیال ما لغت ژندو پاژند ولیکن صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتابش ذکر این نکرد واللہ اعلم (اردو) دیکھو اروند کے آٹھوین معنی۔

ارّہ بقول بہار بروزن درّہ افزاریکہ درو دگران ومانند آنہا دارند۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی اوّل ہمان (ار) کہ گذشت وآن را بعربی منشار گویند وبہ تخفیف نیز آمدہ (حکیم اسدی ــہ) چو بر فرق جم ارہ دندان نہاد ؎ جم از درد دندان بدندان نہاد ؎ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حقیقت این بر (ار) بیان کردہ ایم کہ مخفف (ارّہ) باشد (اردو) دیکھو ار کا پہلا نمبر۔

(١٣٨٤) **ارّہ بر سر گذاشتن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از دو نیم کردن و مجازاً بمعنی قتل کردن و مبتلای
آفت کردن ہم (صائب ؎) نیست ممکن برگرفتن
دیدہ از رویش مرا ٭ ارّہ گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا ٭
(اردو) آرے سے چیرنا۔ امیر فرماتے ہین کہ
مشہور ہے کہ بعض جابر بادشاہون کے عہد مین
مجرم آرے سے چیرے بہی جاتے تھے۔ قتل
کرنا۔ آفت ڈھانا اور انہین معنون مین (آرا سر پہ
چلانا) کہ سکتے ہین۔ اسی کے لازم کا استعمال
ایک مثل سے ثابت ہے " آرے سر پہ چلگئے
تو بہی مدار ہی مدار " آرے چلانا۔ بقول امیر
مجازاً سختی اور بیداد کرنا (ناصر ؎) کیا شانہ
دشمن نے اس زلف مین ٭ مرے سر پہ آرے
چلایا گیا ٭

ارّہ جان اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و ہفت و آنند باثانی مشدد و جیم بر وزن پہلوان
(۱) نام شہریست کہ ما بین آن و شیراز شصت
فرسنگ راہ ست و آنرا عوام ارّہ غان خوانند
باغین نقطہ دار مؤلف گوید کہ مخفف این بدون
تشدید رای مہملہ و حذف ہای ہوز (ارجان) ہم آمدہ کہ
بجایش گذشت عجبی نیست کہ فارسیان این شہر را نظر
بخصوصیاتش باضافت ہای ہوز (ارّہ جان)
نام نہادہ باشند یا بنظر جنگ و جدائی کہ درین
واقع شدہ باشد بدون اضافت (ارّہ جان)
بمعنی سخت جان گفتہ باشند بہرحال وجہ تسمیہ
این معنی دارد و (ارغان) بغین معجمہ مبدل اینست
کہ جیم عربی و غین معجمہ باہم بدل شود ہمچو (مغلاج)
و (مغلاغ) کہ بمعنی بازی مخصوص است۔
(اردو) ارّہ جان ایک شہر کا نام ہے جو شیراز
سے ساٹھ فرسنگ پر واقع ہے۔ (مذکر)

ارّہ زبان اصطلاح۔ بقول صاحب بحر
و ضمیمہ برہان و شمس و مؤید مردم تند و تیز حرف
زنندہ را گویند مؤلف گوید کہ معنی لفظی اینا
کسی کہ زبان او مثل ارّہ سخت و تکلیف رسان است

کنایہ باشد و ہم فاعل ترکیبی (اردو) سخت زبان
اردو مین اُس شخص کو کہ سکتے ہین جو درشتی اور
سختی کے ساتھ گفتگو کرے۔

ارّہ غان ہمان ارّہ جان است گذشت
ما صراحت کافی ہمدر آنجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو ارّہ جان۔

ارہفت بقول صاحب برہان وہفت واند بروزن زرلفت یکی از پیغمبران است باعتقاد
کفرۂ ہند۔ ایشان شش طائفہ اند ہمہ قائل تناسخ۔ گویند چہار ہزار ارّہفت خواہد آمد و بعد ازان
آفرینش برطرف خواہد شد۔ صاحب جامع فرماید کہ در ہندی بمعنی پیغمبر و رسول است خان آرزو
در سراج بنقل قول برہان گوید کہ (ارہنت) بنون است نہ بفا و پیش این گروہ پیغمبر نبی باشد
وایشان ہشتاد و چہار فرقہ اند کہ موسوم است بہ (سراوکی) قائل بست و چہار (ارہنت) بمعنی
پیش قومی کہ آدمی باشد از قید ہستی خلاص یافتہ نیز فرماید کہ درین لفظ تنہا صاحب برہان غلط نکردہ است
بلکہ مثل علامۂ میر غیاث الدین منصور وغیرہ۔ ہر کہ از ادیان اہل ہند کما ینبغی آگاہی نداشتہ باشد این قسم
غلطی ہا کند۔ (اردو) ارہنت۔ بقول خان آرزو زبان سنسکرت مین ایک پیشوائے فرقۂ سراوکی
کو کہتے ہین جو آدمی ہو اور قید ہستی سے خلاص پا چکا ہو۔

(الف) **ارّہ کش**
(ب) **ارّہ کشیدن** بذکر (الف) گوید کہ
مبا شر ارّہ را گویند و صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (ب)
مصدر راست مرادف (ارکشیدن) کہ گذشت
استعمال۔ صاحب انند
معنی کار از ارّہ گرفتن و ارّہ راندن بر چیزی کنایۃً
باشد از مبتلای مصیبت کردن ہم و (الف) اسم فاعل
ترکیبی آن بمعنی ارّہ کشندہ (ظہوری ۵) چو
از جام شد پنجۂ جم جدا ؛ بفرقش کشید ارّہ دست بلا
(اردو) (الف) آرا کش۔ بقول امیر دہ جو

آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرے صحیح ارہ کش ہے مگر زبانون پر یونہین ہے (ب) آرا چلانا۔ دیکھو ارّہ برسر گذاشتن۔	کجا بہ ہیچو خودی التجا برد ۞ **مؤلف** گوید کہ مجرد ارّہ گذاشتن چیزی نیست و از سند صائب استعمال (ارّہ بتارک گذاشتن) ثابت و این از قبیل (ارّہ
ارہ گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از صائب سندی پیش کردہ (ســ) گر احتیاج ارہ گذارد بتارکش ۞ غیرت	بر سر گذاشتن) کہ گذشت (اردو) دیکھو ارّہ بر سر گذاشتن۔ جسپر امیر نے اسکے ترجمہ مین کامل صراحت فرمائی ہے۔

ارہنت ماذکر این بحوالۂ خان آرزو بر (ارہفت) کردہ ایم (اردو) دیکھو ارہفت۔

ارہنگ بقول صاحب برہان و انند و ہفت و سراج بروزن فرہنگ نام قصبہ ایست از بدخشان و دران قصبہ زیارت گاہی است و باعتقاد مردم آنجا سر امام حسین علیہ السلام در آنجا مدفون است و آنرا (ارہنگ حسین) ہم گویند۔ صاحب ہفت صراحت کند کہ در آخر این کاف فارسی است۔ صاحب جہانگیری و رشیدی بر (نام قصبۂ از بدخشان) قانع۔ صاحب مؤید بدون نون (ارہگ حسین) نوشتہ گوید کہ در فرہنگ (ارہنگ) بنون است۔ مخفی مباد کہ بخیال ما این مرکب است از (ار) کہ بزبان ترکی بمعنی مرد و مجازاً بمعنی صاحب مستعمل و (ہنگ) بقول برہان بمعنی وقار و غار و شگاف کوہ و زر و یاقوت و نگہداری و غمخواری پس عجبی نیست کہ این قصبہ را بوجہ مدفن سر مبارک این نام کردہ باشند کہ معنی لفظی آن با وقار یا صاحب غمخواری و نگہداری باشد یا دران موضع غاری یا شگافی درکوہ باشد یا معدن یاقوت و بدینوجہ کہ این متعلق بہ بدخشان است جا دارد کہ در وجہ تسمیۂ این کان یاقوت را دخلی باشند واللہ اعلم۔

(اردو) بدخشان کے ایک موضع کا نام (ارہنگ) سے ہے۔ مذکر۔

ارّہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز صائب سند آوردہ (ســ) سرو اگر جلوہ کند پیش قد رعنایش ÷ قمری از شہپر خود ارّہ نہد بر پایش ÷ بخیال ما مجرّد (ارہ نہادن) چیزی نیست بلکہ از کلام صائب ....

ارّہ نہادن بر پا بمعنی بریدن پا ثابت است (اردو) پاؤن کاٹنا۔ پاؤن پر آرا چلانا۔

ارے بقول بہار وانند (۱) بالفتح و یای مجہول کلمۂ نداست ومشترک در ہندی عوام از حکیم شرف الدین شفائی ســ) اری گیدی تو کجا درک کجا شعر کجا ÷ لاف چیزی کہ ندانی چہ زنی پیش کسان ÷ صاحب منتخب گوید کہ (۲) در زبان عرب بالفتح کینہ ورشدن و (۳) عسل کردن زنبور۔ وبقول صاحب مؤید (۴) در ترکی زبان بفتح اوّل وکسر دوّم بمعنی زنبور۔ صاحب کنز کہ محقّق ترکی زبان است فرماید کہ بفتح اوّل وکسر دوّم (۵) بمعنی پاک است وبکسر اوّل ودوّم (۶) سطبر و فربہ ومحکم وصاحب لغات ترکی بتصدیق معنی چہارم فرماید کہ (۷) بمعنی یوز ہم آمدہ مؤلّف گوید کہ استعمال این بمعنی اوّل در معاصرین عجم حالا متروک است ودیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد عجبی نیست کہ فارسیان این را از سنسکرت گرفتہ باشند کہ بقول صاحب ساطع بہمین معنی در سنسکرت آمدہ ودر محلّ تحقیر مستعمل است (اردو) (۱) ارے بقول امیر کلمۂ خطاب حرف ندا (تحقیر اور بے تکلفی سے) اے۔ او۔ ابے کی جگہ مستعمل ہے (داغ ســ) ہمارے ہاتھ سے دامن بچا کر ÷ ارے بیداد گر جاتا کہان ہے ÷ (آتش ســ) روئی یہ کہ بت اشکون کے ریلے سے بہائے ÷ کیا کام کیا تو نے خدا سمجھے اری آنکھ ÷

(۲) کینہ رکھنا - بقول آصفیہ عداوت رکھنا - دشمنی رکھنا - کپٹ رکھنا - (۳) زنبور کا شہد بنانا (۴) زنبور - بقول آصفیہ فارسی (مذکر) بھڑ - شہد کی مکھی (۵) پاک - بقول آصفیہ (فارسی) صاف - بے غش - (۶) دبیز - بقول آصفیہ فارسی - موٹا - گاڑھا - گندہ - دلدار - فربہ اور مضبوط اور محکم بھی اردو مین مستعمل ہے (۷) چیتیا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - یوز ایک درندے جانور کا نام جس کی کمر نہایت پتلی اور جسم پر چتیان ہوتی ہین -

اریب بقول صاحب برہان و رشیدی و ہفت و انند بضم اول و کسر ثانی و سکون تحتانی مجہول و بای ابجد (۱) بمعنی محرف و کج باشد و ترکان قیقاج گویند - خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف (اریو) است و (اریو) مبدل (اریب) - صاحب سروری فرماید کہ (وریب) ہم بدین معنی آمدہ (مولوی معنوی سے) یک قدم چون زد بہ بالا تا بشیب ؛ یک قدم چون پیل رفتہ باریب ؛ صاحب شمس گوید کہ (۲) بزبان عرب بالفتح بمعنی زیرک و عاقل و آراب جمع آن - صاحب منتخب تصدیق قولش کند نسبت واحد - صاحب جہانگیری فرماید کہ بمعنی اول (اوریب) و (وریب) نیز گویند مؤلف عرض کند کہ بزبان سنسکرت ہمین لفظ بمعنی مکر و پیچ آمدہ (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان این را بمعنی محرف و کج استعمال کردہ باشند بتصرف خفیف در معنی (اردو) (۱) اریب - بقول امیر (فارسی) محرف آڑا - ترچھا - عوام - اوریب بولتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہماری تحقیق مین یہ زبان سنسکرت کا لفظ ہے اسکی حقیقی معنی مکر اور پیچ کے ہین فارسیون اور زباندانان اردو نے معنی مین خفیف سا تصرف کیا ہے اور اردو کے بعض محاورات سے معنی حقیقی

تصدیق ہوتی ہے جیسے (اریب کی باتین) بقول امیر ہار پیچ کے فقرے - فریب دینے کی باتین - اور (اریب کی چال) بقول امیر دغا فریب کے کام - (۲) زیرک - عاقل (دیکھو اریش)

اریحا بقول برہان وہفت واند بر وزن مسیحا نام دہیست در ولایت شام - صاحب شمس فرماید کہ این لغت عربی است وحضرت یوشع علیہ السّلام این را فتح کردہ بود - صاحب جہانگیری در دستور پنجم خاتمۂ کتاب بذیل لغات غریبہ ذکر این کردہ وصاحب منتخب ہمزبان صاحب شمس (اردو) اریحا - ایک موضع کا نام ہے جو ولایت شام مین واقع ہے - کہا گیا ہے کہ یوشع علیہ السّلام نے اسکو فتح کیا تھا -

ارید برید بقول برہان وہفت بکسر اول وثانی وسکون ثالث ودال وکسر بای ابجد ورای قرشت وتحتانی ساکن ودال دیگر این لغت از توابع است ومعنی دوائی باشد مانند پیاز - میان شگافتہ واز سیستان آرند وبر بواسیر طلا کنند نافع باشد وخوردن آن زنان را خون حیض بکشاید - صاحبان انند وشمس باتّفاق برہان صراحت کنند کہ لغت زبان فارسی است مؤلّف گوید کہ این ہمان است کہ در ممدودہ ہم گذشت - صاحب محیط این را ممدودہ (آرید برید) نوشتہ فرماید کہ دوائی است فارسی مثل پیاز شگافتہ - وطن این سیستان گویا کہ آن بیخ ولبوس است کہ آن سوسن بری سرخ باشد وبقول انطاکی بیخ سوسن سفید کہ بفارسی سوسن آزاد نامند کہ زنبق عبارت ازان است گرم وخشک در سوم جاذ وجذّاب ومحلّل فضول ومنقّی سطوح اعضا وغسّال حریک است طلای آن نافع بواسیر واگر یکدرم بخورند ادرار حیض محتبس بقوت نماید - شربت آن یکدرم است مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما

اصل این بید باشد و بغیر ممدوده نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی است نسبت وجه تسمیهٔ این عرض می شود
که خان آرزو در سراج بذیل ممدوده فرماید که آنچه صاحب برہان گوید که از اتباع است خطاست
چرا که اتباع - دو کلمه بیک وزن باشد و اسم چیزی نباشد (انتہی) پس بخیال ما این اسم بمعنی
حقیقی لفظ باشد یعنی بیارید دوا را و ببرید پول نقش را و بدینوجه که پیدا وار این سیستان بکثرت
است عجبی نیست که تجارت این در بلاد غیر فروغ دارد و عاجلانه بفروش می رود - ہر گاه اہل
سیستان این رامی آورده باشند دارو فروشان دست بدست می گرفته باشند از ینجاست
که این دوا به (آرید برید) موسوم شده باشد - والله اعلم (اردو) فارسی مین (آرید برید) ایک
دوا کا نام ہے جو سیستان مین پیدا ہوتی ہے اور پیاز سے مشابہ ہوتی ہے بعض اطبا کا قول
ہے کہ یہ سوسن برّی سرخ کی جڑ ہے بعض کا خیال ہے کہ سوسن آزاد یعنی سوسن سپید کی
جڑ ہے - سوم درجہ مین گرم وخشک بواسیر کے لئے نفع بخش - اسکو بقدر یک درم کھانے سے
رکا ہوا حیض قوّت کے ساتھ جاری ہوتا ہے -

(الف) اریس | بقول برہان وہفت وجہانگیری با تحتانی مجہول بروزن انیس (۱) بمعنی
زیرک وہوشیار باشد و در عربی (۲) بمعنی متابع آمده و بکسر اوّل وثانی مشدّد در عربی (۳) بمعنی
مزارع وزراعت کننده - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که بشین معجمه ہم می آید
که مبدل است - صاحب رشیدی ہم بمعنی اوّل قانع وصاحب شمس بمعنی سوم بدین صراحت
که بالفتح وبالکسر وتشدید رای مہملہ باشد - صاحبان انند وجامع - صرف معنی اوّل وسوم را
نوشته اند وبقول انند بحوالهٔ منتہی الارب بمعنی امیر ہم آمده وصاحب سوار التبیل ہم ذکر این کرده

و از منتہی الارب متحقق است کہ بمعنی سوم بفتح اول و دوم بدون تشدید و نیز بفتح اول و کسر دوم و تشدید رای مہملہ ہر دو آمدہ و بمعنی امیر بدون تشدید راست و نیز بقولش (۴) نام چاہیست در مدینۂ منورہ نزدیک مسجد قبا پس بخیال ما مقصود برہان از معنی دوم امیر است مؤلف عرض کند کہ (ارش) بمعنی اول بر سوم نمبرش گذشتہ است و ما نسبت ماخذش ہم ہمدرا انجا بحث کردہ ایم پس بخیال ما اصل این۔

(ب) اریش | بہ شین معجمہ باشد و الف مبدل این کہ فارسیان شین معجمہ را بہ سین مہملہ بدل کنند ہمچو (شار) و (سار) اندرین صورت نسبت (ب) این قدر قابل صراحت است کہ ترکان (ارش) را کہ بجایش گذشت بیای اظہار کسرۂ رای مہملہ نوشتہ اند و فارسیان آن یا را داخل لغت کردند و دیگر ہیچ۔ صاحبان برہان و جامع و سروری و ہفت و انند (ب) را بمعنی اول مرادف الف گفتہ اند و فی الحقیقت (الف) مبدل (ب) باشد و خیال ما درین تبدیل بالعکس خان آرزو ست بوجہی کہ بمعنی چہارم (ارش۔ بدون یا) ذکرش کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو ارش کے تیسرے معنی (۲) امیر۔ بقول امیر (عربی) کارفرما۔ دولتمند۔ بڑا آدمی (ناسخ ۵) اس امیر باکرم کی مدح خوانی کے لیئے ٭ کیا عجب گر دام لے طوطی سے منقار آئینہ ٭ (۳) کسان۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ کاشتکار۔ مزارع۔ کھیتی باڑی کرنے والا۔ (۴) ایک کنوین کا نام عربی مین اریس ہے جو مدینۂ مطہرہ مین واقع ہے۔ مسجد قبا کے پاس۔

اربک | بقول صاحب برہان و ہفت و انند بر وزن شریک بلغت ژند و پاژند بمعنی

دُور است کہ مقابل نزدیک باشد وبقول صاحب شمس در عربی زبان (۲) نام وادی است
است و (۳) تختہ ہای آراستہ صاحب مؤید نسبت معنی دوّم فرماید کہ در تاج اللغات بارای
معجمہ آمدہ۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمہ کتاب بذیل لغات ثر ندو پاثر ند ذکر این
کردہ۔ صاحب منتخب تصدیق معنی دوّم می فرماید۔ بقول صاحب کنز (۴) بکسر اوّل وثانی
بمعنی عمل وکار مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبرزبان معاصرین عجم متروک
و معنی سوم از لغات عرب بتحقیق نرسید (اردو) (۱) دور بقول آصفیہ (فارسی) بعید فاصلہ
(۲) ایک وادی عرب کا نام (اریک) ہے (۳) آراستہ تختے مذکر۔ (۴) عمل۔ بقول
آصفیہ (عربی) اسم مذکّر۔ کام۔ کاج۔ کار۔ دہندا۔

اریکہ نشین | استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ۔ مرکب۔ فارسی است
بمعنی تخت نشین دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ مخفی مباد کہ اریکہ بقول منتہی الارب لغت
عرب است بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون تحتانی و فتح کاف بمعنی تخت آراستہ وسریری
کہ بران حجلہ یا شامیانہ باشد (ج ارائک) جمع آن۔ پس فارسیان این را با صیغۂ امر مصدر
نشستن مرکب کردہ بمعنی تخت نشین گرفتند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تخت نشین
اردو مین کہ سکتے ہین تخت شاہی پر بیٹھا ہوا۔ سلطنت ران۔ صاحب آصفیہ نے۔
(تخت نشینی) کا ذکر۔ اور (تخت نشین) کو ترک فرمایا ہے۔

اریو | بقول صاحب سروری ورشیدی مرادف ومبدّل (اریب) است کہ گذشت۔
(خان آرزو ہم بذیل لفظ (اریب) ذکر این کردہ (اپوریہای جامی ۵) بر یدن میانت باریکو

زدن گردن تو تیغ اریو ٭ مؤلف گوید کہ فارسیان بہ تبدیل بای موحّدہ با واو (اریب) را (اریو) کردہ اند ہمچو (آب) و (آو) پس بضم اوّل وکسر دوّم باشد مثل (اریب) (اردو) دیکھو اریب کا نمبر (۱)

الف مقصورہ بازای ہوّز

از بفتح اوّل وسکون ثانی بقول بہار ترجمۂ (من) باشد مؤلف گوید کہ صلۂ د (۱) بمعنی را آمدہ چنانکہ (از وگفتم) یعنی گفتم اورا (باقر کاشی ؎) تو خود کی می کنی از من فراموش ٭ کجا جان میکند از تن فراموش ٭ (اردو) بقول آصفیہ (سے) علامت مفعول ہے جیسے "اس سے کہدو"

(۲) از- بقول بہار گاہی معنی اضافت نیز کند چنانکہ فردوسی گوید (؎) سپاس از خداوند خورشید و ماہ ٭ کہ دیدم ترا زندہ در رجاگاہ ٭ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ چنانکہ (این آدم از کیست) صاحب قوانین دستگیری فرماید کہ دریجا (از) بمعنی تبئین است (غنی ؎) رسانی ای صبا ہر جا کہ بینی آن نکو رو را ٭ سلام از دل پیام از جان واز من بندگی اورا ٭ (اردو) اس موقع پر اردو مین بحالت تانیث مضاف الیہ کلمۂ (کی) کا استعمال ہوتا ہے جیسے۔ "خدا کی تعریف کرو" اور بحالت تذکیر مضاف الیہ کلمۂ (کا) کا استعمال ہے جیسے "اوسکا حکم" اور کبھی کلمۂ (سے) سے بھی (کے) کے معنی پیدا ہوتے ہین دیکھو نمبر (۶) اسی طرح "سرکار سے حکم حاصل کرو" یعنی سرکار کا حکم حاصل کرو"

(۳) از- افادۂ معنی نسبت ہم کند- چنانکہ (این از ان بہتر است) یعنی بہ نسبت آن- (اردو) سے بقول آصفیہ نسبت کے واسطے جیسے "یہ چیز اس سے اچھی ہے" یعنی اسکی نسبت- "ایک سے دو بھلے" یعنی ایک کی نسبت دو-

(۴) از بقول صاحب مفتاح القواعد افادۂ معنی ظرفیت کند و آنرا ظرفیہ نامند چنانکہ (ع)
ادیم از چہل روز گردد تمام ؛ این ظرف زمان است و برای ظرف مکان (از خانہ بیرون
رفتم ؛ (اردو) بقول صاحب آصفیہ (سے) بمعنی اندر بیچ مستعمل ہے جیسے "ہنڈے
سے گھی نکالو" "تیلی سے سالن نکالو" یہ مثال ظرف مکان کی ہے اور ظرف زمان کے
لئے اردو مین کلمہ (مین) کا استعمال ہے جیسے "چالیس دن مین چمڑے کی دباغت ہوتی ہے"
چار روز مین یہ کام تمام ہوگا"

(۵) از- بقول صاحب تحقیق القوانین بر ابتدای مسافت چیزی دلالت کند چنانکہ (سیر کردم
از مکہ تا بصرہ) و (گرسنہ بودم از شنبہ تا جمعہ) (اردو) بقول آصفیہ کلمۂ (سے) ابتدا کیلئے مستعمل
ہے زمانہ سے تعلق ہو خواہ مکان سے جیسے "گھر سے بازار تک گیا" "کل سے راہ دیکھ رہا تھا"

(۶) از- بقول صاحب قوانین برای بیان ما قبل آید چنانکہ (آنکس فراوان متاع از جواہر
و پارچہ ہا با خود دارد) و ہمچنین درین مصرع (حزین ع) تراشد از دل سنگین من بتخانہ آذرش
(عرفی سے) جایم از دیدہ کند عقل و جبینم دارد ؛ ہر کہ را کعبۂ مدح تو بود ناصیہ سای ؛ بخیال
ما این ہمان نمبر (۲) باشد کہ گذشت اضافی گوئیم یا تبیینی (اردو) بقول صاحب آصفیہ
(سے) بیان کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے "اسے کپڑے پیسے کھانے پینے سے کیا
کمی ہے" مؤلف کی راے مین یہ مثال صاف نہین ہے بلکہ (بیانیہ) کی مثال یہ ہے "
بہت سا مال و اسباب جواہر و پارچہ سے اسکے پاس ہے" (دیکھو نمبر ۲)

(۷) از بقول صاحب قوانین بنا بر مجاورت آید چنانکہ (بیرون آمدم از شہر) (اردو)

بقول صاحب آصفیہ (سے) دوری کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے " یہ چیز ہاتھ سے پھینکدو"
(۸) از- بقول صاحب قوانین متضمن معنی استعانت باشد چنانکہ (بریدم سر دشمن را از خنجر)
(اردو) بقول آصفیہ (سے) مدد کے واسطے بھی مستعمل ہے - جیسے " توپون سے قلعہ لیا"
سو سوارون سے شہر لیا"
(۹) از- بقول صاحب قوانین - مفید معنی بعض باشد چنانکہ (سخاوت از شمائل کریمہ است
وبخل از خصائل ذمیمہ)" (اردو) بقول صاحب آصفیہ (سے) بعض یا بعضیت کیواسطے
بھی مستعمل ہے جیسے " ہندوون سے ایک وہ بھی ہے" یعنی ہندوون مین سے -
(۱۰) از- بقول صاحب قوانین متضمن معنی سبب بود چنانکہ (قول سعدی) گربہ درخانہ امین است
از کم آزاری وگرگ در صحرا سرگردان است از بدکرداری)" (اردو) بقول آصفیہ (سے)
سبب یا علت کے واسطے جیسے " غل سے کان پھٹے جاتے ہین" یعنی غل کے سبب سے
(۱۱) از- بقول صاحب قوانین معنی طرف می آید چنانکہ (خسرو ؎) لبی داری شراب
آسا دلی دارم کباب از تو ؛ بیا بنشین حریفانہ کباب از من شراب از تو ؛ (اردو) (سے)
طرف کے معنون مین بھی مستعمل ہے جیسے " خردون سے خطا اور بزرگون سے عطا"
(۱۲) از- بقول صاحب مفتاح القواعد بمعنی برہم آمدہ کہ ترجمہ (علی) است وآن را
استعلا نام است چنانکہ (فلان از نفس خود بخیلی می کند) مؤلف گوید کہ فارسیان در ہمچو مقام
کلمہ (با) استعمال کنند و برای این صاحب قوانین دستگیری سند ہا آوردہ (حافظ شیرازی ؎)
اعتمادی نیست بر کار جہان ؛ بلکہ از گردون گردان نیز ہم ؛ (منہ ؎) کوس ناموس تو از

کنگرۂ عرش زنیم ؛ علم عشق تو بر بام سموات بریم ؛ (اردو) بقول آصفیہ (سے) بمعنی اوپر مستعمل ہے۔ جیسے سیڑھی سے گرا"، کوٹھے سے گرا"

(۱۳) از بقول صاحب قوانین دستگیری بمعنی مع آید و این را معیت نامند چنانکہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) جان زندگی ز چشمۂ پرنوش تو دارد ؛ دل تازگی از سنبل گل پوش تو دارد ؛ (اردو) بقول صاحب آصفیہ (سے) بمعنی ساتھ ہمراہ مستعمل ہے جیسے "سالن سے روٹی کھائی" مؤلف عرض کرتا ہے "مجھکو اس سے محبت ہے" یعنی اس کے ساتھ

(۱۴) از۔ بقول صاحب قوانین دستگیری بمعنی تخصیص ہم۔ چنانکہ (رنجیدم از فلان) و (این اسپ از فلان است) (نظامی ؎) از و بوم و کشور بہ یک بارگی ؛ ستوہ آمدند از ستمگارگی ؛ مؤلف گوید کہ بہترین مثال این (از ماست کہ بر ماست) (اردو) اردو مین اس کے لئے کلمۂ (ہی) یا اس کا مخفف صرف یای معروف زیادہ کرنے سے۔ جیسے "خدا ہی سے امید ہے" "اُسی سے توقع ہے" اور بعض مواقع مین صرف کلمہ (سے) سے بھی تخصیصی مقصد حاصل ہوتا ہے جیسے "تم مجھ سے کام رکھو" یعنی مجھی سے کام رکھو۔

(۱۵) از۔ بقول صاحب قوانین دستگیری برای اعراض ہم آید۔ مثال این از کلام سعدی است (؎) صاحب دلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ ؛ بشکست عہد صحبت اہل طریق را ؛ گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود ؛ تا کردی اختیار ازان این فریق را ؛ یعنی آنرا ترک کردہ این فریق را اختیار کردی۔ (اردو) صاحب آصفیہ نے صرف کلمہ (سے) کا استعمال ان معنون مین نہین لکھا لیکن کہہ سکتے ہین کہ "آپ دلّی سے حیدرآباد مین آبسے" یعنی دلی چھوڑ کر۔

(۱۶) از بقول صاحب مفتاح زائد ہم آید چنانکہ (ع) نہ از بہر آن می ستانم خراج ؛ (اردو) کلمہ (سے) اردو مین بہی بعض موقعون پر زائد مستعمل ہے جیسے " انھون نے بہت سے انار مجھکو دیدیے۔

(۱۷) صاحب قوانین دستگیری فرماید کہ (از) گاہی حذف ہم می شود چنانچہ حافظ (سہ) ازین شعر تر و شیرین زشاہنشہ عجب دارم ؛ کہ سرتاپای حافظ را چرا در زر نمی گیرد ؛ یعنی از سرتا پا (نظامی سہ) سکندر کہ کرد آن عمارت گری ؛ کجا تا کجا سد اسکندری ؛ (خاص سہ) وعدۂ وصلی کہ ایمہ بارہ یادت رفتہ است ؛ چارۂ درد من بیچارہ یادت رفتہ است ؛ (اردو) کلمۂ (سے) اردو مین بہی اپنے موقع اور مقام کے لحاظ سے کبھی حذف ہوتا ہے جیسے (ع) دلون مین کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہے ؛ یعنی کہنے سے اور سننے سے بالجملہ بخیال ما (از) صلہ ایست کہ با مصادر مختلفہ آمدہ معانی مختلفہ پیدا کند کہ انحصار آن درین موقع بسیار مشکل است وضرورتی ندارد وبیاری ازین قسم معانیش در مرکبات این باب می آید

از آب بر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر (۱) ظاہر شدن چیزے مطلقاً۔ فرماید کہ اگر خوب بر آید۔ خوب از آب بر آمدہ واگر بد بر آید۔ بد از آب بر آمدہ۔ گویند وبقول بہار (۲) از تنزل بترقی رسیدن واز دنو بعلو بر آمدن خواہ در شرافت خواہ در رذالت ۔ وذکر معنی اول ہم کردہ۔ خان آرزو در چراغ بمعنی اول قانع۔ (میر نجات سہ) تا بکی ای شوخ چشم پوچ برائی زآب ؛ چند بسان حباب سر بہوا داشتن ؛ (اردو) (۱) ظاہر ہونا (۲) تنزل سے ترقی پانا۔ بری حالت سے اچہی حالت مین آنا۔

از آتش او گرم نشدم و از دو دش مردم (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ صاحب احسن بعوض لفظ (مردم) (سوختم) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ مقصود شان از شکوہ و شکایت مرد بدخصال و مضرت رسان باشد کہ مثال او ہمچو آتش است کہ قبل از انکہ روشن شود دو دش مرد مرا مردم را نفع بخشد دو دش مبتلای عذاب کند ہمچنین مرد بدخصال اگرچہ صلاحیت امداد دیگران داشتہ باشد ولیکن پیشتر از ان خوی بدش نقصان رساند (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ روٹی کئی چولھے مین دھوین نے آنکھین پھوڑ دین ؎ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب آگ سلگے گی تو اسوقت روٹی پکیگی لیکن اس سے پہلے دہوان سارے گھر مین پھیل چکا ہی اور آنکھین بند ہوتی ہین اسیطرح بر اشخص اگرچہ کچھ نفع پہنچا سکتا ہے لیکن اسکے برے اخلاق نفع سے پہلے نقصانمین مبتلا کرینگے

از آتشہا و دودے ندیدہ (مقولہ) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از انقلابات بخت و زمانہ تجربہ ندارد (اردو) گرم و سرد زمانہ سے واقف نہین ہے۔

از آذر پسر چون براہیمی تواند برآمد (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ مقصود شان از بیان امکانات دنیا باشد کہ از اولاد کافری مسلمانی و از نسل فاسقی عابدی و (ہم برین قیاس) پیدا شدن ممکن است (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ شیطان کے پیٹ مین فرشتہ ؎ اسکا یہ مقصد ہے کہ باپ تو مثل شیطان کے خبیث تھا اور اسکا لڑکا فرشتہ صفات نکلا۔ اور ہم نے بعض اہل ہند کی زبان پر انھین معنون مین ؎ شیطان کے گھر رحمان ؎ بہی سنا ہے۔

(۱) از آسمان چیزی بر زمین آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر عجم کار
(۲) از آسمان چیزی بر زمین کشیدن | ممتنع الوقوع سرانجام دادن است مؤلف

گوید کہ این کنایہ باشد (مخلص کاشی ۵۲) کند جلوۂ ناز تو جذبہ دارد ٭ کز آسمان بزمین می کشد مسیحارا ٭ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - اگرچہ از سند صاحب بحر تمثیل (از آسمان چیزی بزمین آوردن) پیدا می شود ولیکن عیبی ندارد کہ بای موحدہ بمعنی بر ہم آمدہ - (اردو) آسمان سے تارے اتار لانا - بقول امیر دشوار و ناممکن کام کرنا (گلزار نسیم ۵) وہ بولی جو تو کہے زبان سے ٭ تارے تو اتار دون آسمان سے (فقرۂ امیر) ایسے نایاب اور عالی مضامین کہتے ہین گویا آسمان سے تارے اتار لائے ہین

از آسمان ہر چہ آمد زمین برداشت | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این

کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان مجبوری فلاکت زدہ باشد بمقابلۂ امیری یا ناتوانی بمقابلۂ پہلوانی یا کم رتبہ بمقابلۂ بلند پایہ یا زبردستی بمقابلۂ حاکمی وہم برین قیاس (اردو) دکن مین کہتے ہین " جو برسے ہمارے سر پر سے " " آسمان کی بلا زمین کے سر " مقصد یہ ہے کہ بیچاری زمین تمام آسمانی آفتون اور بلاؤن کو سہتی ہے اور نہ سہی تو کیا کرے اور کہان جائے (ع) ہر زمین کہ رسید آسمان پید است ٭ کا مصداق ہے یہ مثل اس موقع پر کہی جاتی ہے کہ زبردست جو کچھ کرے زیردست اور غریب کو سہنا پڑتا ہے -

از آسیا کہ برون رفت ترا با سیر و نیم سیر چہ کار | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ

از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بدین معنی زنند کہ چون کسی در آغاز کار احتیاط مناسب نکند باید کہ بر نتیجۂ آن ہر چہ باشد صبر کند افادۂ این مثل آنست کہ چون غلہ را با آسیا بری

باید کہ وزنش کنی تا بعد از انکہ آرد شود حساب تو درست برآید ہر گاہ احتیاط ضروری ابکار نبرده و غلہ از آسیا بیرون رفت یعنی آرد شد پس حالا وقت آن نیست کہ از سیر و نیم سیر حساب کنی (اردو) دکن مین - بھاجی پکاکر کاڑیان چنا" کہتے ہین اسکے معنی یہ ہین کہ ساگ بھاجی کو پکانیسے پہلے تنکون سے صاف کرنا چاہئے - پک جانیکے بعد اسکا موقع نہین - اسی طرح غلہ کو پسنے سے پہلے تول لینا چاہئے کہ کس قدر ہے - پسجانے کے بعد سیر و نیم سیر کا حساب دیکھنے سے کیا فائدہ -

(۱۲۰۵) **از آن** (از) حرف جر و صلہ کہ بجایش گذشت و آن اسم اشارۂ بعید کہ در ممدودہ مذکور شد و بترکیب ہر دو (ازان) (۱) بمعنی حقیقی است (انوری ؎) کورۂ دوزخ مرگ آتش ازان تیغ ستد ؛ کوزۂ جنت جان مایہ ازآن انجام گرفت ؛ و (۲) بمعنی بدان وجہ و بدان سبب کہ در اصل وجہ و سبب دران محذوف است و اشارۂ (آن) بطرف اوست (انوری ؎) بیدست تو کس را امرادی نرسد دست ؛ بوسیدن دست تو ازان معتبر آمد ؛ (۳) بمعنی مملوک و این معنی متعلق است از معنی ہفتم کلمۂ (آن) کہ در ممدودہ بمعنی مال و ملکیت گذشت یعنی لفظی این (از ملک) باشد و بمعنی ملک مستعمل (استادی ذکا ؎) دل برد کہ برد دستان برد ؛ دل بود ازان او و ازان برد ؛ در کتابت و قرارت ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ است اگرچہ نوشتن مد بر الف دوم خلاف رسم الخط نباشد ولیکن خواندنش غیر فصیح (اردو) (۱) اس سے (۲) اسوجہ سے (۳) ملک بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - مال -

از آن باز استعمال - بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی ازان وقت و ازان زمان -	مؤلف گوید کہ در روزمرۂ معاصرین عجم ہم مستعمل است بمعنی زان پس (اردو) پھر - اسکے بعد

(۱۵۱)

از آن پس (استعمال) بمعنی بعد از ان و پس از ان باشد و بحذف الف (زان پس) ہم آمدہ اگرچہ درین ہم الف دوّم ممدودہ باشد و لیکن در کتابت و قرارت مد حذف شود و بمقصورہ مستعمل متقدمین و متاخرین استعمال این کردہ اند و معاصرین ہم بر زبان دارند (اردو) اسکے بعد۔

از آنجا بقول بہار (۱) بمعنی برای آن۔ (خواجہ نظامی ؒ) گہربار بر گنج از انجا نشست * کہ تا رایگان مہرہ ناید بدست * مؤلف گوید کہ این مجاز باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی از ان مقام مخفی مباد کہ مد الف دوّم خصوصاً در قرارت حذف شود کہ خلاف فصاحت است (اردو) (۱) اسوجہ سے۔ اسلئے۔ (۲) وہان سے۔

از آنجا رانده و از اینجا مانده (مثل) صاحبان امثال و خزینہ ذکر این کردہ اند و از معنی و محلّ استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کسی با دو کس علاقہ داشتہ باشد و یک سوئی را اختیار نکند و بالآخر از ہر دو ناکام شود (اردو) (ع) نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدہر کے ہوے نہ اُدہر کے ہوے * صاحب آصفیہ نے لکھا ہے "نہ اَللّذی نہ اُللّذی" (غلط العوام) نہ اِدہر کا نہ اُدہر کا۔ گھر کا نہ گھاٹ کا" دکن مین کہتے ہین" یہ بھی گیا وہ بھی گیا" حاصل یہ ہے کہ جس نے کسی کام مین یکسوئی اختیار نہ کی ہو اور دو شخصون سے تعلق رکھا ہو اور ہر ایک کے پاس اپنی خصوصیت کا دم بھرتا ہو وہ ہمیشہ دونون کے پاس بے اعتبار رہتا ہے اور بالآخر اس کو اس طرز عمل سے نقصان پہنچتا ہے اور ایسے ہی موقعون پران کہاوتون کا استعمال ہوتا ہی

از آنجا کہ بقول صاحب غیاث بحوالۂ بہار بمعنی (برای آن) و بہار ذکر این بدون کاف کردہ کہ گذشت مؤلف گوید کہ غیاث

تصرف کردہ است کہ کاف در آخر زیاد کرد۔
بہ تحقیق ما معاصرین عجم این را در ابتدای تحریر
واقعہ استعمال کنند بمعنی (بدین وجہ کہ) (گلستان
سعدی) از انجا کہ سلامت حال درویشان است
گمان فضولش نبرند و بیاری قبولش کردند" مخفی
مباد کہ ترک مد از الف دوم در قرارت فصیح باشد و
اگر در کتابت ہم ترک کنند عیبی ندارد (اردو)
بدینوجہ کہ۔ اسوجہ سے کہ۔ اسلیئے کہ۔

از آنجہان آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر عجم از بیماری مہلک برخاستن
وصحت یافتن۔ صاحب ضمیمہ برہان ہم ذکر این ہمین معنی کردہ حیف است کہ سندی
پیش نشد و بخیال ما این کنایہ باشد (اردو) نئے سر سے زندگی پانا۔ مردون کو دغا دینا۔
موت کے منہ سے بچنا۔

از آنجہانی | اصطلاح۔ بقول صاحب
بحر عجم مرادف (از آن جہان آمدن) صاحب
مؤید بحوالہ قنیہ ذکر این کردہ فرماید کہ معنی ترکیبی
از ان جہان ہستی و آنکہ از مرض موت صحت یافتہ
باشد۔ مؤلف عرض کند کہ کسی از مرض الموت
صحت نمی یابد و مقصود فاضل محقق از مرض مہلک
باشد و در آخر این یای نسبت است نہ یای
علامت واحد حاضر و معنی لفظی این۔ صاحب
آنجہان یعنی آنکہ ازین جہان گذشت و مردہ این
انتہای مبالغہ باشد بہ بیان حالتش کہ از مرض
مہلک نجات یافت۔ کنایہ از شخص صحت یافتہ
از مرض مہلک (اردو) دوبارہ زندگی پایا ہوا
مردون کو دغا دیا ہوا۔ موت کے منہ سے بچا ہوا
یعنی وہ شخص جس نے مہلک مرض سے نجات
پائی اور تندرست ہوا۔

از آن رو | استعمال۔ معاصرین عجم این را (۱۳۵۲)
(۱) بمعنی (بران) استعمال کردہ اند۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (از آن رو

راه می روند) بمعنی (ہمه بران می گذرند) آمده مؤلف گوید که الف دوم اگرچه در اصل ممدوده باشد ولیکن در کتابت وخصوصاً در قرارت مخل فصاحت و به مقصوره بدل شده و (ازان رو) (۲) بمعنی حقیقی هم مستعمل یعنی ازان سبب (اردو) (۱) اس پر سے (۲) اسوجہسے۔

(۱۲۵۳) **ازآن سان** استعمال - بقول صاحب تحقیق القوانین - سان را در الفاظی شمار کنند که افادهٔ تشبیه دہند و بقول برہان سان شبیه و نظیر و طرز و روش پس این مرکب است از (از) و (آن) و (سان) و در استعمال فرس بمعنی ازان طرز و مثل آن و چنان مستعمل چنانکه انوری گوید (سـ۵) بر جهان ای زجهان قدر تو بیش ؛؛ دولت سایه ازان سان گستر ؛ مخفی مباد که الف دوم اگرچه ممدوده باشد مگر در کتابت وخصوصاً در قرارت مقصوره گرفتن اولی و افصح (اردو) اسطرح سے اسطرح - ویسا۔

(۱۲۵۴) **ازآن سر** استعمال - معاصرین عجم این را بمعنی ازان طرف استعمال می کنند که (سر) بقول بهار اوّل چیزی و جانب چیزی باشد - صاحب سرگذشت فرماید "می خواستم برگردم دیدم شعله خانم با مردی صحبت کنان ازان سر رو بطرف اطاق می آید" مؤلف عرض کند که الف دوم اگرچه ممدوده باشد ولیکن در کتابت وخصوصاً در قرارت باید که مقصوره گیریم که ممدوده مخل فصاحت است (اردو) اُس طرف سے - اس جانب سے - اُدہر سے

ازآن سیم گون سکهٔ نوبهار استعمال - صاحب مؤید الفضلاء فرماید که کنایه از گلهای سپید است و ذکر این بذیل لغات فرس در الف مقصوره کرده صاحب انند هم بتقدیم و تاخیر لفظی ذکر این کرده یعنی (ازان سکه سیمگون نوبهار) را بهمین معنی نوشته مؤلف گوید که گلهای سپید را بطور کنایه (سیمگون سکهٔ نوبهار) توان گفت

ونقطہ (ازان) درین اصطلاح تسامح محقق
فاضل ہوا ضح باد کہ الف دوم در اصل ممدودہ
باشد ولیکن در کتابت وخصوصًا در قرارت
بمقصورہ آوردن فصیح است (اردو) سپید
پھول ۔ مذکّر۔

از آن کجا | استعمال ۔ بقول بہار بمعنی از برای
آنکہ (میر معزی ؎) تنم خمیدہ چو دال است
ازان کجا زلفت ؛ بہ دال ماند و خالت چو نقطہ
بر سر دال (غزولہ ؎) در دیا توت من از ہمت
وجود تو سترد ؛ زان کجا ہمت وجود تو چو بحر است و
چوکان ؛ مؤلف گوید کہ کاف حذف شدہ
است یعنی اصل این (ازان کجا کہ) بود بمعنی ازین
وجہ کہ پس آوردن کاف اولی باشد و در
ثانی الف (از) را تخفیف کردند و (زان) مخفف
ازان است مخفی مباد کہ الف دوم را مقصورہ
آوردن فصیح است از ممدودہ اگرچہ در کتابت
نوشتن ممدودہ نقصانی ندارد ولیکن در قرارت
بمقصورہ فصیح تر است (اردو) اسوجہ سے
کہ ۔ اسلیئے کہ ۔

از آنکہ | استعمال ۔ بمعنی (بدانوجہ کہ) (۱۳۵۵)
و (ازان سبب کہ) و (برای آنکہ) مرکّب
از (از) و (آن) و (کہ) (انوری ؎)
در جای ساخت در دل بدخواہ تیغ او ؛
نشگفت ازانکہ جای گہر سنگ و آہن است ؛
(ولہ ؎) ملک را رای تو گرا فزون کند
نشگفت ازانکہ ؛ صید کم آید چو مستظہر بود از
دانہ دام ؛ مخفی مباد کہ الف دوم کہ ممدودہ
باشد در کتابت وخصوصًا در قرارت بمقصورہ
بدل شود کہ وجودش مخل فصاحت است ۔
(اردو) اس لئے کہ ۔ اسوجہ سے کہ ۔

(۱۳۵۶) از آئینہ نگین ساختن | استعمال ۔ مرادف (آئینہ بر انگشتر نشاندن) کہ در ممدودہ
گذشت (صائب ؎) این قوم خود آرا کہ کنون بر سر دست اند ؛ وقت است نگین خود

ازآئینہ بسازند (اردو) دیکھو آئینہ برانگشتری نشاندن۔

ازابرسیه باشد افزونی باران ها (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی۔ واحسن ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان ابرسیاه را علامت باران کثیر دانند وچون گرد و غبار بسیار بنید که علامت آمدن لشکر بسیار است۔ استعمال ہمین مثل کنند مقصود آن باشد که فوج بسیار می آید وتخصیص باین نیست بلکه در دیگر مواقع ہم چون علامتی بہتن برای کارے بنظر آید استعمال این مثل جا دارد (اردو) دکن مین کہتے ہین "کالی گھٹا جم برسے" یہ بالکل اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے جس کے معنی یہ ہین کہ ابرسیاہ زیادہ برسنے کی علامت ہے۔

(۱۲۵۷) **ازابروگره بیرون بردن** (استعمال) بمعنی دور کردن چین جبین وناگواری طبع چنانکه ظہوری گوید (ﮯ) شوم سرگشته تاکی غیراز پرکارم اندازد ؛ ازان ابروگره بیرون برد درکارم اندازد ؛ (اردو) ابروسے بل نکالنا۔ ناگواری دفع کرنا۔

(۱۲۵۸) **ازاثردور** (استعمال) بمعنی بی اثر و دور از اثر (عرفی ﮯ) صدره افگندم کمند ناله برایوان عرش ؛ وزاثر دور است رنج دست بازویم ہنوز ؛ (اردو) اثرسے دور۔ بے اثر۔

(۱۲۵۹) **ازاختلاط پہلوتہی کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد ازنپسندیدن اختلاط چنانکه ظہوری گوید (ﮯ) گہی ازاختلاط غیرگو پہلوتہی میکن ؛ که بارخاطرت ازحرف پہلو دار می مانند ؛ (اردو) اختلاط سے پہلوتہی کرنا۔ کنارہ کرنا۔

ازار بقول برہان وہفت بکسر اوّل بروزن خیار (۱) بُن وتک آب را خوانند و (۲) دستار را نیز گویند و (۳) ہرچیز که در پای کشند مانند شلوار وتنبان و در عربی (۴) زن باشد که در مقابل

مرد است و بمعنی لنگی و لنگ فوطہ ہم۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید کہ اغلب کہ ہمان شلوار است کہ در عربی آمدہ و بمجاز تنک و بن آب را گفتہ اند۔ صاحب ناصری نسبت معنی اول سندی از انوری آوردہ (سلہ) اندیشہ در سواحل دریای جاہ تو: بسیار غوطہ خوردہ ولی کم ازار یافت: صاحب جامع باتفاق ہر سہ معنی اول الذکر برہان نسبت معنی اول صراحت کند کہ قعر آب است۔ صاحب جہانگیری ذکر معنی اول و سوم و چہارم کند۔ صاحب مؤید بذیل لغات عربی نسبت معنی چہارم فرماید کہ شلوار و مانند آن مثل لحاف کذا فی الصراح و پاجامۂ دوختہ کہ از فرو ناف تا ساق می پوشند۔ بہار گوید کہ بمعنی شلوار و فرماید کہ چنانچہ دستار مخصوص است بہ سر ہمچنین ازار مخصوص است بر پاے پس احتیاج نماند۔ باین کہ مضاف کنند بسوی پای مگر انگاہ کہ زیادت تصریح منظور باشد بہر تقدیر بالفظ بستن و در پا کردن و در پا کشیدن می آید (حکیم سنائی سہ) تا چرخ بر کشاد گریبان ز نو بہار: از لالہ بست دامن کہسار ہا ازار: (ملا فوقی سہ) بگرہ بگو بآن لب کم التفات خویش: تا کی کنی ازار تغافل بہ پاے ما۔ مؤلف گوید کہ صاحب منتخب کہ محقق لغت عرب است نسبت (ازار) فرماید کہ بالکسر چادر کہ بر میان بندند و شلوار و زن و پوشیدنی (الخ) پس فارسیان در معنی این اینقدر تصرف کردند کہ مجازاً تہ آب را گفتند و استعمال این بمعنی دستار ہم مجاز باشد تکمیل بیان ماخذ این بر (ازاریا) می آید (اردو) (۱) پانی کی تہ (مؤنث) (۲) دستار) بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث پگڑی۔ عمامہ۔ منڈاسا (۳) تہ بند۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ آپ فرماتے ہین کہ فارسی مین تہمد بھی آیا ہے۔ لنگی تہ پوشی۔ دہوتی وغیرہ۔ ازار۔ بقول امیر (عربی) مؤنث

پاجامہ (انشا سہ) چشم بد دور شیخ جی صاحب پر کیا ازار آپکی اٹنگی ہے پر (۴) عورت بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث مجازاً بمعنی زن - استری - جورو - بیوی -

ازار بستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت - و از ہمان شعر سنائی غزنوی سند آوردہ کہ بذیل لفظ (ازار) گذشت - بخیال ما (ازار بستن) بمعنی تہبند بر کمر بستن و ازار در ہر دو پای پوشیدن است (اردو) تہبند باندھنا - ازار پہننا -

ازار بند | استعمال - بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ معروف کہ شلوار و تنبان بآن بندند - مؤلف گوید کہ بندی کہ بواسطہ آن ازار یا تہبند بر میان بندند - اسم فاعل ترکیبی است از (ازار بستن) کہ گذشت - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) ازار بند - بقول امیر - مذکر - شلوار بند کمر بند (نواب مرزا شوق سہ) لال نیفا ازار بند بڑا پر پچھاک کنجیون کا ہمین پڑا پر

ازار پا | استعمال - بقول برہان و ہفت و بحر بکسر اوّل و رابع و بای فارسی بالف کشیدہ (۱) شلوار و تنبان را گویند - بہار بذیل لفظ (ازار) گوید کہ بسکون مہملہ ہم می آید و تحتانی در آخر ہم یعنی (ازار پای) و فرماید کہ چنانچہ دستار مخصوص است بسر ہمچنین ازار مخصوص است بر پای پس احتیاج نماند باین کہ مضاف کنند بسوی پای و سر - مگر آنگاہ کہ زیادت تصریح منظور باشد و اینکہ بفک اضافت آمدہ ظاہراً از جہت کثرت استعمال است - صاحبان رشیدی و شمس و مؤید با او متفق و صاحب سروری از خلاق المعانی سندی آوردہ (سہ) چون گل ورد زجود تو پیراہن حریر پر در پا چو سرو آنکہ نبودش ازار پا پر خان آرزو در سراج کسرۂ رای مہملہ را بحوالۂ برہان و سکونش را بوثیقۂ رشیدی ذکر کردہ فرماید کہ بمعنی شلوار است و نیز فرماید کہ چون ازار موضوع برای

پاست - لفظ پا درین مستدرک باشد مؤلف عرض کند کہ سند خلاق المعانی برای کسر و سکون ہر دو بکار می خورد - اگر بسکون رای مہملہ گیریم فک اضافت باشد و بس - مخفی مباد کہ از فک اضافت معنی دیگر ہم پیدا می شود یعنی (۲) ازار پا - اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ ازار در پای دارد و نیز بتحقیق ما (۳) ازار پا - باضافت ازار بمعنی پاتابہ و این کنایہ باشد مخفی مباد کہ (ازار) ماخوذ است از (ازر) کہ در لغت عرب بالفتح بمعنی احاطہ کردن آمدہ (کذا فی منتخب) بدینوجہ کہ لنگ احاطہ کند بہ کمر و پای - این را در عربی (ازار) گفتہ اند - اندرین صورت بخیال ما (شلوار دوختہ) مجاز آن باشد - فارسیان اگرچہ مجازاً دستار را ہم (ازار) گویند ولیکن این مجاز بلحاظ ماخذش مقابل حقیقی است کہ دستار ہم احاطہ می کند سر را - الحاصل برای معنی سوم از کمال اسمعیل سندی پیش می کنم کہ بہار برای معنی اول گرفتہ است (سـ) چون کبک آنکہ موزہ ندارد ہر آئینہ ٭ در پای می کشد چو کبوتر ازار پا ٭ تصفیہ ما و بہار بر نکتہ سنجان می گذاریم یا از کبوتر بر سیم کہ پاتابہ سرخ در پا کشیدہ یا ازاری (اردو) (۱) دیکھو ازار کے تیسرے معنی (۲) وہ شخص جو ازار پہنا ہوا ہو (۳) پاتابہ - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر (صحیح پا تابہ) جراب - وہ چیز جو پاؤن کو گرمی سے بچائے - مؤلف کہتا ہے کہ وہ غلاف جو پاؤن کو سردی سے بچائے (پاتابہ) کی وجہ تسمیہ یہی ہے - یعنی پاؤن کو گرم رکھنے والی چیز آپ نے اُس چمڑے کو بھی پاتابہ کہا ہے جو جوتے کے اندر زائد ڈال دیتے ہین جس کو اہل دکن (سُستلا) کہتے ہین -

(۱۰۰)

ازار خرگاہ اصطلاح - بقول صاحب بحر و ضمیمہ برہان و بہار روانند دامن خرگاہ باشد صاحب مؤید گوید کہ خیمہا و پردۂ آن و در بعض نسخ مؤید (ازارہ خرگاہ) نوشتہ مؤلف گوید کہ آنچہ صاحب مؤید این را بمعنی خیمہا نوشتہ اصلا

درست نیست کہ معنی ترکیبی این خبری دہد کہ تہ بند خیمہ - دیواری را گویند کہ از پارچہ و چوب قائم کنند کہ آنرا در ترکی قنات گویند و (ازار خرگاہ) بدین معنی کنایہ باشد (اردو) قنات - بقول آصفیہ (ترکی) اسم مؤنث - لغوی معنی - پہلو - بازو - اصطلاح مین وہ کپڑے کی دیوار یا پردہ جو خیمے کے چارون طرف لگاتے ہین - کپڑے کا بنا ہوا پردہ - کپڑے کی بنی ہوئی اوٹ یا ٹٹی (دبیر ؎) نہین جو مائل سیر جہان وہ پردہ نشین تو کیون فلک کی مشبک قنات اتنی ہے ؏

(۱) ازار در پا کردن | استعمال - صاحب

(۲) ازار در پا کشیدن | آصفی بذیل لفظ

ازار سند این ہر دو آوردہ مؤلف گوید کہ ہر دو بمعنی ازار پوشیدن است سند اوّل از فوقی یزدی بر لفظ (ازار) گذشت و سند ثانی از کمال اسمعیل ہمانست کہ بر معنی سوم لفظ (ازار پا) مذکور شد بخیال ما سند مذکور متعلق بہ شلوار نیست چنانکہ ہمدر آنجا ذکرش کردہ ایم (اردو) ازار پہننا -

ازارود | بقول صاحب برہان بکسر اوّل بروزن گل آلود - ما وراء النہر را گویند و بفتح اوّل ہم گفتہ اند - خان آرزو در سراج گوید کہ انچہ معلوم می شود این لفظ در اصل (ازان روی ود) است کہ بہ تخفیف (ازارود) ماندہ و (ازرود) بحذف الف دوم ہم آمدہ و آن مخفف (ازارود) باشد و بحوالۂ رشیدی فرماید کہ گاہی بمدّ الف و غیر مدّہ بحذف کلمۂ رود نیز آمدہ چنانکہ گویند سیب ازا) یعنی (سیب ما وراء النہر) (الخ) صاحب ناصری از فردوسی سند آوردہ (؏) ازارود - را ما وراء النہر دان ؏ و فرماید کہ با مد نیز آید و گوید کہ بحذف را و واو و دال نیز گویند چنانکہ (سیب آزا) (فخری ؎) بگوی مباد از سر اوکم کہ جہا زا ؏ آن موی بہ از جملہ سمرقند و ازارود ؏ صاحب جامع فرماید کہ بمعنی ولایت توران و ما وراء النہر باشد - صاحب ہفت

با برہان اتفاق کند و گوید کہ بضم اوّل نیز آمدہ - صاحبان سروری و شمس و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ نسبت ماخذ این با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) ماوراءالنہر ولایت توران کا نام ہے جو رود جیحون کے اُس پار واقع ہے -

(الف) ازارہ | بقول صاحب رشیدی بالکسر بمعنی ازارۂ خانہ - صاحب جامع فرماید کہ ازین دیوار تا اوّل طاقچہ باشد - خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی لفظ عربی است چنانکہ (ازارۃ الجدار) در عربی گویند (کما فی القاموس) و فرماید کہ انچہ (اجارۂ دیوار) بجیم در ہند شہرت دارد خطاست و فارسی بنداشتن رشیدی ہم محل تعجب - صاحب شمس گوید کہ در عربی بمعنی شلوار است و مانند آن مؤلف گوید کہ اگر فارسیان (ازارۃ الجدار) را در فارسی ترکیب خود - - -

(ب) ازارۂ دیوار | نامند عیبی ندارد و تحمل تامل نیست کہ مجرد (ازارہ) را بمعنی (ازارۂ دیوار) گیرند - سندی پیش نشد (ب) را از قبیل (اماز حرگاہ) گرفتن عیبی ندارد کہ حصہ (زیر طاق) دیوار خانہ را (تہبند خانہ) نام نہادن کنایہ باشد و ہمین معنی از (الف) پیدا کردن استعارہ الیست یشتاق سند باشیم (اردو) الف و ب دکن مین دیوار کے اس حصہ کو جو داخل مکان طاقچون کے نیچے واقع ہو تڑنچا کہتے ہین جو استرکاری مین کسی قدر ابھرا ہوا ہوتا ہے - نہ معلوم دلّی اور لکھنؤ والون نے اسکو کیا کہا ہے -

ازازدم | بقول برہان و جہانگیری و جامع و ہفت بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ و زای نقطہ دار زدہ و دال بی نقطہ مفتوح و میم ساکن نام غلہ ایست کہ آن را لوبیا گویند صاحب ہفت صراحت کردہ است کہ حرف چہارم ہم زای ہوز باشد و صاحب محیط بر لوبیا نوشتہ کہ اسم ہندیست و یونانی (اسلہین) و (سیملا)

و (فاسلو) و در نبطی (وجر) و بسریانی (قسامانا) و بقبطی (مامیرا) و برومی (فسولن) و بعربی (فرنقا) و (قرتیا) نامند و بفارسی نیز مشهور بلوبیاست و آنرا (لوبا) و (تا مروان) نیز گویند و در ملک مالوه آنرا (چونلا) نامند و آن دانه ایست از حبوب ماکوله. سفید آن معتدل در حرارت و برودت و گویند گرم در اوّل و معتدل در رطوبت و یبوست و بعضی گرم و خشک در اوّل دانسته اند و سرخ آن گرم در آخر اوّل و تر در دوّم. مرکب القوی مولد خلط بلغمی و نفخ و قراقر وجید برای صدر و ریه و مدر طمث و منافع کثیره دارد (الخ) مؤلف گوید که صاحب نفائس لوبیا را لغت عربی زبان گفته و صاحب مخزن این را لغت هندی نوشته و کسی از محققین اوّل الذکر بجز صاحب انند صراحت نکرد که (ازازدم) لغت کدام زبان است و صاحب انند این را فارسی گوید و بوجه بی خبری از ماخذ این بجای حرف چهارم. رای مہمله نویسد. اگرچه کاتب برهان هم نقطه را حذف کرده است ولیکن از سلسلهٔ ردیف تصدیق این می شود که بجای حرف چهارم زای ہوز است و غلطی کتابتش نیست بر خلاف صاحب انند که با صلاح ردیف در حروف لغت غلط کرده است حیف است از ناصری که همین عمل صاحب انند را در غلط انداخت. بخیال ما این مرکب است از لغت عرب و فرس یا هر دو لغت عرب یعنی آز از لغت عربی است بقول منتهی الارب بمعنی جوش زدن دیگ و برافروخته کردن آتش و آواز کردن ابر و حرکت دادن چیزی و آمیخته کردن و دم در فارسی زبان بقول برهان بمعنی نفس و بعربی بمعنی خون پس عجبی نیست که فارسیان بترکیب این هر دو لفظ (ازازدم) بمعنی حرکت دادن نفس یا جوش دادن نفس و آواز کردن نفس کنایه کرده باشند از لوبیا که مولد نفخ و قراقر در شکم است یا دم را

بمعنی خون گیرند۔ اندرین صورت معنی لفظی (ازارزم) حرکت دادن خون وکنایہ از غلہ لوبیا کہ (مذکرست) است۔ کمامر۔ واللہ اعلم۔ باقی حال این مفرّس باشد (اردو) لوبیا۔ بقول صاحب

آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو ماش کی قسم سے رنگ کا سفید ہوتا ہے اسکی کچّی پھلیّان گوشت مین پکاتے ہین اور دانون کو گھنگنیان کرکے کھاتے ہین۔

از اسپ پرت شد استعمال۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکراین کردہ گویدکہ بمعنی (از اسپ درافتاد) باشد مؤلف گویدکہ پرت بقول صاحب آنند وغیاث بمعنی برو وازراہ یکسو شو آمدہ ماتحقیق کاملش بجای خودش کنیم درینجاہمین قدر کافی است کہ معاصرین عجم۔ پرت شدن رابمعنی جداشدن گرفتہ اند دیگرکسی از محققین فرس ذکراین نکرد (اردو) گھوڑے سے جدا ہونا۔ گھوڑے سے گرنا۔

از اسپ فرود آوردہ برخرنشاند (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ ازمعنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گویدکہ فارسیان این مثل رابجائی زنند کہ مقصود شان ازبیان بدقسمتی کسی باشدکہ آنرا از مرتبہ اعلی بمرتبہ ادنی آوردہ باشندکہ تنزلش باعث رسوائی او وکسرشانش باشد وازاستعمال اینمثل طنزی برعامل کنندکہ خوب نہ کرد۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ "منہ سے اتارکے کمل پر بٹھائے" یہ کہاوت اس موقع پر مستعمل ہے جب کسی کو اعلٰے مرتبہ سے بے وجہ تنزل کرکے اسکی عزت گھٹائی جائے اور ناحق رسوا کیا جائے۔ اس فارسی مثل کا لفظی ترجمہ بھی اردو مین ایک کہاوت کی شان رکھتا ہے یعنی "گھوڑے سے اتارکر گدھے پر بٹھائے"۔

ازاعتبار انداختن (مصدر اصطلاحی) (۱) بمعنی بی اعتبار کردن کسی را۔ اگرچہ محققین فرس این را ترک کردہ اند ولیکن صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار فرماید کہ (از اعتبار می انداخت) بمعنی (غیر مستعمل می نمود) آمدہ پس (از اعتبار انداختن) (۲) بمعنی ناقابل استعمال بنظر آمدن۔ و بی کار و غیر مفید بودن باشد (اردو) بے اعتبار کرنا۔ (۲) بیکار ہونا۔ غیر مفید ہونا۔ قابل استعمال نہ ہونا۔

(۱۲۰۶) **ازاعتدال افتادن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی اعتدال نداشتن چیزی یا کسی باشد یعنی برہم شدن آن و اعتدال باقی نماندن در طبیعت چنانکہ ظہوری گوید (ـــہ) باد خاکم را بہر دو آتش آبم را بسوخت ؛ خوردہ برہم طینتم از اعتدال افتادہ ام (اردو) اعتدال سے گر جانا اعتدال باقی نہ رہنا۔ برابر اور یکسان نہ رہنا۔

(۱۲۰۷) **ازافلاک گذشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از مرتبۂ اعلیٰ حاصل کردن و بمرتبۂ اعلیٰ رسیدن و بلند شدن چنانکہ صائب گوید (ـــہ) روشندلان چگونہ ز افلاک بگذرند ؛ این بادہ سخت بیغش و دستار نازکست ؛ (قدسی ـــہ) شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت ؛ بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی ؛ (اردو) آسمان پر سر پہونچنا۔ بقول امیر سرفرازی حاصل ہونا۔ (رشک ـــہ) کرون سجدے جو تیرے چوکھٹ پر ؛ پہنچے سر تا بآسمان میرا ؛ آسمان سے گزرنا۔ آسمان سے پار ہونا بھی بقول امیر مجازاً بہت دور پہنچنا (مومن ـــہ) منفعل سا دم ناہید نغمے کیا ہوئے ؛ کیون گزرتی ہے فلک سے آہ و زاری آپکی ؛ (رند ـــہ) نالہ ہونے لگا افلاک کے پار آ جکی رات ؛ ضبط مجھسے نہ ہوا آخرکار آ جکی رات ؛

از الف آدم تا میم مسیح (اصطلاح) بقول صاحب بحر وضمیمہ برہان ومؤید بمعنی از آدم تا عیسی علیہما السّلام۔ صاحبان مؤید ومفت بعوض تا و آ و عطف آوردہ اند بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد (اردو) آدم سے عیسے اتک۔

(الف) ازالہ بقول صاحب آصفی دور گردانیدن مؤلف گوید کہ لغت عربی است بکسر اوّل۔ صاحب منتخب ہم تصدیق این معنی کند فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصدر (کردن) ہم یعنی ----------

(ب) ازالہ کردن استعمال۔ بمعنی دور کردن و زائل کردن۔ صاحب آصفی از عالی شیرازی سندی آوردہ (نثر) ازالہ خطاب کردہ متعینہ صوبہ بنگالہ نمودند " (اردو) (الف) ازالہ بقول امیر (عربی) مذکر۔ دور کرنا۔ زائل کرنا مٹانا۔ (فقرہ امیر) بر ہیز تو کرتے نہین مرض کا ازالہ کیونکر ہو " (تسلیم ؎) تمہین منصف ہو مسیحا تمہین کیونکر کہدون ؛ مرض عشق کا اتنک تو ازالہ نہوا ؛ مؤلف کہتا ہی کہ ان دونون مثالون مین اسکا استعمال حاصل بالمصدر کے معنون مین ہے (ب) زائل کرنا۔ مٹانا۔

از امکان بیرون بودن استعمال۔ بمعنی ناممکن بودن است چنانکہ انوری گوید (؎) نہال بختی کز باغ دولتت ببرند ؛ چو شاخ خشک ز امکان نشو بیرون باد ؛ (اردو) امکان سے باہر ہونا۔ خارج از امکان ہونا۔ (۱۲۰۶)

از اندازہ بیرون (اصطلاح) بقول بحر ومؤید بمعنی بسیار و بیشتر (اردو) اندازے با ہر (ناسخ ؎) رنج ہے عشق مین اندازے باہر ناسخ ؛ کہتے ہین قامت منصور سے

ہتی وار دراز۔ امیر نے (اندازے باہر ہونا) کا ذکر کیا ہے۔

از اہل تلنگی | استعمال۔ باضافت اہل بہار گوید کہ در ہر کاری کامل عیاری و فرماید کہ کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ۔ صاحب انند نقل این برداشتہ صراحت کند کہ بکاف عجمی است مؤلف عرض کند کہ (تلنگی) بقول برہان بضم اول و فتح ثانی بمعنی خواہش کنندہ پس معنی لفظی (اہل تلنگی) صاحب مذاق باشد و فارسیان برای کسی استعمال کنند کہ در ہر کاری مذاق و دلبستگی داشتہ باشد بخیال ما درینجا ضرورت (از) نباشد تا آنکہ استعمال این تقاضی آن نشود مثلاً گوئیم کہ (فلان کس از اہل تلنگی است) یعنی آنکس از صاحبان ذوق است۔ ضرورت انتقدیر صراحت بدین وجہ واقع شد کہ بہار در معنی این معنی آزرا ترک کردہ است مؤلف گوید کہ معنی لازاہل تلنگی) (از اہل مذاق) باشد (اردو) اہل مذاق سے۔ جیسے "آپ اہل مذاق سے ہین یعنی ہر کام مین ذوق اور دلچسپی رکھتے ہین"

ازای | بقول صاحب شمس بکسر و مد بمعنی برابر چنانکہ گویند (ازای فلان) یعنی (برابر فلان) صراحت فرماید کہ لغت فارسی زبان است و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب منتخب بر (ازا) فرماید کہ بالکسر بمعنی برابر شدن چیزی با چیزی۔ مصدر است از (وازی) (یوازی) و بمعنی مقابل و برابر نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان برین لغت عربی بقاعدۂ خود یای تحتانی بضرورت اضافت زیادہ کنند و بحالت غیر اضافت ہم یای زائد آرند دیگر ہیچ۔ ازین قدر تصرف نتوان گفت کہ لغت فارسی یا مفرس است (انوری ع) صدر را مر ابقوت جاہ تو خاطر یست ٭ کاندر ازای فکرت او برق کودن است ٭ (ولہ ع)

بیشک از الفاظ من یک نکتۂ مدح تراش اہل معنی درازای صد مجلد کرده اند۔ (اردو) مقابل بقول آصفیہ (عربی) سامنے والا۔

ازاین | ازقبیل (ازآن) است که آن اشارۂ بعید است و این اشارۂ قریب۔ باصولی که ما در (ازآن) وملحقاتش ملحوظ داشته ایم می بایست که ذکر (ازاین) ہمدر این جا کنیم که در اصلِ این الف دوم ہم داخل است ولیکن فارسیان در قرارت وکتابت عموماً الف دوم را حذف کنند ازینجاست که ما این را وملحقات این را بحذف الف دوم بجایش ذکر کنیم۔ (اردو) دیکھو ازین۔

(الف) ازبابت فلان | استعمال۔ بہار ذکر الف کرده فرماید که بمعنی ازقبیل است **(ب) ازباب فلان** | وگوید که از اہل زبان بتحقیق رسید مؤلف گوید که معاصرین عجم گویند "این پول ازبابت فلان است" یعنی متعلق است به فلان بابت۔ پس بقول بہار (الف) مرادف (ازقبیل) نباشد۔ صاحب انند که نقل نگار بہار باشد این را بحوالۂ اواز (باب فلان) قائم کرده است (اردو) فلان بابت کا۔

ازباده گل گل شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر عجم سرخی چہره ونشاط دل یافتن از شراب خوردن۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وسندی پیش نشد (اردو) سرور جمنا (بقول صاحب آصفیہ آنکھوں مین سرخی جھلکنا) شراب خواری سی چہره سرخ ہونا۔

ازبالا سرازیر باکله پایین آمدن | استعمال۔ صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این باصیغۂ ماضی مطلق کرده وما بشکل مصدر آورده ایم۔ فرماید که

از بام افتادن بحالتیکه کله بزمین رسد و پای بالا - این استعمال معاصرین است - (اردو) کوٹھے سے منھ کے بل گرنا -

از بالای بندخودش راپرت کردن استعمال بالاے رسن جست کردن یعنی خود را از بالای رسن جہانیدن - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ عبارتش نقل کند (فقرہ) "از بالای بندخودش راپرت کردہ توی تنوا فتاد" (اردو) رسّی پرسے اپنے آپ کو اچھالنا -

از بالای چیزی استعمال - بہار ذکر (از بالای فلان) کردہ گوید کہ بمعنی از پیش فلان باشد صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی (از بالا) از جای بلند - است ولیکن فارسیان در محاورۂ خود استعمال این باظہار وقعت و برتری چیزی کنند اگرچہ لفظ بالا در ہیچ مواقع زائد می نماید ولیکن در لطافت معنی داخل باشد مثلاً (از دل کسی افتادن) را (از بالای دل کسی افتادن) می گویند بمناسبت افتادگی - لفظ بالا استعمال کردند ونیز گویند (از بالای دل خود این قدر بیتابی دارم) یعنی بوجہ دل و باعث دل خود - بیتابی دارم وظاہر است لفظ بالا درینجا ہیچ معنی ندارد تا لفظی است پر معنی برای اظہار وقعت و عزت و اقتدار دل - (والہ ہروی ؎) مو بمو بیتابیی دارند از بالای دل ٭ عالمی در اضطراب افتادہ و دل یکیست ٭ در مصرع اوّل (از بالا) بمعنی از دست و از قدرت دل است وہمین معنی از (از دل) ہم پیدا می شود ولیکن لفظ بالا این معنی را وقیع و بلند کردہ است کہ بعوض (از دل) (از بالای دل) گفتند وہمچنین مخلص کاشی گوید (؎) نپوشیدم ز بالای سخن ہر چند تشریفی ٭

ہمان ازلب گریبان میدرد شوق ثنا خوانی ؛ اندرین شعر ہم لفظ بالا ہیچ معنی ندارد و (از بالای سخن) بمعنی (از سخن) است ولیکن برای اظہار وقعت و بلندی سخن لفظ (بالا) را استعمال کردند و ہمچنین گوید شفیع اثر (ــہ) عزت از بالای زر دارند اہل روزگار ؛ عبرت ازمن گیر و پاس عزت خود را ببار ؛ درین شعر ہم (بالای زر) بمعنی (وقعت زر) است و لفظ (بالا) درینجا زر را وقیع کند و بس - بخیال ما انچہ بہار و آنند (از بالا) بمعنی (از پیش) گفتہ اند ناقابل قبول است و اگر سن وجہ معنی (از بالا) را قائم کنیم می توانیم گفت کہ بمعنی (از وجہ) و (از باعث) باشد (اردو) وجہ سے - باعث سے -

از بد قمار ہرچہ ستانی شُشتل بود (مثل) صاحبان خزینۃ الامثال و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ شُشتل بروزن دغل زری را گویند کہ در قمارخانہ برند و بحاضران مجلس دہند - (کذا فی البرہان) و بقول صاحب غیاث انچہ در قماربازی حریف بردہ بعد از گرو بردن اندکی از زر حاصلۂ خود حاضران مجلس قمار را بدہد - مؤلف گوید کہ مقصود محققین بالا جز این نیست کہ چون قماربازی زری را بخوش وقتی از حریف خود بقمار برد یعنی بکامیابی خود پول حاصل کند حصۂ کلانش را در گرو بازی دیگر صرف کند و جزء قلیل آنرا بطور دلخوشی بر قماربازان تقسیم نماید و ہمین جزء قلیل را شُشتل گویند و بدقمار بقول بہار آنکہ قمار بناراستی بازد (الخ) پس گویند کہ ہرچہ از بد قمار - بقمار بردہ یعنی بکامیابی بازی خود از و حاصل کردہ آن را (بُردِ بازی) مدان بلکہ شُشتلے است کہ او بہ دلخوشی بدادہ است یعنی جزء قلیل است از (بُردِ بازی) توکہ صدچند زیادہ ازین بود - بالجملہ مقصود فارسیان ازین استعمال

این مثل ۔ مذمت نا راستان است کہ ہرچہ از حق خود از ایشان حاصل کنی ۔ آن حصۂ قلیلی از حق تو باشد و بخیال ادای حق تو نمید ہند بلکہ بطور (ششل قمار بازان) می دہند (اردو) دکن مین کہتے ہین " ناد ہندسے جو کچھ مل جاے اسکا کرم ۔ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہی بھلی " یعنی جو شخص بدمعاملہ ہے اس سے اپنے مطالبہ مین جو کچھ ہاتھ آ جائے اسکو اپنا حق نہ سمجھو بلکہ اوسکی بخشش ۔ صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے " نادہندے سے جو نکلے سولا ہے " آگ لگنتی جھوپڑی جو نکسے سولا بہ " اسی آخرالذکر کہاوت کو دکن مین یون کہتے ہین " جلتے گھر کا بانس بھلا " صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے " جلتی جھوپڑی سے جو نکلے سو وا "

ازبر استعمال ۔ بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و غیاث بروزن جعفر بابای ابجد بیاد گرفتن و بخاطر نگاہداشتن باشد و بعربی حفظ گویند مؤلف گوید کہ طرز بیان شان شان مصدری پیدا کند بمقصود محقق جزین نباشد کہ این حاصل بالمصدر (ازبر کردن) باشد و بہترین ترجمۂ آن حفظ کتاب است در ذہن ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ مرادف (ازبیر) بزیادت یای تحتانی است بمعنی حافظہ و حفظ و زبر مخفف ازبر و بقول بعض بر ہم و این محل تردد و از بر مخفف (ازبیر) نباشد چرا کہ اوّل بفتح باست و دوّم بکسر با ۔ پس (ازبر) مرکب باشد از کلمۂ (از) و (بر) و این لفظ بمعنی (از حفظ و حافظہ) خواہد بود و (ازبرم) بروزن سرگرم مرادف ازبر گفتہ اند و این دلالت دارد کہ (ازبر) مخفف (ازبرم) باشد (الخ) بہار داند گوید کہ (ازبر) بمعنی حفظ و یاد است و با لفظ کردن مستعمل ۔ مؤلف عرض کند کہ با مصادر دیگر ہم چنانکہ در ملحقات آید ۔ صاحب جہانگیری ہمزبان برہان و گوید کہ این مرادف ازبرم

وازبر است (انوری ع) زو شنو حال خراسان و عراق ای شہ شرق ٭ کہ مرا ورا ست ہمہ حال چو الحمد از بر ٭ مخفی مباد کہ بقول برہان بمعنی یاد و حافظہ وحفظ و نگاہداشتن بخاطر آمدہ پس فارسیان بزیادت (از) در اوّل این (از بر) بمعنی چیزی گرفتند کہ از حفظ و حافظہ تعلق دارد یعنی چیزیکہ (از حفظ) است و تعلق بمشاہدۂ کتاب ندارد (اردو) از بر۔ بقول امیر (فارسی) حفظ۔ برزبان (ناسخ ع) نامۂ یار کے مضمون ہین از بر مجھکو ٭ جس طرح یاد کوئی نسخۂ اکسیر رہے ٭

ازبرآمدن استعمال۔ بمعنی از بر شدن است کہ می آید و آمدن بمعنی شدن بر معنی بست و دوم	گذشت (انوری ع) طبع تو کہ ترجمان غیب است ٭ اسرار قضاش از برآمد (اردو) از بر ہونا۔ (۱۲۳۲)

ازبرابر برخاستن استعمال۔ بمعنی از نظر جدا شدن است چنانکہ ظہوری گوید (ع) آنکہ از پیش ما نمی گذرد ٭ برنمی خیزد از برابر ما (اردو) سامنے سے ٹلنا۔

ازبرای فلان استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی از انوری آوردہ

ازبرای فلان را (ع) فاتحۂ داغش از زمانہ میخواست ٭ شیر سپہر از برای لوح سرین اش گفت قضا کرئی سباع نوشت است ٭ کاتب تقدیر حرز روح این را ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی (ازبرای) حقیقی است یعنی از جہت و (از) فی الحقیقت زائد است کہ در استعمال فارسیان با کلمۂ (برای) می آید۔ آنچہ محقق نازک خیال کلمۂ (را) را داخل محاورہ کردہ است بخیال ما ضرورت ندارد زیراکہ در سند پیش کردۂ او (رای) اضافی است و با (ازبرای) تعلق ندارد معنی شعر اینست کہ فاتحۂ داغش از زمانہ شیر سپہر را خواست از برای لوح سرین یا اگر شیر سپہر را

فاعل گیریم معنی شعر چنان باشد کہ شیر سپہر از برای لوحِ سرین فاتحہ داغش را از زمانہ خواست بہر دو تقدیر کلمۂ (را) کہ بعد سرین واقع است اضافی است و متعلق بلوح یعنی (سرین را لوح) و (لوح سرین را) بدون اضافت۔ ہردو بمعنی (لوحِ سرین) باضافت است چنانکہ (اشکِ چشم) را کہ باضافت است (چشم را اشک) و (اشک چشم را) بدون اضافت توان گفت۔ تا آنکہ در مصرع ثانی کلمۂ (را) را زائد گیرند یا آنرا متعلق بہ (از برای) دانند با ایشان اتفاق نداریم واز ہمین قبیل است رای مصرع رابع کہ در آخر واقع (اردو) کسی کام کے لئے۔ کسی چیز کے لئے۔ کسی کام یا چیز کے واسطے۔

از برای یک شکم منّت دو کس نباید کشید (مثل) صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و صاحبان خزینہ و حسن در آخر این بعوض (نباید کشید) (نتوان کشید) آوردہ اند و ہمہ از معنی و محلّ استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را جائی زنند کہ مقصود از بیان فوائد قناعت و یکسوئی باشد و این مثل باعتبار مقصد مرادف (یک درگیر و محکم گیر) است گویند کہ منت دو کس کشیدن خوب نیست یعنی نباید کہ با دو کس تعلق داریم کہ شکم ما یکی است و تعلق ما با یک کس کافی (اردو) یک درگیر و محکم گیر۔ اس فارسی مثل سے معاصرین ہند کہاوت کا کام لیتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے بھی اسکو لکھا ہے "ایک کا ہو رہے" دکن مین کہتے ہین "ایک پیٹ کے لئے دو ہاتھ بہت کچھ ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان زیادہ حرص نہ کرے اور مختلف شخصون کے پاس دوڑ دھوپ کر کے اپنی عزت نہ گھٹائے۔ ایک پیٹ کے بھرنے کے لئے دونون ہاتھون یعنی اپنی ہی ذات سے وہ بہت کچھ کر سکتا ہے

ازبرِ چیزی استعمال - بقول بہار بہ معنی بالای چیزی (فردوسی ؎) بفرمود پس تا منوچہر شاہ ٭ نشست از برِ تخت بارزمگاہ ٭ (نظامی ؎) یکی خود فولاد آئینہ فام ٭ نہاد از برِ فرق چون سیم خام ٭ نشست از بر بارۂ کوہ وش ٭ بدین ہمایون برفتار خوش ٭ بخیال ما درین لغت لفظ از زائد نیست بلکہ (از بر) بہیئت مجموعی بمعنی بالا باشد ہمین وجہ است کہ ہیچ اسمی ایزا بحالت اضافت کسرہ مید ہند (اردو) اسکے اوپر -

ازبر خواندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی خواندن چیزی بزور حافظہ بدون دیدن کتاب (سعدی شیرازی ؎) اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی ٭ چو آشفتی الف با تا ندانی ٭ (اردو) منہ زبانی پڑھنا - یعنی زبانی بے دیکھے پڑھنا - صاحب آصفیہ نے (منہ زبانی) پر لکھا ہے کہ زبانی بلا تحریر - بے لکھے جیسے منہ زبانی کہلا بھیجنا -

ازبرِ خود استعمال - بہار گوید کہ باضافت بمعنی از پیش خود مستعمل (سید حسین خالص ؎) ندید کس کمر تنگ دلستان ترا ٭ مصور از برِ خود می کشد میان ترا ٭ مؤلف گوید کہ درین شعر (از بر) بمعنی (از دل) است کہ بر بمعنی آغوش و کنار و مجازاً بمعنی دل آمدہ و مقصد شاعر این است کہ مصور کہ مشاہدۂ کمر یار نکردہ است از ذہن خود و از خیال خود تصویر کمرش کشیدہ است و این ہر دو معنی از (از دل) پیدا است پس (از برِ خود) بخیال ما بمعنی از دل خود - و از ذہن خود و از خیال خود باشد مجازاً نہ بمعنی از پیش - بہار برادعای خود سند دیگر ہم آوردہ (میر معزی ؎) بدان قضا چو رضا دادم اندران ساعت ٭ نشستم از بر دیوی جہندہ ہمچو شہاب ٭ (ولہ ؎) تا نام تو نوشت دبیر از برِ منشور ٭ سیارہ غلام قلم و دست دبیر است ٭ مؤلف گوید کہ درین ہر دو شعر

(از بر) بمعنی بالاست چنانکہ بر از برچیزی) گذشت نہ بمعنی (از پیش) پس متحقق شد کہ ادعای بہار از اسنادش ثابت نشد۔ صاحب انند نقل نگار بہار۔ (اردو) اپنے دل سے۔ اپنے ذہن سے۔ اپنے خیال سے۔ جیسے "مین نے یہ تصویر اپنے دل سے کھینچی ہے" یعنی اپنے ذہن اور خیال سے۔

(الف) از برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی یاد داشتن و بحافظہ داشتن کنایہ باشد یا مضمونی۔ صاحب آصفی از آگہی ہمدانی سند آوردہ (ﮯ) من چہ دانستم کہ دلبر خط بخونم آورد ؛ سرنوشت خویش را ہرگز کسی از بر نداشت

بخیال ما ----------

(۱۳۶۵) **(ب) از برداشتن سرنوشت** مصدر اصطلاحی۔ بکسر نون اوّل کنایہ باشد از مطلع بودن از سرنوشت) و این مصدر خاص از سند آگہی ہمدانی پیدا می شود و اگر (از برداشتن) ہیچ آن گوئیم معنی اول الذکر درست شود کہ بر الف مذکور شد (اردو) حفظ کر لینا۔ حافظہ ہو جانا۔ منھ زبانی یاد رکھنا۔ (ب) نوشتۂ تقدیر سے واقف ہونا۔

(۱۳۶۶) **از برشدن** استعمال۔ بمعنی بحفظ در آمدن کتاب یا مضمونی باشد چنانکہ خاقانی گوید (ﮯ) روزی ہزار بار بخوانم کتاب صبر ؛ چشمم نہ بست لاجرم از بر نمی شود ؛ (اردو) از بر ہونا۔

از بر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حفظ کردن و بحفظ آوردن کتاب و مضمونی باشد بذریعہ مشاہدہ یا بواسطۂ سماعت (صائب ﮯ) تمام روز دارد داغ از شوخی معلم را ؛ تمام شب نشیند گوشہ و از بر کند بازی ؛ (انوری ﮯ) بسی اسرار جزوی کردہ معلوم ؛ بسی احکام کلی کردہ از بر ؛ (ظہوری ﮯ) سادہ نقشان خواندہ اند بہا

جملہ از بر کردہ اند؛ وقت شد گر چون ظہوری دفتر اندازان کنند؛ (اردو) از بر کر لینا۔ بقول امیر حفظ کرنا۔ زبانی یاد کر لینا (فقرۂ امیر) سبق از بر کر لو تب چھٹی ملیگی ''۔ (شعور ۵) اوراق گل کے دیکھ کے بلبل ہے نعرہ زن؛ از بر کر گئی یاد چمن کی کتاب کو؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آخرالذکر سند سے واضح ہے کہ (از بر یاد کرنا) بھی مستعمل ہے۔

از برکسی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم و بہار و وارستہ بمعنی از طرف او بی تحریک و تعلیم غیر۔ صاحب آنند بذیل (از پیش کسی) ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہمان (از بر خود) است کہ گذشت۔ وارستہ برای این سند (خان خالص) آوردہ و سند مذکور ہم ہدر انجا مذکور و ما در معنی آن اختلاف کردہ ایم۔ بہار در انجا معنی این (از پیش) نوشتہ و در ینجا (از طرف) بخیال ما معنی (از بر خود) یا (از برکسی) ہمان است کہ بر (از بر خود) ذکرش کردہ ایم (اردو) دیکھو۔ از بر خود۔

از برم بقول صاحب برہان بر وزن سرگرم بمعنی (از بر) باشد کہ بعربی حفظ گویند صاحبان جامع و جہانگیری و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو بذیل (از بر) ذکر این فرمودہ گوید کہ (از بر) مخفف این است مؤلف گوید کہ این مرکب است از کلمۂ (از) و لفظ (برم) و برم بقول برہان بمعنی (از بر) و حفظ آمدہ چنانکہ (بر) بہمین معنی بر لفظ (از بر) گذشت۔ پس بخیال ما ترکیب (از برم) از ہمان قبیل است کہ نسبت (از بر) ذکر کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو از بر۔

از بروغ بقول صاحب شمس۔ بالضم لغت فارسی است بمعنی لیف خرما و شاخہای زیادتی کہ از تاک بر آید۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ بوضع لغت معلوم می شود کہ ترکی باشد

ولیکن محققین ترکی ہم ازین ساکت اندما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) کچور کی تج۔ انگور کی فضول شاخین۔

ازبز بقول صاحب شمس بزای اوّل معجمہ بانگ جوش ماکیان۔ صراحت کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین فرس با او نیست مؤلف گوید کہ این آوازیست کہ ماکیان در زمانہ بیضیہ نہادن بر می آرد و مسلسل تا دیر کشد و این آواز تعلق دار داز بیضیہ دانش کہ غدودی آن برای ترکیب دادن و مسلسل کردن سلک بیضہا بحرکت آید و تا بقای حرکتش آوازی مسلسل از منقار مادۂ مرغ بر آید پس عجبی نیست کہ این مرکب باشد از کلمہ (از) و (بز) بز۔ بقول برہان بفتح اوّل در فارسی زبان بمعنی رسم و آئین و قاعدہ و روش و زمین و بکسر اوّل بمعنی زنبور آمدہ اگر بفتح موحّدہ گیریم معنی لفظی این از قاعدہ و روش و از زمین باشد و اگر بکسر موحّدہ گیریم بمعنی (از زنبور) پس عجبی نیست کہ فارسیان این آواز را بدین وجہ (ازبز) نام کردہ باشند کہ متعلق حصۂ زیرین ماکیان و بقاعدہ و روش در یک سلسلہ تا دیری بر آید یا مثل آواز زنبور باشد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ غیر از طبع آزمائی ما چیزی دیگر نیست (اردو) مرغی کا کرکرانا سوکنے میں اس آواز کو کہتے ہین جو مادے کی تیاری کے لئے مسلسل نکالا کرتی ہے کیا عجب ہے کہ اس آواز کو کرکر کرکر سے مشابہ پاکر (کرکرانا) کہا ہو اور عجمیون نے بھی اسی آواز کو (ازبز ازبز ازبز) سے مشابہ خیال کر کے اسکا نام (ازبز) رکھدیا ہو۔ صاحب آصفیہ نے (کڑکڑانا) پر لکھا ہو کہ انڈے دینیکے دنونمین مرغی کا بولنا۔ مرغی کی وہ آواز جو انڈے دینیکے زمانہ مین نکالتی پھرتی ہے۔

(۱) **از بز زر شیر دوشیدن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و وارستہ و اننداشتلی است مشہور بمعنی امر غیر ممکن بظہور آوردن۔ بہار گوید کہ بمعنی امر غیر ممکن بوقوع آمدن باشد

(محمد جان قدسی ـــہ) نابینا را عشق کند صاحب دید ؛ توفیق از دست نالبقی گفت و شنید ؛
اسری شکست اینکه دلش گر خواہد ؛ شیر از بز نرشان تواند دوشید ؛ مخفی مباد که در مصرع اول
این رباعی عشق بفتحتین منظوم شده که بقول صاحب منتخب بمعنی بسیار دوست داشتن و پیوستن
با چیزی است - تسامح بہار است که این را بمعنی لازم نوشت ما را با محققین اول الذکر اتفاق
وانچه ہمہ محققین بالاتفاق این مصدر اصطلاحی را مثل گفته اند - بخیال ما غور نکرده اند

(۲) از بز نر شیری دو شد | البته مثل است ولیکن این مثل را بقالب مصدر درست
کردن و باز مثلش نام نہادن درست نباشد (نمبرا) را مصدر اصطلاحی گوئیم (اردو) صاحب
آصفیہ نے (چڑیا کا دودھ) بمعنی ناممکن بات لکھا ہے اگر اس محاورہ سے مصدر بنانا ہو تو
(۱) چڑیا کا دوھ دوہنا) کہہ سکتے ہین (۲) چڑیا کا دودھ دوہتا ہے - یعنی ناممکن کام کرتا ہے -

از بس | استعمال - بہار گوید که (۱) مابعد این لفظ اگر مصدر یا انچه در حکم مصدر باشد
واقع شود - حرف (از) برای سبب و کلمه (بس) بمعنی کثرت و بسیاری بود (۲) اگر
جملہ واقع شود آن جمله بمعنی مصدری و (بس) بہمان معنی بود چنانکه درویش واله ہروی بمعنی
اول آورده (ـــہ) شاید از مضراب مطرب ناخنی بر دل زند ؛ بسته ام بر سینه از بس
خواہش امشب تار را ؛ و فرماید که بمعنی دوم ہم سند کلام اوست (ـــہ) از بسکه سینه کندم
و ناخن در و شکست ؛ چون پشت ماہی است سراپای سینه ام ؛ یعنی بسبب بسیاری
کندن سینه و شکستن ناخن در و سراپای سینه من مثل پشت ماہی شده و درین صورت حذف
(از) جائز است چنانکه میر صیدی طہرانی گوید (ـــہ) شد بسکه از حرام تو تغییر جا ہا ؛ از جادر آمدند

بگلشن نہا لہا؛ و فرماید کہ حذف کاف نیز جائز است و ما سند این از انوری یافتہ ایم (س) راز عشق از این تراوش می کند ازبس مرنج؛ گر بود روح الامین محرم کہ غمازی کند؛ صاحب انند ہم ہمزبان بہار (اردو) ازبس - بقول امیر (فارسی) بمعنی - بہت - بے انتہا - آپ فرماتے ہین کہ اب فصحا کم استعمال کرتے ہین اور آپ ہی نے (ازبسکہ) کا ترجمہ (چونکہ) لکھا ہے دیگر از نسیم (س) ازبسکہ وہ شاہ تھا بد اختر؛ کرتا تھا حسد سے قتل دختر؛ (مومن س) بد اعتبار ہوگئے ہم ترک عشق سے؛ ازبسکہ پاس وعدہ و پیمان نہین رہا؛ اسکی نسبت بھی آپ نے فرمایا ہے کہ اب فصحا اس کا استعمال کم کرتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اگر اردو مین (ازبس) اور (ازبسکہ) کا استعمال کیا جائے تو مثل فارسی کے سبب اور کثرت کے دونون معنی ضرور پیدا ہونگے - اگرچہ امیر نے صراحت نہین فرمائی -

ازبسکہ ہمان ازبس است کہ گذشت کاف بیانیہ دران حذف شد و درین باقی است گویا آن - مخفف این است (انوری س)	ہر لحظہ شود رمح تو در دست تو شکلی؛ ازبسکہ بجنبد چہ شجاع وچہ جبان را؛ (اردو) دیکھو (ازبس)

ازبن برآوردن نہال استعمال - بقول بہار واننداز بیخ برکندن آنرا - صاحب انند ہم ذکر این کردہ - اگرچہ سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) درخت کو جڑ پیڑ سے اکھاڑنا - یا کھود کر پھینکنا (جڑ پیڑ سے اکھاڑنا یا کھود کر پھینکنا) بقول صاحب آصفیہ - بیخ وبنیاد سے اکھاڑنا - معدوم کرنا -

ازبن دندان اصطلاح - باضافت بن - بقول برہان وہفت (۱) بمعنی ازبن گوش

کنایہ از طوع و رضا و رغبت و از تہ دل ۔ مکنون خاطر باشد کہ غایت از بن گوش ۔ کنایہ از تہ دل شنیدن و از بن دندان کنایہ از دل گفتن و (۲) کنایہ از ذخیرہ و جمع شدہ وہم صاحب بحر عجم باختصار بیان در ہر دو معنی متفق با برہان خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ اغلب کہ بمعنی طوع و رغبت است و نسبت معنی دوّم فرماید کہ این معنی (از بن ناخن) است نہ (از بن دندان) چنانکہ خود برہان معنی دوم را بر (از بن ناخن) نوشتہ (انتہی) صاحبان جامع و وارستہ و رشیدی و جہانگیری و بہار بر معنی اوّل قانع وہم زبان خان آرزو و صاحب ناصری ہم از کلام اہل زبان سند آوردہ (مختاری ؒ) ہر کت بزبان مدح نگفت از بن دندان ؛ آب دہنش خون شد و جانش بلب آمد ؛ (ظہیر فاریابی ؒ) بعون و عصمت حق دولتت چنان بادا ؛ کہ چرخ از بن دندان شود مسخر تو ؛ صاحب غیاث بذکر معنی اوّل گوید کہ کنایہ از نہایت رغبت و الحاح و منت کشی و ظاہر است کہ در چنین حالت اکثر بیخہای دندان ظاہر می گردد ۔ مؤلف گوید کہ آنکہ برغبت دل کاری کند خندہ رو باشد و از خندہ روئی ظاہر شدن دندان ممکن است و عجبی نیست کہ ہمین باشد ما خذ این الحاح و منت کشتی را از این تعلقی نیست ۔ بالجملہ از اسناد متذکرہ بالا ثابت است کہ این را تخصیص با گفتن نیست چنانکہ مقصود صراحت برہان است و تصدیق معنی دوم نمی شود ۔ طالب سند باشیم (اردو) (۱) تہ دل سے ۔ دل و جان سے (۲) ذخیرہ ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ خزانہ ۔ گنجینہ ۔ گودام ۔ جمع ۔ وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں ۔

(الف) از بن دندان خدمت کردن	مصادر	(ب) از بن دندان کاری کردن	اصطلاحی

صاحب انند ذکر (ب) فرموده سندی که پیش
می کند از ان تصدیق الف می شود (محمد قلی سلیم
سه) خواهد که خدمت از بن دندان کند ترا ٭
زین آرزو مه نوگشتست چون خلال ٭ (سلمان
ساوجی سه) فتحیابی ز فلک یافت کسی کو می کرد ٭
خدمتی برورشه از بن دندان چو کلید ٭ **مؤلف**
گوید که کسی که از دل وجان خدمت کسی کند همیشه در
خدمت گذاری خنده رو باشد عجبی نیست که تا خند
این همین خنده روی باشد (اردو) دل وجان
سے خدمت کرنا ۔ دل سے خدمت کرنا۔

از بنِ سی و دو (اصطلاح) باضافت
بن ۔ بقول برهان بمعنی (از بن دندان) است
که کنایه از رضا و رغبت دل و ته دل وطیب خاطر
باشد ۔ صاحبان بحر وهفت با برهان متفق ۔ خان
آرزو در سراج گوید که (از بن دندان) که گذشت
بمعنی طوع و رغبت و (از بن سی و دو) ولاز
بن سی و دو دندان بمعنی کمال رغبت وطیب
خاطر باشد ۔ زیراکه زیادت الفاظ دلالت بر
زیادت معنی دارد صاحب جهانگیری ورشیدی
با خان آرزو متفق واز (از بن دندان) همین
معنی گیرند وما با رای آخر اتفاق نداریم ۔ صاحب
ناصری بذیل (از بن دندان) ذکر این هم کرده
معنیً با خان آرزو متفق و **مؤلف** هم باو
اتفاق دارد (کمال اسمعیل سه) سالم زبیست
ارچه فزون نیست می شود ٭ گردون پیر از بن
سی و دو چاکرم ٭ (اردو) کمال رغبت سے
ته دل سے ۔

از بنِ سی و دو دندان (اصطلاح)
باضافت بن ۔ بقول برهان مرادف (از بن
سی و دو) صاحبان بحر وهفت متفق با برهان
وآنچه خان آرزو نسبت این در سراج گفته است
بر (از بن سی و دو) گذشت وبقول صاحب
جهانگیری ورشیدی کنایه از غایت طوع و
نهایت رغبت ۔ صاحب ناصری بذیل (از بن

دندان) ذکر این ہم کردہ معنیٔ باصاحب سراج متفق وگوید کہ گاہی (از بن سی وسہ دندان) ہم می آید (اثیر الدین اخسکتی سہ) نیم صبری برلب ودندانش دل ؛ از بن سی ودو دندان می کند ؛ (اردو) دیکھو از بن سی ودو۔

از بن گوش (اصطلاح) باضافت بن۔ بقول برہان وہفت وجامع کنایہ از کمال اطاعت وبندگی وخدمت گاری از تہ دل صاحب بحر ایما بدکہ غایتش از تہ دل شنیدن مؤلف گوید مقصودش جز این نباشد کہ استعمال این مخصوص است برای شنیدن۔ خان آرزو در سراج این را مرادف (از بن دندان) نوشتہ۔ وبقول صاحب ناصری کنایہ از اطاعت وفروتنی مؤلف را باخان آرزو اتفاق کہ معنی این عام است وباشنیدن خصوصیتی ندارد چنانکہ ادعای بحر است۔ بہار از کلام صاحبان زبان استاد پیش می کند (جمال الدین سلمان سہ) از سر مہر آسمانت آستان بوس آمدہ ؛ وز بن گوش اخترانت تابع فرمان شدہ ؛ (وتہ سہ) از بن گوش آنکہ زخطش نذارد سر چو زلف ؛ روز وشب افتادہ از سرکشی برگردن است ؛ (خاقانی سہ) از بن گوش آسمان از مہ نو ہر مہی ؛ حلقہ بگوشی شود بر در شاہ عجم ؛ (ملا منیر سہ) از بن گوش ار نہ سر بر خط نہند از سرکشی ؛ گوش شان چون گوشۂ مکتوب می باید برید ؛ (اردو) دیکھو از بن دندان۔

از بن ناخن اصطلاح۔ باضافت بن۔ بقول بحر وہفت وجامع وبرہان (۱) کنایہ از ذخیرہ وجمع و (۲) کنایہ از اطاعت وبندگی وتہ دلی۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول کند وبس۔ بہار برای این سند پیش کردہ (امیر خسرو سہ) حجامم کہ خون از رگ جانم بکشید ؛ یک آینہ چون صورت او دیدہ بدید ؛ ز انگشت من آن تقدر ناخن ببرید ؛ خون دل من

ازبن ناخن بدوید ؛ (ملا عشرتی سے) خون بلبل را نہ پنداری کہ گل پامال کرد ؛ جان	زارش ازین ناخن برون می آورد ؛ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو ازبن دندان ۔

ازبنیاد بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند کنایہ از ہلاک کردن و نابود ساختن (خواجہ شیراز سے) حالیا عشوۂ لطف تو زبنیادم برد ؛ تا دگر بار جفای تو چہ بنیاد کند ؛ (اردو) جڑ پیڑ سے اکھاڑنا ۔ بقول آصفیہ استیصال کرنا ۔ نیست کرنا ۔ معدوم کرنا ۔ اجاڑنا ۔

ازبہا افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند (۱) از قیمت اصلی کم شدن (صائب سے) بدر دغربت و زندان بساز چون یوسف ؛ مرو بجانب کنعان کہ از بہا افتی ؛ مؤلف گوید کہ (۲) بخیال ما مجازاً از منزلت افتادن ہم و سندی کہ بالا مذکور شد بخیال ما برای معنی دوم است نہ اول (اردو) (۱) قیمت گھٹ جانا (۲) مرتبہ گھٹ جانا ۔

ازبہرای فلان استعمال ۔ بقول بہار بمعنی از بہر فلان مؤلف گوید کہ (بہرا) بقول برہان بروزن صحرا بمعنی از جہت چیزی و از برای چیزی آمدہ ما را طرز بیان صاحب برہان پسند نیست و بحث آن بجایش کنیم و درین جا ہمین قدر کافی است کہ (بہرا) بمعنی جہت و برای آمدہ ۔ و یای تحتانی در آخر برای اضافت است و کلمۂ (از) در اول زائد پس (از بہرای فلان) بمعنی از برای فلان و از بہر فلان باشد (حکیم سنائی سے) حاجت عقل اندر و گشت روا ای عجب ؛ ساخت زبہرای خویش از دل و طبعش سلب ؛ مخفی مباد کہ بقول صاحب منتخب سلب بالفتح و بفتحتین ہر دو آمدہ (اردو) فلان کے واسطے فلان کے لئے ۔

(الف) ازبہر تو تیا نماندن چیزی استعمال ۔ بہار بذکر الف و ب و ج گوید کہ کنایہ از نہایت

(ب) از بہر توتیا نیافتن چیزی	نایابی و قحط آنچیز است - صاحب بحر عجم نسبت
(ج) از بہر دوا نماندن چیزی	(ب و د) فرماید کہ مبالغہ در قحطی ونایابی آن -
(د) از بہر دوا نیافتن چیزی	و آرستہ ہم ذکر (ب) و (د) ہمین معنی کردہ (صاحب

ب ۵) از بہر توتیا نتوان یافتن در رہ چند انکہ چشم کار کند در رہ غبارہ مؤلف عرض کند کہ این مصدر مرکب است بمعنی حقیقی - (الف وج) لازم است و (ب - د) متعدی (از بہر را ہم با این خصوصیتی نباشد بجای آن (برای) و (از برای) و مرادف این لفظ دیگر ہم توانیم استعمال کرد - محاورۂ فارسیان ہمین قدر است کہ چون عدم وجود و قحط چیزی را خواہند کہ بیان کنند گویند کہ فلان چیز از برای دوا و توتیا ہم نیست مقصود این است کہ برای دوا و خصوصًا برای توتیا مقدار اقل آن کفایت کند و چون برای دوا و توتیا ہم باقی نیست مراد آن باشد کہ مقدار قلیل و اقل ہم از ان نماندہ است و بس (اردو) دوا کو نہ ملنا - بقول آصفیہ کسی چیز کا بالکل دستیاب نہ ہونا - گھس لگانے کو نہ ملنا - آپ ہی نے (گھس لگانے کو نہین) پر فرمایا ہے کہ اسقدر بھی نہین کہ گھس کر دوا کے بجاے لگائین - مجازًا بالکل نہین مطلق نہین ذرا نہین - نام کو نہین - نہایت کم یاب - ناتیسر - ناپیدا و رعنقا ہے - سب صرف مین آگیا - کچھ باقی نہین - بالکل نہین بچا (نکہت ۵) کس سے سر پھوڑون جنون مین گھس لگانیکو نہین ٭ سنگ کوی شوخ قائل سنگ پارس ہوگیا ٭

(۱) از بہر فلان	استعمال - بہار ذکر	مؤلف گوید کہ این مرادف از برای فلان و
(۲) از بہر فلان را	این کردہ از معنی ساکت	از برای فلان را) است کہ گذشت (میر معزی

(۵۲) از بہر ترا توبہ وسوگند شکستیم ٭ بر کف قدح بادہ نہادیم دگر بار ٭ مخفی مباد کہ بعضی از معاصرین برانند کہ در مصرع ثانی کلمۂ (را) زائد است و بخیال ما زائد نیست بلکہ متعلق از توبہ وسوگند باشد و تصرف ہمین قدر است کہ خلاف قاعدہ متقدمین آوردہ یعنی معنی مصرع اینست کہ از بہر تو توبہ و سوگند را شکستیم۔ ما بیان کامل کلمۂ (را) بجای خودش کنیم و نسبت این استعمال ہمین قدر کافیست کہ (از بہر چیزی و از بہر فلان) مرادف (از برای چیزی) است و بس (اردو) کسی چیز کے لئے۔ فلان چیز کے لئے۔ کسی چیز کے واسطے فلان کے واسطے۔ فلان کے لئے۔

(۱) از بیخ بر آوردن — استعمال۔ بقول صاحب انند بمعنی از بن بر آوردن و بعربی

(۲) از بیخ بر انداختن — استیصال۔ مؤلف گوید کہ (از بنیاد بر آوردن) بہمین معنی

(۳) از بیخ بر کشیدن — گذشت سند نمبر (۲) از کلام سعدی آوردہ کہ بگارش نمی خورد

(۴) از بیخ بر کندن — (رع) بر انداختیم بیخ شان از بہشت ٭ معاصرین عجم استعمال این ہر چہار مصدر می کنند و استعمال نمبر (۴) در کلام انوری ہم یافتہ ایم (۵) بر کند بدست عشق از بیخم ٭ تا بیخ صلاح و توبہ بر کندم ٭ (اردو) دیکھو از بنیاد بر آوردن۔

از بید ثمر خواستن — (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم طلب محال کردن۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ مؤلف گوید کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین " بہجڑے سے بچے کی امید کرنا گولر سے پھول کی ہوس کرنا۔

از بیر — بقول برہان و جامع و ہفت بردزن تقصیر بمعنی از بر است کہ یاد گرفتن و حفظ باشد خان آرزو ہم در سراج ذکر این کردہ و صاحب جہانگیری از استاد فرخی سند آوردہ (۵)

با عطار دبسر خانه سخن داند گفت ؛ هر دبیر که بدیوان
کند آنرا تقریر ؛ از پی رسم در آموختن نامه کنند ؛ نامه
خواجه بزرگان و دبیران از بیر ؛ مؤلف گوید که فارسیان
یای زائد درمیان بای موحده و رای مهمله زیاده
کرده اند همچو (شبخون و شبیخون) (ارد و) دیکھو ازبر

از بیر کردن | استعمال - بقول صاحب انند
مرادف ازبر کردن است و سندش همان است
که بر (ازبیر گذشت (ارد و) دیکھو ازبر کرنا -

از بیضهٔ خاکی چوزه نزاید | مثل - صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده اند
و از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بجائی زنند که مقصود شان
از اظهار ناممکن بودن امری دکاری باشد (ار د و) دکن مین عام لوگ کہتے ہین "انگلیون
سے بچے نہین ہوتے" خاص لوگ کہتے ہین "ہتیلی مین بال نہین پھوٹتے" ہماری
راے مین عام لوگون کی کہاوت فارسی مثل سے زیادہ مناسبت رکہتی ہے - بعض اہل
ہند کہتے ہین "خاکی انڈے سے بہی کہین بچہ نکلتا ہے" یہ کہاوت بالکل لفظی ترجمہ ہے
فارسی مثل کا - صاحب آصفیہ نے (خاکی انڈا) پر لکہا ہے کہ وہ انڈا جو مرغی جفتی کے بغیر
خاک مین لوٹ کر دے اس انڈے کا بچہ نہین نکل سکتا (الخ)

از بیم باران بناودان می گریزد | (مثل) صاحبان خزینه و محبوب الامثال ذکر این
کرده اند و صاحب احسن بجای کلمه (بر) لفظ (زیر) آورده مؤلف گوید که فارسیان این مثل
را برای شخصی زنند که بنا عاقبت اندیشی کار کند مقصود آنست که چون از بیم باران میخواهی که
بجای سایه دار پناه گیری چه قدر ابلهی است که از سایهٔ ناودان پناه جوئی ونمی دانی که
ناودان آب ریز است و مقصود تو از سایهٔ او حاصل نشود (ار د و) بقول صاحب محبوب الامثال

وہ کڑاہی سے نکلے تو آگ مین گرے " پنجاب مین کہتے ہین " ڈہیمان وچون نکل کے وہن وچ پہیے "
مقصود یہ ہے کہ جب کسی مضرت بخش مقام سے بچنا چاہین تو اول خیال کرلینا چاہیے کہ وہ جگہ
کیسی ہے جہان پناہ لینا مقصود ہے ایسا نہو کہ وہ مقام باعتبار خطرہ پہلے مقام سے بدتر ہو۔

از بی مغز خاکیان استعمال - صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی تری دماغ
آدمیان است - صاحب مؤید فرماید کہ یعنی از برای تری دماغ آدمیان (کذا فی الفوائد)
در نسخۂ دیگر مؤید الفضلا این را (از پی مغز خاکیان) بہ بای فارسی نوشتہ وہمین قرین قیاس است
آوردن بای عربی بجای بای فارسی غلطی کتابت باشد وبس (اردو) دیکھو از پی مغز خاکیان -

از بیوہ گیر گدائی (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال
ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای اظہار موزونیت کسی برای کاری بیرند
اندرین صورت معنی گیر درین مثل (قبول کن) باشد یعنی گدائی بیوہ را قبول کن وعیب مدار کہ
او برای شکم پروری چہ کند کہ گدائی نہ کند (اردو) دکن مین کہتے ہین " بیوہ کی بہیک سر آنکھون
پر " مقصد یہ ہے کہ بیوہ امداد کی مستحق ہے اوس کا بھیک مانگنا قابل اعتراض نہین -

(الف) **از پا افتادن** (استعمال) بقول بہار واند مرادف از پا در آمدن و از پای در آمدن
یعنی افتادن اگرچہ سندی پیش نکرد مگر بخیال ما استعمال این در زبان فارسی بسیار است (۱)
بمعنی حقیقی افتادن از پا لغزو شکوخیدن (ملا قاسم مشہد ۔ سہ) سست بنیاد است عشر تخانۂ
ما بی غمان ؛ افتد از پا گر کشی تصویر بر دیوار ما ؛ (عرفی سہ) چند گویم کہ گر ز پا افتم بشکند
این و آن خراب شود ؛ (۲) مجازاً ناتوان و عاجز شدن (ظہوری سہ) ز پا افتادہ او

بر سر افتد ؛ اگر صد بار خیزد دیگر افتد ؛ (ولہ سے) برایت ہر کہ بنشیند بخاک از خاک برخیزد ؛ ز پا افتادہ ام دستی دہم کافلاک برخیزد ؛ صاحب انند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) از پا افتادہ را بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی عاشق آوردہ از سند ساکت مؤلّف گوید کہ این کنایہ باشد متعلق بہ معنی دوم (از پا افتادن) یعنی اسم فاعلش کہ بروزن مفعول آمدہ ولیکن بخیال ما اضافت این بسوی یار لازم است یعنی (از پا افتادۂ تو) یا (از پا افتادۂ او) (صائب سے) بود مستی ز پا افتادۂ نقش پای تو ؛ ز بس سرو ترا کیفیت از رفتار میریزد ؛ در ہمہ اسناد این مصدر الف (از) حذف شدہ است عجبی ندارد (اردو) الف (۱) ٹھوکر کھا کر گرنا (۲) عاجز ہونا ۔ ناتوان ہونا ۔ (ب) عاشق ۔

از پا افگندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) ساقط کردن و (۲) عاجز کردن کسی را ۔ و بقول بہار بمعنی افگندن ۔ صاحب انند گوید کہ بمعنی فگندن باشد (صائب سے) سیل از افتادگی دیوار از پا افگند ؛ سرکشان را روی میالد مدارا بر زمین ؛ (غنی سے) بر تو اصفہانی دشمن تکیہ کردن ابلہی است ؛ پای بوس سیل از پا افگند دیوار را ؛ (باقر کاشی سے) مروّتی است دلیران عشق را در رزم ؛ کہ افگنند ز پا خصم را و سر بخشند ؛ (انوری سے) آنرا کہ دست حادثہ از پای افگند ؛ دست عنایت و کرمش دستگیر باد ؛ (اردو) (۱) گرا دینا ۔ (۲) عاجز کرنا ۔

از پا در آمدن (استعمال) بقول بہار و انند بمعنی (۱) افتادن ۔ اگرچہ سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم در روزمرۂ خود بر زبان دارند صاحبان بحر عجم و ضمیمۂ برہان و مؤید این را بزیادت یای تحتانی (از پای در آمدن) نوشتہ بذکر معنی اول گویند کہ (۲) بمعنی عاجز شدن و (۳) مردن و (۴) لغزیدن ہم آمدہ ۔ صاحبان

رشیدی وناصری وسراج برمعنی اوّل قانع وصاحب
ہفت معنی سوّم را ترک کرد (ارد و) (۱) گرنا (۲)
عاجز آنا - عاجز ہونا (۳) مرنا (۴) پھسلنا -

از پا در آوردن | استعمال - بقول بہار
واننده مرادف از پا فگندن وبقول صاحبان
ضمیمۂ برہان وبحر (از پای در آوردن) بزیادت
یای تحتانی زائد (۱) بمعنی افگندن و انداختن
و (۲) عاجز کردن و (۳) کشتن - صاحب ہفت
برمعنی دوّم قانع وصاحب مؤید برمعنی اوّل و
دوّم (باقر کاشی سلہ) کنم دگرگون گر بخت واژگون
باشد ؛ زپا درآرم اگر کوہ بیستون باشد ؛ (ملا شرف لطیف
سلہ) ای نخل تمنا قد رعنای تو مارا ؛ از پای درآورد
تمنای تو مارا ؛ (ارد و) (۱) گرانا (۲) عاجز
کردنیا (۳) مار ڈالنا -

از پا در افتادن | استعمال - بقول بہار
واننده مرادف (از پا افتادن) که گذشت یعنی
بمعنی افتادن مؤلف گوید که بہر دو معنی که صراحتش
ہم درآنجا کرده ایم وسند معنی دوّم از میر معزی بدست
آورده ایم که صاحب اننده این را متعلق به معنی اوّل
کند مخفی مباد که کلمۀ (در) درین زائد است و بس
(سلہ) تا بخت تو در نصرت دین دست برآورد ؛
بس دشمن سرگشته که از پای در افتاد ؛ یعنی عاجز
شد (ارد و) دیکھو از پا افتادن)

از پا در افگندن | استعمال - بقول بہار
مرادف (از پا افگندن) که گذشت (علی خراسانی
سلہ) صد سرو روان را بیکی جلوۀ رفتار ؛ از پای
در افگند خیال قدش اینست ؛ (عرفی سلہ)
گفتا مروّت اینست کز پا در افگنیمش ؛ تا آنکه جوید
از غیر وز خود دنیا بدآنرا ؛ مؤلف گوید که کلمۀ (در)
زائد است و براسناد اشارۀ اوّل و دوّم بدین
ضرورت کرده ایم که به تحقیق ما (از پا افگندن)
به دو معنی گذشت (ارد و) دیکھو از پا افگندن

از پا در انداختن | استعمال بقول بہار و اننده
بمعنی افگندن (خواجۀ شیراز سہ) در خرامان

سر و گلبارش کند میل چمن ؛ سرو را از پا در اندازد دل گل بشکند ؛ مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ایرا ہم کنایۃً بمعنی عاجز کردن استعمال کنند یعنی مرادف (از پا افگندن) است کہ گذشت و کلمۂ (در) درین زائد (اردو) دیکھو از پا افگندن۔

از پا رفتن استعمال (۱) بمعنی زائل شدن از پا۔ چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) از کہن پیران شدیم و نوجوانی برنخورد ؛ رفت از پا رفتن و سرو روانی برنخورد ؛ و (۲) بمعنی افتادن و عاجز شدن ظہوری ﮯ) ہمان غم دست می گیرد اگر روزی ز پا رفتی ؛ تمنای غم مرد آزمائی می توان کردن ؛ بعض معاصرین بر آنند کہ در مصرع اوّل (افتی) بہ الف باشد نہ (رفتی) بہ رای مہملہ غلطی کاتب پیش نیست ولیکن تا آنکہ در نسخ دیگر این را نیابیم نتوانیم تصرّف کنیم۔ (اردو) (۱) پاؤں میں باقی نہ رہنا۔ پاؤں سے زائل ہو جانا۔ پاؤں سے جاتی رہنا (۲) دیکھو از پا افتادن۔ (۱۲۴۶)

(۱۲۴۷) **از پا فتادنِ حیرت** (مصدر اصطلاحی) مخفی مباد کہ (از پا فتادن) ہمان (از پا افتادن) است کہ گذشت و مجازاً در اینجا با لفظ حیرت بمعنی زائل شدن آمدہ چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) از پا فتاد حیرت برجاست آب و تابم ؛ بر ضعف ریخت قوّت آسود اضطرابم ؛ (اردو) حیرت باقی نہ رہنا۔

از پا نشستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و آنند کنایہ از قیام بستوہ آمدہ نشستن چنانکہ صائب گوید (ﮯ) دو عالم گر شود پروانہ شمع از پای ننشیند ؛ بیک عاشق کجا آن آتشین رخسار می سازد ؛ (حافظ شیراز ﮯ) چون شمع وجود من شب تا بسحر خور درا ؛ می سوخت چو پروانہ تا روز ز پا ننشست ؛ (عرفی ﮯ) عشق ننشست ز پا در رہ جویائی قرب ؛ زاغ اندیشہ ہمان کبک خرام است اینجا ؛ (صائب ﮯ) چہ خیالست دل از پای نشیند دیگر ؛ جلوۂ دیدہ ام از تماشا ہستو اریکہ

پیرس۔ (اردو) تھک کر بیٹھ جانا۔

از پای بستہ چہ سیر آید واز دست گرسنہ چہ خیر

(مثل) صاحبان گلدستہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند واز محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این نثر گلستان سعدی است کہ صورت مثل گرفت وفارسیان این را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان مجبوری وعجز کسی باشد (اردو) ننگی کیا نہائیگی کیا نچوڑیگی“ بقول صاحب آصفیہ یہ ایک کہاوت ہے یعنی اگر مفلس تہیدست دل والا بھی ہو تو کیا صرف کرے۔ بے مایہ کی کچھ حقیقت نہین ہوتی۔ اسیطرح دکن مین کہتے ہین ”آپہی میان مانگتے باہر کھڑی درویش“ ان دونون کہاوتون کا استعمال اظہار مجبوری ومعذوری کے موقع پر ہوا کرتا ہی۔

از پاچہ شما ہویدا است (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ حالت کسی از روی وہیئت او عیان باشد اگرچہ حالا برای ہمچو مواقع این مثل عام است ولیکن فی الحقیقت این بواقعۂ خاص تعلق دارد وصراحتش لطفی ندارد (اردو) صورت سوال ہے“ یہ دکن کی کہاوت ہی۔ اُس موقع پر اِس کا استعمال کرتے ہین جبکہ عیاری یا غربت کسی کے چہرے اور لباس اور ہیئت گدائی سے ظاہر ہو۔

از پای درگذشتن مصدر اصطلاحی بقول صاحب شمس لغزیدن وبیفتادن وعاجز شدن مرادف (از زبان واز پای درآوردن) صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بمعنی لغزیدن و افتادن است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ این لازم است ومرادف (از پای درآمدن) باشد نہ مرادف (از پای درآوردن) (اردو) دیکھو از پای درآمدن۔

ازپای درگشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بذیل (ازپای درآوردن) ذکراین کرده گوید که مرادف صاحب بحر عجم بمعنی لغزیدن وافتادن صاحب صفت ازپا درآمدن (اردو) پھسلنا۔ گرنا۔

ازپرا بقول صاحب شمس بفتح الف وبای فارسی بمعنی زیر وفرماید که بکسر نیز آمده وصراحت کند که لغت فارسی زبان است۔ دیگرکسی از محققین فرس ذکراین نکرد مؤلف گوید که بخیال ما اصل این (ازیرا) باشد که الف وصلی دراوّل والف زائد درآخر کلمۂ (زیر) آورده باشند۔ آنچه یای تحتانی را به بای فارسی بدل کردند غلطی کتابت بیش نباشد (اردو) زیر۔ بقول آصفیه (فارسی) بالا کا نقیض۔ نیچے۔ تحت۔ پائین۔

(۱۲۰۶) (الف) **ازپرده بدرآمدن** (مصادر اصطلاحی) الف بمعنی ظاهر وفاش شدن است (ب) **ازپرده بدرافتادن** چنانکه صائب گوید (ــه) سخنی کز دهن تنگ تو برمی آید ؛ (ج) **ازپرده برون شدن** راز غیب است که از پرده بدرمی آید ؛ صاحب بحر (د) **ازپرده بیرون افتادن** ذکر(ب) کرده فرماید که (۱) بمعنی ظاهر شدن و(۲) کنایه (ه) **ازپرده بیرون شدن** از رسوا شدن هم (ظهوری ــه) زنجیر می باید دگرکاکل میفشان برکمر ؛ ازپرده می افتم بدر درپرده کش رخساررا ؛ صاحب انند ذکر(ج) کرده فرماید که کنایه ازحد گذشتن است وبخیال ما طرز بیانش خوب نیست که مقصودش رسوا شدن باشد یعنی (ج) هم بهرد ومعنی (ب) مستعمل۔ بهار وانند ذکر (د) کرده اند بمعنی رسوا وفاش شدن (ملا طغرا ــه) بدسازی قاصد ذوالمنن ؛ ازین پرده بیرون نیفتد سخن ؛ صاحب انند بذیل (ج) سندی از ثنائی تکلو آورده که بکار (ه) می خورد (ــه) گروزد بوی خیالت در دماغ آز وفر

زاہد خلوت نشین از پردہ بیرون می شود ÷ مؤلّف عرض کند کہ این ہر پنج مصدر (۱) بمعنی حقیقی خود است یعنی فاش و ظاہر شدن و (۲) کنایۃً بمعنی رسوا شدن مستعمل۔ دیگر ہیچ (اردو) (۱) ظاہر ہونا فاش ہونا۔ (۲) رسوا ہونا۔

از پرکار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحبان بحر و بہار و سراج و وارستہ ضائع و بیکار شدن (صائب ؒ) تا نیفتاد است از پرکار غربال بدن ÷ خرمن خود را نچیدین چشم از غش پاک کن ÷ (ابو الفیض فیّاضی ؒ) با حرف تو چون بیفتدم کار ÷ پرکار قلم فتد از پرکار ÷ (صائب ؒ) فتادہ است چو تقویم کہنہ از پرکار ÷ ید و حسن تو مجموعۂ نکوئیہا ÷ صاحبان جہانگیری و رشیدی (از پرکار افتاد) را بمعنی ضائع شدہ نوشتہ اند و این صیغہ ماضی مطلق است از ہمین مصدر۔ و کنایہ باشد کہ پرکار بمعنی سامان و نظام ہم آمدہ و صاحب بحر بذیل ہمین مصدر صراحت انہم کردہ۔ (اردو) ضائع و بیکار رہونا۔

(۱۲۰) **از پرکار انداختن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیکار و ضائع کردن و این متعدّی (از پرکار افتادن) است کہ گذشت بیان ماخذ مصدر اینجا کردہ ایم (ظہوری ؒ) شدم سرگشتہ تاکی غیر از پرکارم انداز د ÷ از ان ابرو گرہ بیرون بر و در کارم انداز د ÷ (اردو) بیکار او ضائع کردینا۔

از پرکار رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) مرادف از پرکار افتادن و (۲) نیز کنایہ از مست و بیخود شدن۔ صاحب انند بمعنی دوم قانع۔ تا ماخذ این بر (از پرکار افتادن) مذکور (ظہوری ؒ) بنظارہ لختی ز پرکار رفت ÷ ز دشواری کار از کار رفت ÷ (اردو) (۱) دیکھو از پرکار افتادن (۲) مست ہونا۔ بیخود ہونا۔

از پرکار شدن (مصدر اصطلاحی) بقول

برہان وبحر وناصری وسروری ورشیدی و جہانگیری وہفت با بای فارسی کنایہ از بیخودی وبی اختیاری واضطراب کردن باشد (مولوی معنوی ؎) ساغری چند بخور از کف ساقی وصال ؛ چون زپرکار شدی برجہ و در رقص	در آی ؛ مؤلف عرض کند کہ درین مصدر اصطلاحی ہم پرکار بمعنی سامان ونظام است چنانکہ بر (از پرکار افتادن) مذکور شد ۔ بہار نیز (۱) مرادف (از پرکار افتادن) و (۲) ہم بمعنی بیخود وست شدن گفتہ (اردو) دیکھو از پرکار رفتن ۔

از پس آواز کشیدن استعمال ۔ تعریف این بر (از پس سر صفیر کشیدن) می آید (اردو) دیکھو (از پس سر صفیر کشیدن)

از پس خیزان این کار استعمال ۔ صاحب انند بحوالۂ بہار گوید کہ آنکہ بعد از ہمہ این کار را اختیار کند و فرماید کہ مرزا محمد قزوینی این عبارت را در نثر خود نوشتہ بخیال ما این استعمالی است بہ کسر نون اول بمعنی کسی کہ بعد از ہمہ افراد واشخاص محرک کاری شود وکاری را اختیار نماید دیگر ہیچ (اردو) متعدد افراد میں سب سے آخر یعنی اوروں کے بعد کسی کام کا محرک اور کرنے والا ۔

از پسر ناخلف دختر بہ (مثل) صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ وصاحب احسن (بہ) را (بہتر) نوشتہ وہر دو از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان در مذمت پسر ناخلف استعمال این مثل کنند کہ وجود دختر ازین قسم پسر بہتر است یعنی پسر ناخلف در حیات پدرش باعث اقسام رنج پدر می شود وبعد مماتش ہم سبب بدنامی اوست (اردو) دکن میں ناخلف لڑکے کی نسبت کہتے ہیں "ایسے لڑکے سے لڑکی بھلی" "شیطانی یادگار سے گمنامی بھلی"

بانجھ ہوتی جو ناخلف نہ جنتی'' صاحب آصفیہ نے لفظ ناخلف پر ایک کہاوت کا ذکر کیا ہی
جو اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے یعنی ''ناخلف بیٹے سے بیٹی اچھی۔

ازپس سر صفیر کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از رسوا و ذلیل نمودن
کسی را (محمد قلی سلیم ــہ) در چمن ہر گہ با و ہمراہ می بیند مرا ❊ از پس سر چون رقیبان می کشد بلبل
صفیر ❊ مخفی مباد کہ صفیر آواز ہر مرغ باشد عموماً و آواز بلبل خصوصاً و صفیر کشیدن بلبل بمعنی آواز
کشیدن بلبل و (ازپس آواز کشیدن) آوازی است کہ مخالف کسی طنزاً از پس او کشد و مراد ازان
رسوا و ذلیل نمودن باشد فارسیان بخصوصیت بلبل لفظ (صفیر) بعوض (آواز) استعمال کردہ اند
و بدین وجہ کہ بلبل صفیر خود از بالای درخت می کشد بعوض (ازپس) - (ازپس سر) گفتند بخیال
ما برای انسان (ازپس آواز کشیدن) ہمین معنی دارد (اردو) آوازی کسنا - بقول امیر طعن
کرنا - طنز سے کچھ کہنا (نصیر ــہ) لبان نے نصیر اب او نکے ہاتون ناک مین دم ہے ❊ جہان
وہ دیکھتے ہین مجھکو آوازے ہی کستے ہین ❊

(الف) ازپس واشدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (الف) بمعنی

(ب) ازپس واشدن عقلمندی دور شدن (طغرا ــہ) بت من زجام تو این نفع پس ❊
کہ وا می شود عقلمندی ز پس ❊ صاحب بہار عجم و انند ذکر (الف) کردہ گوید کہ کنایہ باشد مؤلف
عرض کند کہ (ب) عقلمندی ازپس ظاہر شدن - بعد عقل را نبرا کت ظاہر می کند و ہمین است
وجہ کنایہ و بخیال ما (الف) را بطور مصدر خاص قائم کردن درست نباشد ازینجاست کہ ما
(ب) را مصدر اصطلاحی قرار دادہ ایم (اردو) دکن مین کہتے ہین (عقل چوتڑون مین گھس جانا)

یعنی عقل سے دور ہونا۔ بے عقل ہونا۔ بقول صاحب آصفیہ (عقل چرنے جانا) بمعنی عقل کا موجود نہ ہونا۔ عقل کا غیر حاضر ہونا۔

(الف) **از پشت زین فرو کرد** (مقولہ) بقول صاحب شمس کوتاہ شد یا آخر رسید و صبح دمید۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد مؤلف گوید کہ (از پشت زین فرو کردن) سواری را از بالای زین زیر آوردن باشد غیر تسامح صاحب شمس نباشد کہ معنی خلاف قیاس بیان کرد کہ از کنایہ ہم درست نمیشود صاحبان ہفت و انند ۔۔۔۔۔۔

(ب) **از پشت سیارہ زین فرو کرد** را بیان کردہ اند بمعنی شب کوتاہ شد و شب بآخر رسید و صباح شد و صاحبان مؤید و بحر و ضمیمۂ برہان بجای لفظ (سیارہ) لفظ (سیاہ) آوردہ اند بخیال ما رای مہملہ از غلطی کتابت حذف شد عجبی نیست کہ صاحب شمس ہمین مقولہ را بہ تسامح مختصر کرد کہ ذکرش بر الف گذشت و شک نیست کہ (ب) کنایہ باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین "چڑیان چون چون کرنے لگین" یعنی رات ختم ہوئی اور صبح صادق نکل آئی اور انہین معنون مین کہتے ہین "پو پھٹی" صاحب آصفیہ نے پو پھٹنا پر فرمایا ہے کہ (ہندی) صبح صادق ہونا۔ صبح کی سپیدی کا نمایان ہونا۔

از پشت کوہ چادر احرام برکشید (مقولہ) بقول صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان بمعنی برف بارید و عالم را سفید کرد۔ صاحب مؤید بحوالۂ ادات گوید کہ ای برف از پشت کوہ در گذا آوردہ و صاحب انند و شمس ہمزبانش مؤلف گوید کہ ما را با معنی بیان کردہ صاحب مؤید اتفاق است و این کنایہ باشد و با الفاظ مقولہ مناسبت دارد (اردو) پہاڑ کی چوٹی سے برف پگھلنے لگی

(الف) **از پنجہ کشیدن** استعمال بقول بہار وانند معروف مؤلف گوید کہ ہر دو محققین بالا بہ سند کلام صائب این مصدر را قائم کردہ اند (ص ۹) ہر کہ در قید خود آرائی گرہ گردید ماند بنا آب را از پنجۂ گوہر کشیدن مشکل است ؎ بخیال ما ازین سند صائب مصدر اصطلاحی ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **از پنجۂ گوہر کشیدن آب را** بمعنی کار ناممکن و مشکل تر کردن ج پیدا می شود نظار پنجہ کشیدن) و این کنایہ باشد مرادف آب از آہن کشیدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو آب از آہن کشیدن ۔ (۱۳۷۱)

از پوست بدر افتادن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از (۱) ظاہر شدن و (۲) بیخود شدن چنانکہ ظہوری گوید (ص ۱۵) مہ کہ باشد کہ تواند بدر افتد از پوست ؎ مہر از شرم تو در ذرہ خزیدن دارد ؎ (ولہ ۵۲) ظہوری کی بدر افتاد از پوست ؎ شمیم طرۂ شد عماز آغوش ؎ (اردو) (۱) ظاہر ہونا ۔ (۲) جامہ سے باہر ہونا ۔ بقول آصفیہ آپے سے باہر ہونا خودی مین نہ رہنا ۔ بیخود ہونا ۔ (۱۳۷۲)

از پوست بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و ہفت و جامع وانند و برہان (۱) کنایہ باشد از کشف راز و احوال خود کردن و (۲) ترک دنیا نمودن و از خودی و نفسانیت باز آمدن و (۳) خندان بودن مؤلف گوید کہ مقصود این باشد کہ از مسرت و شادی در جامہ نگنجیدن و از جامہ بیرون شدن و (۴) بمقصود و مطلوب خویش رسیدن و آرستہ بذکر معنی اوّل و دوّم نسبت معنی سوّم فرماید کہ کمال شگفتگی و شادی خان آرزو در سراج بذکر ہر چہار معنی نسبت معنی چہارم گوید کہ این بسیار بعید است و مؤلف با او اتفاق دارد (صائب ۵۲) چون غنچہ

محال است کہ از پوست بر آید ؛ چنانکہ درین سبز حصار است دل ما ؛ (اردو) (۱) اپنی حقیقت ظاہر کرنا۔ (۲) دنیا کو ترک کرنا۔ آپے سے باہر ہونا۔ (۳) خوشی کے مارے جامہ سے باہر ہونا۔ پھولا نہ سمانا۔ ہنسنا۔ (۴) مقصد حاصل کرنا۔ بامراد ہونا۔

از پوست بر آوردن (استعمال)

بقول وارستہ و صاحب بحر عجم بمعنی پوست کندن کہ بتازی تسلیخ گویند (اردو) کھال کھینچنا بقول صاحب آصفیہ پوست کشیدن کا ترجمہ زمانہ جہالت کی وہ سزا جس مین زندہ مجرم کے جسم سے پوست اتروا کر اس مین بھس بھروا دیا کرتے تھے (میر ۵) رسم قلمرو عشق مت پوچھ توکہ ناحق ؛ ایکون کی کھال کھینچی ایکون کو دار کھینچا ؛

(الف) **از پوست برون آمدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آنند کنایہ از ترک تعلقات کردن۔ مؤلف گوید کہ بخیال ما اینہم مرادف ہرچہار معنی (از پوست بر آمدن) باشد۔ (صائب ۵۱) ہر کرا در پردہ ہای چشم آب شرم نیست ؛ زود می آید برون از پوست چون بادام تر ؛ (صائب ۵۲) غنچہ از پوست برون آمد و ما بی دردان ؛ جامۂ چاک نکردیم درین فصل بہار ؛ طالب آملی در تہنیت صحت ممدوح گوید (۵۳) تا مبارک تنت از درد بیاسود ز شوق ؛ اہل دل غنچہ وش از پوست برون آمدہ اند ؛ بخیال ما۔۔۔۔۔۔

(ب) **از پوست برون آمدن ارقم و مار** بمعنی پوست انداختن و پوست دل کردن مار باشد چنانکہ (سلمان ۵) کمند پیچ پیچ آر د سر اندر حلقہ چون ثعبان ؛ سنان سر فراز آید برون از پوست چون ارقم ؛ (صائب ۵) صد بار تا ز پوست بیائی برون چو مار ؛ چشم تو بی حجاب بیفتد بروی گنج ؛ مخفی مباد کہ در سند اولین (از پوست برون

آمدن) بمعنی حقیقی است و در سند آخر الذکر بمعنی دوم کہ بر (از پوست بر آمدن) گذشت (اردو) (الف) دیکھو از پوست بر آمدن (ب) سانپ کا کینچلی چھاڑنا۔

(۳۲۶۴) **از پوست برون شدن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند کنایہ از (از خودی خود بر آمدن) وخوشی با فراط نمودن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہر چہار معنی (از پوست بر آمدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن۔

از پوست برون فتادن (مصدر اصطلاحی) مرادف از پوست بر آمدن باشد (ظہوری ؎) نبض شادی برون فتاد ز پوست ؛ غمزہ در دست نیشتر دارد ؛ (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن۔

(۳۲۶۵) **از پوست برون کشیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف از پوست بر آوردن کہ گذشت (طالب آملی ؎) زان سو ہوس اشارۂ من سیدہد باش ؛ زین سو فتا ز پوست برون می کشد مرا ؛ (اردو) دیکھو از پوست بر آوردن۔

از پوست بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار کنایہ از خودی خود بر آمدن وخوشی با فراط نمودن وبقول ناصری ورشیدی وجہانگیری کنایہ از کشف احوال خود کردن وترک دنیا نمودن واز خودی باز آمدن وصاحب حقیقت شدن صاحب مؤید باتفاق معنی ناصری ذکر اسم مفعول این (از پوست بیرون آمدہ) کردہ وہم (از پوست بیرون آمدم) را بجای خودش نوشتہ وبحوالۂ ادات گفتہ کہ ای خندہ زنان آمدم وفانی شدم وفرماید کہ اقول معناہ از نفسانیہ بیرون آمدم وبمغز ومقصود رسیدم **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف ہر چہار معنی (از پوست بر آمدن) باشد کہ گذشت (قیامی لاہیجی ؎) در اداء ی ورود لی چند انکہ امشب میشد یار ؛ ہمچو اشک از پوست بیرون آمدم باور نداشت ؛ (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن۔

از پوست بیرون آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار روانند مرادف از پوست

برآوردن کہ گذشت (مولانا بنائی ۵۰) غنچہ زدلاف لطافت با دہان تنگ دوست ٭ زان صبا تند آمدہ آورد بیرونش ز پوست ٭ (اردو) دیکھو از پوست برآوردن۔

از پوست بیرون افتادن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار و انند۔ مرادف از پوست بیرون آمدن مؤلف گوید کہ مرادف ہر چہار معنی (از پوست برآمدن) است کہ گذشت (امیر خسرو ۵۲) جہاندار از نسیم گیسوی دوست ٭ چو غنچہ خواست بیرون فتد از پوست ٭ (اردو) دیکھو از پوست برآمدن

از پوست بیرون شدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف (از پوست برآمدن) مؤلف گوید کہ بر ہر چہار معنی او شامل کہ گذشت جلالای کاشی التخلص بہ یقین ۵۴) در رہ عشقش گراز منزل خبر مید اشتم ٭ مید ویدم آنچنان کز پوست بیرون می شدم ٭ (اردو) دیکھو از پوست برآمدن۔

از پوست بیرون کشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بحر و بہار مرادف از پوست برآوردن کہ گذشت۔ بہار گوید کہ بقول وارستہ کنایہ از کشف حال خود کردن و از خودی خود برآمدن مؤلف عرض کند نہ چنان باشد کہ اصول لغت اجازت اینمعنی نمیدہد و نہ وارستہ در مصطلحات چنان نوشتہ تسامح بہاریش نیست (اردو) دیکھو از پوست برآوردن

از پہلوی کسی چیزی دیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحبان بحر و بہار و انند منفعت یافتن از وی مؤلف گوید کہ پہلو بقول صاحب برہان بفتح اوّل و سکون ثانی وضم لام بواو کشیدہ کنایہ از نفع و فائدہ (الخ) پس معنی این مصدر اصطلاحی بر سبیل کنایہ باشد (اردو) فائدہ اٹھانا۔ بقول صاحب آصفیہ نفع اٹھانا۔ منافع حاصل کرنا۔ پس این فارسی مصدر کا ترجمہ۔ کسی سے فائدہ اٹھانا۔

از پہلوی کسی کاری کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار روانند با عانت و امداد کسی کاری کردن (ہاشم صبوری ؎) دیدہ ام گوہر بدامن ریخت از پہلوی اشک ؛ ابر دانم ریزش از پہلوی دریا می کند ؛ مؤلف گوید کہ پہلو بقول برہان ترجمہ جنب است پس بجنب کسی کاری کردن کنایہ باشد از امداد و اعانتش کاری کردن (اردو) کسی کی مدد اور اعانت سے کام کرنا۔

از پی استعمال (۱) بمعنی از پس چنانکہ انوری گوید (؎) چون سایہ دویدم از پیش روزی چند ؛ در صحبت او لبساز بودم خرسند ؛ و (۲) مجازاً بمعنی از برای مخفی مباد کہ (پی) بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی برای و بہر آمدہ بخیال مؤلف کلمہ (از) درین زائد است (عرفی ؎) چارۂ آخر ضرور است از پی تحصیل درد ؛ من نہ دانم ہر کہ می داند بگوید چارہ چیست (اردو) (۱) پیچھے (۲) لئے۔ واسطے۔

از پی جہت فلان بقول بہار بمعنی از بہر فلان مؤلف گوید کہ تسامح بہار یا غلطی کتابت باشد کہ واو عطف ترک شد مقصودش (از پی و جہت فلان) باشد یعنی از پی فلان و از جہت فلان۔ بخیال ما (پی) و (جہت) مرادف یکدیگر است پس وجہی نیست کہ در معنی یکی را ازین ہر دو زائد گیریم اگر سند استعمال پیش می شد تسلیم می کردیم در روزمرۂ معاصرین استعمال این نیافتیم (اردو) اُسکے لئے۔ اسکے واسطے۔

از پی چیزی رفتن جان مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از واقع شدن موت بوجہ کسی یا چیزی عرفی گوید (؎) بوداعی کہ مرا می بری ایدل بگذار ؛ کہ بمیرم من و جان از پی محمل بردی (اردو) کسی کے پیچھے جان جانا کسی کیلئے جان جانا (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؎) تربت فرہاد سے آواز آتی رہی ؛ جان شیرین ہای شیرین کو لئے جاتی رہی ؛

(۱۶۹۱)

ازپی داشتن آئینہ (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند۔ بہ کسر نون اول رسمی‌گونی که ہنگام وداع دوستان ویاران بعمل آرند مرادف آب برآئینہ زدن (سنجر کاشی ۵) سکندر را ز پیم آئینہ داشت حین وداع چہ جم زباد جنت کشید وقت شدن ؎ (اردو) دیکھو آب برآئینہ زدن۔

ازپی رفتن استعمال۔ بقول بہار وانند بمعنی درپی رفتن۔ سندی پیش نہ شد مؤلف گوید کہ از سندی کہ بر (ازپی چیزی رفتن جان) پیش کردہ ایم سند این ہم توان گرفت بمعنی لفظی (اردو) پیچھے پیچھے جانا۔

ازپی سرصفیر کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم رسوا نمودن شخصی را و مردم را ازان آگاہ کردن سندش ازکلام سلیم ہمانست کہ بر (ازپس سرصفیر کشیدن) گذشت کہ درمصرع ثانیش (ازپس) را (ازپی) نقل کردہ وصراحت ہم کردہ است کہ بہار بذیل (ازپس سرصفیر کشیدن) ازکلام سلیم سند گرفتہ تغیر لفظی کردہ است خان آرزو در چراغ ہمزبان بحر و ما ہمدرانجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو ازپس سرصفیر کشیدن۔

ازپیش (۱) بمعنی حقیقی است یعنی ازقبل چنانکہ گویند" ما ازپیش ہمین سخن می گفتیم" و (۲) بمعنی از دل و از خاطر و از طرف چنانکہ " این مضمون را ازپیش خود پیدا کردہ ام" یعنی از خاطر خود و از دل خود پیدا کردہ ام و از دیگری نہ گرفتہ ام (نعمت خان عالی ۵۲) دل را اینہمہ پیدا ز تو چشم نداشت ؎ نیست ازپیش تو البتہ بایمای کسی است ؎ (اردو) (۱) پہلے سے (۲) دل سے۔ جیسے" اپنے دل سے مین نے یہ بات پیدا کی ہے " طرف سے۔ جیسے انھون نے تو نہین کہا آپ اپنی طرف سے کہ رہے ہین "

ازپیش بردنِ کار (مصدر اصطلاحی)
بکسرۂ نون متعدی مصدر (ازپیش رفتن کار) است
کہ می آید بمعنی سرانجام دادن کار و کار را اجرائی
کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) کی توان در
وادی مقصود برد ازپیش کار؛ برہمہ کاری مدار
گر بقدم کار عشق؛ (اردو) کام چلانا۔ کار
اجرائی کرنا۔

(الف) ازپیش پای کسی برخاستن
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار
و وارستہ و انند بہ تعظیم او برخاستن (تاثیر ؎)
ما خویش را سبک پی دنیا نہ کردہ ایم؛ ازپیش پای
با دنخیزد غبار ما؛ مؤلف گوید کہ ہر چہار محققین
این مصدر اصطلاحی را از ہمین یک شعر تاثیر
پیدا کردہ اند و تسامح ایشان است کہ ۔۔۔۔۔۔

(ب) ازپیش پای کسی خاستن قائم
نکردند کہ سند متقاضی آنست و نمیدانیم (ازپیش
پای کسی برخاستن) را خصوصیت با تعظیم چہ بالشد؟
محققین زباندان ازین مصدر اصطلاحی ساکت
اند و معاصرین عجم خاموش۔ اگر سندی دیگر واضح تر
ازین بدست آید قول فیصل بکار خورد (اردو)
کسی کی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہونا۔ اٹھنا۔

ازپیش پیش استعمال۔ بقول صاحب انند
ترجمہ قدام است یعنی پیش پیش۔ بہار ذیل
(ازپیش پای کسی برخاستن) ذکر این کردہ و از
محسن تاثیر سند آوردہ (؎) آنرا کہ پیر دل
روشن بود زبان؛ ازپیش پیش مشعل دولت
روان بود؛ مؤلف گوید کہ کلمہ (از) درین
استعمال زائد است (اردو) آگے آگے
بقول امیر پیشا پیش پیچھے پیچھے کا عکس (قلق ؎)
آگے آگے نقیب کی للکار؛ با ادب با ملاحظہ
ہشیار؛

ازپیش خود گرفتنِ چیزی (مصدر اصطلاحی)
بقول وارستہ و انند و بہار و بحر متوجہ و مشغول
آن شدن (محمد جان قدسی ؎) از چہ خاکی

ای دل ویران کہ از روز ازل ❊ ہیچ کس
از پیش خود نگرفت تعمیر ترا ❊ (اردو) متوجہ ہونا
مشغول ہونا۔

از پیش رفتن حرف (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار و انند و بحر۔ سبز شدن حرف مؤلف
گوید کہ مقصود محققین از فروغ یافتن و فروغ
داشتن سخن است و بس (محسن تاثیر ؎)
رہ بی دلیل گم نکند کاروان عقل ❊ در وادئی
کہ حرف من از پیش می رود ❊ (اردو) بات
چلنا۔ بات کو فروغ ہونا۔

از پیش رفتن کار (مصدر اصطلاحی) کنایہ (۱۲۴۳)
از روا شدن و نتیجہ بر آوردن کار چنانکہ صائب
گوید (؎) رود چگونہ باین ضعف کار من
از پیش ❊ کہ من بہ پای نسیم سحر برم از خویش ❊
(اردو) کام چلنا۔ بقول آصفیہ کار روائی
ہونا۔ کار اجرائی ہونا۔ کام نکلنا۔ مطلب نکلنا
(ثروت ؎) صنم کی بزم میں جو مے کا جام
چلتا ہے ❊ تو یاں بھی خون جگر پی کے کام
چلتا ہے ❊

از پیش فروختہ استعمال۔ بمعنی فروختہ شدہ
صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار ذکر این کردہ است (اردو) بکا ہوا۔

از پیش کسی (اصطلاح) بقول بہار و وارستہ
و بحر و انند مرادف از بر کسی کہ گذشت مؤلف
گوید کہ ہمان (از پیش) است کہ گذشت و سند این
بمعنی دوش مذکور (اردو) دیکھو از بر کسی۔

از پی مغز خاکیان استعمال بکسر یای تحتانی اول و زای معجمہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان
و بحر عجم و انند از برای تری دماغ آدمیان۔ (اردو) روشن دماغی کے لئے۔

از ترس ہندوانہ افگندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بسیار ترسیدن
و وارستہ و بہار گوید کہ مرادف بیضہ افگندن کہ بمعنی بسیار ترسیدن می آید (یحیی کاشی ؎) یا

ہندوانہ افگن ازترس رخشم ؛ مگذار دوستی چو من از بہر خربزہ ؛ مؤلف گوید کہ فارسیان کنایۃً شدۂ پس افگندہ سخت حیوانات را ہندوانہ گویند و درین مصدر اصطلاحی ہندوانہ بہمین معنی مستعمل یعنی حیوانیکہ بسیار خوفناک وخوف زدہ شود از دہشت ۔ ہندوانہ افگند وہمین واقعہ درمحاورۂ فرس بطور عام صورت مصدر اصطلاحی پیدا کرد برای بسیار ترسیدن (اردو) گابھ ڈالنا ۔ بقول صاحب آصفیہ نہایت رعب ماننا جیسے "وہ اس حوصلہ کی بیوی تھی کہ اسکے سامنے گابھنی گابھ ڈالتی تہی" (ہگ بھرنا ۔ ہگ مارنا ۔ ہگ دینا) بقول صاحب آصفیہ خوف کے مارے پیخانہ پھر دینا ۔ خوف سے پیخانہ نکل جانا ۔ نہایت خائف اور ہیبت زدہ ہوجانا ۔ (شیخ باقر علی از آصفیہ ؎) ہگ دیا ڈر کے سوچ کر انجام ؛ زیر پا جب کوئی مزا آیا ۔

از تقصیر کسی گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند کنایہ از عفو کردن باشد (ملا مفید بلخی ؎) چون تیغ در زمانہ بہ ہمت شود علم ؛ صاحبدلی کہ از سر تقصیر گذرد ؛ مؤلف گوید کہ سند متقاضی آنست کہ ما این مصدر را (از سر تقصیر گذشتن) بجایش قائم کنیم (اردو) درگزرنا درگزر کرنا ۔ بقول صاحب آصفیہ معاف کرنا ۔

از تندی بزیر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ از درشتی درگذشتن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (اردو) سختی چھوڑ دینا ۔ سختی سی باز آنا ۔

از تو این و از من این استعمال ۔ بقول بہار ۔ در امثال این تقابل ۔ لفظ می آید) محذوف می باشد (نظامی ؎) ز تو آیتی در من آموختن ؛ ز من دیو را دیدہ بر دوختن ؛ ز من جستن تبرہ نمودن ز تو ؛ بجان آمدن جان فزودن ز تو ؛ مؤلف گوید کہ درین قسم تقابل تخصیص

(من وتو) نیست جا دارد که (من واو) را مقابل گردانیم یا (این وآن) را بحسب ضرورت وموقع وبخیال ما تخصیص انیهم نیست که در همه جا (ی آید) را محذوف گیریم۔ ممکن است که لفظی دیگر را محذوف قرار دہیم ودرین قسم ترکیب دائماً فعل محذوف باشد (اردو) تجھ سے اور مجھ سے جیسے "مجھ سے خطا اور تجھ سے عطا" اس فقرہ مین ہر جملہ کے بعد فعل محذوف ہوتا ہے

از توحرکت از ما برکت (مثل) صاحبان خزینۃ الامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بطور پند ونصیحت از برای کسانی زنند که درسستی وبیکاری گذارند وہیچ فکر وتلاش معاش نہ کنند (اردو) حرکت سے برکت (ذوق ع) چل پرے یکدہ تک ہے حرکت سے برکت ؂

از توش در آمدن (مصدر اصطلاحی) صاحب فرہنگ فدائی که از معاصرین ما بود نوشتہ که آشکار شدن ہنروری یا بی ہنری مرد در انجام کاری یا در آغازہای جوانی مؤلف گوید که توش بقول صاحب برہان بروزن گوش بمعنی تاب وطاقت وتن وبدن وزور وقوت وقدرت آمدہ (الخ) معاصرین عجم گویند که ظاہر شدن چیزی است از بطون کسی وبس (اردو) عادات واطوار کا ظاہر ہونا۔ دکن مین برائی کے موقع پر کہتے ہین (پیٹ کے گن ظاہر ہونا)

از تو گشاید قفاع (مقولہ) صاحب مؤید گوید که یعنی از تو مفاخرت کند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ مخفی مباد که (قفاع) بقول صاحب منتخب لغت عرب است بالضم وبالفتح بمعنی مرد سرخ رنگ وبالضم وتشدید قاف شرابی که از جو وغیر آن سازند ومیخورند وگیاہی که چون خشک شود وسخت

گردد۔ مانند شاخہای چارپایان شود مؤلف گوید کہ این مقولہ در روزمرۂ معاصرین عجم متروک است۔ (اردو) اکڑفون کرنا۔ امیر نے اکڑفون پر فرمایا ہی بانکپن جتانے اور اپنے آپکو کچھ سمجھ کے خواہی نخواہی اینڈنے بر رسنے کو کہتے ہین فصحا کی زبان پر نہین ہی (انتہی) اینڈنا۔ بقول امیر بَل کرنا۔ اکڑنا پس اس فارسی مقولہ کا ترجمہ (اینڈنا) ہے ۔

از تو نازی و از من نیازی (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر اینرا کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود از اظہار جبر کسی و عجز خود باشد (اردو) دکن مین بالکل اسکا ترجمہ بطور کہاوت مستعمل ہے یعنی "تم سے ناز ہم سے نیاز جو چاہو کرو"۔

از تہ دل استعمال۔ بقول صاحب انند بمعنی از طوع و رغبت مؤلف گوید کہ بمعنی خضوع و خشوع ہمچنانکہ در ملحقات می آید (سلمان ۵) نفس آن روز بر آرم بخوشی از تہ دل ؛ کہ دل سوختہ در بزم تو مجمر گردد ؛ (اردو) تہ دل سے ۔

از تہ دل دعا کردن (استعمال) بعجز و الحاح و خضوع و خشوع۔ دعا کردن است چنانکہ ظہوری گوید (۵) لبش ہنوز نگردید تر بدشنامم دعانہ از تہ دل می کنم اثر نگست (اردو) تہ دل سے دعا کرنا۔

از تہ دل کاری کردن استعمال۔ بقول بہار کنایہ از طوع و رغبت و تصمیم قلب و حضور دل مؤلف گوید کہ از رغبت و طوع کاری کردن باشد (اردو) دل دہی سے کام کرنا۔

از تہِ دل نَفَس بر آوردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از زندگی بسر کردن باطمینان صاحب بہار عجم ذکر این کردہ است و از صائب سندی آوردہ (۵) نیست پروای بہار من و کنج قفسی ؛ کہ بر آرم بفراغت

نفسی ازتہ دل :: (اردو) کمال خوشی سے زندگی بسر کرنا	فراغت و اطمینان سے زندگی بسر کرنا۔

ازتہ ریش گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و غیاث (۱) فریب دادن۔ صاحب انند گوید کہ کنایہ از فریب دادن و (۲) ازجا برآمدن و از حالت نیک بحالت بد رفتن۔ مؤلف گوید کہ معنی اوّل کنایہ باشد یعنی ازتہ ریش کسی گذشتن و بیخبر داشتن او را و لفریب آوردنش و معنی دوّم مرادی است یعنی فریب دادن کار بد است۔ حیف است کہ سندی پیش نہ شد (اردو) (۱) فریب دینا (۲) اچھی حالت سے بری حالت میں آنا۔

ازجا آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ از حیز برآمدن و بیحوصلگی کردن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بدون سند تسلیم نہ کنیم بخیال ما تسامح وارستہ بیش نیست کہ (ازجا برآمدن) را بحذف (بر) قائم کرد۔ (اردو) حد سے بڑھنا۔ بقول آصفیہ اپنی جگہ سے باہر قدم رکھنا۔ بساط سے باہر پاؤں رکھنا۔

ازجا برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند (۱) تند شدن فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (ابوطالب کلیم ؎) کی یافت کس بہرۂ از خدا :: ز رشک آن دگر یک برآمد زجا :: و (۲) بمعنی از حیز برآمدن و بی حوصلگی کردن۔ صاحب غیاث بحوالۂ وارستہ ذکر معنی دوّم کند و وارستہ معنی دوّم را بر (ازجا آمدن) نوشتہ کہ گذشت مؤلف گوید کہ ما را با بہار اتفاق نیست کہ معنی اوّل را بسند شعر کلیم پیدا کرد و معنی دوّم را بدون سند قائم نمود۔ بخیال ما (ازجا برآمدن) بمعنی از جادۂ اعتدال تجاوز کردن و از خود بیرون شدن است و این در حالت خشم یا حسد یا محبت و مسرت و عجب و حیرت و غم بوقوع آید و سند ابوطالب کلیم کہ بالا مذکور شد مصدّق این است

(اردو) جامے سے باہر ہونا۔ دیکھو از پوست بدر افتادن کا نمبر ۲۔

از جا بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (از جا بر آمدن) وارستہ وانند ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ کسی را از خود بیرون کردن وبی خود کردن از خشم یا از محبت یا عشق یا تعجب یا حیرت وغیرہ (محسن تاثیر ؎) نباشد ہیچ در یکجا قرارم ؛ عجب جسنی مرا از جا بر آوردہ ؛ (اشرف ؎) ہر دم از جایش بر آرم تا بہ بینم قامتش ؛ بر سر جنگ آورم تا سیر گفتارش کنم (اردو) آپے سے باہر کر دینا۔ جامہ سے باہر کر دینا۔ بیخود کر دینا۔

از جا برخاستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی از حیز بر آمدن و بیحوصلگی کردن یعنی مرادف از جا آمدن۔ صاحب انند بذیل (از جا رفتن) ذکر این کردہ سندش بکار اولی خورد کہ از جا خاستن راست مؤلف گوید کہ (۱) معنی حقیقی دارد یعنی از جای خود برخاستن کسی و (۲) مجازاً بمعنی از خود گذشتن و از خود بیرون شدن (صائب ؎) صبح گر نتوانی از مستی ز جا برخاستن ؛ مدّ آہی از دل افگاری باید کشید ؛ (ولہ ؎) کند معشوق را بیدست و پا بیتابی عاشق ؛ بلرزد شمع بر خود چون ز جا پروانہ برخیزد ؛ (ولہ ؎) کرد تسلیم من سند بیتابی را ؛ ہر سپند یکہ ازین انجمن از جا برخاست ؛ (اردو) (۱) اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہونا۔ (۲) آپے سے باہر ہونا۔

از جا بر داشتن کسی را (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر۔ ترقی دادن و مرتبہ اش افزودن۔ بہار گوید کہ مرادف (از خاک برداشتن) است کہ می آید۔ نیز فرماید کہ این اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ۔ وارستہ وانند ہمزبان ہر دو محققین (سالک یزدی ؎) رفعت دنیای دون معراج پستیہا بود ؛ گشت قارون ہر کرا بر داشت از جا آسمان ؛ (اردو) ابر و بڑھانا۔ بقول امیر عزت و توقیر زیادہ کرنا۔ مرتبہ بڑھانا (بحر

شعر) بڑھی ہے گریۂ عاشق سے آبروی فراق ٭ فلک سے ہے اپنی نظر مین حباب جوی فراق ٭

(الف) ازجا بردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند معنی ازجا برآوردن کہ گذشت (مفید بلخی شعر) دل از معشوق دیرین آن قدر بیخودنمی گردد ٭ مگر ماہ نوی ازجا برد دیوانۂ ما را (صائب شعر) روی گرم دولت آنکس را کہ ازجامی برد ٭ چون سپندی دان کز آتش سرفرازی می کند ٭ مؤلف گوید کہ ازہمین مصدر است مصدر اصطلاحی ----------

(۱۴۵۱) **(ب) ازجا بردن بنیاد** کہ کنایہ باشد از افگندن عمارت۔ (خواجۂ شیراز شعر) اگر نہ بادہ غم دل زیاد ما بہ برد ٭ نہیب حادثہ بنیاد ما زجا بہ برد ٭ ----------

(۱۴۵۲) **(ج) ازجا بردنِ دل** کنایہ از پریشان حال کردن (رفیع واعظ شعر) چنین کہ پای نفشرد است بار نگینش ٭ کہ میتواند بردن زجا دل ما را (اردو) (الف) دیکھو (ازجا برآوردن (ب) ڈھا دینا گرا دینا کسی عمارت کو (ج) پریشان کرنا۔

(الف) ازجا برکندن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ازجا برآوردن (ظہوری شعر) چو گردد ہزاران توجہ یکی ٭ زجا برکند کوہ را بیشکی ٭ (شیخ ابوالفیض شعر) برکند نہال سنبل ازجای ٭ افگند درخت گل ہم از پای ٭ مؤلف گوید کہ از ہر دو سند بالا مصادر ----------

(۱۴۵۳) **(ب) ازجا برکندنِ کوہ** کنایہ باشد از کار مشکل و دشوار کردن و ----------

(۱۴۵۴) **(ج) ازجا برکندنِ نہال** بمعنی از بیخ برکندن نہال پیدا میشود (اردو) (الف) دیکھو ازجا برآوردن (ب) پہاڑ کاٹنا۔ بقول صاحب آصفیہ دشوار کام کرنا (ج) درخت کو جڑ پیڑ سے اکھیڑنا۔

(۱۴۵۵) **ازجا بریدنِ امید** (مصدر اصطلاحی) بکسر نون نا امید کردن چنانکہ انوری گوید (شعر) بیدادِ فلک پردۂ رازم بدرید ٭ تیمار جہان امیدم ازجا

برید ؛ (اردو) قطع امید کرنا (آرزو خاک مین ملا دینا - بقول امیر مایوس کرنا)۔

ازجا بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و وارستہ مرادف ازجا برآمدن کہ گذشت (محسن تاثیر ؎) بیرون نیامدیم بہر خسان زجا ؛ گرکین بخاطری نہ نشیند غبار ما ؛ (اردو) دیکھو ازجا برآمدن ۔

ازجا جنبیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند مرادف ازجا برخاستن (ملا قاسم مشہدی ؎) از ضعیفی جسم ما را قوت فریاد نیست ؛ نغمہ گر جنبد زجا افتد گرہ در کار ما ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما بمعنی ازجا حرکت کردن است و این معنی حقیقی است دیگر ہیچ (اردو) اپنی جگہ سے جنبش کرنا ۔ ہلنا ۔

(۱۳۸۹) (الف) **ازجا خاستن** (استعمال) بمعنی حقیقی برخاستن از جاست چنانکہ صائب گوید (؎) بیدار کے شوند بفریاد غافلان ؛ دیوار

چون قفا نخیزد زجای خویش ؛ واز ہمین است مصدر اصطلاحی -------------

(۱۳۸۹) (ب) **ازجا خاستن خانہ** بمعنی از بنیاد برآمدن خانہ (ارادتخان واضح ؎) حباب آسا زجا با موج اشکم خانہ می خیزد ؛ نفس ہمرنگ شور حشر ازین کاشانہ می خیزد (اردو) (الف) جگہ سے ہلنا ۔ اٹھ کھڑے ہونا (ب) بنیاد اکھڑنا

ازجا درآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم از حالت نیک بحالت بد رفتن و بقول بہار و انند مرادف ازجا برآمدن مؤلف گوید کہ کنایہ از لغزش کردن و از مقام خود متجاوز شدن و از مقام خود تجاوز کردن و من وجہ مرادف ازجا برآمدن است و معنی بیان کردہ صاحب بحر مجاز آن باشد (خواجہ نظامی ؎) گر آن ژرف دریا درآید زجای ؛ ندارد دوران داوری کوہ پای ؛ (رفیع واعظ ؎) ز بار غم چہ پروا الیک یار آید چو در گفتن ؛ از ان ترسم کہ از جا

در نیایم از گرانیها ؛ (اردو) اپنی جگہ سے ہٹنا ۔ تجاوز کرنا ۔ دیکھو از جا بر آمدن ۔

از جا در آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند متعدّی (از جا در آمدن) (صائب ع) کوه را از جا در آرد شوخی تمثال حسن ؛ نقش شیرین را بسنگ خاره چون فرہاد بست ؛ (اردو) جگہ سے ہٹانا ۔

از جا در رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ فدائی (که از معاصرین عجم بود) از شنیدن یا دیدن ناگواری یکایک بخشم وجوش وخروش درآمدن مؤلف گوید که مقصودش از خود بیرون شدن است مرادف از جا بر آمدن (اردو) دیکھو از جا بر آمدن ۔

از جا رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بی حوصلگی کردن و مضطرب شدن و غضبناک گردیدن و (از جا بردن) که گذشت متعدّی این است مؤلف گوید که مقصودش از جادهٔ اعتدال بیرون شدن است و بقول بہار از حیز بر آمدن و بیحوصلگی کردن ۔ وارسته فرماید که مرادف (از جا آمدن و شدن) بخیال ما مرادف همان (از جا بر آمدن) است که گذشت (میر نجات ع) بہوای سر کوی تو چو خس در ره سیل ؛ گریه انداز خوشی کرد که از جا رفتم ؛ (نوعی نیشاپوری ع) آسمان مانند طفلان زود از جا می رود ؛ یک سخن گفتیم و دانستیم پیر جاہل است ؛ (صائب ع) هر کجا دیوانهٔ را دید از جا می رود ؛ شیشهٔ دل را مگر از سنگ طفلان ساختند ؛ (وله ع) ز موج حادثه مردان نمی روند از جا ؛ که زیر تیغ کنند کوه پا بدامان جمع (اردو) دیکھو از جا بر آمدن

از جا رفتن پا (مصدر اصطلاحی) بمعنی پا لغزی است (ظهوری ع) کار دل از یاری بخت نگون گردید پست ؛ پایش از جا رفت در چاه زنخدان کهنه شد ؛ (اردو) پاؤں پھسلنا ۔ بقول آصفیه قدم کا لغزش کرنا ۔ (۱۲۰۰)

(۱۳۸۹) **ازجارفتنِ عضو** (استعمال) جدا شدن عضو از مقام خودش یعنی از مفصل (ملّا قاسم مشہدی سہ) چنان غربت وطن شد تا ترا غربت وطن گردید ؛ کہ عضو من کہ از جا رفتہ بود اکنون بجا آمد ؛ (اردو) کسی عضو کا اپنی جگہ سے سرک جانا۔

ازجاشدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و آنند و بحر و وارستہ مرادف (ازجارفتن) کہ گذشت (باقر کاشی سہ) بوقت غضب دوست را آزمای ؛ گر از جا نشد جان فشانش بپای ؛ (اردو) دیکھو ازجارفتن۔

(۱۳۹۰) **ازجاکندن** (استعمال) از مقام خود جدا کردن باشد (صائب سہ) خواب غفلت شد گران از بس زخود بینی مرا ؛ پیل نتواند ز جا کندن ز سنگینی مرا ؛ (اردو) جگہ سے ہٹانا۔

(۱۳۹۱) **ازجان برخاستن** (مصدر اصطلاحی) یعنی پروای جان نکردن (ظہوری سہ) زجان برخاستن شرط است در عشق ؛ زنہاری زغم زنہار بنشین ؛ (اردو) دکن مین کہتے ہین "جان پر سے اُٹھ جانا" بقول صاحب آصفیہ جان پر کھیلنا۔ یعنی اپنے تئین ہلاکت مین مبتلا کرنا۔ مؤلف کہتا ہے کہ "جان کی پروا نہ کرنا" بھی کہہ سکتے ہین۔

(۱۳۹۲) **ازجان خریدار بودن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ہمچو جان عزیز داشتن و از جان و دل خواستن (صائب سہ) گوہرش ہر چند در گرد کسادی شد نہان ؛ صائب بیدل بود از جان خریدارش ہنوز ؛ (اردو) جان سے زیادہ عزیز رکھنا۔ دل و جان سے چاہنا صاحب آصفیہ نے (جان کے برابر رکھنا) کا ذکر کیا ہے۔ یعنی نہایت عزیز رکھنا۔

ازجان سیر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و ضمیمہ برہان بتنگ آمدن

از زندگی و بیزار شدن - صاحبان اسناد مؤید
ذکر ماضی مطلق این کرده اند یعنی (از جان سیر
آمد) بمعنی زندگانی خوش نمی آید مؤلف گوید
که معنی آخر الذکر حاصل است و معنی لفظی از
زندگی بیزار شد (اردو) جان سے بیزار
ہونا - زندگی سے سیر ہونا - صاحب آصفیہ
نے (زندگی سے تنگ آنا) کا ذکر کیا ہے -
بمعنی - جینے سے بیزار ہونا -

از جان سیر شدن (مصدر اصطلاحی)
مرادف (از جان سیر آمدن) است که گذشت
صاحب ہفت ذکر ماضی مطلق این (از جان
سیر شد) کرده (اردو) دیکھو از جان سیر آمدن
صاحب آصفیہ نے (زندگی سے تنگ ہونا)
بمعنی (جینے سے بیزار ہونا) لکھا ہے -

(۱) **از جان سیر گردیدن** (مصادر اصطلاحی) (۱۳۹۳)
(۲) **از جان سیر گشتن** مرادف (۱۳۹۴)
از جان سیر آمدن و شدن است (صائب
ص۱) باندک فرصتی می گردد از جان سیر تن پرور
زگوهر های فربه رشته لاغر زود تر گردد ؎ (ظہوری
ص۲) گشته از جان خود ظہوری سیر ؎ بر سر خوان
رشک مهمان است (اردو) دیکھو از جان
سیر شدن -

از جان قدم بر آوردن (مصدر اصطلاحی)
صاحب مؤید ذکر مضارع این کرده یعنی (از جان
قدم بر آرم) بمعنی از جان بخیزم - پس معنی مصدری
(از جان برخاستن) باشد (اردو) دیکھو از جان
برخاستن -

از جان من چه خواهی (مقوله) صاحب
تحقیق الاصطلاحات فرماید که فارسیان این
مقوله را بجائی استعمال کنند که کسی از ابرام میرم
بتنگ آید (اشرف مازندرانی ص) رفتم مگر
بگیرم یک بوسه از لب او ؎ دردم خطش برآمد
کز جان من چه خواهی ؎ (اردو) "کیا جان
لو گے" یہ اُس موقع پر کہتے ہیں جبکہ مخاطب

شے عطا شدہ پر راضی نہو اور ہٹ کرے۔

ازجای بردن (مصدر اصطلاحی) صاحبان انند و ہفت و شمس و مؤید بضم بای موحدہ ذکر ماضی مطلق این کردہ اند بمعنی (حیران شدن و بی قرار کردن) پس معنی مصدری این حیران و بیقرار کردن باشد مؤلف گوید کہ (ازجا بردن) بجای خود گذشت و این ہمان است و صراحت معنی آن بجائش کردہ ایم کہ بیخود گردانیدن باشد۔ وجہی نیست کہ درینجا معنی تازہ پیدا کنیم کہ سندی بدست نداریم (اردو) دیکھو ازجا بردن۔

ازجای بلند افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند کنایہ از بی اعتبار شدن و بی رتبہ شدن مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ولیکن معاصرین عجم اینرا قبول کنند (۱) بمعنی حقیقی است و (۲) کنایہ از از رتبۂ بلند افتادن و بی اعتباری حاصل نشست (اردو) (۱) بلندی سے گرنا (۲) مرتبہ سے گرنا۔ بے اعتبار ہونا۔

ازجای بلند افگندن (مصدر اصطلاحی) (۱) بمعنی حقیقی بقول انند (۲) کنایہ از بی اعتبار و بی رتبہ کردن مؤلف گوید کہ بہر دو معنی متعدی (ازجای بلند افتادن) است (اردو) (۱) بلند جگہ سے گرانا (۲) مرتبہ سے گرانا۔ بی اعتبار کرنا۔

ازجای آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم خیال کردن کاری (نظامی ۵) گر آئی زجائی نگہدار جای ٭ وگرنہ سرت بسپرم زیر پای ٭ بہار باتفاق معنی بالا جای بیک یا نویسد و بحوالۂ خان آرزو گوید کہ ہرگاہ گویند فلانی ازجای آمدہ است مراد آن بود کہ حرفی معقول گفتہ است و از دور آمدہ است ای خیال بلندی آوردہ است و بر متأمل پوشیدہ نیست کہ تنہا از دور آمدہ در کلام فرس دیدہ نشد ظاہر ترجمۂ ہندی است و صحیح از راہ دور آمدہ و از راہ دور رسیدہ و صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف گوید کہ ما را با صاحب بحر اتفاق است کہ (جای) را

بہ دو یای تحتانی (جائی) نویسیم وسند ہم مؤید خیال ماست (اردو) دور کی کہنا - بقول صاحب آصفیہ نہایت سمجھ کی بات کہنا -

از جبین داغ سجود روئیدن استعمال - ظاہر شدن داغ سجود از جبین است ظہوری (۱۲۱۵)

ع) کسی کہ داغ سجود ش نروید ش زجبین ؛ بداغ خویش نشانش مکن نشان انیست ؛

(اردو) پیشانی پر گھٹا ظاہر ہونا -

از جگر گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر عجم بد دلی و نامردی کردن - بجز صاحب غیاث دیگر کسی ذکر این نہ کرد و سندی پیش نشد - معاصرین عجم ازین ساکت - (اردو) بد دلی کرنا - نامردی کرنا -

از جمع عثمان سمع ابوجہل راچہ علم (مثل) صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مولف گوید کہ از (جمع عثمان) قرآن پاک مراد است کہ مرتب کردۂ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ باشد فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان جہل کسی درام خاص باشد قول سعدی (مصحفی درمیان زندیقان) مصداق این مثل است (اردو) گدھا کیا جانے زعفران کی قدر ؛ بقول آصفیہ بیوقوف جاہ ومنصب کی قدر نہین پہچانتا - چہ داند بوزنہ لذات ادرک -

از جملہ گسیختن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از قطع تعلق کردن از عالمیان ظہوری (۱۲۱۶)

ع) نبورت کہ از جملہ بگسیختم ؛ بریدم ز خود در تو آمیختم ؛ (اردو) دنیا سے کنارہ کشی کرنا -

از جوش افتادنِ دیگ (استعمال) معنی لفظی این باقی نماندن جوش در دیگ باشد (۱۲۱۷)

ولیکن ظہوری در کلام خود این را بمعنی پختہ شدن آوردہ است و این کنایہ باشد زیراکہ چون جوش دیگ بیفتد یعنی بہ نشیند چیزی کہ در دیگ است پختہ شود (ظہوری ؎) چنان بعشوہ مکن گرم سر دمہران را ٭ کہ دیگ آرزو خام شان زجوش افتد ٭ معنی شعر بخیال ما اینست کہ ظہوری بیار خود گوید کہ سرد مہران را کہ آرزوی شان ہنوز خام است از آتش عشوۂ خود گرم مکن چنان نشود کہ دیگ آرزوی خام شان از جوش افتد یعنی پختہ و تیار شود و بکام خود رسند و کامیابی شان خلاف مقصود تست (اردو) دیگ تیار ہونا۔

(الف) از جوش نشستن (مصدر اصطلاحی) بہار و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بندی کہ او پیش کردہ است مصدر۔۔

(ب) از جوش نشستن خم پیدا می شود بمعنی باقی نماندن جوش شراب در آن (صائب ؎) خمی پری بہ خشت از جوش سہیات است نشیند ٭ تگرد دخامشی مہر لب اظہار عاشق را ٭ (اردو) (الف) جوش بیٹھ جانا جوش بیٹھنا (ب) خم کا جوش بیٹھ جانا

از جوش نشستن شراب (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی رسیدن آن مؤلف گوید کہ مقصود ش از تیار و درست شدنش باشد۔ ہم او سندی پیش کردہ است کہ (از جوش نشستن بادہ) را است عیبی ندارد (صائب ع) تا رگ خامی بود در بادہ ننشیند زجوش ٭ (اردو) شراب کا جوش بیٹھنا۔ شراب تیار ہو جانا۔

از جوی زر آتش کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان از صراحی طلا شراب انگوری در پیالہ ریختن۔ صاحبان انند و مؤید ذکر (امر حاضر) این کردہ اند یعنی (از جوی زر آتش کش) و معنا با محققین اول الذکر متفق۔ صاحب شمس ہمین را (از جوی در آتش کش)

نوشتہ غلطی کتابت بیش نباشد (بخیال ما این کنایہ باشد) (اردو) زرّین صراحی سے شراب
انگوری پیالہ مین ڈالنا۔

(۱۳۹۸) **ازجهان رستن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی ترک دنیا کردن است چنانکہ عرفی گوید (سے) بھو
ار توبہ ازمی کردم و در مغان بستم ؛ کسی کو بازم آرد بر سر خم از جہان رستم ؛ مخفی مباد کہ حاصل بالمصدر
رستن - رست است بر وزن ماضی کذا فی الموارد پس (از جہان رستم) درین شعر بمعنی (از
جہان رستن من) باشد (اردو) دنیا سے کنارہ کرنا - دنیا ترک کرنا -

ازجهان گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار کنایہ از مردن و رحلت کردن بہ عالم باقی - اگرچہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ولیکن در روزمرّہ معاصرین مستعمل است (اردو) دنیا سے گزر جانا۔ مَر

ازجهت استعمال - بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی زیراکہ و زیرا و بنا بر و برای واز برای
و از سبب و از باعث - صاحب غیاث گوید کہ بہلول در شرح دیوان حافظ نوشتہ کہ ہر گاہ کہ لفظ جہت
مرادف طرف و جانب باشد بہ تای دراز نویسند و وقتیکہ مرادف کلمہ برای و سبب باشد بتای مدوّرہ مرقوم
نمایند مؤلف گوید کہ (جہت) لغت عرب است بمعنی طرف فارسیان ما نیز بمعنی برای ہم بزیادت (از) استعمال
کنند و ہم بدون (از) و کلمہ (از) درین زائد است مخفی مباد کہ (از جہت) بمعنی زیراکہ نباشد چنانکہ
صاحب انند نوشتہ البتہ (از جہت اینکہ) مرادف (زیراکہ) آمدہ (اردو) واسطے - لئے -

(۱۳۹۹) **ازجیب بیرون دادن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ظاہر کردن چنانکہ ظہوری گوید (سے) گل صد
بوستان از جیب اگر بیرون دہم شاید ؛ کہ از داغ محبّت گلبنی کردم تن خود را ؛ (اردو) ظاہر کرنا -

(۱۴۰۰) **ازجیب سر برآوردن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از قبا پوشیدن (صائب سے) یک بار

سر برآر ز جیب قبای ناز ؛ دست مرا ہمین به گریبان چه می کند ؛ مخفی مباد که جیب لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی سینه و دل و گریبان پیراہن (اردو) قبا پہننا - لباس پہننا -

از چاه بالا آمدن (مصدر اصطلاحی) بہار و انند ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف (از چاه برون آمدن) است که می آید بمعنی از چاه بر آمدن (صائب ؎) بی کشش نتوان برون از قید دنیا آمدن ؛ بی رسن از چاه ہیہات است بالا آمدن (اردو) کنوئین سے باہر نکلنا -

از چاه برون آمدن استعمال - بقول بہار و انند که برون را بیرون نوشته بمعنی از چاه بر آمدن (صائب ؎) زینہار از کنج عزلت پا می خود بیرون منه ؛ کز بہا افتاد یوسف تا برون آمد ز چاه ؛ (اردو) باؤلی سے نکلنا - کنوین سے نکلنا -

از چاه برون آمده در چاه افتاد (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی باختلاف برون و بیرون ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را برای کسی زنند که از بلائی و مصیبتی نجات یافته باز در بلائے مبتلا شود (اردو) دکن مین کہتے ہین - "ایک سے بچا تو دوسرے مین پھنسا" بقول صاحب محبوب الامثال "بہار سے نکال بھٹی مین جھونکا" اسی سے قریب قریب ہے "کڑاہی سے نکلے تو آگ مین گرے"

از چرخ در آوردن استعمال - بمعنی از آسمان بزیر آوردن کنایه باشد از کار عجیب و غریب و ناممکن کردن - (انوری ؎) عکس سپر سہیل شکلت ؛ از چرخ در آورد سہارا ؛ (اردو) آسمان سے تارے اتار لانا - (دیکھو از آسمان چیزی بزمین آوردن) (۱۰)

از چرخ زدن بیفتد افلاک مقوله - بقول صاحب شمس (۱) از سیر باز ماند و فرود افتد وقیل قیامت قائم صاحب مؤید (از چرخ زدن افتد افلاک) نوشته فرماید که یعنی افلاک از سیر باز ماند و فرود افتد مؤلف گوید که طرز بیان ہر دو درست نیست اصل این (افلاک از چرخ زدن بیفتد) باشد و این مقولۂ متقدمین عجم بود که بمعنی (قیامت قائم شود) استعمال می کردند (۲) بعضی از معاصرین گویند که (از چرخ زدن نیفتد افلاک) بہ نون نفی مثلی است که فارسیان بجای زنند که مقصود شان از بیان تعریف افلاک باشد که اگرچه بقول متقدمین ہمیشہ چرخ می زند ولیکن مثل (انسان چرخ زده) بوجہ دوران سر از پا نیفتد - (اردو) (۱) قیامت آ وےگی - (۲) آسمان چکر کھا کر نہین گرتا -

از چشم افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و چراغ و بہار و آنند بی اعتبار شدن در نظر کسی (جمال الدین سلمان ؎) از آنکہ چشم من از طلعت تو محجوب است ؛ چو اشک مردم چشم خودم ز چشم افتاد ؛ (ظہوری ؎) گویند کہ از چشم تو افتاد ظہوری ؛ با ور نکنم تا نه فتم از نظر خود ؛ (اردو) نظرون سے گر جانا یا گرنا بقول آصفیہ بے اعتبار اور بے وقعت ہو جانا (ناسخ ؎) کیا ہو ہم رندون کے آگے شیشہ گردونکی قدر ؛ گر گیا نظرون سے جب خالی قرابہ ہو گیا ؛

(الف) **از چشم افگندن** مصادر اصطلاحی (ب) **از چشم انداختن** بقول بحر (الف) بمعنی بی اعتبار کردن و (ب) بقول بہار مرادف الف کنایہ از (از رتبہ انداختن و بی اعتبار کردن (صائب الف ؎) آنکہ از چشم تو افگند مرا بی تقصیر ؛ چشم وا رم ہمین در دگر فتار شود ؛ (ظہوری ؎) باغ و بستان را با میدی ز چشم افگندہ ام ؛ جان فدایت جای بسیار است در زندان تو ؛

(صائب ؎) عمرہا شد ناز چشم اعتبار انداخت
است ؛ قبلہ را چون طاق نسیان گوشۂ ابروی تو
صاحب انند نسبت ہر دو فرماید کہ کنایہ از بی اعتبار
شدن و کردن باشد مؤلف گوید کہ تسامح
اوست کہ این ہر دو مصدر متعدی را بمعنی لازم
گرفت (اردو) نظروں سے گرا دینا۔ گرانا
بقول آصفیہ بی اعتبار اور بے وقعت
کر دینا۔ جی سے اتار دینا (اسیر ؎) کعبہ
کو گراتا ہے کوئی ہو کے مسلمان ؛ کیوں آنکھ
نظروں سے گرایا مرے دل کو ؛

از چشم بد دور (اصطلاح) صاحب
بحر عجم و بہار و انند فرماید کہ چون چیزی بغایت
مطبوع و خوش آیندہ مرئی شود فارسیان
استعمال این بطریق دعا کنند مؤلف گوید کہ
معاصرین عجم استعمال این بدون کلمۂ (از)
کنند و اصل این (از چشم بد دور باد) است
(اردو) چشم بد دور۔ بقول آصفیہ (فارسی)
ایک کلمہ ہے جو دفع چشم بد کے واسطے کسی
چیز کی تعریف سے پہلے زبان پر لاتے ہیں
نظر بد دور رہو۔ نظر نہ لگے۔

(الف) **از چشم خریداری دیدن** (مصدر
اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و انند و بہار
بتوجہ تمام دیدن (ملا رضی دانش ؎)
مزن بیدرد طعن خانہ پردازی زلیخا را ؛
بروی یوسف از چشم خریداری نگاہی کن ؛
مؤلف گوید کہ سند پیش کردۂ بہار متقاضی
آنست کہ ما این مصدر را ۔۔۔۔۔۔

(ب) **از چشم خریداری نگاہ کردن**
قائم کنیم (اردو) خریداری کی نظر سے دیکھنا

از چشم غیر دور (اصطلاح) بقول صاحبان
بحر و چراغ و بہار و انند مرادف (از چشم بد
دور) (محسن تاثیر ؎) از چشم غیر دور کہ امشب
بکام دل ؛ با دیدۂ ز آستان تو رفتم غبار را ؛
(اردو) دیکھو از چشم بد دور۔

از چشم کسی چیزی دیدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ وبہار وصاحبان بحر و انند ظہور آن از پہلوی او دانستن (پیام ســ ۵) ترا میخواہم ای داغ جنون رویت سیہ گردد ؛ من این آتش کہ در سر دارم از چشم تو می بینم ؛ مؤلف گوید کہ مقصود محققین بالا جزین نیست کہ (ابو اسطہ) چشم کسی دیدن چیزرا) یعنی از چشم خود ندیدن چنانکہ ۔ لیلی را بچشم مجنون باید دید نہ بچشم خود (ارد و) کسی چیز کو کسی دوسرے کی آنکھون سے دیکھنا ۔ جیسے معشوق کا حسن عاشق کی آنکھون سے دیکھنا ۔ لیلی کو مجنون کی آنکھون سے دیکھنا ۔

از چشمۂ آفتاب جز تشنگی حاصل نشود (مثل) صاحبان امثال فارسی وخزینہ و احسن ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان اثر بد کسی باشد ۔ اگرچہ ظاہر او نیک نماید چنانکہ چشمۂ آفتاب ۔ فارسیان آفتاب را چشمۂ آفتاب گویند وچون نامش چشمہ شد باید کہ از و سیراب شویم وتشنگی را دفع نمائیم برخلاف آن ازین چشمہ کہ برای نام است بجز تشنگی سیرابی حاصل نشود (ارد و) اردو مین بھی چشمۂ خورشید مستعمل جیسے (آتش ع) چشمۂ خورشید مین بھی سانپ لہرانے لگے ۔ پیاس کہہ سکتے ہین ۔ چشمۂ خورشید سے پیاس نہین بجھتی ۔

از چنگ جستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ پرواز کردن و بیرون شدن از دست باشد حیف است کہ سند محولۂ بہار بدست نیامد (ارد و) ہاتھ سے جاتا رہنا ۔

(الف) از چوب تراشیدنِ چیزی (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (ب)

(ب) از چوب چیزی تراشیدن بمعنی بہم رسانیدن چیزی از جائیکہ حصول آن

(ج) ازچوب خشک تراشیدن چیزی ممکن نباشد و (د) مراد فش وارستہ (الف) و

(د) ازچوب خشک چیزی تراشیدن (ج) - بہمین معنی آوردہ - خان آرزو در چراغ

ذکر (د) کردہ و بہار ب د ب) قانع (زلالی در آذر و سمندر گوید ؎) آنجاکہ غمانش در تلاشند ؛ عاشق ازچوب می تراشند ؛ (قدسی ؎) زچوب خشک خوبان می تراشند آشنا قدسی ؛ مگر چون زلف شان از شانہ ہر سو محرمی باشد ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما در عوض این ہمہ مصادر (ازچوب یا ازچوب خشک تراشیدن آشنا و عاشق) مصدر اصطلاحی است کہ کنایہ باشد از کار عجیب و غریب کردن یعنی انسانی را ازچوب پیدا کردن و این نتیجہ ایست کہ از اسناد بالا پیدا شدہ ملا الف - ب - ج - د) را تسلیم نمی کنیم کہ نتیجۂ بی غوری است - (اردو) عجیب و غریب کام کرنا - لکڑی سے عاشق تراشنا -

ازچوب مراتب داشتن استعمال - صاحب رہنما ذکر مضارع این (ازچوب مراتب دارد) کردہ و معنی لفظی این مصدر - زینۂ چوبین داشتن است مخفی مباد کہ رتبہ بالضم لغت عرب است و بقول صاحب منتخب بمعنی پایہ و منزلت و بفتحتین زینی بابند برآمدہ و سختی پس تصرف فارسیان می نماید کہ مراتب بمعنی زینہ ذردبان استعمال کردہ اند (اردو) لکڑی کی سیڑھی رکھنا

ازچہ استعمال (۱) بمعنی بچہ وجہ و بچہ سبب و چرا مرکب از کلمۂ (از) و (چہ) و این بقاعدۂ فارسی در سالفاظی داخل است کہ بواسطۂ آن علت و سبب چیزی بیان کنند و (۲) بمعنی کدام چنانکہ "این عطر ازچہ قسم است" سند این بر (ازچہ دستم) می آید (انوری ؎) سر بدخواہ دانی ازچہ خوش ست ؛ زانکہ با نیزہ تو سر سبز است ؛ (اردو) (۱) کس لئے کس سبب سے

کیون - (۲) کس لئے - کون سے -

ازچہ دستم استعمال - بقول انند وبہار مخفف ازچہ دستہ ام بمعنی ازکدام فرقہ ام (طالب آملی ســہ) امید انم زستی کزچہ دستم ؛ عبادت پیشہ یا عصیان پرستم ؛ مخفی مبادکہ دستہ بقول برہان بالفتح بمعنی جماعت مردم آمدہ (اردو) کس فرقہ سے ہون - کس جماعت سے ہون -

ازچہ رو استعمال - بقول بہار وانند بمعنی بکدام تقریب مؤلف گوید کہ بکدام سبب وبکدام وجہ وچہ وچرا (اسیر لاہجی ســہ) یارب زچہ روروی تو درپردہ نہان است ؛ دو پردہ نہان است و پس پردہ عیان است ؛ (اردو) کس سبب سے کس وجہ سے - کیون -

ازچیزی افتادن استعمال - بقول بہار وانند برونق اولین نماندن - چون ازچشم افتادن وازنظر افتادن وازصفا افتادن وازنغمہ افتادن مؤلف گوید کہ این طرز بیان اصلاد رست نباشد کہ تحقیق پسندان درغلط افتند اگر (ازچیزی افتادن) را بمعنی بیان کردۂ بہار گیریم (ازبام افتادن) چہ باشد - بخیال ما (ازچیزی افتادن) بمعنی حقیقی خودش ازبالای چیزی ریختن وبزیر آمدن وسقط شدن چون ازبلندی افتادن وازبام افتادن وازدست افتادن باشد وبحالت ترکیب افتادن با الفاظ خاص معنی اصطلاحی پیدا شود چنانکہ (ازچشم افتادن) وامثال آن کہ بجایش ذکرش کنیم (اردو) کسی چیز پرسے گرنا - جیسے بنگلہ پر سے گرنا - یا کسی چیز سے گرنا جیسے ہاتھ سے گرنا -

ازچیزی بازخریدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند کنایہ از رہانیدن وخلاص دادن (ملا وحشی ســہ) بفروختہ خود را زمنت بازخریدیم ؛ آن خط غلامی کہ بدادیم دریدیم ؛

صاحب بحر عجم این را در ردیف بای عربی (بازا خریدن از چیزی) بہمین معنی قائم کردہ (اردو) چھڑانا رہا کرانا۔

از چیزی بدر ریختن (مصدر اصطلاحی) صاحب انند و بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بیرون کردن وافگندن از چیزی است کہ بدر ریختن بمعنی بیرون کردن و بیرون افگندن آمدہ چنانکہ بدر ریختن حسرت از دل۔ (ظہوری ــہ) زند جوش خون ناب دل در جگر ۞ زدل حسرتی چند ریزم بدر ۞ (اردو) کسی چیز سے نکالکر پھینکدینا۔ نکالدینا۔ جیسے گھر سے کوڑا نکالکر پھینکدینا یا دل سے حسرت نکالدینا۔ دور کرنا۔

از چیزی بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ (۱) جدا شدن و (۲) نشو نما یافتن ازان و بقول بہار (۳) ظہور گرفتن ہم و این کنایہ باشد (ظہوری ــہ) روز و شب و شام سحری ریختہ در ہم ۞ گر تفرقہ انیست زاوراد برآیم ۞ (صائب ــع) مستی کہ بی خانہ ز دستار بر آید ۞ (بابا فغانی ــہ) نخل قدت کہ از چمن جان بر آمدہ ۞ شاخ گلی بصورت انسان بر آمدہ ۞ (ولہ ــہ) از فرق تا قدم ہمہ جان است آن نہال ۞ گویا ز آب چشمۂ حیوان بر آمدہ (اردو) (۱) جدا ہونا (۲) نشو نما پانا۔ (۳) ظاہر ہونا۔

از چیزی بر آوردن بقول بہار و جمیع معانی متعدی (از چیزی بر آمدن) مؤلف گوید کہ مقصودش جز این نیست کہ (۱) جدا کردن و (۲) نشو نما دادن و (۳) ظاہر کردن و فرماید کہ اینا در اشخاص کہ معنی ظرفیت در آن منظور باشد نیز آمدہ (محسن تاثیر ــہ) با رحمت تو باد مخالف موافق است ۞ نومیدم از سفینہ کن از ناخدا برآر ۞ از یک نگاہ لطف کہ بیگانہ دشمنست ۞ باز آر دو واکن و از آشنا برآر ۞ (صائب ــہ) من آن شیرین پسر را از پدر صاحب بر آوردم ۞ اگر طوطی ز بندنی بر دون آورد شکر را ۞ مؤلف

(الوہ)

عرض کند کہ بقول بہار این ہر سہ اشعار را باید کہ متعلق بمعنی اول کنیم و بخیال ما این مصدر اصطلاحی را باید کہ (از چیزی یا از کسی بر آوردن) قائم کنیم و نسبت معنی اول ہم صراحت مزید درکار است یعنی بخیال ما ازین مصدر پنج معنی پیدا می شود (۱) جدا کردن سند این ہمان شعر صائب است کہ بالا مذکور شد و (۲) بمعنی باز داشتن از چیزی سند این ہمان شعر ثانی تکلوست کہ گذشت و (۳) بمعنی مستغنی کردن از کسی سند این در مصرع اول محسن تاثیر است کہ بالا گذشت و (۴) بمعنی نشو نما دادن و (۵) ظاہر کردن - برای ہر دو معنی آخر الذکر سندی پیش نہ شد و ما این را بدین وجہ قائم داشتہ ایم کہ ہمین دو معنی بر (از چیزی بر آمدن) بحیثیت لازم گذشت و توانیم عرض کرد کہ معنی دوم و سوم ہم بحیثیت لازم در (از چیزی بر آمدن) توان گرفت (اردو) (۱) جدا کرنا - (۲) باز رکھنا (۳) مستغنی کرنا (۴) نشو نما دینا (۵) ظاہر کرنا -

از چیزی برون آوردن (مصدر اصطلاحی) - اصول لغت متقاضی آنست کہ این بہر پنج معنی مرادف (از چیزی بر آوردن) باشد ولیکن از مصرع دوم کلام صائب کہ بر مصدر (از چیزی بر آوردن) گذشت - سند این مصدر صرف بمعنی اول حاصل می شود (اردو) دیکھو از چیزی بر آوردن -

از چیزی بریدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار جدا کردن و باز داشتن چون طفل را از شیر بریدن - صاحب انند این را (از چیزی و از کسی بریدن) قائم کردہ است و معنی با بہار متفق مؤلف را در ہر دو تامل بخیال ما (طفل را از شیر بریدن) و (طفل را از پستان بریدن) مصدری خاص است کہ بجای خودش می آید و صاحب بحر عجم و بہار ہر دو ذکر این کردہ اند و بر مصدر (بریدن) معانی مختلفہ آن بہ تبدیل صلہ ہا می آید پس (از چیزی بریدن) را بہ تعمیم مصدری قائم کردن قابل غور است (اردو) جدا کرنا - باز رکھنا

از چیزی بیرون ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار وانند بمعنی از چیزی بدر ریختن است۔ مقصود ش چیزی را از چیزی بیرون کردن و ریختن باشد (بیدل ے) آرزو ئی در گرہ بستم گہر کیتا شدم ٭ حسرتی از دیدہ بیرون ریختم دریا شدم ٭ مؤلف گوید کہ بہ تسلیم مصدر بیان کردۂ بہار عرض کنیم کہ از سند بیدل مصدر اصطلاحی (از دیدہ بیرون ریختن حسرت) پیدا می شود کہ بجایش می آید و آن مخصوص است و عیبی ندارد اگر آنرا در تعمیم این مصدر داخل کنیم (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے باہر پھینک دینا۔ جیسے کوڑا کرکٹ گھر سے باہر پھینک دینا۔

از چیزی پا کشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار وانند بمعنی بیرون آمدن (مولانا بنائی ے) دست از حیات خود من بیمار شستہ ام ٭ تا آن طبیب از سر من پا کشیدہ است ٭ (ملا طغرا ے) سبو در سر خود کلاہی ندیدہ ٭ خجل گشتہ از بزمگہ پا کشیدہ ٭ (محمد علی سلیم ے) فغان من ز رکاب ہلال پای کشید ٭ کہ از ستارہ زہش در میان کلہ شدہ است ٭ مؤلف عرض کند کہ (از چیزی پا کشیدن) بمعنی کنارہ کردن از آن است و (از سر کسی پا کشیدن) بمعنی برخاستن از پیش کسی و کنارہ کردن از وو (از بزم پا کشیدن) بمعنی برخاستن از بزم و کنارہ کردن از بزم و (از رکاب پا کشیدن) بمعنی کنارہ از رکاب کردن و سوار نشدن۔ پس اگر مصادر خاص متعددہ را ذیل تعمیم این مصدر داخل کنیم باید کہ معنی عامش کنارہ کردن گیریم نہ بیرون آمدن (اردو) کسی چیز سے کنارہ کرنا۔

از چیزی پہلو تہی کردن (مصدر اصطلاحی)

بمعنی کنارہ کردن از آن باشد چنانکہ صائب گوید (ے) گر بظاہر زاہد از دنیا کند پہلو تہی ٭ از فریب او مشو غافل کہ میدان می کشد ٭ (اردو) پہلو تہی کرنا۔ بقول صاحب آصفیہ کنارہ کرنا

(الوا)

پس فارسی مصدر کا ترجمہ کسی چیز سے کنارہ کرنا یا کسی سے پہلوتہی کرنا۔

از چیزی جدا شدن (استعمال) بقول بہار بمعنی از چیزی بر آمدن مؤلف گوید کہ علیحدہ شدن از چیزی و کنارہ کردن از چیزی باشد (اردو) کسی چیز سے جدا ہونا۔ کنارہ کرنا۔

از چیزی خریدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از رہانیدن و خلاص دادن مؤلف گوید کہ (خریدن) بدین معنی آمدہ کہ کہ بجائش می آید و (خریدن از چیزی) بمعنی (رہانیدن از چیزی) است و بہار درینجا (از چیزی) را مقدم آوردہ دیگر ہیچ (مخلص کاشی ھ) گرفتہ روی مرا و رنگشتہ بو خمارم * زمیفروشان باین وجہ خون خویش خریدم * (صائب ھ) از تند باد حادثہ شمع مرا بخر * چون دست دست تست بدست حمایتی * مؤلف گوید کہ از مثال اول (از کسی خریدن) پیدا است و از مثال دوم (از چیزی خریدن) (اردو) کسی سے یا کسی چیز سے چھڑانا۔ نجات دلانا۔

(الف ۴) **از چیزی دست برداشتن** (مصدر اصطلاحی) ترک کردن آنچیز باشد (صائب ھ) دل عاشق کی از زلف معنبر دست بردارد * کجا مظلوم از دامان محشر دست بردارد * (ولہ ھ) پردہ پوشی چون شب تاریک کار صبح نیست * دست بردار از سیہ کاری چو گردد مو سپید * (اردو) کسی چیز کو ترک کرنا۔ کسی چیز سے دست بردار ہونا

(الف ۵) **از چیزی دست شستن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از مایوس شدن و نا امید شدن از ان سند این از کلام مولانا بنائی بر (از چیزی پاکشیدن) گذشت) (اردو) کسی چیز سے ہاتھ دھونا۔ ہاتھ دھو بیٹھنا۔

(۱) از چیزی سر برون آوردن مصادر
(۲) از چیزی سر برون کردن اصطلاحی
بہار و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ

کامیاب شدن و فہمیدن (محمد قلی سلیم سلہ) ہر کسی
بیرون نمی آرد سری از زلف او چو شانہ داند معنی
این مصرع پیچیدہ را ؛ (ابوالحسن فراہانی سلہ)
ہیچکس زان طرۂ پیچیدہ سر بیرون نکرد ؛ با وجود
آنکہ مضمون پیش پا افتادہ بود (اردو) پار اترنا۔
بقول آصفیہ کامیاب ہونا۔ مؤلف کہتا ہے
کہ ہم نے سر بر ہونا بھی سنا ہے۔ اگرچہ صاحب
آصفیہؒ نے اسکو ترک کیا ہے۔

از چیزی فراموش کردن (استعمال) بقول
بہار و انند بمعنی چیزی را فراموش کردن مؤلف
گوید کہ بر کلمۂ (از) صراحت این کردہ ایم کہ گاہی
(از) بمعنی (را) می آید و (از کسی فراموش کردن)
ہم مصدری است (باقر کاشی سلہ) تو خود کی
می کنی از من فراموش ؛ کجا جان می کند از تن
فراموش ؛ (اردو) کسی چیز کو بھول جانا۔
کسی شخص کو بھول جانا۔

از چیزی فروکشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول انند بحوالۂ بہار سلہ) فرود آوردن۔ بہار
درین ردیف۔ ازین مصدر ساکت است و
در ردیف فا (فروکشیدن) را ذکر کردہ بر معروف
قانع مؤلف گوید کہ (فروکشیدن از چیزی) (۲)
چیزی را بواسطۂ چیزی کشیدن و حاصل کردن یا
(۳) چیزی را از داخل چیزی کشیدن و حاصل کردن
معنی بیان کردۂ صاحب انند را سندی باید (اردو)
(۱) اتارنا (۲) کسی چیز سے کھینچنا (۳) کسی چیز میں سے کھینچنا۔

(۱) از چیزی گذاردن | استعمال۔
(۲) از چیزی گذاشتن | بقول بہار
(۳) از چیزی گذراندن | چیزی را ازین
طرف بآن طرف گذراندن (حکیم قطران سلہ)
در بدولت روزگار از چرخ بگذارد سرم ؛ خادمی
این درگہم جا وید و خاک این درم ؛ (خواجہ نظامی
سلہ) نہ دنیا نہ دولت نہ دارا گذاشت ؛ سنان
از سر سنگ خارا گذاشت ؛ (فردوسی ؏)
کہ از کوہ بگذاشتی تیغ و تیر ؛ مؤلف گوید کہ

تخفیص این ہر سہ مصدر چرا (گذرانیدن) ہم درین داخل است وسند اوّل متعلق است از (سر از چرخ گذاشتن) کہ می آید اگرچہ من وجہ در تعمیم این مصادر ہم داخل است ولیکن بلحاظ معنی بیان کردۂ بہار اولی است کہ این سند را ازین مقام معذور داریم مخفی مباد کہ این ہر سہ مصادر بخیال ما (۱) بمعنی گذاشتن چیزی از داخل چیزی و (۲) بلند کردن چیزے از چیزی کہ سند اوّل متعلق بہمین باشد و (۳) عبور گردانیدن از چیزی ہم بہ استعمال مصدر اوّل مثلاً "اوراز آب گذاردم" (اردو) (۱) کسی چیز سے پار کرنا۔ جیسے "تیر کلیجہ سے پار کرنا۔ (۲) کسی چیز سے بلند کرنا۔ جیسے "نیزہ سر سے بلند کرنا۔ (۳) پار اتارنا۔ جیسے "دریا سے پار اتارنا"

ازچیزی گل چیدن

(مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) کنایہ از فیض برداشتن و (۲) تماشا کردن (صائب ۵۱) نہ مجنونم کہ فیض خود دریغ از شہریان دارم ؛ کہ از دیوانۂ من کوچہ و بازار گل چینید ؛ (ولہ ۵۲) بسیر باغ وبستان احتیاجی نیست عاشق را ؛ کہ ہم از کار خود فرہاد شیرین کار گل چینید ؛ (اردو) (۱) فیض حاصل کرنا (۲) دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا۔

ازچیزی یاد کردن

استعمال۔ بقول بہار و آنند چیزی را یاد کردن مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی خود است و کلمۂ (از) بمعنی (را) آمدہ (خواجہ شیراز ۵) نگویم از من بیدل بسہو کردی یاد ؛ کہ در حساب خرد نیست سہو در قلمت ؛ مخفی مباد کہ سند بہار برای (از کسی یاد کردن) است و این پیش او چیزی نیست (اردو) کسی چیز کو یاد کرنا۔

ازحاصل افتادنِ کشت

(مصدر اصطلاحی) خشک شدن و خوشہ نیاوردن آن باشد چنانکہ ظہوری گوید (۵) ہنوز می کنم انبار کیہان حسرت ؛ اگرچہ کشت تمنا ز حاصل

افتاد است ؛ (اردو) کھیتی کا خشک ہو جانا - خوشہ نہ لانا -

از حد بردنِ چیزی (مصدر اصطلاحی) بقول بحر عجم افراط کردن در آن - بہار و صاحب انند (از حد بردن) را قائم کردہ گویند کہ زیادہ از آنچہ نباید بکار بردن است (باقر کاشی ؎) ہر چیز باشد جا من بسیار - قدرش کم شود ؛ بسیار ناز از حد مبر در ہم شکستی ناز خود ؛ (ظہوری ؎) جور و جفا از حد مبر ای بیوفا بترس :: ای بیوفا بترس بترس از خدا بترس ؛ (اردو) حد سے گزر جانا کسی چیز کا - اور اسی کا متعدی حد سے زیادہ کرنا - محاورۂ اردو میں اس موقع پر دونون کا استعمال ہے - جیسے "آپکا ظلم حد سے زیادہ گذر گیا - آپ نے حد سے زیادہ ظلم کیا"

از حدِ خود بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی) صاحب انند ذکر این کردہ فرماید کہ معروف مؤلف گوید کہ بمعنی پا از حد بیرون بردن است - سندی پیش نشد - معاصرین عجم تصدیق استعمالش کنند (اردو) حد سے تجاوز کرنا -

(۱) **از حد رفتن** (مصادر اصطلاحی)

(۲) **از حد گذشتن** مرادف از حد خود بیرون آمدن باشد (ظہوری ؎) گر نہ اصراف تو می رفت ظہوری از حد ؛ صرف اسال شدی طاقت پا رینۂ ما ؛ (دلہ ؎) از حد بگذشت خندیدن خدا را چشم گریانی ؛ بلبم ضائع شد از آلودگی تلقین افغانی ؛ (اردو) حد سے گزر جانا

از حرف زبان خالی کردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بسیار گفتن (ظہوری ؎) زبان خالی کنم از حرف چشم افتد چو بر قاصد :: نمی گویم لبش چون این ہمہ پیغام بر دارد (اردو) بہت کچھ کہڈالنا -

ازحلق کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و آنند نوعی از تعزیر - **مؤلف** گوید کہ محقق زبان ازحلق کشیدن است کہ در زمانۂ شاہان سلف زبان دراز را سزا بود کہ زبانش ازحلق میکشیدند و بعض جہال در غوغا و کشتی ہم ازین کار گیرند (راضی ۵) درد دل ہر کہ می کند اظہار * بادشہ چون فغان زحلق کشید * یعنی زبانش باید ازحلق کشید (اردو) زبان کہینچنا - بقول آصفیہ گدی کے پیچہے سے زبان نکالنا - زبان کاٹنے کی سزا دینا جیسے بیرحمی کے زمانے مین خلاف بادشاہ کہنے پر دیجاتی تہی -

ازحلوا شیرین تر جنگ درخانۂ دیگران (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ چون از خانۂ کسی آواز خانہ جنگی برآید سامعین حظی و لطفی می برند و خندہ ہا می زنند ہمین رسم و عادت را بصورت مثلی گفتہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین "ہمسایہ کی لڑائی خاصی دل بہلائی"

ازحول وحوش استعمال - صاحبان روزنامہ و رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ اند بمعنی اطراف و اکناف و قرب و جوار **مؤلف** گوید کہ حوش بالفتح لغت عربست - بقول صاحب منتخب بمعنی گرداگرد صید درآمدن و حول بقولش بالفتح بمعنی گرداگرد چیزے (اردو) اطراف و اکناف - قرب و جوار - دونون مرکب الفاظ اردو مین مستعمل ہین - صاحب آصفیہ نے (قرب وجوار) پر فرمایا ہے (عربی) بمعنی گرد و نواح - آس پاس امیر نے (آس پاس) پر لکہا ہے (ہندی) ارد گرد - گرد و پیش -

ازخ بقول برہان و ہفت و جامع بروزن ملخ - دانہاے سخت باشد کہ از بدن آدمی

برآید و در نگند دآنرا العربی ثولول خوانند - صاحب انند گوید کہ این لغت فارسی زبان است صاحب برہان بر (زرخ) بدون الف ہم ہمین معنی نوشتہ ہمدر آنجا فرماید کہ بعد (آزرخ) ہم گویند مؤلف عرض کند کہ در ممدودہ ذکرش کردہ ایم وبخیال ما اصل این (زرخ) است فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی دراول این آوردہ (ازرخ) کردند وممدودہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است صراحت ماخذ بر (زرخ) بیاید (اردو) مسا ومسّا (مذکر) دیکھو (آزرخ)

ازخاشاک پل جیحون می سازد (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکراین کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون کسی را مشغول کار فضول وبی نتیجہ ونا پائدار بینند این مثل راز نند (اردو) دکن مین کہتے ہین " یہ تو تنکون کا پل ہے - یعنی محض ناپائدار اور بی نتیجہ اور فضول ہے - اسی طرح وہ نمک کا گھر بنا یا ہے -

ازخاطر بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (۱) فراموش کردن بہار بند کر معنی اول (۲) بمعنی فراموش شدن ہم نوشتہ (شیخ شیراز سلہ) دلی در دست بی پروا نگاری غافلی دارم ۞ کہ در آتش زخاطر می بردستی کبابش را ۞ وصاحب انند (ازخاطر بردن ورفتن) را بیک جا ذکر کردہ ہر دو معنی نویسد - جا دارد کہ لف ونشر مرتّبش گیریم - اما در تسامح بہار شکّی نیست کہ ناحق معنی دوّم را ذیل (ازخاطر بردن) نوشت (اردو) فراموش کرنا - بقول آصفیہ بھولنا - چت سے اتار نا -

ازخاطر رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند فراموش شدن - سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و ما از ظہوری سندی ہم بدست آوردہ ایم (سہ) بسہو

از خاطرش گر رفته ام بر حال خود گریم ❊ فراموشی اگر عمد است گو هرگز مکن یاد م ❊ (اردو) خیال سے اتر جانا ۔ بقول آصفیه ۔ یاد سے اتر جانا ۔

از خاک بر آمدنِ تخم | استعمال ۔ بمعنی روئیدن باشد (صائب ؎) چو تخم سوخته از خاک بر نمی آید ❊ سری که من ز خیال تو زیر پر دارم ❊ (اردو) اُگنا ۔ (۱۲۱۰)

از خاک بر داشتن کسی را | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف (ازجا برداشتن کسی را) ۔ بہار گوید که کنایه از نواختن و بجائی رسانیدن (صائب ؎) دامن دشت جنون عالم نومیدی نیست ❊ خواهد از خاک مرا آبله پائی بر داشت ❊ (وله ؎) سرو نازی که کند سرکشی از سایهٔ خود ❊ چه خیال است که از خاک مرا بر دارد ❊ (حاجی فریدون سابق تخلص ؎) بر ندارد سر و من افتادهٔ خود را از خاک ❊ با هما کی سایهٔ بال هما گردد بلند ❊ خان آرزو در سراج همزبان بہار (اردو) دیکھو (ازجا برداشتن کسی را)

از خاک بر داشته | (اصطلاح) بقول بحر شخصی که دستگیری او کرده باشند ۔ بہار گوید که بمعنی بر قیاس از خاک بر داشتن کسی را ۔ خان آرزو در چراغ همزبان بحر ۔ مؤلّف گوید که اسم مفعول مصدر ما (از خاک بر داشتن کسی را) است که گذشت معنی این ترقّی داده شده و مرتبه افزون کرده شده و نواخته شده و بلحاظ معنی حقیقی مصدر مذکور کسی که او را از خاک بر داشته اند پس بقول بحر معنی (دستگیری کرده شده) من وجهٍ درست است (اردو) دیکھو (از خاک بر داشتن کسی را) یه اوسی کا اسم مفعول ہے ۔ مدد کیا ہوا ۔ ترقّی دیا ہوا ۔ نوازا ہوا ۔

از خاک بر گرفتن کسی را | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و آنند مرادف (از خاک بر داشتن کسی را)

کہ گذشت ۔ خان آرزو در سراج ذکر (از خاک
برگرفتن) بمعنی نواختن کردہ (یوسفی جربادقانی ؎)
بنیر من کہ ہمین پایمال روز بدم ٭ کسی نماند کہ بخشش
زخاک برنگرفت (استاد علی قلی ماہر ؎) چون
فتیلہ سوخت داغ او زسرتا پا مرا ٭ برگرفت از
خاک رہ آن آتشین سیما مرا ٭ (ظہوری ؎)
زخاکساری افتادہ کے بہ بخت بلند ٭ بپایۂ
کہ فلک را زخاک برگیرند ٭ (اردو) دیکھو از جا بر داشتن

از خاک برگرفتہ (اصطلاح) بقول بحر و
بہار و (وارستہ و چراغ) مرادف (از خاک برداشتہ)
مؤلف گوید کہ این اسم مفعول مصدر (از
خاک برگرفتن) است کہ گذشت (مرزا رضی
دانش ؎) گر سرمہ لاف نسبت مژگان او زند
بجاست ٭ از خاک برگرفتہ چشم سیاہ اوست ٭
اگر با سعان نظر برین سند غور کنیم توانیم عرض کرد
کہ صاحب بحر و خان آرزو ہم در معنی این تصرف
غیر ضروری کردہ اند زیرا کہ (دستگیری کسی کردن)
کمتر از (نواختن و ترقی دادن و مرتبہ افزودن)
است پس بقول ما چنانکہ بر (از خاک برداشتہ)
ذکرش کردہ ایم معنی (از خاک برگرفتہ) ہم نواختہ
شدہ و مرتبہ افزون کردہ شدہ و ترقی دادہ شدہ
باشد نہ شخصی کہ دستگیری او کردہ باشند فتامل ۔
(اردو) دیکھو (از خاک برداشتہ)

(۱۱/۱) **از خاک بستر کردن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از (بر خاک خفتن) چنانکہ صائب
گوید (؎) خوابگاہ مرگ را ہموار برخود ساختن ٭
در زمان زندگی از خاک بستر کردن است ٭
مخفی مبادکہ در مصرع ثانی کلمۂ (از) بمعنی (را)
است چنانکہ در معانی (از) ذکر این گذشت
(اردو) خاک پر سونا ۔ خاک کا بستر بنانا ۔

(۱۲/۱) **از خاک خاستن انسان** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از پیدا شدن انسان در مقامی چنانکہ
گویند (از خاک خراسان اہل علم می خیزند) یعنی
در ملک خراسان اہل علم پیدا می شوند صاحب

ہم ہمین معنی آوردہ (ﮧ) دلیر برصف افتادگان عشق متاز ؂ کہ جای گرد ازین خاک مرد منحیز د ؂ (اردو) خاک سے پیدا ہونا۔ جیسے خاک ہندسے اکثر اہل علم پیدا ہوے ہین۔

از خاک ستاندن و بہ آب دادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از ہلاک کردن و نابود ساختن (نظامی ﮧ) چو دریا بہ تلخی جوابش دہم ؂ ز خاکش ستانم بآبش دہم ؂ (اردو) خاک مین ملانا۔ بقول آصفیہ برباد کرنا۔ زمین کا پیوند کرنا۔ ناپید کرنا۔ میٹنا۔

از خانۂ سوختہ ہرچہ برآید سود است (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ از نادہندہ و بدمعاملہ چیزی قلیل بدست آید (اردو) بقول صاحب محاورات ہند جلتی جھونپڑی سے جو نکلے سو واہ۔ دکن مین کہتے ہین ”جلتے گھر کا بانس بھلا“ صاحب محبوب الامثال فرماتی ہین ”آگ لگنتی جھونپڑی جو نکسے سو لابھ“ ان کہاوتون کا یہ مقصد ہے کہ جلتے ہوے گھر سے جو کچھ ملجاے وہ غنیمت ہے۔

از خدا بیابی (اصطلاح) بقول بہار و انند در امثال این کلام مفعول فعل (بیابی) یعنی جزا محذوف می باشد (ملا حویا ﮧ) می ریختی و سبو شکستی ؂ اے محتسب از خدا بیابی ؂ مؤلف گوید کہ این محاورۂ عجم است کہ چون کسی بر کسی جور و جفا کند و مظلوم دست تلافی ندارد میگوید کہ (از خدا بیابی) یعنی عوض و سزای این از خدا بیابی (اردو) خدا سمجھے۔ بقول صاحب آصفیہ دعای بد یعنی خدا اس کی سزا دے۔ خدا اس کا بدلا لے (ذوق ﮧ) ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے ؂ اور اسپر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت سے خدا سمجھے ؂

از خدا شرم دار و شرم مدار (مثل) صاحبان خزینه وامثال فارسی و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بطور پند و نصیحت زنند مقصود آنست که بنده را باید که از خدای خود شرم دارد نه از دیگر کسی (اردو) دکن مین کہتے ہین " بس خدا سے ڈرئے یعنی کسی اور سے نہ ڈرا تو ہرج نہین - خدا سے ڈرنا کافی ہے " خدا سے شرم کرئے بھی انہین معنون مین کہتے ہین -

از خر افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان برہان و بحر و سراج و ناصری و جامع و ہفت و بہار کنایه از مردن و از عالم رفتن (نظامی ؎) به ہندوستان پیری از خر فتاد ؛ پدر مرده را بچین گاو زاد ؛ صاحبان شمس و رشیدی ہمین معنی ذیل (از خر فتادن) نوشته اند که (فتادن مخفف افتادن) است - صاحب مؤید صراحت کند که این زبان ماوراء النہر است صاحبان انند و شمس معنی بیہوش شدن ہم نوشته اند جا دارد که بطور کنایه گیریم ولیکن کسی از محققین فرس ذکر این معنی نکرد و سندی ہم پیش نشد مؤلف گوید که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی سقط شدن از پشت خر و (۲) کنایه از مردن - گویند که کسی که از پشت خر بیفتد جان بسلامت نبرد بر خلاف (از اسپ فتادن) که خر از پشت خود افتاده را لگد ہم زند و اکثر ہلاک شود بر خلاف اسپ که از پشت افتاده را گزندی دیگر نرساند (اردو) (۱) گدہے پر سے گرنا (۲) مرنا -

از خر افگندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم فریب دادن و عاجز کردن - بہار و انند ذکر (از خر فگندن) ہمین معنی کرده (مولوی معنوی ؎) دمدمه ایشان مرا از خر فگند ؛ چند بفریبد مرا این دہر چند ؛ (اردو) فریب دینا - عاجز کرنا -

از خردان خطا و از بزرگان عطا (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان چون بزرگی را بہ بی ادبی کسی در خشم بینند بطور سفارش این مثل را زنند (اردو) امیر نے اسی فارسی مثل کو لکھا ہے اور مقولہ سے نامزد کیا ہے۔ یعنی چھوٹون کی خطا بزرگ معاف ہی کر دیتے ہین ۔ حاصل یہ ہے کہ یہی فارسی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے ۔

از خرس موئی بس است (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این مرادف و مماثل (از خانۂ سوختہ ہر چہ برآید سود است) (اردو) دیکھو (از خانۂ سوختہ ہر چہ برآید سود است)

از خر فگندن (مصدر اصطلاحی) بہار و انند ذکر این کردہ ۔ ہمان است کہ بہ (از خر افگندن) گذشت (اردو) دیکھو از خر افگندن ۔

از خط بیرون شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و انند اطاعت نکردن (میر معزی ــہ) از خانمان گروہی کز خط شدند بیرون ؛ خنگ آوران یغما جان شان زوند یغما ؛ (اردو) اطاعت نہ کرنا ۔ حکم توڑنا ۔ بقول آصفیہ نافرمانی کرنا ۔ کہا نہ ماننا ۔

از خطر امین شدن استعمال ۔ بیخوف شدن و خطرہ باقی نماندن (ظہوری ــہ) امین شدہ از خطر ظہوری ؛ آری شدہ زینہاری ما ؛ (اردو) خطرہ سے نجات پانا ۔ (الحاق)

از خطر بیرون آوردن استعمال ۔ بیرون آوردن از خطر و اندیشہ (ظہوری ــہ) عشقم بحصبا خود درون برد ؛ آوردہ برونم از خطرہا ؛ (اردو) خطرے سے نجات دلانا ۔ خطرے سے بچانا ۔ (الراقم)

ازخندہ بہ قفا افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و بہار و انند خندہ بسیار کردن (شیخ شیراز در ترغیب اختلاط بزنان گوید ؎) در دوم چو غنچہ دہی از وقار ٭ کہ ازخندہ افتد چو گل در قفا ٭ مؤلف گوید کہ ازخندۂ بسیار ضاحک از بیتابی در قفا می افتد ازینجاست کہ این معنی بطور کنایہ قائم شد (اردو) ہنستے ہنستے لوٹ جانا۔ بہت ہنسنا (وزیر ع) فغان وہ سن کے مری ہنستے ہنستے لوٹ گئے ٭

ازخواب برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند بمعنی بیدار شدن (خواجہ شیراز ؎) نفس برآمد و کام از تو برنمی آید ٭ فغان کہ بخت من ازخواب برنمی آید ٭ مؤلف گوید کہ ازین سند مصدر اصطلاحی ----------------

(۱۲۱۲) **ازخواب برآمدن بخت** بمعنی بیدار شدن بخت و طالع مندی پیدا می شود (اردو) (۱) بیدار ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ نصیب جاگنا۔ بقول صاحب آصفیہ قسمت کھلنا۔ اقبال یاور ہونا۔ (آتش ؎) ایک شب بلبل بیتاب کے جاگے نہ نصیب ٭ پہلوئے گل میں کبھی خار نے سونے نہ دیا ٭

(۱۲۱۷) **ازخواب بردن کسی را** (مصدر اصطلاحی) بمعنی خواب از کسی بردن و اورا موقع و مہلت خواب ندادن (ظہوری ؎) غیر امتیاز زخوابش بردہ ٭ راہ افسانہ خوانی ہم ہست ٭ (اردو) سونے نہ دینا۔

ازخواب درآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند مرادف ازخواب برآمدن کہ گذشت (خواجہ نظامی ؎) رطب چین درآمد ز دوشینہ خواب ٭ دماغی پر آتش رہانی پر آب ٭ صاحبان ہفت و مؤید و شمس ہم ذکر ماضی مطلق

این کرده اند۔ (اردو) دیکھو ازخواب برآمدن کے پہلے معنی۔

(۱۲۱۸) **ازخوان سیرانه برخاستن** (مصدر اصطلاحی) سیر خوردن (ظہوری ؎) زخوان وصل سیرانه برخاست پشیمانیم در سرپنجه خائیست ؏ (اردو) پیٹ بھر کر کہانا۔ سیر ہو کر کہانا۔

ازخودِ او سوال کردم (مقوله) بکسر دال مہملۂ اوّل۔ بمعنی ازحال او سوال کردم صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار گوید که "سوال کردم براو چه گذشت" مؤلّف گوید (ازخود کسی سوال کردن) بمعنی ازحال او از وسوال کردن مصدر نیست (اردو) اُس سے اُسکا احوال دریافت کرنا۔

(۱۲۱۹) **ازخود بدر رفتن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی ازخود بیرون شدن و ازخودی بیرون شدن و بحال خود نماندن است و این کنایه باشد (ظہوری ؎) می نشینم چشم بر در میروم ازخود بدر ؏ بر امید وعده مشق انتظاری می کنم (اردو) بے خود ہونا۔

ازخود برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار ازقید خودی برآمدن مؤلّف گوید که مرادف (ازخود بدر رفتن) که گذشت و این کنایه باشد (صائب ؎) صائب زخود برآی که شرط طریق عشق ؏ گام نخست ازخودی خود گذشتن است ؏ (اردو) بے خود ہونا۔

(۱۲۲۰) **ازخود بدر کردن** (مصدر اصطلاحی) متعدی (ازخود بدر رفتن) که گذشت یعنی ازخود بیرون کردن و این کنایه باشد (ظہوری ؎) با منش وعده در آمد نیست ؏ ہان ظہوری زخود مکن بدرم ؏ (اردو) بیخود کرنا۔

ازخود برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (ازخود برآمدن) که گذشت مؤلّف گوید که مرادف (ازخود بدر کردن) و این کنایه باشد (صائب ؎) باہی میتوان ازخود برآوردن جہانی را ؏ که یک رہبر بمنزل میرساند

کاروانی را ۔ (اردو) دیکھو ازخود بدر کردن۔

ازخود بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی بیخود کردن و این کنایہ باشد (اردو) بیخود کرنا۔

ازخود برون آمدن (مصدر اصطلاحی) (۱۳۲۱)
مرادف ازخود بدر رفتن و ازخود برآمدن و آن کنایہ باشد (بیدل ؎) بنال از درد غفلت آن قدر کز خود برون آئی ۔ بقدر قلقل است از خویش دامن چیدن مینا ۔ (اردو) دیکھو ازخود بدر رفتن۔

ازخود برون رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ازخود برآمدن کہ گذشت۔ سندی کہ پیش کردہ است (ازخود بیرون رفتن) راست کہ می آید و شک نیست کہ این در روزمرہ معاصرین عجم مستعمل است و کنایہ باشد (اردو) دیکھو ازخود برآمدن۔

ازخود بریدن (مصدر اصطلاحی) صاحب بہار عجم و صاحب انند کہ بذیل (ازخود رفتن) ذکر کردہ) فرماید کہ بمعنی ازخودی برآمدن است (لاادری ؎) ہر سر موی ترا با زندگی پیوندہاست ۔ باچنین دل بستگی ازخود بریدن مشکل است ۔ (ظہوری ؎) بہ نورت کہ از جملہ بگسیختم ۔ بریدم ز خود و بتو آمیختم ۔ (اردو) دیکھو ازخود بدر رفتن۔

(۱۳۲۲) **ازخود بیرون آمدن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف ازخود بدر رفتن و برآمدن باشد کہ گذشت و این کنایہ باشد (صائب ؎) تا ازخود بیرون نیائی خویش را نتوان شناخت ۔ عیب تیر کج درآغوش کمان معلوم نیست ۔ (ولہ ؎) در صف مردان کہ بیرون رفتن ازخود طاعت است ۔ بادبان کشتی می کمتر از سجادہ نیست ۔ (اردو) دیکھو ازخود بدر رفتن۔

ازخود بیرون رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی بیخود شدن مؤلف گوید کہ کنایہ باشد استعمال این در کلام ظہوری یافتہ ایم

(سـ) زخود بیرون نه رفتم ور نیامد ؛ نشد رامم رمی وریوزه دارم ؛ (اردو) دیکھو ازخود رفتن ج

(۱۴۲۳) **ازخود تہی شدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود شدن و این کنایه باشد (ظهوری سـ) برهگذار صبا آگهان چه بیهوشند ؛ زخود تهی شده پرآرزوی آغوشند ؛ (وله سـ) گران تر بادخواب ای ناقه پا آهسته تر داری ؛ که شد محمل نشین ازخود تهی بهر سبکباری (اردو) بے خود ہونا۔

(۱۴۲۴) **ازخود تہی گشتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف (ازخود تہی شدن) که گذشت و این کنایه باشد (ظهوری سـ) تا مشتاقان شود پر کعبه گشت ازخود تهی ؛ صد بیابان تشنگی بردار زمزم عاشقت ؛ (اردو) دیکھو ازخود تہی شدن۔

ازخود حساب داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول خان آرزو در چراغ و صاحب بحر عجم در نظر داشتن خود که کنایه از انانیت و بخود مغرور بودن است مؤلف گوید که این کنایه باشد (سلیم سـ) خاکساری پیش مغروران ندارد اعتبار ؛ گر حسابی داری ازخود در حساب ما مباش ؛ (اردو) خودبینی کرنا۔ خودپسندی کرنا صاحب آصفیه نے (خودبینی) اور (خودپسندی) پر مغروری اور تکبر لکھا ہے۔

(۱) **ازخود رفتن** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بهار بمعنی بیخود شدن مؤلف گوید که این کنایه باشد و ازهمین مصدر است۔

(۲) **ازخود رفته** که اسم مفعول است و بهار ذکر این کرد۔ یعنی ازخود رم کرده که مقصودش از بیخود۔ باشد (صائب سـ) بوی گل و باد سحری بر سر راهند ؛ گر میروی ازخود به ازین قافله نیست ؛ (وله سـ) عاشق سرگشته را از گردش دوران چه باک ؛ موج ازخود رفته را از بحر بی پایان چه باک ؛ (اردو) (۱) بیخود ہونا۔ (۲) بیخود۔

(۱۴۲۵) **ازخود رم کردن** (مصدر اصطلاحی) مرادف

(ازخود رفتن) که گذشت و این کنایه باشد (ظهوری
؎) دام بنهادم نبردی دام من انصاف نیست ٭
گردم ازخود رم نگشتی رام من انصاف نیست ٭
(صائب ؎) کسی کز عقل وحشی شد چو مجنون بد
نمی بیند ٭ زخود رم کرده آزادی ز دام و دد نمی بیند
(اردو) بیخود ہونا۔

ازخود رمیده (اصطلاح) بقول صاحب
انند بحواله مظهر العجائب بمعنی عاشق۔ سندی پیش
نشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و این
کنایه باشد (اردو) عاشق۔ مذکر۔

ازخود شدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بهار و انند یعنی ازخود برآمدن۔ مقصودش
از بیخود شدن است و این کنایه باشد (مولوی
معنوی ؎) زخود شدم ز جمال پر از صفا ایدل ٭
بگفتمش که زهی خوبی خدا ایدل ٭ (اردو)
بیخود ہونا۔

ازخود غائب شدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی
غافل و بیخود و بیخبر شدن سو دیگر کسی از محققین
عجم ذکر این نکرد و سندی پیش نشد۔ کنایه باشد
(اردو) بیخود ہونا۔

(۱۳۴۹) **ازخود فارغ گشتن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بیخود شدن و از بند هستی آزاد شدن و
این کنایه باشد (ظهوری ؎) بجز ز دستی
ازخود چو سوسن گشته ام فارغ ٭ برای تیغ خصمی
زنگ می سازد نیام اینجا ٭ (اردو) بیخود ہونا

(۱۳۵۰) (۱) **ازخود گذشتن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بیخود شدن و این کنایه باشد (عرفی
؎) بجز غم حمله کنار است که ازخود گذری ٭
ز ورق اهل فنا منت ساحل نبرد ٭ بهار زدگی

(۲) **ازخود گذشته** بمعنی ازخود رفته
کرده و این اسم مفعول مصدر اول الذکر
است (؎) ازخود گذشتگان را آئینه بی غبار
است ٭ پیوسته صاف باشد بحری که بی کنار است ٭

(اردو) (۱) بیخود ہونا - (۲) بیخود -

از خود گسستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بذیل (از خود رفتن) بمعنی از قید خودی بر آمدن که مقصودش بیخود شدن است و این کنایه باشد - سندی پیش نشد (اردو) بیخود ہونا -

از خودی خود گذشتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود شدن باشد - سند این از کلام صائب بر (از خود بر آمدن) گذشت و این کنایه باشد - (اردو) بیخود ہونا -

از خون شستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند بمعنی (۱) پاک کردن از خون مؤلف گوید که (۲) چیزی را از خون شستن ہم چنانکه "روی را از خون شستم" (اردو) (۱) خون سے پاک کرنا (۲) کسی چیز کو بعوض پانی سے دھونے کے خون سے دھونا -

از خون گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند بحل کردن خون - این کنایه باشد (میرزا طالب خلف حاجی مرزا خان بیگ ؎) ای خلق تو بر خلق عیان زنده یقین ؛ موقوف شفاعت تو جرم کونین ؛ آنجا که شفاعت تو باشد ترسم ؛ از خلق حسن بگذری از خون حسین (اردو) قصاص سے درگزر کرنا خون بخشدینا -

از خویش بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی از خود بر آمدن که مقصودش بیخود شدن باشد و این کنایه است - سند پیش کرده اش متعلق از (از خویش برون آمدن) است و بجای خودش مذکور شود - صاحب انند ہم بذیل از خود رفتن ذکر این کرده (اردو) بیخود ہونا

از خویش بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (از خویش بر آمدن) مقصودش از بیخود کردن و این کنایه باشد (صائب ؎) از خویش بر آورد تمنای تو ما را ؛ سر داد بفردوس

تماشای تو مارا ۞ (اردو) بیخود کرنا۔

(۱۲۲۹) **ازخویش بردن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود کردن و این کنایه باشد (صائب ره) عجب که برق فنا گرد من تواند یافت ۞ چنین که جلوهٔ او می برد مرا ازخویش ۞ (اردو) بیخود کرنا۔

(۱۲۳۰) **ازخویش برون آمدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود شدن است و این کنایه باشد (ابوالحسن انجوی ره) اگر ازخویش برون آمدهٔ چون مردان ۞ باش آسوده که دیگر سفری نیست ترا ۞ (صائب ره) نیست چندان ره سلک بیخودی از عارفان ۞ تا برون ازخویش می آیند در میخانه اند ۞ (اردو) بیخود ہونا۔

(۱۲۳۱) **ازخویش دامن چیدن** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از بیخود شدن (بیدل ره) بنال از درد غفلت آن قدر کز خود برون آئی ۞ بقدر قلقل ست ازخویش دامن چیدن میناها ۞ (اردو) بیخود ہونا۔

ازخویش رفتن (مصدر اصطلاحی) بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که کنایه باشد از بیخود شدن (صائب ره) رود چگونه باین ضعف کار من از پیش ۞ که من بپای نسیم سحر روم ازخویش ۞ (میرزا ابوالحسن انجوی ره) به محفلی که توئی بسکه رفته ام ازخویش ۞ گمان برند حریفان که جای ما خالی است ۞ (اردو) بے خود ہونا۔

(۱۲۳۳) **ازخویش سر برداشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از بیخود شدن (صائب ره) خودنمائی کار ما را در گره انداخته ست ۞ قطره چون برداشت سر ازخویش دریا می شود (اردو) بے خود ہونا۔

ازخویش گسستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر ترک خودی کردن مؤلف گوید که کنایه باشد از بیخود شدن۔ بهار سندی آورده (میر ابوالحسن انجوی ره) بگسل ازخویش بهر

که خواهی پیوندش که درین ره زتو نا سازتری نیست تراش ما این سند را در دیوان صائب یافتیم (اردو) بخود ہونا

ازدار آویختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار روانند سیاستی معروف مؤلف گوید که بمعنی حقیقی - بردار کشیدن است که نتیجهٔ آن موت است به خفه کردن (امیر خسرو ۵) عدوت از پای خود برآسمان خواهد شود ممکن چو از دار اندر آویزی نگونش بانگون ساران (اردو) سولی پر چڑھانا - دار پر کھینچنا - پھانسی دینا -

ازدام چو آزاد شوم در قفس افتم (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و مجموعة الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که مرادف (از چاه برون آمد در چاه افتاد) باشد که گذشت (اردو) دیکھو مثل آخر الذکر -

از دائره افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار روانند - بی رتبه شدن - (صوفی شیرازی رباعی) صوفی هر کس که بوالفضول افتاد است از دائرهٔ رد و قبول افتاد است از گردش چرخ است که بدمی رقصم این دائره سخت بی اصول افتاد است مؤلف گوید که ازاین سند که پیش شد (از دائره افتادن) کنایه باشد از حد بیرون شدن و چون اضافت دائره بسوی رد و قبول است معنی آن باشد که از حدّ رد و قبول بیرون شده است - پس مجرّد (از دائره افتادن) را بسند این شعر بمعنی بی رتبه شدن نتوان گرفت طالب سند دیگر باشیم و ازین معنی انکار نمی کنیم زیرا که از حد چیزی افتادن بمعنی از رتبهٔ آنچیز افتادن من وجهٍ توان گرفت (اردو) مرتبہ سے گرنا -

ازدب بقول صاحب سروری وضمیمهٔ برهان به زای معجمه و دال مهمله بوزن

اُنبر بحوالۂ تحفۃ السعادت بمعنی بگیر و بکش باشد صاحب انند معنی این را گیر و بکش نوشته فرمائے
که بکذا فی الادات و فی الدستور۔ مگر درین لغت کاتب را شبهه است که فارسی است یا
ترکی و غالب آنست که ترکی است ولیکن چون به تصریح روایت یافته نشد ہم در فارسی
آوردیم (انتهٰی) و رمؤید الفضلای مطبوعه نقل ہمین عبارت است و بذیل لغات فارسی نوشته
شده۔ امّا در نسخهٔ قلمی بذیل لغات ترکی مرقوم و صاحب ضمیمهٔ برہان حرف آخر را بای
فارسی گیرد۔ مؤلف گوید که در ترکی بودن این شکی نیست و انچه صاحب سروری و
ضمیمهٔ برہان معنی این در اثبات نوشته درست یافته میشود (اردو) لے۔ کھینچ۔

ازدحام | لغت عربی است۔ بقول صاحب منتخب بالکسر انبوہی کردن مخفی
مباد که مادّهٔ این زحم است بقول صراح۔ زحم بمعنی انبوہی است۔ فارسیان استعمال
این بمعنی انبوہ کرده اند و با مصادر فارسی ہم مرکب ساخته اند که در ملحقات می آید (ظہوری
ﮦ) مرید من شو و خود را ببر بخلوت خود ٭ ببین که شیخ چه در ازدحام می افتد ٭ (واله ﮦ)
ز مجلس تو مرا ازدحام بیرون کرد ٭ گذشت عمری و خالی نبود جای کسی ٭ (اردو) ازدحام
بقول امیر (عربی) مذکر۔ جماؤ۔ بھیڑ۔ ہجوم (قلق ﮦ) تہِ بام ازدحام رہتا تھا ٭ مجمع خاص
و عام رہتا تھا ٭

(الحاق) **ازدحام آوردن** | استعمال بمعنی انبوہی
نمودن و زحمت دادن (ظہوری ﮦ) خلوتی
بگزین که تنہائی نیارد ازدحام ٭ تا نه بینی روی
عکس آئینه زنگاری بحجره ٭ (اردو) زحمت دینا
تکلیف دینا۔ چڑھائی کرنا۔

(الحاق) **ازدحام شدن** | (استعمال) انبوہی

شدن (ظہوری ؎) گشت حیرت خانہ ام ویران و خاکش باد برد؛ ازدحام درد و غم	شد بردر و بامم ہنوز؛ (اردو) ازدحام ہونا چڑھائی ہونا۔

ازدر | بقول برہان و سروری و جامع و ناصری و ہفت و انند و شمس و مؤید با دال ابجد بروزن افسر بمعنی زیبا و لائق و سزاوار (انوری ؎) ریش از پی کندن پیاپی؛ سرازدر سیلی و مادم (از ناصری ؎) روز از در بزم است و شراب ازدر خوردن؛ ہر چند چمن نیست کنون ازدر دیدار؛ صاحبان انند و سروری بذکر این گویند کہ بحذف الف ہم آمدہ۔ بخیال ما این مفرّس (اجدر) باشد کہ بقول منتخب در عربی بمعنی سزاوارتر آمدہ فارسیان بقاعدۂ خود جیم عربی را بزای معجمہ بدل کردند ہمچو (چوجہ) و (چوزہ) (اردو) لائق سزاوار۔

(۱۷۸۵) ازدر تو کردن سر | (استعمال) سر از در بیرون کردہ دیدن۔ صاحب سرگذشت ذکر این کردہ است "آقا مسعود سرش را ازدر تو کردہ گفت ای امان وزیر رسید" (اردو) جھانکنا۔ بقول صاحب آصفیہ دروازہ سے منھ نکالکر دیکھنا۔

(۱) از در در آمدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی از راہ در آمدن و این از جہت رفع ابہام بود۔ از راہہای دیگر غیر موضوع (خواجہ شعیب وزیر شاہ عباس ؎) خیال کز در در آمد اہل ماتم را بسیہ بختی؛ فغان از بلبلان برخاست چون سوی چمن رفتم؛ (ظہوری در قسمیہ ؎) بہ برخوردن دوستان در نظر؛ بیاری کہ غافل در آید ز در؛ (والہ ہروی ؎) واعظ سحری از در میخانہ در آمد؛ سر کرد سخنہا کہ کند ہرزہ درائی؛ ذکر باید کہ بعضی از محققین برانند کہ بمعنی اندرون در آمدن باشد پس مؤلف را با رای آخر الذکر اتفاق است و بخیال ما

از سند اوّل الذکر۔

(۲) ازو رو رآمدن سیہ بختی | اصطلاح خاص است وکنایہ باشد از برگشتن طالع (اردو) (۱) اندر آنا۔ (۲) شمت الشّا۔ بقول آصفیہ۔ بداقبالی کا سامنا ہونا۔ شامت آنا۔

ازدر دراآوردن | (استعمال) بقول بہار از در آمدن و در آوردن باقر کاشی سہ) کسیکہ دست خیالم بدامنش نرسید ÷ ببین چگونہ در آوردمش از درین ÷ مؤلف گوید کہ ازین سند ظاہر میشود کہ معنی۔ بی طلب وسعی آوردن وبہم رسانیدن باشد (اردو) گھر بیٹھے ملجانا کا متعدی۔ مثلاً خوش قسمتی نی زید سے گھر بیٹھے ملادیا

ازدزکن | بقول صاحب جہانگیری کہ در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ثرند و پاژند آوردہ۔ باوّل وثانی مفتوح وزای ثانی مکسور بُز را گویند وحالا در روزمرۂ معاصرین عجم متروک است وماخذ این ہیچ متحقق نشد (اردو) بکرا۔ مذکر۔

ازدست | بقول برہان وجامع بروزن بدمست (۱) بمعنی زیر دست ومطیع ومحکوم۔ وبقول صاحب بحر عجم (۲) برابر وہم چشم نیز۔ صاحب جہانگیری ذکر معنی اوّل کردہ از شیخ فرید عطار سند دہد (سہ) شہریار از دست تو بسیار ہست ÷ ہیچ گلخن تاب را این کار ہست ÷ وسندی دیگر از حکیم سنائی ہم آوردہ کہ بذیل می آید خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل سند سنائی از جہانگیری نقل کند (سہ) منکہ از دست اینم وآنم ÷ من کنون دست راست سلطانم ÷ وفرماید کہ این خطاست وصحیح (دردست) است بہ دال مہملہ ومراد آنست کہ منکہ در دست این وآنم یعنی محکوم این وآنم وباختیار این وآنم گو در دست راست سلطانم ودست راست سلطان بسبب گرفتن بعیت در دست این وآن افتد واین معنی نہایت خوب وانچہ جہانگیری

نوشتہ یی حاصل بلکہ خطاست (انتہی) بہار بذکر ہر دو معنی برای معنی دوم از محسن تاثیر سند آوردہ (سعہ) با با رقیب کتر ز انگشت زائدی نیست ؛ ہمدست ماست امّا از دست ما نبا شد ؛ صاحب بحر عجم ہم برای معنی دوم از ہمین شعر استناد کردہ بخیال ما معنی اوّل درین شعر زیادہ چسپان است خصوصًا بوجہ تشبیہ انگشت زائد با رقیب۔ یعنی انگشت زائد اگرچہ ہمدست است ولیکن مثل دیگر انگشتان محکوم نیست۔ انچہ خان آرزو باصلاح در شعر سنائی معنی نہایت خوب پیدا کند خلاف طرز ما است کہ از خوبی پیدا کردۂ او ذوقی نداریم (اردو) (۱) محکوم۔ بقول آصفیہ (عربی) ۔ ماتحت۔ زیر حکم تابع (۲) ہم چشم۔ بقول آصفیہ (فارسی) برابر والا۔ ہم رتبہ۔ ہمجولی۔

(۱۱۲۶) **از دستار گذشتن** (استعمال) بمعنی پروای دستار نکردن است و این در حقیقت در تعمیم (از چیزی گذشتن) داخل است (صائب ۵) از سر گذشتہ اند کریمان این زمان ؛ کو سر گذشتۂ کہ ز دستار بگذرد ؛ (اردو) پگڑی کی پروا نہ کرنا۔

(۱۱۲۷) **از دست افتادن بر فلک** (استعمال) بمدد کسی بر فلک رسیدن باشد (انوری ۵) تا ابد جرم دخان بارندہ گردد چون سحاب ؛ گر بیفتد بر فلک از دست تو یک فتیا ب ؛ (اردو) کسی کی مدد سے آسمان پر پہنچ جانا۔

(۱۱۲۸) **از دست بدر افتادن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیرون از اختیار شدن و بیخود شدن۔ (ظہوری ۵) خود را مباد اگم کنم بر پی غلط تا کی روم ؛ از دست می افتم بدر در بغز جان گیستی ؛ (اردو) ہاتھ سے جاتا رہنا۔ بقول صاحب آصفیہ قابو سے نکل جانا۔ قابو مین نہ رہنا بس مین نہ رہنا۔ قبض و تصرف سے باہر ہو جانا۔ خود رفتہ ہو جانا۔ آپے مین نہ رہنا۔ بے خود بے اختیار

ہونا۔ دیکھو از چنگ جستن۔

از دست بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و اانند۔ از دست ممکن بودن و میسر شدن (شیخ شیراز رحمہ) گرت از دست برآید دہنی شیرین کن ٭ مردی آن نیست کہ مشتی بزنی بر دہنی ٭ (اردو) ہاتھ سے ہوسکنا۔

از دست برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ورای معنی ترکیبی بمعنی کشتن دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ نہ سند پیش شدہ نہ معنی لفظی برای کنایہ تعلقی دارد۔ مشتاق سند باشیم (اردو) مار ڈالنا۔

از دست برخاستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و اانند مرادف (از دست برآمدن) کہ گذشت (سعدی رحمہ) اگر از دست برخیزد کہ با دلدار بنشینم ٭ ز جام خضری نوشم ز باغ عمر گل چینم ٭ (اردو) دیکھو از دست برآمدن۔

از دست بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار عجم و اانند کنایہ از بیخود کردن (خواجہ شیراز رحمہ) مرا می دگر بارہ از دست برد ٭ بمن باز نمود می دست برد (اردو) بیخود کرنا۔

از دست برگرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول ہفت صاحبان بحر و سراج و ناصری و بہار و اانند و رشیدی و جہانگیری و برہان کنایہ باشد از نیست و نابود گردانیدن (ظہیر فاریابی رحمہ) بخشم گفتی ز دوت ز دست برگیرم ٭ چگونہ نیست کہ بدست درست و بتوانی ٭ (اردو) نیست و نابود کرنا۔ مٹانا۔

از دست برون بردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیخود کردن (حافظ شیراز رحمہ) پردہ مطربم از دست برون خواہد برد ٭ آہ از آنکہ درین پردہ نباشد یارم ٭ صاحب اانند ہمین سند را بر (از دست بیرون بردن) آوردہ کہ می آید (اردو) بیخود کرنا۔

(۴۲۴)

(۱۲۲۰) **از دست برون شدن** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از ـ در قبضهٔ اختیار نماندن (انوری ؎) پای من بنده چون ز جای برفت ٭ کارم از دست من برون شده گیر ٭ (اردو) ہاتھ سے جاتا رہنا ـ دیکھو از چنگ جستن ـ

از دست بیرون بردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند کنایه باشد از ہیچ و دکردن ـ سند بہار ہمان شعر حافظ شیراز است که برا از دست برون بردن گذشت (اردو) ہیچ و دکرنا ـ

از دست بیرون کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار سروف مؤلف گوید که معنی لفظی اینا از قبضهٔ اختیار بیرون کردن سندی پیش نشد (اردو) ہاتھ سے دینا ـ بقول آصفیه چھوڑنا ترک کرنا ـ قبضه چھوڑنا ـ جانے دینا ـ

از دست پزا (اصطلاح) بقول بحر عجم و رشیدی نانیکه خمیر آن رسیده باشد ـ خان آرزو در سراج گوید که بفتح بای پارسی و زای معجمه با لف کشیده نان فطیری دآنرا (از دست فزا) نیز گویند و آن مبدل اوست ـ فرماید که اغلب که ماخوذ باشد از پزیدن بمعنی پختن یعنی نانیکه از دست پخته شود و برتابه و آتش بدست پزند و به تنور نداشند چراکه نان فطیری در تنور بسیار کرخت و ضایع میشود بخلاف نان خمیر که در تنور بندند و بگرمی آتش پخته گردد و احتیاجی که در پختن نان فطیری بر آتش و تابه بدست انند در نان خمیر که به تنور بندند نیست (انتہی) صاحب برہان گوید که نان فطیر را گویند که خمیر آن نرسیده باشد ـ صاحب جامع فرماید که نان فطیر است که خمیرش خام و نارس باشد صاحب جہانگیری بر نان فطیر قانع ـ بخیال ما آنچه خان آرزو نسبت وجه تسمیهٔ این صراحت کرده است درست است (اردو) چپاتی ـ وه روٹی جو خمیری نہو اور ہاتھ سے پکائی جائے (مؤنث)

از دست جستن (مصدر اصطلاحی) بقول

صاحب شمس و رشیدی کنایه باشد از مردن آمده
پیش نشد مخفی مباد که (از دست دہر جستن) بہ ہمین
معنی می آید و عجبی نیست که (از دست جستن)
مخفف آن باشد ورنه معنی حقیقی آن ہیچ تعلق
باکنایه ندارد (اردو) مرنا۔

(۱) **از دست دادن** (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف (از دست بیرون کردن)
که گذشت و از معنی ہر دو ساکت و بر معروف
قانع ۔ مؤلف گوید که بمعنی از دست گذاشتن
و از قبضه اختیار گذاشتن باشد بخیال ما این را
بہ تعمیم معنایش ---------

(۲) **از دست دادن چیزی** قائم
کردن انسب و ہم برین قیاس است (از
کف دادن چیزی) که بجای خودش می آید
و از ہمین مصدر عام است --------

(۳) **از دست دادن دامن** (۳) بمعنی
(۴) **از دست دادن عنان** گذاشتن
دامن و (۴) بمعنی بی اختیار شدن صراحت کامل
این بر (دامن) و (عنان) می آید (صائب
ع) ساده لوحانی که در خود بدرمان داده اند
دامن یوسف ز دست از مکر اخوان داده اند
(عرفی ع) پیش عرفی مده از دست عنان
کین صیاد خویش را ابله نمود است ولی ابله
نیست (اردو) (او ۲) ہاتھ سے دینا۔
(۳) دامن ہاتھ سے دینا۔ (۴) بے اختیار ہونا۔

(۱۳۳۱) **از دست در رفتن** (مصدر اصطلاحی)

بمعنی خارج شدن از قبضه و باختیار نماندن۔
صاحب سرگذشت خان لنگران استعمال این
کرده "اسپ از دستم در رفت و گریخت"
(اردو) چھوٹ جانا۔ ہاتھ سے نکل جانا۔

از دستِ دہر جستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحبان بحر و جامع و سراج و ہفت
و جہانگیری و بہار و برہان بمعنی از خر افتادن
که مردن و از عالم رفتن باشد۔ صاحبان مؤید

وشمس ذکر (از دست دہ جستن) بہمین معنی کرده اند که ماضی مطلق ہمین مصدر باشد مولف گوید که این کنایه باشد و (جستن) را باید که بفتح جیم عربی خوانیم (اردو) مرنا۔

از دست رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان رشیدی وسراج وجہانگیری وہفت وبرہان (۱) کنایه از بیخودی و بی اختیاری و اضطراب کردن۔ بہار وسروری بربیخود شدن قانع (ملّا محمد عصار ؎) زراه شوق گشتندی چو سرمست ٭ زجام اولین رفتندی از دست ٭ وصاحب ناصری بذیل (از پا کار شدن) ذکر اینهم کرده واز استادی سند آورده (؎) از یک نگهت ز دست رفتم ٭ رفتم زجهان و دست رفتم ٭ مؤلف گوید که بخیال ما اینرا (از دست رفتن کسی) قائم کردن اولی است (که از دست رفتن چیزی) ہم می آید وصاحب بحر (۲) بمعنی فوت شدن و خود او بر (فوت شدن) نوشته که بمعنی مردن و از دست رفتن چیزی و کاری است بخیال ما مقصودش درینجا از مردن نباشد پس در رای مؤلف معنی دوّم متعلّق است از (از دست رفتن چیزی) که می آید (اردو) (۱) بیخود ہونا (۲) دیکھو (از دست رفتن چیزی)

از دست رفتنِ چیزی (مصدر اصطلاحی) بمعنی از قبضۂ اختیار رفتن چیزی است چنانکه صائب گوید (؎) بر ہرچه آستین نفشانی رود ز دست ٭ بر ہرچه پشت پا نزنی دستگیر نیست ٭ واز ہمین مصدر است (از دست رفتن کار) وامثال آن که بجایش می آید (اردو) ہاتھ سے جاتا رہنا۔ دیکھو از چنگ جستن۔

از دست رفتنِ کار (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم کنایه باشد از فوت شدن مطلب (ظہوری ؎) از دست رفته کار مجال تلاش نیست ٭ یا چون کنیم بند که از سر فتاده ایم ٭ (صائب ؎) وسنم ز کار و کار من از دست رفته است

(الف)

تا بہلہ دست در کمر یار کردہ است ۞ (اردو) ہاتھ سے بات جاتی رہنا (ظفر ـ ۵) راز خلوت تم نہ جلوت مین بیان کرنا ظفرؔ ۞ ہاتھ سے جاتی رہیگی بات ہاتھ آئی ہوئی ۞

ازدست رفتنِ کسی (مصدر اصطلاحی) ہمان (ازدست رفتن) است کہ ذکرش گذشت و ما اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ازدست رفتن

(۱) ازدست شدن (مصدر اصطلاحی) بقول برہان و جامع و ہفت بمعنی ازدست رفتن است کہ کنایہ از بیخودی و بی اختیاری و اضطراب کردن باشد - صاحبان بحر عجم و رشیدی و سروری و سراج ہم این را مرادف (ازدست رفتن) گویند - بہار از انوری سندی آوردہ (ـ۵) ازدست مشو زسقطۂ من ۞ پای تو اگرچہ در میانست ۞ صاحب ناصری ذکر این ذیل (از پا کار افتادن) کردہ و سندی آوردہ (شریف غیاث ـ ۵) چون نامہ ات رسید بدستم شدم زدست ۞ در بیخودی مگر نشرابش نوشتہ ۞ صاحب مؤید (ازدست شد) را کہ ماضی مطلق ہمین مصدر است ذکر کردہ بمؤلف گوید کہ این در حقیقت (ازدست شدن کسی) است و ---------

(۲) ازدست شدنِ خیزی کنایہ باشد از (رفتن چیزی از قبضۂ اختیار) چنانکہ وقت ازدست شد و کار ازدست شد - و موقع ازدست شد (اردو) (۱) بیخود ہونا - (۲) ہاتھ سے جاتی رہنا - جیسے بات ہاتھ سے جاتی رہی - دیکھو (ازدست رفتن چیزی)

ازدست عنان دادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بی اختیار شدن - این ہمان است کہ ذکر اجمالی این بر (ازدست دادن عنان) گذشت و سندی ہم از عرفی و بیان کامل این بذیل لحقات (عنان) می آید (ظہوری ـ ۵) جملہ دلہا برہ عشق تو در پیش و پس اند ۞ پیش پیش ہمہ ازدست عنان دادہ ما ۞ (اردو) بے اختیار ہونا -

از دست فزا بقول برہان و بحر و رشیدی و ہفت و جہانگیری و سروری و جامع ہمان از (دست پزا) است کہ گذشت باید کہ فا را مفتوح گیریم۔ فارسیان بقاعدۂ خود بای فارسی را بہ فا بدل کنند چون (سپید) و (سفید) صراحت با خذ (برا ازدست پزا) گذشت (اردو) دیکھو (ازدست پزا)

(۱۸۸۵) **از دستِ کسی رفتن** (مصدر اصطلاحی) از قبضۂ اختیار کسی رفتن است (ظہوری ع) رمیدنہا چہ مفت از دست من رفت ٭ بسر بیگانگی ہا آشنائیست ٭ مخفی مباد کہ این مرادف (از دست رفتن چیزی) است کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو (از دست رفتن چیزی)

(۱۸۸۶) **از دستِ کسی عنان برگرفتن** (مصدر اصطلاحی) او را بی اختیار کردن است چنان کہ (ظہوری گوید ع) تا در رکاب رخش طلب پا نہادہ ایم ٭ از دست اختیار عنان برگرفتہ ایم ٭ (اردو) کسی کو بے اختیار کرنا۔ کسی کے ہاتھ سے اختیار لے لینا۔ اختیار سلب کر دینا۔

از دست کشیدن (استعمال) بقول بہار معروف و سندی پیش نشد مؤلف گوید کہ (۱) (از دست کشیدن چیز یا کسی را) بمعنی کشیدن آن چیز یا کس را بسوی خود باشد و (۲) (از دست کسی کشیدن چیزی) بمعنی حاصل کردن آن از قبضۂ کسی (اردو) (۱) کسی چیز یا کسی شخص کو اپنی جانب کھینچنا (۲) کسی شخص کے ہاتھ سے کوئی چیز لے لینا۔

(۱) از دست گذاردن (مصادر اصطلاحی)
(۲) از دست گذاشتن (۲) بقول صاحب بحر عجم واگذاشتن و دست برداشتن مؤلف گوید کہ (۱) ہم مرادفش باشد (عرفی ع) گر درمانِ درد از دست دل مگذار در راحت ٭ من ٭ کہ امین راحتی زین درد و روز افزون نمی‌خواہم ٭ (اردو) چھوڑ دینا۔ دست بردار ہونا۔

از دستِ گرسنہ چہ خیزد (مثل) صاحب

خزینۃ الامثال ذکر این کردہ است و این مثل بذیل (از پای بستہ چہ سیر) گذشت و مرادف آنست (اردو) دیکھو (از پای بستہ چہ سیر)

از دست گرفتن (استعمال) بہار ذکر این کردہ بر (معروف) قانع و سندی پیش نکرد مؤلف گوید کہ (۱) (از دست کسی گرفتن) چیزی را از قبضہ او حاصل کردن و (۲) (از دست گرفتن چیزیرا) برداشتن چیزی بواسطۂ دست باشد (اردو) (۱) کسی کے ہاتھ یا قبضہ سے لینا - حاصل کرنا (۲) کسی چیز کو ہاتھ سے اٹھانا -

از دست مگذار (اصطلاح) بقول صاحب مؤید - ای ضائع مگذار - صاحبان انند و شمس و ہفت نقل این کردہ اند مؤلف گوید کہ مصدر این (از دست گذاشتن) است کہ گذشت و این امر است ازان بمعنی وا مگذار و از دست مدہ یعنی بیان کردۂ صاحبان تحقیق راسندی باید - (اردو) نچھوڑ - ہاتھ سے نہ دے -

از دست ہشتہ شدن (استعمال) بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ ہشتن بقول صاحب بحر عجم بالکسر بمعنی فرو گذاشتن و رہا کردن و آویختن است پس از دست ہشتہ شدن بمعنی از دست گذاشتہ شدن و رہا کردہ شدن و آویختہ شدن مجہول باشد - این چیزی نبود قابل بیان از شنگی بہار را نیز انوشت تا تکمیلش کردہ ایم (اردو) چھوڑا جانا - رہا کیا جانا - لٹکایا جانا -

از دستِ ہم ربودنِ چیزی (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و وارستہ نہایت عزیز بودنش (صائب ؏)

بپاک چشمی من شبنمی ندارد باغ ⁂ ز دست ہم برباید گلعذارانم

مؤلف گوید کہ چیز مطبوع و مرغوب و عزیز را یکی از دست دیگری می برد پس معنی بیان کردۂ محققین بالا کنایہ باشد (اردو) کسی چیز کا نہایت عزیز ہونا - مرغوب و مطبوع ہونا -

ازدف بقول صاحبان برہان وجامع و(دری وپہلوی) بکسر اول وفتح ثالث وسکون فا- میوه ایست سرخ رنگ وصحرائی که آنرا العربی زعرور خوانند وبفتح اول گفته اند- صاحب سروری بذکر این گوید که این را (کوژ) ہم نام است- خان آرزو درسراج فرماید که علف شتران ہم گویند- صاحب محیط برزعرور نوشته که این را العربی ذوثلثه حبات وشجر الدب خوانند نوعی است از فواکه وگویند قسمی است از آلو یا از غبیراو صحیح آنست که سیب صحرائی است ونامش بفارسی (دوله) و(کیل) و(کالنج) وبشیرازی (لیلک) وباصفہانی (گوتج) واین سرخ آنست وزرد آنرا (شرذوک) وبه ترکی (ریشان) ودرتنکابن (کرجیل) وبه یونانی (اصرافلونس) سرد درآخر دوم وخشک دراول وبعضی بالعکس گفته اند وآن اشبه بادویه وکمتر باغذیه- قاطع صفرا ومسکن حدت خون ومنافع بسیار دارد- و براکوز بہ زای عربی فرموده که اسم فارسی زعرور سرخ است- صاحب انند بحواله فرہنگ فرہنگ فرماید که (ازدف) لغت زبان فارسی است وبعضی از معاصرین گویند که لغت دری است وماخذ این ہیچ متحقق نشد- (اردو) جنگلی سیب- مذکر-

(۱۸۹۷) **ازدل بدر افتادن راز** (مصدر اصطلاحی) معنی افشای راز شدن (ظہوری ۵) ترسم که رازہا ہمه از دل بدر رفتد ؛ رسوا شوم گر آه نہانی برآورم ؛ (اردو) راز فاش ہونا

ازدل برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار فراموش کردن مؤلف گوید که این کنایه باشد (حسن بیگ رفیع ۵) از آن زمان که تو مارا ازدل برآوردی ؛ مسافریم بہر خاطری که می گذریم ؛ (اردو) بہول جانا فراموش کرنا-

ازدل بردن (مصدر اصطلاحی) بیرون (۱۴۴۷)
ازدل کردن است چنانکہ صائب گوید (ع)
چون وہد پیغام تسکین بیقرار بوسہ را ؛ حرف و
صوت از دل بر د کی خار رخار بوسہ را ؛ (اردو)
دل سے نکالنا - دل سے ہٹانا -

ازدل برود ہرآنچہ از دیدہ برفت (مثل)
صاحبان خزینہ و محبوب الامثال و امثال فارسی
و حسن و بہار ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را
باظہار خوبی (حضوری) می زنند و این مصداق
(سگ حضور بہ از برادر دور) است و ہمین مثل
بہ تقدیم و تاخیر و تبدیل الفاظ (ہرکہ از دیدہ
دور از دل دور) ہم ہست مقصود اینست
کہ کامیاب کسی است کہ از دیدۂ یار یا
حاکم خود دور نشود و ہمہ در حضور باشد (اردو)
بقول صاحب محبوب الامثال ؛ بہائی دور
پڑوسی نیڑے ؛ آنکھ اوجہل پہاڑ اوجہل ؛

(۱۴۴۹) **ازدل برون کردن چیزی** (مصد اصطلاحی)
بمعنی در دل نداشتن و ازدل برآوردن خالی
کردن دل ازان باشد چنانکہ ؛ ازدل برون
کردن خیال و غم و آرزو و ہوس ؛ و امثال
آن (ظہوری ع) برون کردہ ام صد تمنا
ازدل ؛ کہ یک حسرتش را در آوردہ ام ؛
(اردو) دل سے نکال دینا - دل سے دور کرنا

(۱۴۵۰) **ازدل رخت بدر انداختن** (مصدر
اصطلاحی) کنایہ باشد از خیالات دل بیرون
کردن ؛ (ظہوری ع) کارہا از پیش بینی
این چنین افتادہ پس ؛ رخت دل انداختیم از
دل بدر بر بانگیر ؛ (اردو) خیالات دل سے
نکال دینا -

(۱۴۵۱) **ازدل رفتن چیزی** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی از دل بیرون شدن آن و در دل باقی
نماندنش چنانکہ آرزو از دل رفتن و حسرت از
دل رفتن و خیال از دل رفتن و امثال آن

(عرفی ؎) گر بمیرم منما چهره بمن روز وصال ؛ حسرت روی تو حیف است که از دل برود ؛ (اردو) دل سے نکل جانا - دل میں باقی نہ رہنا

(۱۵۲) **از دل شستن چیزی** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از (از دل دور کردن و در دل باقی نداشتن) چنانکه مهر و محبت از دل شستن و آرزو و هوس از دل شستن (ظهوری ؎) از بهر دوستکامی خصمان خویشتن ؛ مهر و محبت از دل احباب شسته ایم ؛ (اردو) دل سے نکالدینا -

از دل کشیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب انند ذکر این کرده از معنی ساکت و از صائب سند وهد (؎) داغم که بیقراری این درد جان گداز ؛ حرف شکایت از دل بیتاب می کشد ؛ مؤلف گوید که این سند متعلق از حرف کشیدن است که بجای خودش آید نه (از دل کشیدن) تسامح صاحب انند است که این مصدر را باستشهاد این شعر قائم کرده ؛ (اردو) دیکھو (حرف کشیدن)

از دل ماندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند آزرده شدن (خواجوی کرمانی ؎) دل چو دید جانرا در بباخت ؛ خاطر خواجو ازین از دل بماند ؛ (اردو) آزرده هونا -

(۱۵۳) **از دل نهادن کسی را** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از بیرون کردن از دل (انوری ؎) بر گوش نهاده سر زلف ؛ از گوشهٔ دل نهاده ما را ؛ یعنی بیرون نهاده و بیرون کرده (اردو) دل سے نکالدینا -

(۱) **از دمّل حریصِ دنیا آمدن** (مصادر اصطلاحی) بهار ذکر (۲) کرده فرماید که گویند

(۲) **از دمّل دولت یافتن** هر کرا دمّل شود دولت باو روی آورد (محسن تاثیر ؎) ضرری نیست که سودی ز پیش گل نه کند ؛ دمّل غنچه بد نهال زرگل دارد ؛ و سندی دیگر از سعیدا اشرف هم آورده که بذیل می آید صاحب انند نقل نگار بهار است و وارسته (از دمّل

دولت آمدن) را قائم کرده و بذکر سند بالا سندی دیگر از سعید اشرف هم آورده (س ۵) زربخش راحت گیتی مهیا؂ چنان کز دنبل آید چرک دنیا؂ و فرماید که (چرک دنیا) کنایه از دولت دنیوی است و صاحب بحر عجم نقل وارسته بر داشت - مؤلف عرض کند که (دمّل) بالضم و به تشدید میم مفتوح - لغت عرب است بقول صاحب منتخب نوعی از ریشها که بر تن آدمی برآید (انتهی) پس ازین هر دو سند که بالا مذکور شد مصدر (از دمّل دولت یافتن) حاصل نمی شود و نمی دانیم که بهار و آنند بچه اصول این مصدر را ازین اسناد پیدا کرده اند البته ازین سند مقوله (دمّل بدنبال زر دارد) پیدا می شود که بجایش قائم کنیم آنچه وارسته و صاحب بحر عجم از سند دوم مصدر (از دنبل دولت آمدن) قائم کرده اند - هم درست نباشد که الفاظ شعر این مصدر را پیدا نمی کند البته (از دمّل چرک دنیا آمدن) حاصل می شود و (چرک دنیا) در محاورهٔ عجم بمعنی دولت دنیا آمده که بجایش می آید ازینجاست که (با مصدر اصطلاحی) آخر الذکر را در عنوان این بحث قائم کرده ایم - و آنچه وارسته و بهار (دمّل) را (دنبل) نوشته اند سندش درکار است که محققین پابند لغات فرس این را ترک کرده اند و محققین لغت عرب (دمّل) را ذکر کرده اند چنانکه بالا مذکور شد - پس تصرف فارسیان در املا ثابت کردن بر ذمه وارسته و بحر عجم باشد و سند آخر الذکر که دران کتابت (دنبل) به نون و بای موحده است بکار شان نمی خورد که استعمال لفظ صحیح هم وزن شعر را نقصانی نمی دهد - بالجمله (از دمّل چرک دنیا آمدن) بمعنی دولت مند شدن کسی است که او را دمّل عارض شود (اردو) صاحب آصفیه نے (دنبل) کا ذکر کیا ہے - فرماتے ہین کہ فارسی زبان کا لفظ ہے (ہمکو اس سے اختلاف ہے

بلکہ دمّل ۔ عربی ہے) پھوڑا ۔ ولدار پھوڑا ۔ پس فارسی مصدر کا ترجمہ (دمّل کے مرض سے دولتمند ہونا ہے ۔

ازدمی | بقول برہان بروزن ہمدمی جانوریست غیر معلوم و فرماید کہ بارای قرشت ہم گفتہ اند ۔ وبقول صاحب ہفت نام جانوری است وصاحب انند بہ نقل عبارت برہان گوید کہ لغت فارسی است صاحب سروری ہمزبان ہفت وفرماید کہ در مؤید بہ رای مہملہ آمدہ وما در نسخۂ مطبوعۂ مؤید (اردمی) را نیافتیم وبعوض آن (اردی) بفتح اوّل وسوم بمعنی جانوری وبحوالۂ صراح نوشتہ کہ بمعنی مادۂ بزکوہی ودر نسخۂ دیگر کہ قلمی است (اردہی) نوشتہ بمعنی جانوری حیف است از محقّقین کہ ترک این لغت تفوّق داشت بر این قسم تحقیق کہ من حیث اللّفظ والمعنی ۔ مجہول است وبس ۔

ازدن | بقول صاحب برہان بفتح اوّل وثانی وسکون نون (۱) بمعنی زنگ کردن باشد و (۲) بمعنی خلانیدن سوزن وبقول صاحب بحر مخفّف آزدن کہ در ممدودہ گذشت سالم التّصریف ۔ یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقّات سالم باشد و تبدیل وحذف در حروف اصلی آن راہ نیابد پس درین صورت غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نخواہد بود وصیغہای غیر سالم آن کہ مضارع وحال واسم فاعل وامر ونہی است در استعمال اہل لسان نیامدہ (انتہی) خان آرزو در سراج فرماید کہ بجمیع معانی مخفّف آزدن بالمد باشد وہم برین قیاس (ازدہ) صاحب موارد کہ ہم محقّق مصادر است این را بہ دو معنی بالا ذکر کردہ وصاحبان جامع وہفت وانند ہمزبانش وصاحب مؤید

فرماید که ہمان (آزدن) بممدوده بمعنی ازخم - مرکّب است مؤلّف گوید که طرز بیانش اگرچه ابهام دارد ولیکن ما به تحقیق ماخذ از و مددی یافته ایم مقصودش جز این نباشد که (ازدن) مرکّب است از کلمهٔ (از) و (ادن) و دَن بقول برہان بمعنی خُم سرکه و شراب و روغن و امثال آن باشد فرماید که بدین معنی لغت عرب است - صاحب منتخب فرماید که دَن بالفتح وتشدید نون خُم و بحوالهٔ صاحب قاموس نویسد که خم دراز که بر زمین نتواند ایستاد تا آنکه زمین را گو نکنند پس (ازدن) بمعنی حقیقی (از خم) باشد چنانکه صاحب مؤیّد گفته - اندرین صورت (ادن) را درین لغت علامت مصدر نتوان گرفت و معنی مصدری پیدا نشود بدون علامت مصدر از ینجا است که ما اشارهٔ صاحب مؤید را مفید در ماخذ نه گیریم - بخیال ما این مرکّب است از (اج) که بمعنی کدوی سرکه یا عسل گذشت و بمعنی مطلق کدو ہم آمده که فارسیان کار خُم ازو گیرند یعنی عسل یا سرکه یا شراب یا زنگ را در وانداز ند و (دن) علامت مصدر پس (اجدن) بمعنی خم کردن و در خم انداختن باشد و کنایه از رنگ کردن و ہمین است اصل این مصدر بمعنی اوّل و معنی دوّم مجاز آن که در خلانیدن سوزن ہم بر جلد رنگ نیلگون کنند - فارسیان بقاعدهٔ خود جیم عربی را به زای ہوّز بدل کردند ہمچو (اچوجه) و (اجوزه) نتیجهٔ این ہمه تحقیق آنست که (ازدن) به مقصوره است و (آزدن بممدوده) نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی که مقصوره را به ممدوده بدل کردند پس نتوان گفت که (ازدن) مخفف (آزدن) است چنانکه بعض محققین ذکرش کرده اند (اردو) دیکھو آزدن -

ازدنبل - دولت آمدن	(مصدر	اصطلاحی) وارسته و صاحب بحر ذکر این کرده

اعادۂ آن درینجا نباشد (اردو) دیکھو (از دل جرک دنیا آمدن) کردہ ایم صرورت	ما بحث این بلا از دل جرک دنیا آمدن) کردہ ایم ضرورت

از دنیا گذشتن (مصدر اصطلاحی) صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ (۱۱۵۴)
قاجار ذکر اسم مفعول این (از دنیا گذشتہ) کردہ است بمعنی ترک دنیا کردہ پس معنی مصدری
(۱) ترک دنیا کردن باشد و بہ تحقیق ما (۲) مردن (اردو) (۱) دنیا ترک کرنا۔ ترک دنیا
کرنا (۲) مرنا۔ دنیا سے گزر جانا۔

ازدو بقول برہان وہفت وانند و جامع بضم اول و ثالث و سکون ثانی و واو (۱)
صمغ درخت ارجن باشد کہ درخت بادام کوہی است و ازان حلوا پزند و (۲) مطلق
صمغ را نیز گفتہ اند۔ صاحب مؤید بر معنی اول قانع۔ صاحب سروری گوید کہ صمغی را گویند
کہ حلوا ازان پزند و آنچہ بصحت اقرب است مطلق صموغ را (ازدو) گویند۔ صاحب مؤید
ذکر این ذیل لغات فارسی کردہ و صاحب انند صراحت فرمودہ کہ فارسی است صاحب
محیط فرماید کہ (ازدو) اسم صمغ است و بر صمغ آوردہ کہ اسم عربی است و عرق الشجر
ہم نامند و بیونانی (قومیا) و بہ رومی (رونیون) و بہ فارسی (ژو) و (شلم) و (کوج) و شیرا
(ازدو) و بہندی (گوند) گویند۔ رطوبتی است کہ از تنۂ بعض درخت ہا سیلان کند و بران
منجمد و خشک گردد و مراد از مطلق صمغ رطوبت درخت مغیلان است و طبیعت کل صموغ
حار و یابس و گویند طبع ہر واحد از صموغ طبع شجری است کہ آنرا ازان اخذ کنند و آن
قابض۔ مغری مع تجفیف و تقویت است مؤلف گوید کہ این مرکب است از کلمہ
(از) و (دو) دو لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح و تشدید واو بمعنی بیابان

پس (ازدو) بترکیب فارسی بمعنی چیزی کہ از بیابان است کنایہ از مطلق صمغ و معنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) درخت بادام کوہی کا گوند جس سے اہل فارس حلوا پکاتے ہین (۲) گوند۔ مذکر۔ بقول صاحب آصفیہ ایک قسم کا چیپدار مادّہ جو درختون سے نکلتا ہے جسکو فارسی مین (کوج) (ازدی) وغیرہ کہتے ہین۔

(۱۵۵) **ازدوپای نشستن** (مسعود مصطلاحی) کنایہ باشد از مؤدّب نشستن (انوری ؎) حواس ظاہر و باطن کہ میہمان دلند ٭ یکی ز جملۂ ہر دو گروہ بتواند ٭ کہ پیش خدمت او از دوپای بنشیند ٭ ز دل برآرد و برجای جانش بنشاند ٭ (اردو) دوزانو بیٹھنا۔ مؤدّب بیٹھنا

(۱۵۶) **ازدوتای دیگراست** (مقولہ) معاصرین عجم این را بمعنی (ازدوچیز دیگر است) استعمال کنند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) دوسرے دو مین سے ہے۔

(الف) ازدوتیرہ (اصطلاح) بقول صاحب شمس بمعنی ابر سیاہ و بخارات سیاہ مؤلف گوید کہ مقصودش جز این نباشد کہ فارسیان (دوتیرہ) ابر سیاہ و بخارات سیاہ را گویند کہ ہر دو تیرہ باشد و معنی (ازدوتیرہ) از ابر سیاہ و بخارات سیاہ۔ بخیال مؤلف ذکر این بر (دوتیرہ) اولی بودنہ با کلمۂ (از) دیگر کسی از محقّقین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب مؤید ذکر **(ب) ازدودتیرہ** کردہ فرماید کہ ای از ابر سیہ و بخار آن۔ پس دودتیرہ کنایہ باشد از ابر دیگر ہیچ۔ عجبی نیست کہ کاتب شمس در لفظ و معنی تصرّف کردہ (ب) را (الف) کرد۔ واللہ اعلم۔ بخیال ما ذکر این بر (دودتیرہ) تفوّق داشت (اردو) (الف) کالی گھٹا اور کالی بخارات سے (ب) کالی گھٹا ہے۔

ازدودن | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم دال ثانی لغت فارسی است بمعنی (زدودن) وصاف نمودن۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و نہ سندے پیش شد۔ **مؤلف** گوید کہ در حلیۂ لفظ تسامح کردہ است کہ (بضم دال اول) را ثانی نوشت مخفی مباد کہ (زدودن) بکسر اول بمعنی پاک و پاکیزہ کردن و تراشیدن آمدہ کہ می آید (کذا فی بحرعجم) پس جزین نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی را در اول این زیادہ کردہ اند و بس۔ صراحت ماخذ بر (زدودن) کنیم و درینجا از خیال اجمالی کار گرفتہ ایم (اردو) چھیلنا۔ صاف و پاک کرنا۔

(۱) **ازدو ربوسہ دادن** | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم نہایت ادب و تعظیم کردن مرادف ازدو ربوسہ زدن و۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) **ازدو ربوسہ زدن** | بقول بہار مبالغہ در آداب و تعظیم (صائب سہ) عرفیت داغ جنون دارکہ فرماندہ عقل ٭ بوسہ ازدور برین مہرہمایون زدہ است ٭ (محسن تاثیر سہ) دور باش حسن را نازم کہ ماہ و آفتاب ٭ بوسہا ازدور برلبہای بامش میزنند ٭ وارستہ وانند ہم ذکر (۲) کردہ اند **مؤلف** گوید کہ کسانیکہ مخاطب خود را بسیار ادب ملحوظ دارند سلامش ازدور کنند و قریب رفتن را ترک ادب دانند و بدینوجہ کہ طریقۂ سلام اہل عجم بردست راست خود بوسہ دادن و دست برسینہ نہادن است (ازدو ربوسہ دادن و زدن) کنایہ شد از نہایت ادب و تعظیم کردن (اردو) نہایت ادب اور تعظیم کرنا۔ دکن مین (زمین بوس ہونا) کہتے ہین اگرچہ اسکے معنی بقول صاحب آصفیہ صرف زمین چومنا۔ اور ملازمت مین حاضر ہوکر آداب بجالانا

ہین لیکن بدینوجہ کہ آداب بجا لانے سے۔ زمین بوس ہونے کا درجہ بڑھا ہوا ہے (زمین بوس ہونا) سے نہایت ادب اور تعظیم کرنا مراد ہے اور یہ صرف دکن کا محاورہ ہے ۔

از دور دست بر آتش می گذارد (مثل) صاحب خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در حق کسی زنند کہ کمال محتاط باشد۔ مقصود اینست کہ او میخواہد کہ از آتش گرم شود و لیکن احتیاطش اجازت نمی دہد کہ از آتش نزدیک شود مطلب خود از دور حاصل می کند کہ مبادا آتش در لباس نیفتد و اخگری ضرر رساند۔ (اردو) پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے " یعنی کمال احتیاط سے قدم آگے بڑھاتا ہے ۔ صاحب آصفیہ نے (پھونک پھونک کر پاؤں رکھنا۔ پھونک پھونک کر قدم رکھنا) کا ذکر کیا ہے یعنی کمال احتیاط سے چلنا بچ بچ کر کوئی کام کرنا (ہجر ۵) یہ چاہئے کہ رکھین قدم پھونک پھونک کر چیونٹی بھی اپنے پاؤں کے نیچے نہ پای رنج۔

از دور رسیدہ (اصطلاح) بقول صاحب آنند (۱) بمعنی از راہ دور آمدہ (۲) کنایہ از مضمون تازہ و نازک و (۳) بعضی گویند کہ عبارت از مہمان عزیز۔ سندی کہ پیش کردہ است (از راہ دور آمدہ) راست۔ ما معنی اوّل را کہ حقیقی است تسلیم کنیم و معنی سوم ہم بدین وجہ۔ اما معنی دوم را طالب سند باشیم (اردو) (۱) دور سے آیا ہوا۔ مسافت بعید سے آیا ہوا (۲) دور کی بات (مؤنث) بقول آصفیہ گہرا خیال۔ سمجھ کی بات۔ باریکی۔ نکتہ ۔ (۳) مہمان عزیز۔

از دور زمین بوسیدن (مصدر اصطلاحی) مرادف از دور بوسہ دادن و زدن است کہ گذشت (صائب ۵) آفتاب و مہ ترا

از دور می بوسد زمین چو من کہ این ذرّہ ام تاگرد	سرگردم ترا ✿ (اردو) دیکھو از دور بوسہ دادن

از دوست یک اشارہ و از ما بسر دویدن (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فاء و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان بر موقع اظہار کمال محبت و اطاعت این مثل را زنند (اردو) حکم ہو تو سر سے چلتے آؤن " یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے جو کمال محبت اور اطاعت کے موقع پر کہی جاتی ہے ۔

از دوسندانِ چار دندان (اصطلاح) بقول صاحب مؤید بحوالۂ تحفۃ از دو ستم کش چار دندان پیشین - فرماید کہ لکنّ فیہ شکٌ یعنی صاحب مؤید را درین شک است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد مؤلف گوید کہ باید کہ باضافت (سندان) خوانیم یعنی بکسر نون دوم و از چار دندان کنایہ باشد از صف چار دندان کہ در اردو آن را (چوکا) گویند و در دہن انسان زیر و بالا و صف این چار دندان باشد کہ در جاویدن زیادہ کار کنند - فارسیان این دو صف را بہ دو سندان استعارہ کردہ اند پس (از دو سندان چار دندان) کنایہ باشد از دو صف چار دندان کہ زیر و بالاست و این اصطلاح عجم است کہ دو صف دندان را (دو سندان چار دندان) گفتند - ضرورت نداشت کہ کلمۂ (از) را داخل اصطلاح کنیم کہ وجودش متقاضی تکمیل مقصد است مثلاً در تعریف سختی و استحکام دندان گوئیم کہ " او از دو سندانِ چار دندان آہن سخت را می جاود " مراد آن باشد کہ ہر دو صف دندانش بقدر مستحکم و سخت است کہ آہن را نرم کند و می جاود - پس ما را در صحت این اصطلاح شکی نیست (اردو) دو چوکون سے - مثلاً فلان شخص کے دانت ایسے مضبوط اور مستحکم ہین کہ وہ دو چوکون

سے لوہا چبا سکتا ہے۔ اور پتھر توڑ سکتا ہے۔

از دو سنگ آرد می باید (مقولہ) بقول بہار دو انند یعنی مقصود را بہ باہم سائیدن دو سنگ آرد است نہ آنکہ عبث با ہم بسا یند و ضائع شوند (انتہی) مؤلف گوید کہ این مقولۂ فارسیان است و بجای استعمالش کنند کہ چون کسی را بہ بینند کہ وقت خود ضائع می کند و کار از وقت نہ گیرد یا کاری می کند کہ نتیجۂ از و نہ برآید و بہ چنین مواقع نیز میگویند کہ از آغاز دو دست کاری باید چرا دست بر دست نشستہ (اردو) جب کوئی شخص بیکاری مین اپنا وقت ضائع کرتا ہو تو دکن مین کہتے ہین "میان ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھنے سے کیا فائدہ۔ کچھ نہ کچھ کرو" صاحب آصفیہ نے (ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا) کا ذکر کیا ہے یعنی خالی اور بیکار محض رہنا۔ بے شغل رہنا۔ خالی بیٹھے مکھیان مارنا۔ نیز دکن مین کہتے ہین "وہ چکی کس کام کی جس سے آٹا نہ گرے"

از دو کدبانو خانہ نارفتہ می ماند (مثل) صاحبان امثال ذکر این نکردہ اند۔ بہار گوید کہ یعنی تا مدار کار ریکی نباشد انتظام امور ممکن نیست و بدیہی است کہ چون دو کسی در یک کار سعی کنند و ہر کدام غرضی دارد کہ نقیض یکدیگر است البتّہ معاملہ برہم می شود۔ مؤلف عرض کند کہ این نتیجۂ این مثل است کہ بہار بیانش کردہ بمعنای حقیقی مذمّت دو زن یک مرد می کند کہ خود شان محل راحت شوی باشد یعنی یک زن از رُفتن خانہ خبری نمیگیرد بدین خیال کہ زن دیگر بند و بست خواہد کرد و دیگری بہ ہمین قسم خیال این کار را بر ذمۂ خود نہ گیرد و حاصل اینست کہ خانہ ناصاف می ماند۔ برخلاف یک زن کہ خود را ذمہ دار ہمہ کار ہای خانہ میداند (اردو) دو ملّامین مرغی حرام" بقول صاحب آصفیہ دو ہم دعوی اور ہم پیشہ آدمیون مین کام بگڑ جاتا ہے

دکن مین کہتے ہین ’’دو جوروون کا موا جہک جہک پنجرا ہوا‘‘ یعنی دو بیوون والا مرد ہمیشہ متفکر اور بی راحت رہتا ہے اور مثل پنجرے کے اس کے جسم مین صرف ہڈیان رہجاتی ہین - فارسی مثل کے مقصد کے لحاظ سے اوّل الذکر کہاوت ہی زیادہ موزون ہے -

از دولتِ فلان (استعمال) بقول بہار (۱) ای بدولت فلان مؤلف گوید کہ مقصود بہار حزین نباشد کہ بوجہ کسی و بہ یمن کسی (ملّا طغرا ــہ) شد از دولت عشق در بزمگاہ ؛ بہ یمن نشستن ساقی ہمچو ماہ ؛ صاحب سرگذشت ہم استعمال این کردہ ’’الحمد للہ از دولت سرشما احوال من کہ ہمیشہ خوبست - احوال شما چہ طور است‘‘ بخیال ما (۲) بمعنی حقیقی چنانکہ ملّا طغرا در تعریف جنتر و تشبیہ آن بشمع آوردہ (ــہ) تنش کردہ از دولت اشکبار ؛ مقامات پروانہ را استوار ؛ (اردو) (۱) بدولت - بقول آصفیہ (فارسی) باقبال - آسرے سے - طفیل - باعث - سبب (۲) دولت سے -

ازدوی تازی (استعمال) بقول برہان و ہفت و اند بمعنی صمغ عربی است کہ (اردو) ببول کا گوند) و بیونانی و سریانی (اقوسیا قیاس) و بہ انگلیسی (گم) نامند - مزاج آن معتدل در گرمی و سردی و خشک در دوم و جالینوس گرم دانستہ گویند سرد و خشک و قوت آن تا سی سال باقی می ماند و آن قابض و مغری مع تخفیف و تقویت است و منافع کثیرہ دارد (اردو) ببول کا گوند - مذکر -

ازدہ بقول برہان و ہفت و اند بمعنی رنگ کردہ - خان آرزو در سراج بذیل مصدر (ازدن)

(Line-start: بمعنی صمغ آمدہ - صاحب محیط بر صمغ عربی نوشتہ کہ (صمغ درخت مغیلان) بہترین اقسام صمغ و قوی ترین صموغ و از اجزای تریاق کبیر است)

ذکر آزده کرده گوید که برین قیاس است (آزده) مقصورش جز این نباشد که (ازده) از مشتقات (ازدن) است یعنی اسم مفعولش که به معنی رنگ کرده شده یعنی رنگین و سوزن زده بعد ازانکه مصدر این را ذکر کنیم ضرورت ذکر این نبود (اردو) (۱) رنگین (۲) گودا ہوا۔

ازدہان زاده (اصطلاح) بقول صاحب شمس (فارسی) (۱) کنایه از سخن و (۲) مرغ است مؤلف گوید که اگرچه کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ولیکن معنی لفظی این تقاضی است که این ہر دو معنی کنایه باشد که سخن ہم از دہان پیدا می شود و بچه مرغ ہم بواسطه منقار خود از بیضه بیرون می آید یعنی حرکت منقارش بیضه را شق کند (اردو) (۱) بات۔ مؤنث (۲) پرند کا بچہ جو انڈے سے نکلا ہو۔

ازدہان زیاد است (مقوله) بقول صاحب بحر و وارسته یعنی فوق حالت و استعداد است (شفیعای اثر ۵) بعید نیست چو دندان فیل از ہندو ؛ که حرف ہای زیاد از دہن کند اظہار ؛ مؤلف گوید که دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و از سند پیش شده مصدر اصطلاحی (حرف زیاد از دہان اظہار کردن) پیدا می شود که بجای خودش آید (اردو) چھوٹا منھ بڑی بات۔ بقول آصفیہ۔ حوصلہ سے بڑھکر بات (ممنون ۵) شب غم کا بیان کیا کیجے: ہے بڑی بات اور چھوٹا منھ:

ازدہان مار برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و سراج و برہان کنایه از راستی باشد که ہیچ کجی در آن نباشد۔ صاحب ہفت بذکر معنی بالا گوید که چیزی مرغوب الطبع و مصفا را ہم نامند۔ مؤلف گوید که عجب است از تحقیق آن چیزی گوید که قیاس ہم تسلیم نمی کند و اصول ہم که چیزی مرغوب و مصفا را با این مصدر چه تعلق

سندی پیش نکرد و ما تسلیم نمی کنیم۔ بالجملہ بخیال
ما این مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از راست بار
ثابت شدن و ثابت کردن خود را و این خبر رسید
از خیال پیشینیان کہ بزعم راستی آمادہ می شدند کہ از
آتش بگذرند و دست در روغن گرم کنند و دست
و در دہن مار دہند تا اگر فاعل این خطا مند است
بسوزد و از زہر مار ہلاک شود ورنہ جان بسلامت
برد و این را برای امتحان راست و دروغ قرار
می دادند و چون کسی ہمہ تن آمادہ برین کار می شد
و ہمہ سامان مہیا می گردید بہ لطائف الحیل او را
باز می داشتند و بر راستی او اعتماد می کردند تا این
واقعہ اصطلاحی گردید (اردو) گرم کڑاہی میں
ہاتھ ڈالنا۔ دکن میں مستعمل۔ سچا ثابت ہونا۔

(الف) ازدہان مار بیرون آمدن (مصدر
اصطلاحی) بقول بہار مرادف (ازدہان مار
بر آمدن) صاحبان رشیدی۔ و جہان گیری
و ناصری۔ و آنند ذکر این کردہ اند۔ صاحب
بحر عجم ------

(ب) ازدہان مار بیرون آمدہ را از گرد
گوید کہ چیزی کہ بکمال راست باشد و ہیچ کجی در وی
نبود و بکمال لطیف و نفیس و باصفا و روشنی باشد
صاحب جامع گوید کہ کنایہ ازین است کہ راست
است و کجی ندارد و بقول صاحب شمس کنایہ
از راستی و کجی کہ ہیچ کسری ندارد۔ صاحب مؤید
گوید کہ ای لطیف و راست۔ کذا فی القنیہ۔ مؤلف
عرض کند کہ الف کہ مرادف (ازدہان مار برآمدن)
است دو معنی دارد (۱) چیزی ازدہان مار بیرون
آمدن) کہ معنی حقیقی است و گویند کہ مار کہنہ در
شب تاریک چیزی را از دہن بیرون کردہ
نگہدارد و از آن روشنی ظاہر شود و او بوسیلہ آن
سیر کند پس معنی اول اشارہ بدان است و (۲)
کنایہ باشد بہ راست ثابت شدن۔ چنانکہ صراحت
آن بر (ازدہان مار برآمدن) گذشت و (ب)
اسم مفعول است از الف بلحاظ معنی اول مصدر

کنایہ از چیز لطیف و باصفا و روشن و بلحاظ معنی دوم مصدر رش کسی کہ راست باز و ثابت شدہ (اردو) (الف) دیکھو (از دہان مار برآمدہ) (ب) (۱) مصفا اور روشن چیز جیسے سانپ کا من (۲) وہ شخص جو راست باز اور سچا ثابت ہوا ہو۔

از دہ بخرک (استعمال) بقول صاحب مؤید بہ ممدودہ و قیل بمقصورہ بضم۔ چنگال با دام کوہی و در نسخہ مطبوعہ (اردہ تحرک) نوشتہ گوید کہ یعنی چنگال۔ تحرک نام میوہ ایست و بمعنی مالیدہ کہ او را بادام کوہی نیز گویند۔ (انتہی) مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ ما تحقیق کاملش بر (اردہ بخرک) کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو (اردہ بخرک) و (اردہ تحرک)

از دہر گذشتن (استعمال) بقول بہار و انند کنایہ از مردن و رحلت کردن بعالم فانی مؤلف گوید کہ مقصودش از عالم فانی باشد (وحید ۵) نبود عجب ز دہر اگر دیر بگذرد: کز روح کشتگان تو راہ گذار نیست ؛ صاحب انند نقل بہار برداشتہ و مولوی ہادی علی اشک بر حاشیہ ہر دو نوشتہ کہ در اصل ہمچنین است ولیکن ظاہر امثال مطابق ممثل نیست مؤلف گوید کہ صاحب حاشیہ درست فرماید کہ این مصدر در روزمرہ معاصرین مستعمل است و سند متعلق است از (دیر گذشتن) و دہر فاعل آنست (اردو) زمانے سے گزر جانا۔ دنیا سے گزر جانا۔ مرنا۔

(۱) **از دہن کسی حرف گرفتن** (مصادر اصطلاحی) صاحب انند ذکر نمبر (۳ و ۴) کردہ

(۲) **از دہن کسی سخن گرفتن** از معنی ساکت و سندیش کند (صائب ۵) مگیر از دہن

(۳) **از دہن کشیدن** خلق حرف راز نہار ؛ آسیا چو شدی پاس دار نوبت

(۴) **از دہن گرفتن** را ؛ (مرزا محمد اسمعیل ایما ۵) ہر چہ در دل گذرد کی بزبان

می آرم ؛ عیب باشد کہ سخن از دہن کس گیرند ؛ (سلیم ۵۳) خوش آنکہ خستہ دلان می زجام زرف کشند ؛ چو نقطہ از دہن تنگ یار حرف کشند ؛ مؤلف گوید کہ از سند اول مصدر (۱) (از دہن کسی حرف گرفتن) واز سند دوم مصدر (۲) (از دہن کسی سخن گرفتن) پیدا می شود (الف) بمعنی قطع کلام کردن وصاحب بحر عجم بر (سخن از دہن کسی گرفتن) فرماید کہ (ب) بمعنی پیش از آنکہ کسی چیزی گوید ہمان سخن بیقصید گفتن باشد پس (حرف از دہن کسی گرفتن) ہم مرادف آنست واز سند سوم مصدر (حرف کشیدن از چیزی) پیدا میشود و ما تحقیق کامل این بجای خودش کنیم دینجا ہمین قدر کافیست کہ صاحب انند ہر دو (۱ و ۲) را بتوقع اسناد بلا قبل از غور قائم کرد (اردو) (الف) قطع کلام کرنا (ب) کسی کے منہ سے بات چھین لینا۔

از دیدہ بیرون ریختن حسرت (مصدر اصطلاحی) ہمان است کہ ذکرش بر (از چیزی بیرون ریختن) کردہ ایم و سند این ہم در آنجا مذکور شد بمعنی حسرت از دیدہ بیرون کردن۔ (اردو) حسرت دل سے نکالدینا۔

از دیدہ خواستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم وسراج وبہار وانند وجہانگیری وضمیمہ برہان ورشیدی بسیار خواہش کردن و بہ عجز والحاح تمام خواستن (امیر خسرو ۵) بیار ہست قلب جہان سوز را ؛ کہ از دیدہ می خواست آن روز را ؛ (اردو) دل سے چاہنا۔ آرزو کرنا۔

از دیدہ دور از دل دور (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ مرادف (از دل برود ہر انچہ از دیدہ برفت) باشد کہ گذشت۔ (اردو) دیکھو مثل آخر الذکر۔

از راستی گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی دروغ گفتن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (اردو) سچائی کو چھوڑ دینا۔ جھوٹ کہنا۔ راستی سے کام نہ لینا۔

ازرانِ خود کباب خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ کنایہ از مشقّت خود چیزی حاصل کردن (اردو) محنت و مشقت سے حاصل کرنا۔

ازراہِ آب آمدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بعبور آب آمدن (رضا) (۱۷۵۷)
ﷺ) خیال خال تو آمد بدل ز روزن چشم ؛ چنانکہ ذرہ بگلشن ز راہ آب آید ؛ (اردو) تری کی راہ سے آنا۔

(۱) **ازراہ افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم بمعنی راہ گم کردن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد۔ بہار گوید کہ ۔۔۔۔

(۲) **ازراہ افتادہ** ہم برین قیاس است مقصودش چیزی بناشد کہ کسی کہ راہ گم کردہ باشد۔ اسم مفعول (۱) (علی قلی بیگ علی ترکمان ﷺ) با چہ خضریم درین بادیہ پی سپرین ؛ ہر کہ از راہ فتد باز براہ اندازیم ؛ (میر معزی ﷺ) میان بادیۂ قہر در شب بدعت ؛ زمانہ بود سراسیمہ وفتادہ زراہ ؛ (اردو) (۱) راستہ گم کرنا۔ راستہ بھولنا۔ (۲) راستہ بھولا ہوا۔

(۱۷۵۹) **ازراہ افگندن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی (۱) ازراہ بازداشتن) وحائل شدن (ظہوری ﷺ) ز فکر کعبہ باحرام دیر عریانم ؛ بتان ہند ز راہ حجاز افگندند ؛ (۲) بخیال ما این را کنایۂ مرادف (ازراہ انداختن) ہم توان گرفت کہ گذشت (اردو) مزاحم ہونا۔ باز رکھنا۔ (۲) دیکھو (از راہ انداختن۔

(۱) **ازراہ انداختن** (مصادر اصطلاحی)
(۲) **ازراہ بردن** بقول بہار رضا صاحب بحرعجم گمراہ کردن و فریب دادن (خواجۂ شیراز ﷺ) در عین گوشہ گیری عشقم زرہ ببُند اختناف

(۱۱۰۱)

اکنون شدم چو ستان برابر تو مائل ؛ محمد ابراہیم شوکتی ۵۲) کوفریبی کہ بردم یک نفس ازراہ ترا ؛ سخت تنگ آمدہ در بغلم آہ ترا ؛ صاحب آنند ذکراین فرماید کہ ---------

(۳) ازراہ بردہ | بقول مظہر العجائب بمعنی عاشق مؤلف گوید کہ ہر سہ کنایہ باشد (اردو) (۱) و (۲) بہکانا ۔ بقول آصفیہ گمراہ کرنا ۔ دہوکا دینا ۔ (۳) عاشق ۔ مذکر ۔

ازراہ خار برداشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ از دفع فساد و مفسد نمودن است چنانکہ نظامی گوید (۵) جوانمردی کن ازمن بار بردار ؛ گل افشانی کن ازرہ خار بردار ؛ مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این صاف و پاک کردن راہ وکنایہ باشد از دفع کردن حائلات ومعنی بیان کردۂ صاحب ناصری مجاز است (اردو) راستہ صاف کرنا ۔ حائلات دفع کرنا ۔ فساد مٹانا ۔

ازراہ خطا رفتن | (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیوجہ رفتن وخطا کردن در رفتن (حافظ شیراز ۵) آن ترک پریچہرہ کہ دوش از بر مارفت ؛ آیا چہ خطا دید کہ ازراہ خطا رفت ؛ (اردو) غلطی سے چلے جانا ۔

(الف) ازراہ دور آمدہ | (اصطلاح)
(ب) ازراہ دور رسیدہ | بقول صاحب بحر وبہار ووارستہ (۱) مضمون تازہ وخیال نازک و (۲) مہمان عزیز مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد ورای معنی حقیقی (محمد قلی سلیم الف ۵) چون مصرعی زمن شنوی عزتش بدار ؛ ازراہ دور آمدہ مضمون تازہ ایست ؛ (مرزا معز فطرت ب ۵) ازراہ دور میرسد این گوہر متاع ؛ غافل مباش از سخن دیر دیر ما ؛ بیدل بمعنی حقیقی ہم آوردہ (رباعی) پیش ازہمہ شاہان غیور آمدۂ ؛ ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ ؛ ای ختم رسل قرب تو معلوم شد ؛ دیر آمدۂ زراہ دور

آمدہ ؂ (اردو) (۱) دور کی بات (مؤنث) (۲) عزیز مہمان (مذکر) دیکھو (از دور رسیدہ)

از راہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار روانند گمراہ شدن و فریب خوردن (صائب ؂) بفریب کسی ز راہ مرو ؂ یوسف من اگر برادر تست ؂ (ولہ ؂) مرو ز راہ باتید تو شۂ دگران ؂ کہ چون پیادۂ حج خرج راہ خواہی شد ؂ (اردو) بھٹکنا ۔ فریب کھانا ۔

از راہِ کوہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار ۔ وانند اعلام کردن (محمد سعید اشرف ؂) سخن بکر بیست تحسین سخندان چہرہ آرایش ؂ ز راہ کوہ رفتن باشد او را دخل بیجایش ؂ (اردو) اعلام کرنا ۔ دیکھو فرہنگ آصفیہ (رگا ڑ مارنا)

(۱۲۴۱) **از راہ گردیدن** استعمال ۔ بمعنی باز رفتن و باز گردیدن است (انوری ؂) گفتہ ریش در شب معراج جاہ ؂ آفتاب و ماہ را از راہ گرد ؂ (اردو) واپس ہونا ۔ پلٹ جانا ۔ لوٹ جانا ۔

از رخ نقاب کشیدن (مصدر اصطلاحی) دور کردن نقاب از روی باشد (ظہوری ؂) ماہ من چون ز رخ نقاب کشید ؂ سجدہ از فرق آفتاب کشید ؂ (اردو) نقاب اٹھانا بقول آصفیہ گھونگٹ اٹھانا ۔ منھ کے اوپر سے پردہ ہٹانا ۔ نقاب الٹنا ۔ (۱۲۴۲)

ازرق بقول برہان بارای قرشت بر وزن ابلق (۱) نام خط چہارم است از ہفت خط جام جم (۲) در عربی رنگ کبود را گویند ۔ مؤلف گوید کہ مقصود صاحب برہان از رای قرشت حرف سوم باشد ۔ صاحب منتخب بر (زرق) گوید کہ بالضم کبود چشمان و (ازرق) جمع آن و بر (ازرق) بہ زای معجمۂ دوم فرماید کہ کبود چشم و چیزی صاف ۔ بحثی بر (ازرق ۔ بہ رای مہملۂ دوم) ہم کردہ ایم ۔ حاصل اینست کہ این لغت عرب است بمعنی دوم و فارسیان بمعنی اول

ہم استعمالش کردہ اند و عجبی نیست کہ خط چہارم از ہفت خط جام جم (کبود رنگ) باشد۔ سند معنی اوّل از کلام خاقانی بر (ارزق - بہ رای مہملہ دوّم) گذشت کہ در آن لفظ (ارزق) را بہ رای مہملہ دوّم نوشتہ اند و بعض بہ زای ہوز دوّم گرفتہ اند کہ ہمدرآنجا ذکرش کردہ ایم۔ بخیال ما (ارزق) بہ رای مہملہ دوّم بدین معنی غلط است و در کلام خاقانی بہ زای معجمہ دوّم صحیح باشد۔ صاحبان ضمیمہ برہان و جامع و ہفت و غیاث ذکر این بہ زای معجمہ دوّم کردہ اند۔ مخفی مباد کہ خان آرزو در سراج بر (خط جام) نوشتہ کہ خطی کہ در جام جمشید بود و آنجام ہفت خط داشت اوّل خط خور۔ دوّم خط بغداد۔ سوّم خط بصرہ۔ چہارم خط ازرق پنجم خط اشک ششم خط کاسہ گر۔ ہفتم خط فرودین۔ صاحب ازاحۃ الاغلاط صراحت کردہ است کہ بجای حرف دوّم زای ہوز است رای مہملہ گرفتن غلط باشد (انوری ۵۲) دوش چون شد حدیث درواد یم ؛ قصہ چرخ ازرق۔ زراق ؛ (اردو) (۱) جام جمشید کے سات خطوں سے چوتھے خط کو فارسیون نے ازرق کہا ہے (۲) ازرق۔ بقول امیر (عربی) اسکا مادّہ زرق ہے نیلا۔ وہ آدمی جسکی آنکھ کنجی ہو۔

ازرق پوش استعمال۔ بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ نیلگون لباس یعنی آنکہ جامۂ نیلگون پوشد۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ اسم فاعل ترکیبی است و قرین قیاس (اردو) نیلگون لباس۔ نیلے لباس والا۔

ازرقِ چرخ (استعمال) بقول صاحب مؤیّد بکسر قاف۔ فلک باشد۔ دیگر کسی ذکر این نکرد ولیکن بترکیب اضافی موافق قیاس است (اردو) آسمان۔ مذکر۔

ازرقِ شامی استعمال۔ بقول صاحب بحر

نام شخصی که در قتل امام الشہدا علی جدّہ و علیہ التحیۃ والثنا معاضد شمر علیہ اللعنہ بود - وارستہ و بہار وصاحب انند ہم ذکرش کردہ اند (محسن تاثیر ۵) ہر صبح بچشم فلک تیرہ حرامیست ٭ ہر شام گہم چرخ کبود ازرق شامیست ٭ (اردو) ازرق شامی ایک شخص کا نام ہے جو واقعہ کربلا مین یزید کا شریک تھا عجب نہین کہ اوس کی آنکھ کنجی ہو اور یہی وجہ تسمیہ ہو -

ازرک بقول صاحب ضمیمہ برہان با اوّل وثانی مفتوح و رای مکسور ٹیڑہا گوئید دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما عجبی نیست کہ این مخفف ہمان (ازدزکن) باشد کہ گذشت - از لغات ژند و پاژند عجبی نیست کہ حرف سوم ہم زای ہوز است یا حرف چہارم (ازدزکن) رای مہملہ برین وجہ کہ ماخذ (ازدزکن) متحقق نشد و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - از تحقیق حرف سوّم این قاصریم (اردو) دیکھو ازدزکن -

(۱۴۵۸) **ازرکاب پاکشیدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از کنارہ از رکاب کردن) وسوار نشدن و این مصدر خاص بہ تعمیم (از چیزی پاکشیدن) داخل است کہ گذشت وسند این ہمدرا نجا از کلام سلیم گذشت (اردو) رکاب سے پاؤن نکال لینا - سوار نہونا -

ازرگ اندیشہ خون چکیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار وانند نہایت فکر و اندیشہ کردن - صاحب رشیدی و ناصری فرماید کہ کنایہ از فکر و اندیشہ - بقول صاحب جہانگیری کنایہ از دقت فکر و اندیشہ بود و صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کردہ یعنی (ازرگ اندیشہ خون چکید) بمعنی اندیشہ بسیار کرد و رنج کشید - صاحبان برہان و ہفت وجامع (ازرگ اندیشہ چکیدن) را نوشتہ گویند کہ کنایہ از دقت کردن در فکر و اندیشہ باشد مؤلف

گوید کہ محققین آخر الذکر بہ تسامح۔ لفظ (خون) را ترک کردہ اند کہ بغیر آن۔ معنی درست نمیشود
و باعتبار معنی ما را با صاحب رشیدی و ناصری اتفاق است و اگر خواہیم کہ بشکل معنی مصدری بیانش کنیم
کنایہ باشد از (ظاہر شدن فکر و تلاش بسیار و محنت بسیار واقع شدن) حیف است کہ محققین
اول الذکر معنی این را بطور متعدی بیان کردہ اند۔ اگرچہ سندی پیش نشد و لیکن در صحت
این مصدر اصطلاحی شبہی نیست۔ ما استعمال این کردہ ایم و برای اظہار طرز استعمال ہمدرینجا
نقلش کنیم (ف) بہ تیغ نازکشی سرمہ ترک شہلا را ؛ چنانکہ از رگ اندیشہ خون چکد ما را ؛
(اردو) لہو پسینا ایک ہونا۔ بقول آصفیہ نہایت مشقت مین پڑنا (حالی ف) حلال
آدمی کو ہے کھانا نہ پینا ؛ نہ ہو ایک جبتک لہو اور پسینا ؛

ازرم بقول ضمیمۂ برہان مخفف آزرم است کہ شرم و انصاف باشد دیگر کسی از محققین
فرس ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ (آزرم) بہ چہار دہ معنی در ممدودہ گذشت اگر این را مخفف
آن گیریم باید کہ ہمہ معانیش باشد تخصیص دو معنی چرا۔ و بدین وجہ کہ ما بر (آزرم) از ما خذش
بحثی نکردہ ایم درینجا غور کردیم (زرم) بقول صاحب منتخب بالفتح لغت عرب است بمعنی
(از میان شاش کسی را برخیزانیدن) پس ازین معنی کنایۃً معنی بی شرمی و بی انصافی توان
گرفت و در فارسی قدیم الف نفی در اول لفظ می آوردند چنانکہ بر لفظ (اجنبان) ذکر آن کردہ ایم
پس ازین توجیہ معنی (ازرم) شرم و انصاف توان گرفت و بخیال ما ہمین باشد وجہ تخصیص
دو معنی کہ بالا مذکور شد پس اگر آزرم را بالمد نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی گیریم توانیم عرض کرد کہ از چہار دہ
معانی کہ بر آن گذشت معنی اول و ششم را اصل گیریم و باقی معانی را مجاز آن یا در بعض معانی

آن الف را وصلی قرار دہیم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - برای اسم جامد این قسم تاویلات ضرورت ندارد (اردو) شرم - بقول آصفیہ (فارسی) مؤنث - غیرت - حیا - انصاف بقول امیر (عربی) مذکر - داد -

ازرمیدخت اصطلاح بقول برہان وجامع وسروری وہفت با دال وخای نقطہ دار بروزن سحری گفت (۱) نام دختر پرویز است کہ لشکر بد وبیعت کرد وششماہ ملک راند و (۲) نام شہری نیز ہست کہ او بنا کرد - معنی اول برآزرم) در ممدودہ ہم گذشت کہ تحقیق این باشد و (آزرمی دخت) و (آزرمین دخت) نیز بہر دو معنی در ممدودہ نوشتہ ایم - صاحب ناصری ہمدرانجا نسبت معنی اول گفتہ کہ معنی ترکیبی این دختر حیا دار است پس دریجا ہم ہمان قیاس باشد کہ (ازرم) بدون مد ہم بمعنی شرم گذشت اندرین صورت (ازرمی) و (ازرمین) بقاعدۂ فارسی بیای نسبت و بہ یا ونون نسبت بمعنی منسوب بہ شرم وشرمگین باشد - مخفی مباد کہ بذیل (آزرم) معانی حیا وشرم وبزرگی وعزت وحرمت وتاب وطاقت ورحم وشفقت وعدل وانصاف وسلامتی وراحت وقہر وخشم گذشت پس بلحاظ صفات دختر پرویز ممکن است کہ یکی را ازینہمہ معانی بالا در وجہ تسمیۂ این گیریم - نسبت معنی دوم ہمین قدر عرض کنیم کہ شہر آباد کردۂ (ازرمیدخت) را بنامش موسوم کردند (اردو) دیکھو آزرمیدخت -

ازرنگ بقول برہان وجامع دانند بروزن بدرنگ خیار باد رنگ را گویند - بقول صاحب جہانگیری مطلق خیار - خان آرزو در سراج باتفاق برہان گوید کہ بمدہ نیز گفتہ اند - ما در ممدودہ ذکر این کردہ ایم - صاحب محیط بر خیار فرماید کہ بکسر اول اسم فارسی است وبفارسی (بادرو)

ملابا و روغ) ہم خوانند و شامل (بقشد) یعنی خیار باد رنگ و (بقشا) یعنی خیار زہ است و بہذا
تخم ہر دو را تخم خیارین نام است و اکثر مراد ازان (قشد) است کہ آن را (خیار باکول)
و بشیرازی (خیار دراز) و (خیار بادنگ) و بخراسانی (خیار بادرنگ) و بفارسی (کارنجک)
و بسریانی (جلابا) و بیونانی (فلوموس) و (فاموردن) و بہندی کہیرا گویند۔ سرد تر در دوم
و گویند در سوم و بقول بعضی گرم تر در دوم و در آن قبضی است و مدر بول و مطفی حرارت و مسکن
تشنگی و منافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ (ازرنگ) مخفف و مبدل بادرنگ باشد کہ بای
عربی بکثرت استعمال حذف شد و دال مہملہ بقاعدۂ فارسی بہ زای ہوز بدل شد ہمچو (سرخ
مرد) و (سرخ مرز) کہ نام رستنی است و اگر مرکب گیرند از کلمہ (از) و (رنگ) ہمعنی لفظی این
(از رستنی و روئیدنی) باشد کہ رنگ بقول برہان حاصل بالمصدر رستن و روئیدن آمدہ کہ
فارسیان خیار بادرنگ را بدین نام موسوم کردہ باشند و اللہ اعلم (اردو) کھیرا۔ بقول صاحب
آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ ایک قسم کی چھوٹی ککڑی ۔ بادرنگ ۔ قثد۔

از رنگ گشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند تغیر یافتن رنگ ۔ بخیال ما بدرنگ شدن
و گردانیدن رنگ باشد۔ بہار ہمین را بزیادت بای موحدہ (از رنگ بگشتن) نوشتہ و بحث جز این
نباشد کہ در سند بای زائد موجود است ما ظرز صاحب انند را پسند کنیم (خواجہ شیراز سہ) آب حیوان
تیرہ گون شد خضر فرخ پی کجاست ؛ گل بگشت از رنگ خود باد بہاران را چہ شد ؛ (اردو) رنگ
بدلنا ۔ بقول آصفیہ ۔ رنگ اڑنا ۔ رنگ کا متغیر ہونا ۔ مؤلف کہتا ہے کہ بدرنگ ہونا بھی
کہہ سکتے ہین ۔

(۱۵۳۸۲) **از رو پردہ برگرفتن** (مصدر اصطلاحی) برداشتن نقاب از روست مرادف (از رخ نقاب کشیدن) کہ گذشت بحث مفصل این بر (پردہ برگرفتن) آید (انوری ۵) روی توکہ شمع لالہ زود رگیرد؛ گل پردہ زروی با توچون برگیرد؛ (اردو) نقاب چہرہ سے ہٹانا منھ سے نقاب ہٹانا۔ نقاب اُٹھانا۔ (دیکھو از رخ نقاب کشیدن)

(۱۵۳۸۳) **از رہ چپ زدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از پہلوتہی کردن از راہ (ظہوری ۵) از رہ سرکشتگی ہرگز ظہوری چپ نزد؛ سالک از پا در بیابان بلا باشد از پرکار رداشت؛ (اردو) پہلوتہی کرنا۔ کنارہ کرنا۔

از ریش کند و بر بروت بست (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را جائی زنند کہ عیبی را بطرزی دفع کنند کہ مماثل آن عیبی دیگر پیدا شود (اردو) صاحب محاورات ہند نے اسی فارسی مثل کو بہ تبدیل خفیف اردو مین استعمال فرمایا ہے یعنی " از ریشم کند و در بروتم پیوند " اور محل استعمال کی نسبت فرماتے ہین کہ اعلیٰ مرتبہ سے اٹھا کر پست مرتبہ مین ڈالنا۔ بے تکا کام کرنا مؤلف کو آپ سے اختلاف ہے۔ ایسے مواقع مین فارسیون نے (از اسپ فرود آوردہ بر خر نشاند) کا استعمال کیا ہے اس خاص مثل کو اس موقع سے تعلق نہین ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے " احمد کی پگڑی محمد کے سر " اس سے لا ابالی پن اور بے تکا پن ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ بھی فارسی مثل کی مرادف نہین ہے۔ ہماری راے مین دکن کی ایک کہاوت من وجہ اسکی مماثل ہے یعنی " ہاتھون کو صاف کیا تو منھ کالا ہوا " یہ اُس موقع پر کہتے ہین جب کہ

کوئی شخص اپنے عیوب کو عقلمندی کے ساتھ دفع نہ کرے۔ اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہاتھ کی سیاہی دفع کرنے کے لئے پانی سے کام نہ لے بلکہ لب لگا کر صاف کرنا چاہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہاتھ تو ضرور صاف ہونگے مگر ساتھ ہی لبون پر سیاہی چڑھ جاویگی۔

از ریگ روغن می کشد (مثل) صاحبان خزینہ د امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کسی کار بی نتیجہ کند (اردو) ہوا کو مٹھی مین بند کرتا ہے "صاحب آصفیہ نے اس کے مصدر کو لکھا ہے یعنی (ہوا مٹھی مین بند کرنا) محنت بے فائدہ کرنا۔ مشقت لاحاصل کرنا۔ ایسا کام کرنا جو ناممکن اور قریب بہ محال ہو۔ اس موقع پر دکن مین کہتے ہین "مکے کی روٹی پکاتا ہے" یعنی بی نتیجہ کام کرتا ہے۔ ناممکن کام کا ارادہ کرتا ہے۔

(الف) **از زبان افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند و وارستہ مجال سخن نداشتن (میرزا مقیم الف ع) گشتم ہلاک و حرف توام در دہان ہنوز ؎ افتادم از زبان و توئی بر زبان ہنوز ؎ (مخلص کاشی ع) آنکہ بی تقریر از حال دلم آگاہ بود ؎ از زبان افتادم و گوشتی بفریادم نکرد ؎ مؤلف گوید کہ استعمال این مصدر با شمع معنی خاص دارد یعنی ۔۔۔

(ب) **از زبان افتادن شمع** بمعنی خاموش شدن شمع و ظاہر است کہ این خاموشی ورای مجال سخن نداشتن است۔ (صائب ع) شمع در پردۂ فانوس نیفتد ز زبان ؎ نشود چشم سخنگوی تو از خواب خموش ؎ (اردو) (الف) زبان بند ہونا۔ بقول آصفیہ قوت گویائی جاتی رہنا۔ بات کرنے بولنے سے عاجز ہونا (ناسخ ع) شب فرقت مین ہم (۱۶۸۸)

کہ مرتے میں نالان ؎ زبان ہوتی نہیں مثل جرس بند ؎ (ب) چراغ بجھنا - چراغ بڑھنا - بقول آصفیہ چراغ کا خاموش ہونا -

اززبان افتادن قلم (مصدر اصطلاحی) یارای تحریر نبودن در قلم و خراب و سودہ شدن نوک و زبانش و این کنایہ باشد (محمد رفیع واعظ ؎) ازبس بحال واعظ دل خستہ نالہ کرد ؎ افتاد از زبان قلم ہرزہ نال ما ؎ (اردو) قلم گھس جانا - قلم بگڑ جانا تحریر کے قابل نہ رہنا -

اززبان افگندن (مصدر اصطلاحی) صاحب بحر عجم و وارستہ ذکر این بذیل (از زبان افتادن) کردہ فرماید کہ متعدّی است و بقول بہار رواند مجال سخن نہ دادن (صائب ؎) نرگس مستانہ اش از سرمۂ شرم و حیا ؎ شوخ چشمان ہوس را از زبان افگندہ بود ؎ (اردو) زبان بند کرنا - بقول آصفیہ بولنے سے روکنا - بات نہ کرنے دینا - خاموش کرنا -

اززبان انداختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار رواند مرادف (اززبان افگندن) (آقا شاپور المتخلص بہ شاپور ؎) دشمن خود خواندم بانکہ اورا دوست داشت ؎ آنقدر گفتم کہ اورا از زبان انداختم ؎ (علی خراسانی ؎) چرا باز از زبان اندازدش ہنگام گویائی ؎ سرود مرغ بستان را چومی گردد چمن باعث ؎ (اردو) دیکھو اززبان افگندن ؎

(۱) اززبان برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم سہو و خطا کردن در گفتگو - بہار ذکر -

---

(۲) اززبان برآمدن حرف کردہ گوید کہ معروف مؤلف گوید کہ (۲) بمعنی بیرون شدن حرف از زبان است - صاحب بحر (۱) را مرادف (اززبان در آمدن) گرفتہ کہ می آید و ما طالب سند باشیم کہ کسی از محققین فرس یاد نیست

وصراحت کامل بر (اززبان جستن و در آمدن) کرده ایم (اردو) (۱) گفتگو مین چوکنا۔ سہو کرنا صاحب آصفیہ نے (زبان سے نکلنا) پر لکھا ہے کہ بلا ارادہ کوئی بات منہ سے نکل جانا۔ دکن مین (منہ سے نکل جانا) مستعمل ہے۔ یعنی چوک یا سہو سے کوئی بات زبان سے نکلجانا۔ (۲) منہ سے بات نکلنا

(۱) اززبان جستن (مصدر اصطلاحی)

بقول برہان وبہار وانند وضمیمہ برہان وہفت کنا ازخطا وسہو در گفتگو باشد۔ صاحب بحر این را مرادف (اززبان برآمدن) گوید کہ بہمین معنی گذشت خان آرزو در سراج بذیل (اززبان درآمدن) ذکر این کرده۔ مرادفش گوید بہ ہمین معنی یعنی سہو کردن در تکلم۔ صاحب ناصری این را ۔۔۔

(۲) اززبان جستن سخن نوشتہ۔ کنایہ از سہو وخطای بی اختیار در تکلم مؤلف گوید کہ (۱) عام است برای سخن وغیرآن مثل نالہ و فریاد و آہ و (۲) مخصوص بہ سخن وامثال آن کہ بی ساختہ وناخواستہ اززبان برآمدن سخنی بسہو کہ قائل ارادہ آن نداشت (اردو) (۱و۲) صاحب آصفیہ نے (زبان سے نکل جانا) پر فرمایا ہے کہ بلا ارادہ کوئی بات منہ سے نکل جانا دکن مین کہتے ہین (منہ سے نکل جانا)

اززبان درآمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار وضمیمہ برہان مرادف (اززبان جستن) کہ گذشت۔ صاحبان ناصری وسراج وانند ورشیدی وشمس وجہانگیری ہم ذکر این کرده اند باتفاق ہمہ در معنی است کہ کنایہ باشد ازسہو کردن در تکلم و ما بر (اززبان جستن سخن) صراحت کرده ایم وطرز بیان محققین پسند خاطر ما نیست کہ سہو در تکلم کردن چیزی دیگر است و (اززبان درآمدن یا جستن سخنی) معنی دیگر دارد۔ یعنی سخنی یا دشنامی و مدح وثنائی کہ بدون ارادهٔ قائل بسہو اززبانش بی ساختہ برآید آن را فارسیان (اززبان درآمدن و اززبان جستن) گفتہ اند

حیف است که کسی از محققین سندی پیش نکرد -
ما از معاصرین عجم تحقیق این کرده ایم (اردو) دیکھیے
(از زبان جستن)

مصادر اصطلاحی بقول صائب

(۱) از زبان کسی چیزی آوردن
(۲) از زبان کسی چیزی بستن
(۳) از زبان کسی چیزی ساختن
(۴) از زبان کسی چیزی گفتن

بحر و بهار و انند نقل کردن چیزی را از زبان کسی
که او نگفته باشد (محمد قلی سلیم ۱۵) تا فتد راز من ساده
دل از پرده برون ؛ حیله سازان ز زبان تو خبر
می آرند ؛ (قدسی ۵۲) از زبان من غرض گو
گر نه حرف تازه بست ؛ یار اوراق تغافل را چرا
شیرازه بست ؛ (ظهوری ۵۲) مژده وصل
ضرور است تو هم باور کن ؛ از زبان تو ظهوری
خبری خواهم بست ؛ (صائب ۵۳) چنان ز
عشق تو ویران شدم که نتوان ساخت ؛ اگر ضرور
بود از زبان من سخنی ؛ (تنها ۵) کی گفته ایم
گل به رخ او برابر است ؛ بلبل عبث دروغ
گو از زبان ما ؛ مؤلف عرض کند که از سند
اوّل مصدر ----------
(۱) از زبانِ کسی آوردنِ خبر) پیداست
و از سند دوّم و سوّم که مال قدسی و ظهوری
است مصدر ----------
(۲) از زبانِ کسی بستنِ حرف و خبر) هویداست و
از سند چهارم صائب - مصدر اصطلاحی --
(۳) از زبانِ کسی ساختنِ سخن) و از سند پنجم
تنها - مصدر اصطلاحی ----------
(۴) از زبانِ کسی گفتنِ دروغ) ظاهر میشود
پس (۱) مصدر اوّل در حقیقت مرادف -
(آوردن از زبان کسی) است که گذشت و متعلق
به معنی هشتم مصدر (آوردن) که بجایش مذکور شد
معنی این مطلق نقل کردن خبر و سخن و امثال آن
از زبان کسی - آنچه صاحبان بحر و انند و بهار
در ینجا معنی تازه پیدا کرده اند یعنی (نقل کردن

چیزے از زبان کسی کہ او نگفتہ باشد) قابل غور است و این معنی البتہ از قرینۂ مصرع اول پیدا میشود ولیکن مال مصدر نیست۔ اگر (از زبان کسی آوردن خبر یا سخن بحیلہ) قائم کنیم البتہ معنی بیان کردۂ محققین بالا را بدین مصدر مخصوص توانیم کرد برخلاف این اگر گوئیم کہ "از زبان پیمبر یا از پیمبر علیہ السلام آوردہ است یا خبری آوردہ است" معنی این ہمین قدر است کہ نقل حدیث کردہ است وبس۔

(اردو) دیکھو آوردن از زبان کسی۔ اور بلحاظ معنی بہار وبحر۔ کسی کی جانب سے بات بنانا۔ کسی کی طرف سے جھوٹ موٹ کہدینا کسی کی جانب سے غلط روایت کرنا۔

(۲) نسبت مصدر دوم عرض میشود کہ مصدر (بستن) درین مصدر اصطلاحی اصل است و حرفی وخبری وسخنی را از زبان کسی بستن یعنی منسوب کردن بخود متقاضی معنی بیان کردۂ ہر سہ محققین بالا است۔ برخلاف نمبر (۱) (اردو) کسی کی جانب سے بات بنانا۔ جھوٹ موٹ کہدینا۔ غلط روایت کرنا۔

(۳) نسبت مصدر سوم عرض میکنیم کہ در تعمیم چیزی حرف وخبر وسخن وامثال آن شامل است و مصدر (ساختن) کہ اصل این مصدر اصطلاحی است متقاضی معنی سازش است پس ما را با معنی بیان کردۂ ہر سہ محققین اتفاق است (اردو) دیکھو نمبر (۲)

(۴) در مصدر چہارم ما را با ہر سہ محققین بالا اتفاق نیست زیرا کہ مصدر (گفتن) باعتبار معنی ہیچ قرینۂ سازش ندارد پس (از زبان کسی چیزی گفتن) مرادف (آوردن از زبان کسی) است کہ گذشت یعنی بمعنی نقل کردن از زبان کسی باشد و بمعنی نقل کردن چیزی را از زبان کسی کہ او نگفتہ باشد) نمیتوان گرفت از سند پیش کردۂ محققین بالا ہم (از زبان کسی

گفتن دروغ) پیدا می شود - حاصل اینست که لفظ (دروغ) این معنی را پیدا کرد و بلا وجود آن یا مماثل آن ہرگز این معنی پیدا نمی شود - ہر سہ محققین	برین غور نفرمودہ اند - و این مماثل مصدر اصطلاحی اوّل است - (اردو) دیکھو نمبر (۱)

(۱۲۴۲) **ازرہ انداختنِ کمان** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیکار کردن کمان و شکستن آن از انتہای کشش (ظہوری ۵) کمان خرد از زرہ انداختم ؛ خطا نیست در سعی شبگیر ما ؛ (اردو) کمان توڑ دینا -

(۱) از زیرِ سنگ بر آمدن
(۲) از زیرِ سنگ برون آمدن (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم از مہلکہ شدید خلاص یافتن - بہار وانند ذکر (۲) ہمین معنی کردہ (صائب ۵۲) آمد ز زیر سنگ برون ہر دلیکہ ریخت ؛ بر خاک میوہ ہای تمنّای خام را ؛ صاحب بحر (از زیر سنگ بیرون آمدن) را ہم نوشتہ (اردو) شدید آفت اور مہلکہ سے بچنا - نجات پانا -

(۱) از زیرِ سنگ برون آوردن (مصادر اصطلاحی) (۱) و (۴) بقول بہار **(۲) از زیرِ سنگ بیرون آوردن** **(۳) از زیرِ سنگ پیدا شدن** **(۴) از زیرِ سنگ پیدا کردن** کنایہ از ہم رسانیدن چیزی از جائیکہ حصول آن از انجا و توقع نداشتہ باشد - صاحب بحر عجم نسبت (۲) و (۴) گوید کہ مرادف (از چوب چیزی تراشیدن)	است کہ گذشت و فرماید کہ (از زیر سنگ پیدا شدن) لازم آنست - و آرستہ ہم ذکر (۲) و (۴) کردہ (مخلص کاشی ۵۴) گر شود آئینۂ دل آب حسنت را چہ باک ؛ میکند پیدا از زیر سنگ حیران دگر ؛ مؤلف عرض کند کہ برای ادّعای ہر سہ محققین و ہر چہار مصدر اصطلاحی ہمین یک سند است و بس کہ با چہار م مخصوص باشد بخیال با توفیقہ

ہمین یک سند مصدر ---------- باشد از کار عجیب وغریب کردن (اردو) (۱)

(۵) از زیر سنگ پیدا کردن حیرانی پیدا و (۲) و (۴) و (۵) دیکھو از چوب تماشیدن

میشود و معنی آن کنایۃً ہمان است کہ با بر از چوب چیزی (۳) عجیب وغریب کام وقوع

تراشیدن چیزی بیان کردہ ایم دیگر ہیچ یعنی کنایہ مین آنا ۔

از سایۂ خود رم می کند (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ چون فارسیان کسی را در غایت وحشت بینید این مثل را بحق او زنند (اردو) اپنے سائے سے وحشت کرتا ہے " دکن مین کہتے ہین " اپنی چھاؤن سے چمکتا ہے " امیر نے (اپنے سائے سے وحشت ہونا) کا ذکر فرمایا ہے یعنی حد سے زیادہ وحشت ہونا (رند ؎) اندنون کیا جنون کی شدت ہے ؛ اپنے سائے سے مجھکو وحشت ہے ؛

از سخن لب تہی کردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از خاموش ماندن (ظہوری ؎) گرچہ لبہا تہی کنم ز سخن ؛ دیدۂ پرنگاہ برخیزم ؛ (اردو) خاموش رہنا ۔ (۱۱۴۵)

(۱) از سر باز شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار بمعنی جدا شدن حیف است کہ سندی پیش نشد بخیال ما این کنایہ باشد دیگر کسی ذکر این نکرد (از سر باز کردن چیزی) کہ می آید متعدی این است و این لازم آن ۔ بخیال ما باید کہ این را ہم ----------

(۲) از سر باز شدن چیزی قائم کنیم یعنی دور شدن چیزی از سر باشد چنانکہ دور شدن بلا و خمار و عقل و امثال آن از سر و نباید کہ در معنی این از آنقدر تعمیم کار گیریم کہ صاحب بحر و بہار گرفت (اردو) سر سے دفع ہونا ۔ دور ہونا ۔ جانا ۔ ٹلنا

از سر باز کردن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) معنی دور کردن چیزی از خود و (۲) انداختن ورق کم گنجیفہ برای برآوردن ورق بیش بہار ذکر معنی اول گوید کہ بعضی قید (ملطائف الحیل) نیز کردہ اند یعنی دور کردن چیزی بلطائف الحیل از خود و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ (خواجہ جمال الدین سلمان سلہ) از سر من باز کن ساقی خرد را کین زمان ؛ با خیالش خلوتی دارم کہ جان را بار نیست (ولہ سلہ) ساقیا از شبانہ مخموریم ؛ از سرم باز کن بلای خمار ؛ مؤلف گوید کہ از ہر دو سند بالا پیدا کہ برای معنی اول مصدر اصطلاحی ------

از سر باز کردن چیزی

قائم کنیم کہ معنی از سر دور کردن چیزی باشد و در تعمیم (چیزی) عقل و خمار و امثال آن داخل باشد کہ متعلق بہ سر است و نیز بہ تحقیق ما ضرورت آن نیست کہ برای معنی اول (لطائف الحیل) را داخل معنی کنیم و مراد محققین بالا از معنی دوم فرو ریختن و انداختن ورق کم رتبہ است یک بازی باشد جہت بکار آوردن ورقی کہ در ہمان بازی درجۂ اعلی پیدا کند آنانکہ از بازی گنجیفہ بیخبر اند مقصود ما از ہمنشین ایشان نشود بای حال برای معنی دوم باید کہ مصدر ------

از سر باز کردن ورق گنجیفہ

قائم کنیم حیف است کہ سندی پیش نشد و گیر نیامد ار دو (۱) سر سے ٹالنا ۔ دفع کرنا (۲) گنجیفے کا ہلکا پتا پھینکنا تاکہ صرف بھاری پتا رہجاے اور اوسکے ذریعہ سے جیت ہو ۔

(۱) از سر بدر آوردن

(مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند مرادف (از سر باز کردن) کہ گذشت ۔ ما صراحت خیال خود ہمدر آنجا کردہ ایم (خواجۂ شیراز سہ) ما جرا کم کن و باز آ کہ مرا مردم چشم ؛ خرقہ از سر بدر آورد و بشکرانہ بسوخت ؛ بخیال ما این را باید کہ ------

(۲) از سر بدر آوردن چیزی

قائم کنیم ۔ بمعنی از تن جدا کردن چیزی از قسم لباس و

(۳) از سر بدر آوردن خرقه | کنایه باشد از
دور کردن خرقه از تن - مصدر دوم من وجه تعمیم
دارد که بجای خرقه - قبا یا لباس دیگر را هم شامل است
اگرچه سند مخصوص است بخرقه - آنچه بهار این را بهر دو
معنی مرادف (از سر باز کردن) نوشته قابل غور
است که سندش پیش نکرد و از نظر ما هم نگذشت
(اردو) (۱) و (۲) اتارنا (۳) خرقه اتارنا -

(الف) از سر بدر بردن (مصادر اصطلاحی)
(ب) از سر بدر رفتن | بقول صاحب
بحر عجم (ب) بمعنی (۱) از حد تجاوز کردن مؤلف
گوید که مقصودش غیر از بیخود شدن نباشد و (۲) لبریز
شدن پیمانه و سبو و دیگ و امثال آن و (الف)
متعدی (ب) باشد مؤلف گوید که مقصودش خرچ(؟)
نباشد که (الف) (۱) بمعنی از حد تجاوز کردن یعنی
بی خود کردن باشد و (۲) لبریز کردن پیمانه و امثال آن -
بطرزیکه آبش از کناره‌ها فرو ریزد - و آراسته نیست
(ب) گوید که از حد تجاوز کردن چون پیمانه و سبو و دیگ
و از سر لبریز شدن آن باشد تا بی که آنچه در وست
بریزد و نیست (الف) همزبان بحر عجم بهار نسبت
(ب) فرماید که کنایه از دور شدن و بقول بعضی از فضلا
بمعنی جوش زدن دیگ - و از حد تجاوز کردن مؤلف
گوید که طرز بیان صاحب بحر عجم بهتر از دیگران است
بخیال ما برای معنی اول باید که لفظ (کسی) در آخر
مصدر زیاده کنیم و برای معنی دوم لفظ (چیزی)
مخصوص به مائعات (ظهوری الف سله) ساقی
از سر مرا بدر برد است ؎ لطف سرشار و جام سرجوشت ؎
(وله ب سله) رفتیم ز سر بدر خوشا حال ؎ مستیم
ز جرعهٔ ایاغی ؎ (اردو) (الف) (۱) بیخود کرنا
(۲) چھلکا دینا - ابالدینا - (ب) (۱) بیخود ہونا
(۲) ابل جانا - چھلک جانا - چھلک پڑنا - نکلنا

از سر بدر رفتن آب چیزی | (مصدر (۱۲۶۰)
اصطلاحی) بمعنی از حد بیرون شدن آب از سر
باشد و قریب بمعنی آب از سر گذشتن که در ممدوده
گذشت (سعید اشرف سه) گویا از سر بدر رفتست

آب جد وش ٭ کاین چنین گلزار اشعارش خراب افتادہ است ٭ (اردو) پانی حد سے بڑھجانا- دیکھو آب از سر گذشتن-

از سر بدر شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بہر دو معنی مرادف از سر بدر رفتن بہار و وارستہ ہم بمعنای بیان کردہ خود کہ بر (از سر بدر رفتن) گذشت این را مرادف آن دانند مؤلف گوید کہ ما بر (از سر بدر رفتن) بحث کامل کردہ ایم کہ متعلق باین باشد (زلالی ۹۴) می عشقش چو شور بام و در شد ٭ پیالہ تنگ بود از سر بدر شد ٭ (اردو) دیکھو از سر بدر رفتن-

(۱) از سر بدر کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی از سر بدر آوردن کہ گذشت (خواجہ شیراز ۵) دل را اگرچہ بال و پر از غم شکستہ بود ٭ سودای خام عاشقی از سر بدر نکرد ٭ مؤلف گوید کہ ما صراحت کافی بر (از سر باز کردن چیزی) کردہ ایم و این مرادف آنست و بخیال ما باید کہ این را ہم ------

(۲) از سر بدر کردن چیزی | قائم کنیم و در تعمیم (چیزی) سودا و عقل و نشہ و خمار و امثال آن داخل باشد کہ متعلق بہ سر است (اردو) دیکھو از سر باز کردن چیزی-

(۱) از سر بردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (از سر رفتن) کہ می آید سندی از ظہوری پیش کردہ است کہ متعلق است با (از سر بدر بردن) و ہمانجا گذشت- مؤلف گوید کہ باید کہ اینرا

(۲) از سر بردن چیزی | قائم کنیم بمعنی از سر دور کردن چنانکہ از سر بردن عقل و ہوش و نشہ و مستی و امثال آن کہ متعلق بہ سر باشد- (اردو) سر سے دفع کرنا-

از سر برکشیدن دراعہ (مصدر اصطلاحی) بمعنی جدا کردن دراعہ از بدن- اگر این را (از سر برکشیدن جامہ) قائم کنیم جا دارد کہ برای ہمہ اقسام لباس عام شود کہ پوشیدن و برآوردن

(الف ۱۹)

آن متعلّق به سر باشد واین از قبیل ومرادف (از سر بدر آوردن چیزی) است که گذشت۔ (انوری ۵) آسمان را اگر نوید جامهٔ سکنان دهی؛ در زمان درّاعهٔ پیروزه از سر برکشد؛ (اردو) دیکھو از سر بدر آوردن چیزی۔

(۱) از سر برون کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار مرادف (از سر بدر کردن) است که گذشت سندی پیش نکرد۔ صاحب انند از سر برون کردن به همین معنی نوشته۔ او هم سندی پیش نساخت ما صراحت کامل بر (از سر باز کردن چیزی) کرده ایم واین مرادف آنست بمعنی اوّل و باید که این راهم قائم کنیم و

(۲) از سر برون کردن چیزی در تعمیم (چیزی) عقل وخمار وامثال آن داخل باشد که متعلّق به سر است (اردو) دیکھو از سر باز کردن چیزی۔

(۱۴۰۲) **از سر برون نهادن پا** (مصدر اصطلاحی) بمعنی تجاوز کردن از مقام خود (ظهوری ۵) بخاک افتاده در کویت چو راهم؛ ز سر نه نهم برون پا سر براهم؛ (اردو) جگه سے هٹنا۔ تجاوز کرنا۔

از سر پا روان شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و رشیدی و بهار و سراج و هفت و ناصری و جهانگیری و شمس و برهان کنایه از زود روان شدن و به تعجیل رفتن باشد مؤلّف گوید که تیز رونده کف پا را سالماً بر زمین نه نهد بلکه از تیزی رفتار پاشنهٔ پای او بر زمین قرار نگیرد یا اگر گیرد از سرعت رفتار بچشم نیاید همین باشد وجه کنایه (حکیم نزاری ۵) ندارم حالیا زین بیش پروای؛ وداعی کن روان شو از سر پای؛ (اردو) جلد چلنا۔

(۱) از سر پیمان رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بمعنی نقض عهد نمودن (حافظ شیراز ۵) در ازل بست دلم با سر زلفت پیوند؛ تا ابد سر نکشد وز سر پیمان نرود؛ مؤلّف گوید که مرادف این است ....

(۳۰۷۵) (۲) از سر پیمان گذشتن | سند این بر (از سر چیزی گذشتن) بجای خودش می آید (اردو) وعدہ خلافی کرنا۔ وعدہ کو وفا نہ کرنا۔

(۳۰۷۶) از سر تا پا | (استعمال) بمعنی سراپا و ہمہ تن و تمام ترو از ابتدا تا انتہا (ظہوری ؎) ز سر تا پای دل گشتیم دلدار این چنین باید ؛ نیخواہیم جز غم ہیچ غمخوار این چنین باید ؛ (ولہ ؎) بقصد ادی چہ دستی بر د بالا غمزۂ شوخی ؛ ز سر تا پا ہمہ رگ گردم و بر نیشتر جوشم (اردو) سر سے پاؤں تک بقول صاحب آصفیہ ابتدا سے انتہا تک۔ اول سے آخر تک۔ بالکل۔ تمام۔

(۳۰۷۷) (الف) از سر تازیانہ (مصادر | (ب) از سر تازیانہ بخشیدن | اصطلاحی (ج) از سر تازیانہ دادن | (ب) و (ج) بقول صاحب بحر عجم باشارۂ تازیانہ بخشیدن و این کنایہ از حقارت و فرومایگی مایۂ جود باشد۔ بہار و انند ذکر (ج) کردہ معنیٔ با صاحب بحر ہمزبان و صاحب غیاث ہم ذکر این فرمودہ (انوری ؎) گیتی بہ سرشان کشادیم ؛ پس از سر تازیانہ دادیم ؛ مؤلف گوید کہ مقصود شعر این باشد کہ چیزی کہ بزور شمشیر گرفتیم او را بحقارت گذاشتیم و دادیم یعنی باشارۂ نوک تازیانہ عطا کردیم و آن در خور آنہم نبود کہ از دست دہیم۔ حیف است کہ سندی دیگر بدست نیامد کہ تحقیق استعمال (از سر تازیانہ بخشیدن و دادن) بمعنی بیان کردۂ محققین بالا می شد معاصرین عجم (از سر تازیانہ) را استعمال می کنند مثلاً گویند کہ " از سر تازیانہ این کار از و گرفتیم " یعنی او را مجبور کردیم برای این کار۔ بائی حال (از سر تازیانہ) بمعنی از جبر و تشدد باشد (اردو) (الف) کوڑون سے۔ جبر سے۔ مثلاً " ہم نے یہ کام کوڑون سے لیا " یعنی مار پیٹ کر۔ جبر سے پورا کرایا " (ب و ج) کسی چیز کو حقیر جانکر دیدینا۔

(۱۴۷۶) **ازسرِ تقصیر گذشتن** (استعمال) مرادف (از تقصیر کسی گذشتن) که گذشت ـ سند این از کلام مفید بلخی همدر آنجا مذکور شد (اردو) دیکھو از تقصیر کسی گذشتن ـ

(۱۴۷۷) **ازسرِ چشمهٔ لب تشنه بیرون آمدن** (مصدر اصطلاحی) بحث مفصل این بذیل (ازسرِ فلان چیزی برآمدن) می آید (اردو) دیکھو ازسرِ فلان چیزی برآمدن)

(۱۴۷۸) (الف) **ازسرِ چیزی برخاستن** (مصادر اصطلاحی)
(ب) **ازسرِ چیزی خاستن**
(ج) **ازسرِ چیزی گذشتن**

(الف و (ج) بقول بهار واند کنایه از ترک آن چیز کردن وفرماید که بدین معنی تنها (از چیزی برخاستن) هم آمده (صائب الف۵) آنقدر باش که من ازسر جان برخیزم ٭ چون نجم خانه ام ای بنده نواز آمده ٭ (مجیر الدین بیلقانی ت۵) زمن جان خواستی جان را چه قدر است ٭ تو منشین کز سر جان میتوان خاست ٭ (اسیر ع۵) ز دل کسی که باین ترکتاز می گذرد ٭ چگونه ازسر دعوای ناز می گذرد ٭ (حافظ شیراز غ۵) زاهد خلوت نشین دوش به میخانه شد ٭ ازسر پیمان گذشت بر سر پیمانه شد ٭ صاحب بحر عجم هم ذکر (الف) بهمین معنی کرده **مؤلف** گوید که اگرچه (ازجان برخاستن) که بجایش گذشت در تعمیم (الف) داخل است و (از خون گذشتن) که گذشت در تعمیم (ج) شامل ولیکن این تعمیم برای هر یک مقام بکار نمی خورد ازینجاست که ما باوجود این تعمیم که درین مصادر اصطلاحی است مصادر مخصوصه را هم بجای خودش ذکر کرده ایم و کنیم که در معنی هم خصوصیتی دارد ـ بخیال ما معنی (الف و ب) بیان کردهٔ محققین بالا بطور عام درست نباشد زیرا که (ازسر جان یا ازجان برخاستن یا خاستن) پروای جان نه کردن و آمادهٔ مرگ شدن است نه ترک آن کردن ـ برخلاف (ج)

کہ درآن معنی ترک آن چیز کردن صادق می آید۔
چنانکہ (از سر دعوی گذشتن) کہ ترک دعوی کردن
است و (از خون گذشتن) بمعنی ترک دعوی خون
کردن باشد و (از سر راہ گذشتن) معنی حقیقی ہم دارد
باقی حال ازین تعمیم مارا اختلاف است (اردو)
(الف) و (ب) و (ج) کسی چیز سے اُٹھ جانا
گزر جانا۔ جیسے (جان سے اُٹھ جانا) بمعنی مرنے پر
آمادہ ہو جانا۔ (جان سے گزر جانا) مرنا۔ فنا
ہونا۔ صاحب آصفیہ نے مصدر اوّل الذکر
کو نہین لکھا۔ وکن مین مستعمل ہے اردو مین
ایسی عام اصطلاح کل مقامات پر ایک معنون
مین نہین مستعمل ہو سکتی۔ ہر ایک استعمال کو
ہم اوسکے خاص مقام پر بیان کرین گے۔

از سر خانہ افتادن (مصدر اصطلاحی)

بقول خان آرزو در چراغ و صاحب بحر عجم۔
کمزور شدن سندی پیش کردہ (سے) میل و
سنگ از سرمہ دار دغمزۂ مردافگنش ۛ ترسم از سر خانہ
افتد نرگس جادو فنش ۛ ہم او فرماید کہ سر خانہ بمعنی جائے
معین است۔ درین صورت بمعنی (از پایہ خود
افتادن) خواہد بود۔ بہار باتّفاق رای آخر گوید
کہ این مخصوص بفنِ کُشتی است اگرچہ در غیر آن
نیز مستعمل۔ ہمہ محقّقین بالا نقل این سند کردہ اند
وکسی نہ نوشت کہ مال کیست بخیال ما این کنایہ
باشد (اردو) کمزور ہونا (چاروں خانے چت گرنا)
بقول آصفیہ ایسا گرنا کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں ہیں جائین۔

از سر خون در گذشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب انند بحل کردن خون (شیخ شیراز
در گلستان نثر) ملک از سر خون وی در گذشت۔
(اردو) خون معاف کر دینا۔

از سر در رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول

صاحب بحر عجم و وارستہ و انند مرادف از سر بدر
رفتن کہ گذشت یعنی بدو معنی کہ ذکرش ہمدرین آمد
کردہ ایم (مخلص کاشی سے) بر تنک ظرفی چو
من چندین مپیما جام لطف ۛ بیم آن باشد کہ

از سرو رر و دپیمانه ام ؛ (ارد و) دیکھو از سر بدر رفتن

از سر دست (اصطلاح) بقول صاحبان برہان و بحر و بہار و رشیدی و جامع و سراج و انند و ناصری و ہفت و شمس و جہانگیری کنایہ از گفتن حرفی و سخنی باشد بی تامل و فکر و زود ساختن کاری بی انتظار (نظامی ؎) سخن تا چند گوئی از سر دست ؛ ہمانا ہم تو مستی ہم سخن مست ؛۔ (امیر خسرو ؎) شه بر آن تا چه باز دا از سر دست ؛ که در آید به پیل بند شکست ؛ (حکیم نزاری قہستانی ؎) ہمین دم موزه پوشم از سر دست ؛ ز سر سازم قدم با سر بیایم ؛ مؤلف گوید که بمعنی بی تامل و فکر و زود (ارد و) بقول صاحب آصفیہ برجستہ فی البدیہہ ۔ بلا تکلف ۔ بلا تامل ۔ جلد ۔

از سر رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف از سر بدر رفتن که ذکرش گذشت ۔ و ارستہ ہمزبانش مؤلف گوید که ہر دو محققین سندی از کلیم آورده اند (؎) مباد ا آتش سودای کس زین گونه تند افتد ؛ ز جوش گریه ام چشمی است چون دیگ از سر رفته ؛ و خان آرزو در چراغ ہم بوثیقه سندی دیگر گفته که (از سر رفتن) بمعنی از دیگ ریختن آب وغیره انچه در آن باشد بسبب جوش خوردن (رکنای مسیح ؎) چند از پی آب و نان بہدر برویم ؛ چند از پی روزی مقدر برویم ؛ دیگ تن ما بجوش حرص آمده است ؛ نزدیک بآن رسید کز سر برویم ؛ بہار گوید که کنایه باشد از دور شدن (حافظ ؎) ہوای کوی تو از سر نمی رود آری ؛ غریب را دل سرگشته با وطن باشد ؛ و از حد تجاوز کردن نیز مؤلف گوید که طرز بیان محققین بالا مقصد را به پریشانی انداخته بخیال ما باید که این را بدو تقسیم قائم کنیم ------

(الف) از سر رفتن چیزی) (۱) بمعنی فراموش شدن آن و باقی نماندنش در سر است و سند حافظ شیراز که بالا مذکور شد سند خیال ماست و از ہمین مصدر عام است (از سر رفتن ہوا) و (از سر رفتن خیال

وامثال آن و (۲) ریختن چیزی از جوش چنانکہ ریختن دیگ از کثرت جوش ولبریز شدن پیمانہ وامثال آن۔ خان آرزو ذکر ہمین معنی کردہ است ولیکن سندش کہ از رکنای مسیح آوردہ بکار این نمی خورد و این مرادف معنی اوّل (از سر بدر رفتن) است کہ گذشت و سندی کہ صاحب بحر از کلیم آوردہ است برای این معنی بکار آید یعنی مصدر خاص (از سر رفتن دیگ) ازان پیدا می شود و این درین مصدر عام داخل باشد و ۔۔۔۔۔

(ب) **از سر رفتن کسی** بمعنی از حد تجاوز کردن کسی کنایہ از بی خود شدن و بدین معنی این مراد ف معنی اوّل از (سر بدر رفتن) است کہ گذشت و سند رکنای مسیح کہ خان آرزو ذکرش کردہ کہ بالا مذکور شد متعلق است از ہمین معنی (اردو) الف (۱) فراموش ہو جانا۔ خیال سے جاتا رہنا (۲) ابل جانا۔ (ب) بے خود ہونا۔

(۱) **از سر رفتن پیمانہ** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند لبریز شدن پیمانہ از چیزی چنانچہ ہر چہ دروست از سرش بریزد و این داخل است در مصدر عام ۔۔۔۔۔

(۲) **از سر رفتن چیزی** کہ بحث تفصیلی این بذیل (از سر رفتن) کردہ ایم و ہمچنین است

(۳) **از سر رفتن دیگ** مؤلف گوید کہ سند (۳) ہمان است کہ از کلام طالب کلیم برا (از سر رفتن چیزی) بذیل (از سر رفتن) مذکور شد۔ و این مصدر خاص داخل است در مصدر عام (از سر رفتن چیزی) بہار ذکر (۳) کردہ و بضمن آن (۱) را نوشتہ معنیً با صاحب انند متفق است۔ طرز بیان ہر دو یہ (۱ و ۲) قابل صراحت است مقصود شان جز این نباشد کہ (پیمانۂ از سر رفتہ) و (دیگ از سر رفتہ) ظرفی باشد کہ ہر چہ دروست از جوش لبالب شود و بریختن آغاز کند نہ این کہ ہمہ بریزد (اردو) (۱) پیمانیکا چھلکنا۔ صاحب آصفیہ نے (چھلکنا) کا ذکر

انہین معنون مین کیا ہے - یعنی لبریز ہو کر ٹپکنا - ڈہلکنا (۲) دیکھو (از سر رفتن کا (الف) (۳) دیگ کا ابلنا - آپ ہی نے (ابلنا) پر لکہا ہے جوش کہا کر گرنا - چھلک جانا - چھلک پڑنا -

(۱۴۷۹) **ازسر رفتن ہوا** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از (خیال از سر رفتن) سند این از کلام حافظ بر (از سر رفتن) گذشت و این مصدر خاص - داخل مصدر عام (از سر رفتن چیزی) بمعنی اوّلش باشد که بذیل (از سر رفتن) گذشت (اردو) خیال دل سے جاتا رہنا -

(۱) ازسر زانو ساختن (مصدر اصطلاحی)

(۲) ازسر زانو ساخته صاحب انند نسبت (۲) فرماید که کلیہ ایست که سالک در مراقبه سر بر زانو نہد و در سیر می شود پس گوئی سر زانو را آلت سیر یعنی قدم ساخت مؤلف گوید که (۲) ماضی مطلق به ہای زائده در آخر یا اسم مفعول (۱) باشد و (۱) بمعنی سر را زانو قرار دادن و کنایه باشد از غور و فکر کردن که در حالت غور و فکر سر بر زانو نہند مراقبه را از این مصدر تعلّقی نیست و نه سالکان در مراقبه از زانو کار گیرند - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد محققین عرب مراقبه را بمعنی ائید داشتن و خوف کردن از کسی نوشته اند و صاحب غیاث گوید که گردن فرو انداختن و باصطلاح حضور دل است با خدا و غیبت از ماسوی (انتہی) نتیجہ این تحقیق آنست که سر بر زانو نہادن مراقبه نیست که اہل سلوک گردن را بسوی قلب خم دہند - (اردو) (۱) سر زانو پر رکہنا - سر بزانو ہونا که سکتے ہین - یعنی غور و فکر کرنا -

ازسر زانو قدم ساختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و ضمیمهٔ برہان بمعنی مراقبه نمودن - صاحب شمس این را (از سر زانو قدمی ساختم) نوشته که صیغهٔ واحد متکلم از ماضی مطلق ہمین مصدر است گوید که برای سیر دل مراقبه کردم - کذا فی الادات صاحب مؤید ہم ہمچو شمس

فرماید که ای برای سیر دل مراقبه قدم ساختم کذا فی الادات
واقول معناه سرزانو را قدم ساختم و این بیان حالت مراقبه است
زیرا که سالک در مراقبه سر را بر زانو می‌نهد و در سیری می‌شود پس
گویی سرزانو را آلت سیر یعنی قدم ساختم (انتهی) مؤلف
گوید که بخیال ما این مرادف مصدر ری است که
گذشت و صراحت کافی همانجا کرده ایم که کنایه از غور
و فکر کردن است و بس (اردو) دیکھو از سرزانو ساختن

از سر زندگانی گرفتن (مصدر اصطلاحی) (۱۲۴۰)
بمعنی زندگی تازه یافتن باشد یعنی زنده شدن بعد
مرگ که ادعای شاعریست (صائب ؎) چون
چراغ کشته گیرم زندگانی را از سر * آتشین رخساره
گر بر مزارم بگذرد * (اردو) نئے سر سے زندگی
حاصل کرنا - مرکر جینا (حقیقی معنوں میں) دوبارہ
جی اٹھنا -

از سر زیاد است (مقوله) بحر و وارسته گفته که
مرادف از دهان زیاده است که گذشت (وحشی
؎) سجده در گهش ای چرخ زیاد از سر تست *
مکن این بی ادبی راست کن این پشت دوتا *
(اردو) دیکھو از دهان زیاد است -

از سر سوزن برون شدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر کمال سهولت در دفع چیزی
خان آرزو در چراغ - همزبان بحر عجم (تاثیر ؎
وقتست غیر از سر سوزن برون شود * از بسکه
گشت موی دماغ ضعیف من * بهار گوید که بسهولت
تمام بر آمدن چنانکه باندک حرکت سر سوزن خار
از پا بر می آید - سندش همان است که بالا مذکور
شد و بقول انند (از سر سوزن بیرون شدن)
مرادف (از سفت سوزن بیرون شدن)
که می آید و بجای محوله - حرف بحرف نقل معنی بهار کرد
باین قدر اضافه که (در اظهار تلون حال گویند که
قلانی گاه از سفت سوزن می گذرد و گاه از توی
عیقاپی نمی تواند گذاشت) مؤلف گوید که
از سر سوزن مراد از سوراخ سوزن است و این
مصدر کنایه باشد از کامیاب شدن با وجود دشواری

آنچه محققین بالا در بیان معنی سخنہا میان آوردہ اند بخیال ما زائد از ضرورت خصوصًا صاحب انند چیز غیر متعلق را ذکر کردہ است - حاصل اینست کہ ما را با معنی بیان کردۂ صاحبان تحقیق اتفاق نیست (اردو) سوئی کے ناکے سے نکلنا - کہ سکتے ہین - بمعنی نازک کام کرنا - صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی (سوئی کے ناکے سے سکو نکالنا) کا ذکر فرمایا ہے بمعنی قدرت کے دور سے ناممکن بات کا کر دکھانا - حسن سلیقہ دکھانا - دانائی دکھانا - مؤلف عرض کرتا ہے کہ (سوئی کے ناکے سے نکلنا) کا استعمال بمعنی نازک اور مشکل کام مین کامیاب ہونا ہو سکتا ہے -

(۱) از سر شدن (مصادر اصطلاحی)

(۲) از سر شدن چیزی بقول بحر و وارستہ مرادف معنی دوم (از سر بدر رفتن) بہار و وارستہ سندی از نعمت خان عالی پیش می کند (ع) از سر شدن نشہ گذشتم ز سر خود ؛ ساقی بسر من برسان جام دگر دہ ؛ مؤلف گوید کہ این متعلق است از مصدر اصطلاحی -

---

(۳) از سر شدن نشہ بمعنی باقی نماندن نشہ در سر و در شدن نشہ از سر - اگر خواہیم کہ این را عام کنیم از مصدر (۲) کار گیریم کہ در تعمیم (چیزی) نشہ و عقل و درد و امثال آن داخل باشند کہ متعلق بسر است - اندرینصورت معنی (۲) از سر دور و دفع شدن چیزی باشد (اردو) (۱) سر سے جانا (۲) کسی چیز کا سر سے جانا - دفع ہونا جیسے بلا سر سے دفع ہوئی - درد سر سے دفع ہوا - عقل سر سے گئی (۳) نشہ اترنا -

(۱) از سر فلان چیزی بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار ترک آن کردن - و فرماید کہ سند این و سجت منادی دادن باید و برا منادی از شیخ العارفین آوردہ (ع) دہد گر لعل سیرابت منادی جان گدا ازان را ؛ خضر لب تشنہ از سر چشمۂ حیوان برون آید ؛ مؤلف گوید کہ بہار (سر چشمہ)

را در (ازسرِ فلان) داخل کردہ۔ خوب مصدری قائم کردہ است اگرچہ (سرچشمہ) فکِّ اضافت (سرِ چشمہ) می باشد ولیکن از سند بالا این مصدر قائم کردن۔ حیف است۔ اگر خواہیم کہ ازین شعر مصدری پیدا کنیم توانیم عرض کرد کہ۔ (۲) (ازسرچشمہ لب تشنہ بیرون آمدن) کہ بجای خودش گذشت کنایہ باشد از۔ ناکام برگشتن از منزل مقصود و دیگر ہیچ پس مصدر (۱) چیزی نیست و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (ارد و) (۲) دکن مین کہتے ہین ہنڈی کو جاکر پیاسا آنا۔

(۱۸۴۱) **ازسرِ عجز** استعمال۔ بمعنی ازراہ عجز و ازعجز باشد (انوری ۵) ہمتش آنچنان کہ ازسرِ عجز امراو را زمانہ دست کشادہ ؎ (ارد و) عاجزی سے۔

(۱) ازسر قدم ساختن (مصادر اصطلاحی)

(۱۸۴۲) **(۲) ازسر قدم کردن** کنایہ باشد از طی کردن راہ و راہ رفتن بکمال تعظیم کسی کہ بسویش می روند سند (۱) از حکیم نزاری قہستانی بر از سر دست) گذشت (طالب کلیم ۵۵) اگر مرد رہی نعلین خار معنی از پا کن ؎ قدم از سر کن و سودای منزل را ز سر وا کن ؎ (ارد و) سر سے چلنا۔ بقول آصفیہ نہایت تعظیم کے باعث سر کو پاؤن بنا کر راستہ طے کرنا۔ سر کے بل چلنا (ناسخ ۵) نقش پاے یار پر رکہئے بہلا کیونکر قدم ؎ سر سے چلنے کی ہے کوے یار مین عادت ہمین ؎

(۱) ازسرِ کار افتاد (مقولہ) بقول صاحب بحر عجم بکسر رای مہملہ اول بمعنی ضایع شد و دیگر از و کاری نمی آید صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ این کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ نقصانی ندارد کہ این را از رتبۂ (مقولۂ عجم) بمصدر اصطلاحی منتقل کنیم و۔

(۲) ازسرِ کار افتادن بمعنی بیکار و ضایع شدن گیریم (ارد و) (۱) ضایع ہوا۔ بیکار ہوا قابل کار نہین رہا (۲) ضایع ہونا۔ بیکار ہونا قابل کار نہ رہنا۔

(۱۷۸۲) **از سر کسی پا کشیدن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از برخاستن از پیش کسی و کنارہ کردن
ازان کس۔ سند این از مولانا بنائی بر مصدر (از
چیزی پا کشیدن) گذشت و این مصدر خاص
متعلق است از مصدر مذکور کہ عام است (اردو)
کسی کے پاس سے اٹھ کھڑے ہونا۔ چلدینا۔

(۱۷۸۳) **از سر کسی گرد بر آوردن** (مصدر اصطلاحی)
کسی را بحالتی آوردن و بنوبتی رساندن کہ ضرب
بسیار بر سرش افتد و گرد از و بلند شود کنایہ باشد
از ذلیل و رسوا و برباد کردن و تباہ کردنش (صائب
ع) مبین بچشم حقارت بہیچ خصم ضعیف ؛ کہ پشہ
گرد برآورد از سر نمرود ؛ (اردو) ہوش بگاڑ دینا۔
دھول اڑا دینا۔ دکن میں مستعمل ہے۔ ذلیل و رسوا
کرنا۔ برباد کر دینا۔ تباہ کر دینا۔

از سر گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) بمعنی واگذاشتن و دست
برداشتن۔ صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ کنایہ باشد

مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سندی
پیش نہ شد بہ تحقیق ما (۲) بمعنی بے پروائی سر کردن (۱۷۸۴)
(صائب ع) از سر گذشتہ اند گریبان ہیچ ہیچ
کو سر گذشتہ کہ ز دستار بگذرد ؛ (اردو) (۱)
چھوڑ دینا۔ دست بردار ہونا۔ (۲) سر کی
پروا نہ کرنا۔ سر سے گذر جانا۔ بقول آصفیہ
جان سے گذر جانا (نصیر ع) شمع کے
قدم ہے منزل اقلیم عشق ؛ سر سے جو گذرے
اسے کیا ہے سفر یہ دور کا ؛

(۱) **از سر گرفتن** (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر و بہار و انند و بحر عجم بہ تازگی شروع
کردن (صائب ع) دلبری را زلف او
در رد و خط از سر گرفت ؛ میشود از خاک افزون
حرص چشم وام را ؛ (والہ ہروی ع) دل و
شد زغم مژہ اشکبار را ؛ از سر گرفتہ ام دگر از گریہ
کار را ؛ سندی از صائب بر (احرام از سر گرفتن)
ہم گذشت مؤلف گوید کہ بخیال ما از ہمین

مصدر است ---------
(۲) از سر گرفتن دلبری | یعنی از سر نو آغاز دلبری کردن چنانکہ در سند صائب گذشت ---
(۳) از سر گرفتن کاری | یعنی از سر نو آغاز کردن کاری چنانکہ در سند والہ ہروی مذکور شد پس (احرام از سر گرفتن) کہ بجایش گذشت و (از سر گرفتن دلبری) کہ بالا مذکور شد داخل است در تعمیم (از سر گرفتن کاری) بخیال ما از تعمیم (۱) تعمیم (۳) بہتر است (اردو) (۱) سرے سے آغاز کرنا۔ ابتدا سے شروع کرنا (۲) سرے سے دلبری کا آغاز کرنا۔ (۳) کسی کام کو سرے سے کرنا۔
(۱) از سر لبریز شدنِ چیزی (مصادر
(۲) از سر لبریز شدنِ دیگ | اصطلاحی)
(۲) بقول صاحب بحر عجم۔ آن باشد کہ آنچہ در آن ہست بریزد بسبب جوش خوردن۔ سندی پیش نشد و بخیال ما کنایہ باشد از بلند شدن جوش دیگ و آغاز بریختن شدن چیزی کہ در وی مقصود صاحب بحر ہم جز این نباشد پس آنچہ ما (۱) را بطور عام قائم کردہ ایم شامل باشد بر غیر دیگ ہم مثلاً (از سر لبریز شدن جام و قدح و حوض) و امثال آن (اردو) (۱) کسی چیز کا بھر کر یا جوش کھا کر ابل جانا۔ چھلک جانا (۲) دیگ کا جوش کھا کر ابل جانا۔
(۱) از سرم مگذار | (مقولہ) بقول صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ای مرا مگذار۔ صاحب اند نقل نگارش۔ سندی پیش نہ شد (اردو) مجھ کو مت چھوڑ۔ مجھ کو نہ چھوڑ۔
از سر نو | (اصطلاح) بقول صاحب بحر و چراغ و بہار و انند یعنی تازگی مؤلف گوید کہ مقصود جز این نباشد کہ از ابتدا و از سر (میر یحیی شیرازی ؎) پا بہ جنت کی نہم تحیی چو بر خیزم ز خاک ؛ از سر نو بی رخت خواہم کفن بر سر کشید ؛ (اردو) سرے سے۔ بقول صاحب آصفیہ اول سے۔ شروع سے۔ ابتدا سے

بقول امیر از سرنو بھی اردو میں مستعمل ہے بمعنی
نئے سر سے - پھر (قلق ؎) از سرنو ہوا
وہ شہر آباد ؛ دل کی ہر ایک کے بر آئی مراد ؛

(الف) **از سر نہادن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار (۱) بمعنی از سر باز کردن - مرادف
(از سر وا کردن) کہ می آید (ملا نظیری نیشاپوری)
؎ آن کج کلہ چو باصف عشاق بگذرد ؛
شاہان ز سر نہند ہوای کلاہ را ؛ صاحب
انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بمعنی واژگون
کردن است وہم او بہ ذیل (از سر بدر کردن)
کہ گذشت نوشتہ کہ کنایہ از دور کردن و مرادفش
مؤلف گوید کہ ہمین معنی بر (از سر باز کردن)
بر معنی اولش گذشت بخیال ما این را باید کہ -

(ب) **از سر نہادن چیزی** قائم کنیم
بمعنی از سر دور کردن چیزی چنانکہ (از سر نہادن
بزرگی) یعنی (از سر دور کردن بزرگی) (نظامی
؎) بدرگاہ لطف و بزرگیش بر ؛ بزرگان نہادہ
بزرگی ز سر ؛ و ---------

(ج) **از سر نہادن ہوا** کہ از سند بالا پیدا
می شود بمعنی از سر دور کردن ہوس - در تعمیم (ب)
داخل باشد و برای معنی دوم طالب سند باشیم
(اردو) (الف) سر سے نکال دینا - (ب) کسی
چیز کو سر سے نکال دینا - (ج) دل سے ہوس
دور کرنا -

از سر وا شدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ
و بہار و صاحب بحر بمعنی جدا شدن مؤلف
گوید کہ کنایہ باشد از دور شدن (مسیح کاشی ؎)
برو برو برو ای ناصح از سرم وا شو ؛ وگرنہ از تو
نگفتن ز بندہ نشنودن (اردو) دور ہونا ٹلنا

(الف) **از سر وا کردن** (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب چراغ و بحر (۱) بمعنی دور کردن
چیزی از خود مؤلف گوید کہ شرط (از خود)
درینجا بی ضرورت است و (۲) انداختن ورق
گنجیفہ برای بر آوردن ورق بیش - بہار گوید کہ

مرادف (از سر باز کردن) که بهمین دو معنی گذشت صاحب انند هم ذکر این کرده - مؤلف گوید که بخیال ما ضرورت معنی دوم بخصوصیت گنجیفه نباشد که از محققات این ظاهر می شود که آن هم در معنی اول داخل است چنانکه بر (ز) ذکرش می آمد ما به (از سر باز کردن) نوشته ایم و درینجا هم عرض کنیم که این را (از سر وا کردن چیزی) قائم کردن اولی است و در تعمیم چیزی ملحقات این داخل باشد یعنی ---

(ب) از سر وا کردنِ تعوید | بمعنی دور کردن تعوید (شفیع اثر سه) از تو یارانی که در خود مداوا کرده اند ؛ وقت راحت همچو تعویذت ز سر وا کرده اند ؛ مخفی مباد که از همین سند مصدر (از سر وا کردن کسی) هم بمعنی دور کردن کسی را - پیدا می شود و ---

(ج) از سر وا کردنِ رشته | بمعنی دور کردن تعلق (صائب سه) رشتهٔ جسم گران جان را ز سر وا می کنم ؛ سر برون چون سوزن از جیب مسیحا می کنم ؛ و ---

(د) از سر وا کردنِ سر | بمعنی دور کردن سر از تن (قاسم مشهدی سه) پا چو از رفتار شوق افتد ز تن ہم بر ید نیست ؛ سر چو بی شور جنون گردد ز سر وا کردنی است ؛ و همچنین ---

(ه) از سر وا کردنِ سودا | بمعنی دور کردن سودا (کلیم سه) اگر مرد رہی نعلین خار معنی از پا کن ؛ قدم از سر کن و سودای منزل را ز سر وا کن ؛ و ازین قبیل است ---

(و) از سر وا کردنِ غم | بمعنی دور کردن غم (طغرا سه) بده می که غم را ز سر وا کنم ؛ بدفع غم آرام پیدا کنم ؛ و ---

(ز) از سر وا کردنِ ورق | بمعنی دور کردن ورق از دست و انداختن آن - مخفی مباد که معنی دوم بیان کردهٔ محققین که بذیل (از سر وا کردن) گذشت متعلق است از همین (وصف قندهاری

ــہ) مانند آن ورق کہ زسر وا کند کسی ؛ جسنت بخرج گنجفہ وا آفتاب را۔ و۔۔۔۔۔۔

(ح) ازسر وا کردن ہوا | معنی دور کردن ہوس از سر (ابوطالب کلیم ــہ) نیستم راضی کہ سر برکرسی زانونہم ؛ تا ہوای سربلندی را زسر وا کردہ ام ؛ (اردو) (الف) دور کرنا۔ (ب) تعویذ جدا کرنا۔ کھولدینا (ج) تعلق جدا کرنا (د) سرتن سے جدا کرنا۔ (ہ) سرسے سودا دور کرنا (و) غم دور کرنا۔ (ز) گنجیفہ کا ورق پھینکدینا۔ ملاحظہ ہو (ازسر باز کردن) کے دوسرے معنی جس پر اِس کا تفصیلی بیان ہے (ح) دل سے ہوس نکالدینا۔

ازسر واگشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و وارستہ مرادف (ازسر وا شدن) کہ گذشت (مرزا جلال اسیر ــہ) بلای شب جمعہ واگشتہ ازسر ؛ خماریم ساقی بدہ می بدہ می ؛ (اردو) دیکھو ازسر وا شدن۔

ازسر وا نہادن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی ازسر نہادن کہ گذشت۔ صاحب آنند ذکر این نذیل (ازسر بدر کردن) کردہ (محمد سعید اشرف ــہ) نہال حسن او را موسم از پا فتادن شد ؛ ہوای عشق ما را وقت ازسر وا نہادن شد ؛ (اردو) دیکھو ازسر نہادن۔

ازسر و پا روان شدن | (مصدر اصطلاحی) صاحب آنند بحوالہ بہار گوید کہ مرادف (ازسر پا روان شدن) باشد کہ کنایہ از تیز روی است حیف است کہ ما این را در بہار عجم نیافتیم و سندی ہم پیش نشد بخیال ما وجہ کنایہ درین موجود است کہ سر و پا ہر دو را داخل سیر کردن مبالغہ ایست برای تیز روی (اردو) جلد چلنا۔ دیکھو (ازسر پا روان شدن)

ازسطوخودوش | استعمال۔ بقول صاحب شمس گیا ہیست کہ ہندش دہتورہ گویند فرماید کہ لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ و ما در کتب ادویہ ہم این را نیافتیم

اگر چہ (اسطو خود دس) گیاہی است دوائی ولیکن گیاہی کہ اہل ہند آنرا (ہتورہ) نامند آنرا
بہ ہیچ زبان (ازسطوخود وش) نہ گویند بخیال ما چیزی نیست بجز تسامح صاحب شمس یا غلطی
کتابت حیف است کہ در جمیع نسخ این ہمین است دبس و ما از تحقیقش قاصریم (اردو) دہتورہ

(الف) ازسفتِ سوزن گذار آمدن (مصادر اصطلاحی) صاحب بحر عجم نسبت (ب) (۱۲۷۹)
(ب) ازسفتِ سوزن گذشتن گوید کہ (۱) مرادف (از سر سوزن برون شدن)
کہ گذشت - (۲) ونیز تلوّن حال نمودن وسفت بالضم سوراخ کوچک عموماً وسوراخ سوزن
خصوصاً - وارستہ بہمزبانی بحر نسبت معنی دوّم فرماید کہ گویند کہ فلان - گاہ ازسفت سوزن
می گذرد وگاہ از توی علیقا - پی نمیتواند گذاشت بہار بذکر معنی دوّم گوید کہ بسہولت تمام برآمدن
وادہمین معنی بر (از سر سوزن برون شدن) بیان کردہ وصاحب انندہم ذکر ہر دو معنی
کردہ محقّقین بالا از برای (ب) سندی از کلام شانی تکلو آوردہ اند (ھ) ستم کہ در فلک
از فربہی نمی گنجد ٭ زسفت سوزنش از لاغری گذارہ آمد ٭ مؤلف عرض کند کہ از ہمین سند
(الف) را پیدا کردہ ایم وبرای (ب) فی الحقیقت سندی پیش نشد - بخیال ما (الف) در
کلام شانی تکلو (۱) بمعنای حقیقی اوست واگر کنایہ قرار دہیم (۲) مرادف (از سر سوزن برون
شدن) باشد بمعنی کہ ہمدر آنجا ذکرش کردہ ایم ومعنی دوّم بیان کردۂ بحر ووارستہ وانند
بدون سند اعتبار را نشاید کہ استعمالش باین معنی از نظر ما نگذشت ونہ معاصرین عجم تصدیقش میکنند
(اردو) (۱) سوئی کے ناکے سے نکلنا - (۲) دیکھو (از سر سوزن برون شدن)

ازسنگ بیرون آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف از چوب چیزی برآمدن شدن

ما بحث کامل این ہمہ را آنجا کردہ ایم۔ وارستہ ہم ذکر این کردہ و بہار (از سنگ برون آوردن) نوشتہ فرقی ندارد۔ سند ہر دو از کلام وحید آ (سہ) کی تواند برخ فرہاد وخسرو راہ یست ؛ زور عشق از سنگ می آرد برون معشوق را ؛ (اردو) دیکھو (از چوب چیزی تراشیدن)

(۱) از سنگ پیدا شدن مصدر اصطلاحی

بقول بہار لازم (از سنگ برون آوردن) و صاحب بحر عجم ذکر این بذیل مصدر آیندہ کردہ و وارستہ بذیل (از چوب تراشیدن) آنہا آوردہ (نعمت خان عالی سہ) سخت رو بہا از مردم چون کشم از بہر رزق ؛ روزی دیوانگان از سنگ پیدا میشود ؛ بخیال ما از سند پیش شدہ مصدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) از سنگ پیدا شدن چیزی تعمیماً بمعنی حاصل شدن چیزی از سنگ و مصدر۔۔۔

(۳) از سنگ پیدا شدن روزی تخصیصاً بمعنی حاصل شدن روزی از سنگ۔ پیدا می شود کنایہ از بہم رسیدن چیزی یا روزی برخلاف قیاس و برخلاف عادت (اردو) (۱) خلاف قیاس ظاہر ہونا۔ (۲) کسی چیز کا خلاف قیاس پیدا ہونا۔ ظاہر ہونا۔ (۳) خلاف امید روزی ملنا

(۱) از سنگ پیدا کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر و وارستہ مرادف (از چوب چیزی تراشیدن) بہار ہم ذکر این کردہ مرادف (از سنگ برون آوردن) گوید کہ ہر دو یکیست (وحشی سہ) دمبدم از دل وحشی سنگ بر دل میزند ؛ ہر زمان درد دلی از سنگ پیدا میکند ؛ مؤلف گوید کہ اگر خواہیم کہ مصدر عام قائم کنیم

(۲) از سنگ پیدا کردن چیزی یا چیزی را

قرار دہیم۔ و اگر مقصود از مصدر خاص باشد۔

(۳) از سنگ پیدا کردن درد باشد

یعنی پیدا کردن دل درد را بدون سبب۔ (اردو) (۱ و ۲) دیکھو (از چوب چیزی تراشیدن)

(۳) بے سبب درد مین مبتلا ہونا۔

(الف) ازسنگ تراشیدن آدم (مصدر اصطلاحی)

(ب) ازسنگ چیزی تراشیدن

(ب) بقول وارسته و بحر مرادف (از چوب چیزی تراشیدن) که گذشت ـ بهار از صائب سندی آورده (سه) ندیدم محرمی چون کوهکن تا درد دل گویم ؛ بشیرین کاری صنعت زسنگ آدم تراشیدم ؛ مؤلف گوید که ازین سند مصدر (الف) پیدا می شود (۱) بمعنی حقیقی یعنی بت از سنگ تراشیدن و (۲) ازسنگ آدم پیدا کردن بمعنی کار عجیب و غریب کردن و بخیال ما (ب) برای این معنی اصلا درست نباشد که معنی لفظی آن لطفی ندارد ـ ازینجاست که ما (الف) را قائم کرده ایم (اردو) (الف) (۱) پتھر کاٹ بنانا ـ پتھر سے بت تراشنا ـ مورت بنانا (۲) پتھر سے انسان پیدا کرنا ـ عجیب و غریب کام کرنا (ب) دیکھو (از چوب چیزی تراشیدن)

ازسنگ درآوردن چیزی استعمال بمعنی ساختن چیزی ازسنگ ـ صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر (ازسنگ درآورده) بمعنی (ازسنگ ساخته) کرده است (اردو) پتھر سے تراشنا ـ

ازسواد به بیاض بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی سوده را صاف کردن ـ فرماید که گاهی (به بیاض بردن) فقط گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد معاصرین عجم تصدیق این کنند (اردو) مبیضه کرنا مسوده صاف کرنا ـ

ازسودای نقد بوی مشک می آید (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را در خوبی سودای نقدی زنند که هم دل خواه بدست آید و هم ارزان و از بوی مشک کنایه باشد از تفریح ـ مقصود انیست که چون کسی سودای نقد کند دلش خوش می شود که چیز خوب بقیمت مناسب بدست آمد بر خلاف سودای

وام کہ مالک آن بگران قیمت دہد واگرچہ آن چیز بحسب مقصود مشتری خوب نباشد مگر طوعاً و کرہاً مشتری قبولش کند کہ بوام گیر آمدہ است و پول از دست رفتہ (اردو) نقد سودی کا کیا کہنا یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے۔ یعنی نقد سودا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ چیز مناسب اور واجبی دام پر اور عمدہ ملتی ہے۔ نیز کہتے ہین "نقد سودا بجاب کا سودا" یعنی نقد سودا قریب قریب اصل داموں کے ملتا ہے۔ مالک مال بہت کم نفع پر فروخت کردیتا ہے۔

از سوزن گر آہن نمی توان خرید (مثل) صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ دیگر محققین امثال ازین ساکت اند۔ مقصود ازین مثل این است کہ ہر چیز را جائی مخصوص است کہ از انجا بہ قیمت مناسب و ارزان گیر آید۔ سوزن از سوزن گر ارزان بدست آید برخلاف آن آہن از سوزن گر خریدن۔ نمی شود زیرا کہ او خود خریدار آہن است برای ساختن سوزن پس قرین قیاس نیست کہ او آہنی کہ دارد بفروشد (اردو) دکن مین جب کوئی شخص بری اور خراب شکر خرید کر لاتا ہے تو کہتے ہین کہ "کیا تم نے حلوائی سے خریدی ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ حلوائی شکر اسی حالت مین فروخت کردیتا ہے جب وہ خراب اور اسکے کام کی نہ ہو ورنہ وہ کیون بیچنے چلا تھا۔ اسکو تو رات دن شکر ہی سے کام ہے۔ اسی طرح کہتے ہین " بھڑبھونجے سے دہان نہ پاوین کنبی سے کھلی" اس کا یہ مطلب ہے کہ بھڑبھونجا دھان خود خرید کر لاتا ہے وہ کبھی اسکو نہ بیچے گا۔ اسی طرح کنبی یعنی کاشتکار کو خود اپنے جانورون کے لئے کھلی کی ضرورت ہے وہ کیون بیچنے چلا تھا۔

از سوزن گر زبان خموشی نگو بود (مثل) صاحب خزینہ ذکر این کردہ۔ و از معنی و محلّ استعمال

ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کار با شخص بدزبان افتد کہ زبانش ہمچو سوزن تکلیف دہد۔ می گویند کہ "آغا خاموش شو کہ او سوزن گری می کند" یعنی از زبان کار نمی گیرد بلکہ از سوزن کار میگیرد۔ (اردو) بدزبان سی خاموشی بھلی"۔

ازشاخ پیوست کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و وارستہ و بہار و انند پیوند کردن نہال کہ آنرا (برگ پیوند) نیز گویند (علی نقی کمرہ ؂) درخت عیش ما پیوستہ بار آرد بہ محنت ٭ کند گر بوستان پیر از شاخ خلد پیوستش ٭ (اردو) پیوند لگانا۔ بقول آصفیہ ایک درخت کی شاخ کو دوسرے درخت کی شاخ مین پیوست کرنا۔

ازشاخ کندہ (اصطلاح) بقول بحر و بہار از شاخ جدا کردہ صاحب انند ہم با نش (حکیم زلالی ؂) دلی کو بی غم عشق است زندہ بود چون میوۂ از شاخ کندہ ٭ مؤلف گوید کہ سند متعلق است بہ (میوۂ از شاخ کندہ) اگر این را (چیز از شاخ کندہ) قائم کنیم بلحاظ تعمیمش ورای میوہ ہم داخل آن باشد ہمچو برگ از شاخ کندہ۔ مخفی مباد کہ این (اسم مفعول) است از مصدر لازم شاخ کندن) (اردو) شاخ سی توڑا ہوا۔ خواہ میوہ ہو یا پتا۔

(۱۲۸۷) **ازشرم روساختن کسی** (مصدر اصطلاحی) بمعنی شرمندہ شدن کسی و روی خود را برای دفع شرم درست کردن چنانکہ ظہوری گوید (؂) برای صبح وبالست عالم آرائی از شرم ساختہ خورشید روی روی تو ہست ٭ (اردو) منھ چھپانا۔ بقول آصفیہ خجالت یا شرمندگی سے منھ سامنے نہ کرنا۔ دکن مین منھ چھپائے پھرنا کہتے ہین۔ جھینپا بھی کہ سکتے ہین یعنی آنکھ چرانا۔ شرمندہ ہونا۔

(الف) **ازشکم افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان برہان و بحر و رشیدی و جامع و سراج و ہفت و اننذ و شمس و جہانگیری کنایہ از مردن و از عالم رفتن باشد- صاحب مؤید ذکر اسم مفعول این (ازشکم افتادہ) کردہ فرماید کہ یعنی سقط شدہ و دور شدہ- صاحب منتخب بر لفظ (سقط) گوید کہ بچۂ ناتمام ازشکم افتادہ و بفتحتین آنچہ افتادہ باشد پس مقصود صاحب مؤید جزین نباشد کہ (ازشکم افتادہ) بمعنی بچۂ ناتمام ازشکم افتادہ و دور شدہ- اندرین صورت معنی لفظی این مصدر (۱) جدا شدن چیزی ازشکم و (۲) مجازاً ساقط شدن حمل- ہیچ بخیال ما نمی آید کہ محققین بالکنایہ مردن چہ طور قائم کردہ اند و از کجا آوردہ اند سندی بپیش نشد- البتہ صاحب رشیدی مصرعی از نظامی بسند این آوردہ (ع) ناف زمین ازشکم افتادہ بود و خان آرزو بر و اعتراض کردہ فرماید کہ بر عاقل پوشیدہ نیست کہ مُردن زمین ہیچ معنی ندارد **مؤلف** عرض کند کہ عجب است از خان آرزو کہ ہیچ تصفیہ نکرد- بخیال ما- (ازشکم افتادن) ہمان دو معنی دارد کہ بالا مذکور و بہ وثیقۂ سند نظامی مصدر----------------

(ب) **ازشکم افتادنِ ناف** البتہ قائم می شود و بخیال ما کنایہ باشد از (بیجا و زکردن ناف از جای خودش) کہ عارضہ ایست و توانیم از ہمین سند مصدر خاص ---------- (۱۴۲۲)

(ج) **ازشکم افتادنِ نافِ زمین** ہم گیریم کہ کنایہ باشد از (بیجا و زکردن ناف زمین از جای خودش) یعنی مبتلای مصیبت شدن زمین یا زلزلہ و رفع شدن در زمین یا تہلکہ و تخریبہ افتادن در خانۂ کعبہ کہ فارسیان خانۂ کعبہ را (ناف ارض) گفتہ اند کذا فی بحر عجم (اردو) (الف) (۱) پیٹ سے گرنا- پیٹ سے جدا ہونا (۲) پیٹ گرنا- بقول صاحب آصفیہ اسقاط حمل ہونا (ب) ناف ٹلنا (۱۴۲۵)

ناف ٹلجانا - ناف ڈگنا - بقول صاحب آصفیہ عصبات وعضلات ناف کا بوجہ اُٹھانیکے سبب بے جگہ ہوجانا (اسیر ۵) دامن کا بوجہ اُٹھ نہ سکا ناز کی سے یار ✣ بل آگیا کمر مین تری ناف ٹل گئی ✣ (ج) زمین پر آفت آنا - زلزلہ آنا - خانہ کعبہ مین تہلکہ واقع ہونا -

ازشکوه انداختن (مصدر اصطلاحی) صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر اسم مفعول این (ازشکوه انداختہ) کرده فرماید کہ بمعنی نظر انداز کرده **مؤلف** گوید کہ معنی حقیقی این ازمرتبت انداختن) است ومعاصرین عجم بمعنی (نظر انداز کردن) استعمال کنند مقصود شان از نظر انداختن) باشد (اردو) مرتبہ سے گرانا - نظر سے گرانا - نظر انداز کرنا - (۱۲۹۰)

(۱) **ازشیر بازداشتن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بمعنی باز داشتن طفل را ازشیر

(۲) **ازشیر بازکردن** (کلیم ۵۲) چو رفت ایام شیر و عہد نازش ✣ بعادت دایہ کرد ازشیر بازش ✣ **مؤلف** گوید کہ (باز داشتن) بمعنی منع کردن آمده (کذا فی بحر عجم) وبقولش (بازکردن) بمعنی جدا کردن کہ می آید پس این مصادر خاص بمعنی حقیقی در تعمیم آن داخل است (اردو) دودھ چھڑانا - دودھ بڑھانا - دودھ چھٹانا - بقول صاحب آصفیہ بچّے کو دودھ پینے سے باز رکھنا

(الف) **ازشیر برآوردن** (مصادر اصطلاحی) (۱۲۹۱)

(ب) **ازشیر بریدن** (الف) مرادف

(ج) **ازشیر جدا کردن** (ازشیر بازداشتن)

(د) **ازشیر واگرفتن** است کہ گذشت

وصاحب انند (ب) و(ج) و(د) راہم مرادفش نوشته - ما ازبرای (الف) سندی یافته ایم (ظہوری ۵) یاد است کہ مہر تو شکر ریخت بکامم ✣ در کودکیم دایہ چو ازشیر برآورد ✣ صاحب انند سند (ب) و(د) پیش کرده است وازسند (ج) ساکت ولیکن تصدیق (ج) ازمعاصرین

عجم می شود کہ بمعنی حقیقی است وبخیال ما این چہار مصدر مخصوص است با طفل ومقتضای احتیاط آنست کہ در آخر ہر چہار مصدر لفظ (طفل) یا (کودک) یا مماثل آن زائد کنیم (کلیم ہ) زشیر دختر رزتا بریدم طفل عادت را ٭ بحکم دایۂ مشرب بخون توبہ خو کردہ ٭ (ظہوری ع ہ) رسید نوبت بیدار خفتیم وقتست ٭ کہ طفل خواب زشیر فسانہ واگیرد ٭ بخیال ماسند (ج) قابل غور است اگر (واگرفتن ازشیر) رابقول صاحب انند متعدّی گیریم درمعنی شعر باید کہ بخت بیدار را فاعل قرار دہیم و درمصرع ثانی بعد لفظ (خواب) کلمۂ (را) محذوف باشد واگر (ج) را بمعنی لازم گیریم خود طفل فاعل قرار یابد۔ ولیکن استعمال مصدر (واگرفتن) بمعنی لازم بنظر نیامد واز محققین مصادر صاحبان بحر ونوادر این مصدر را ترک کردہ اند وبہار ذکر این کردہ ازمعنی ساکت ودر سندی کہ از کلام سنجر کاشی پیش کردہ است استعمال این بمعنی متعدّی است وصاحب موارد ہم کہ محقق مصادر است بحوالۂ سند مذکور این را بہ معنی بازداشتن آوردہ نہ بازماندن پس در سند (ج) ہم باید کہ (وا گرفتن) را متعدّی گیریم بصراحتی کہ بالاگذشت (اردو) (ا) و (ب) و (ج) دیکھو از شیر بازداشتن۔

از شیفتہ ماہ نو نہفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ باشد از قطع مادّہ فساد وسامان معالجہ و ازشاعری سند آوردہ (ہ) زان پس کہ سخن بطعنہ گفتند ٭ از شیفتہ ماہ نو نہفتند ٭ مخفی مباد کہ شیفتہ بقول صاحب برہان بمعنی عاشق ومدہوش ودیوانہ مزاج دوالہ ومتحیّر باشد و(ماہ نو) بقول محققین ہلال ونام ماہ اوّل است ازسال ملکی (کذا فی البرہان) پس توانیم عرض کرد کہ از الفاظ این مصدر اصطلاحی ومعنی حقیقی آن ہیچ وجہ کنایہ

ظاہر نیست ونہ دیگر کسی از محققین ذکر این کردونمی فرماید کہ این شعر مال کیست ونمی دانیم کہ سلسلۂ بیان ہم در اشعار بالا دار دیانی باتی حال ما از تسلیم این مصدر اصطلاحی معذوریم کہ محقق زباندان پیدا کردہ است ومعاصرین عجم ہم ازین سکوت ورزند۔ (اردو) مادّہ فساد کو مٹانا اور سامان معالجہ کرنا۔

| ازصاحب۔یک سخن میدارم | (مقولہ) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این محاورۂ |

اہل زبان است کہ ہرگاہ می خواہند کہ سخنی بکسی بگویند ہچنین با خطاب کنند مؤلف گوید کہ بمعنی میخواہم کہ چیزی بخدمت جناب عرض کنم (اردو) جناب سی کچھ عرض کرونگا۔عرض کیا چاہتا ہون۔

(الف) ازصحرا آوردن	(مصادر اصطلاحی) بقول بحر عجم ووارستہ مفت درایگان یافتن
(ب) ازصحرا جستن	خان آرزو درچراغ ذکر (ب) و (ج) بہمین معنی کردہ بہار وانند
(ج) ازصحرا یافتن	گوید کہ این کنایہ باشد چہ جستن بمعنی یافتن بسیار آمدہ (تقی الدین

اوحدی الف ۵) زصحرا نیاورد بو دیم دل را ؛ کہ ازما ربودی بصحرا فگندی ؛ محمد سعید اشرف ب ۵) کی بمجنون یا بفرہادش برابر می کنم ؛ ما گر دیوانہ خود را ازصحرا جستہ ایم ؛ (محمد قلی سلیم ج ۵) ہچو مجنون ناتوانی از کجا عشق از کجا ؛ یافت ازصحرا مگر دیوانہ جان خویش را ؛ (اردو) پڑا پانا۔بقول آصفیہ راستہ چلتے کچھ پانا ۔ بے محنت ومشقّت کے کسی چیز کا حاصل ہونا۔مفت ملنا۔مؤلف عرض کرتا ہے کہ انہیں معنون مین اہل دکن کہتے ہین (جنگل سے کاٹ لانا) مثلاً "کیا مین اسے جنگل سے کاٹ لایا ہون جو تم اسقدر رقم قیمت لگاتے ہو" بات یہ ہے کہ جنگل سے جو لکڑی کاٹ کر لاتے ہین وہ مفت ملتی ہے۔بغیر کسی دام کے۔ اسی بنیاد پر دکن مین یہ محاورہ مستعمل ہے۔

از صدا افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر (۱) مجال سخن نداشتن و (۲) بی صدا شدن - دارستہ بر معنی اوّل قانع و بہار بر معنی دوّم قناعت کند (محمد قلی سلیم ۵۲) دل حزین عجبی نیست کز نوا افتد؛ اگر شکستہ شود کوہ از صدا افتد؛ صاحب انند باتّفاق بہار (از نوا افتادن) را ذیل این مصدر نوشتہ مرادفش گوید صاحب بحر از اشرف سند آوردہ (۵۲) خط دمید از رخ و آوازۂ خوبیت نشست؛ گشت مو دار چو چینی ز صدامی افتد؛ مؤلّف عرض کند کہ باید کہ اینرا برای معنی دوّم ---

(ب) **از صدا افتادنِ چیزی** قائم کنیم و (از آواز افتادن چیزی) و (از نوا افتادن چیزی) و (از صوت افتادن چیزی) و مماثل آن داخل این باشد و برای معنی اوّل لابد است ---

(ج) **از صدا افتادنِ کسی** قائم کردن - ولیکن استعمال معنی اوّل از نظر ما نگذشت و نہ سندے پیش شد - مشتاق سند باشیم و لحاظ تعمیم مصدر (از چیزی افتادن) کہ گذشت بر اصول ملتفتہ بہار و انند باید کہ (از صدا افتادن) را ہم متعلّق بدان کنیم ولیکن ما ہمہ آنجا با بہار و انند اختلاف خود ظاہر کردہ ایم (اردو) (الف و ب) آواز نہ رہنا - اس کا استعمال موقع اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہے (آواز نہ نکلنا) جیسے "اس باجے سے تو آواز ہی نہیں نکلتی غالبًا بگڑ گیا ہے" (آواز نہ دینا) مثلاً "اس پیالہ میں بال آگیا ہے اس لیئے آواز نہیں دیتا" (ج) آواز بند ہو جانا - بات نہ کر سکنا (اسیر ۵) سرمہ تری آنکھوں کا جو اس نے نہیں کھایا؛ کیوں بند ہے عیسے ترے بیمار کی آواز؛ (منہ بند ہونا) بھی کہتے ہیں - بقول آصفیہ بات نہ کر سکنا -

از صدا زبان زبانِ خموشی نکو بود (مثل) صاحبان امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این

کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را باظہار خوبی خاموشی و ترجیح خاموشی بر یاوہ گوئی استعمال کنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال ”سب سے بھلی چپ“ مقصد یہ ہے کہ خاموشی مفید چیز ہے جس مین یاوہ گوئی کا عیب ظاہر ہونے نہین پاتا۔

(۱) از صفا افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار روانند بیرونق شدن (تاثیر ؎) چو بید از باغ شد ہی گلشن از صفا افتادہ؛ حنا بہ بند کہ بخت بہار بکشاید؛ معاصرین عجم ہم استعمال این بر زبان دارند و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر (از صفا افتادہ است) کردہ بمعنی بیرونق شدہ است۔ بخیال ما باید کہ این را ---------------

(۲) از صفا افتادن چیزی قائم کنیم۔ و اگر خواہیم کہ از سند مصدر خاص قائم کنیم ------

(۳) از صفا افتادن گلشن بمعنی باقی نماندن رونق و بہار گلشن (اردو) (۱) رونق باقی نہ رہنا۔ رونق جاتی رہنا۔ (۲) کسی چیز کی رونق جاتی رہنا (۳) باغ کی سرسبزی باقی نہ رہنا۔ باغ کی رونق مٹ جانا۔

از صفحۂ دل حک کردن چیزی (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از فراموش کردن چیزی (ظہوری ؎) چون ورق برگشت گلشن لیک بلبل حرف قہر؛ حک نکرد از صفحۂ دل کز لک منقار داشت؛ (اردو) بھول جانا۔ دل سے محو کرنا۔ دل سے مٹا دینا کہہ سکتے ہین۔ (۱۲۹۷)

(الف) از صورت خواری شستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و ضمیمۂ برہان (۱) عزیز کردن و (۲) آراستن و زیب و زینت دادن۔ صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این (از صورت خواری شست) کردہ گوید کہ یعنی عزیز کرد و بیار است و فرماید کہ در ادات الفضلا ہم

بدین معنی بجای خواری۔ خوشبوی نوشتہ مؤلف گوید کہ غلطی کتابت باشد چنانکہ در شمس برہمین اصطلاح دشست) را (پشت) نقل کردہ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ بر ماضی مطلق این فرماید کہ ای عزت گردانید و بیار است و در نسخۂ مطبوعہ اش این اصطلاح متروک است بخیال ما ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) از صورت خود خواری شستنِ کسی | کنایہ باشد از غیرت کردن چنانکہ صاحب مؤید گفتہ و ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ج) از صورتِ کسی خواری شستن | کنایہ باشد از عزیز کردن و آراستن و زیب و زینت دادنش چنانکہ صاحب بحر عجم آوردہ (اردو) (ب) غیرت اختیار کرنا (ج) عزت دینا۔ سنوارنا

از ضرورت | استعمال۔ بقول صاحب انند بجای ضرورت مستعمل است مؤلف گوید کہ یعنی بضرورت و بسبیل احتیاج (نظیری ۵) چو عریان شد چمن مرغ از ضرورت خانہ میآراید چو قحط گل بود بلبل بآب و دانہ می سازد (اردو) ضرورتاً۔ بقول صاحب آصفیہ از روی ضرورت ناچار۔ مؤلف کہتا ہے کہ (ضرورت پر) بھی مستعمل ہے جیسے "ضرورت پر ہم نے ایسا کیا"

از ضعف بہر جا کہ نشستیم وطن شد | (مثل) صاحبان خزنیہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در خلاف وطن پرستان استعمال کنند مقصود شان اینست کہ وطن پرستان کہ پای بیرون از وطن نمی نہند و از کسب معیشت غافل اند این درست نباشد۔ وطن چیزی نیست و حبّ وطن را مانع تلاش روزی کردن نادرست است ما را باید کہ بہ کسب کمال و روزی سعی کنیم و بضرورت۔ بیرون از وطن رویم و جائیکہ بحالت ضعف بہ نشنیم ہمان وطن ما ست (اردو) دکن مین کہتے ہین۔ جہان کھانے کو ملے

وہی وطن"۔ جہاں میکا ملے وہی وطن۔

(۱) ازطاق افتادن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و انند و بہار ازجای بلند افتادن (میرزا معز فطرت ع) جلوہ کردی کہ افتاد آفتاب ازطاق چرخ ٭ دستی افشاندی کہ مہتاب ازکنار بام ریخت ٭ مؤلف گوید کہ بخیال ما این را باید کہ ------

(۲) ازطاق افتادن چیزی | قائم کنیم (اردو) (۱ و ۲) کسی چیز کا بلندی سے گرنا۔

(۱) ازطاق افگندن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و انند ازجای بلند افگندن مؤلف گوید کہ این متعدی (ازطاق افتادن) است و بخیال ما باید کہ این را ہم ------

(۲) ازطاق افگندن چیزی | قائم کنیم (اردو) (۱) و (۲) کسی چیز کو بلند مقام سے گرانا

(۱) ازطاق دل افتادن | (مصادر

(۲) ازطاق دل کسی افتادن | اصطلاحی)

(۱) بقول بہار و انند کنایہ باشد ازخوار و بی اعتبار شدن ۔ صاحب بحر (۱) را بزیادت لفظ کسی (۲) کرد و خوب کرد کہ موافق اصول لغت است و بقولش (۲) بمعنی نامقبول و ناپسند شدن پیش کسی و بی اعتبار گردیدن باشد (صائب ع) بذوقی بادہ در جام سفالین ریختم صائب ٭ کہ ازطاق دل فغفور چین افتاد مینی ہا ٭ (ولہ ع) چنان افتادم ازطاق دل ہم صحبتان صائب ٭ کہ وقت رفتنم آئینہ چشمی تر نمی سازد ٭ (عرفی ع) اگر کہ فتد زطاق دل دوستان ولی ٭ خورشید را زبان نرسد ازو بالہا ٭ بہار بذیل (۱) ذکر (ازطاق دل فرو ریختن) کردہ و مالفظ کسی زیادہ کردہ ایم ------

(۳) ازطاق دل کسی فرو ریختن | صاحب بہار عجم ازمعنی ساکت مؤلف گوید کہ این مرادف (۲) باشد (شیخ سعدی ع) نقاب زلف زعارض اگر براندازی ٭ صنم زطاق دل برہمن فرو ریزد ٭

(اردو) (۱ و ۲ و ۳) دل سے اترنا - دل سے گرنا | بقول آصفیہ نظر و نسے گرنا - حقیر ہونا - ناپسند ہونا - نامرغوب ہوجانا

ازطرف برشکستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و انند رو تافتن و کنارہ کردن و اعراض نمودن - صاحب غیاث و انند ہر دو این را بحوالۂ بہار نوشتہ اند حیف است کہ ما در بہار این را نیافتیم - (اردو) منھ پھیر لینا - کنارہ کرنا -

ازطوق سرکشیدن (مصدر اصطلاحی) مخفی مباد کہ (سرکشیدن از چیزی) بقول صاحب (۱۲۵۲)
بحر بمعنی روگردان شدن از انست پس معنی (ازطوق سرکشیدن) انکار کردن و روگردانیدن ازطوق باشد (ﮯ) ازطوق زلف خوذ ظہوری کشیدہ سر بزد رجرگہ سگان توصاحب قلادہ شدہ (اردو) طوق سے کنارہ کرنا - منھ پھیر لینا -

ازعدالت رفتنِ مزاج (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از فاسد شدن مزاج (میر خسرو ﮯ) رفت جہان ازعدالت مزاج چو حبست در آغاز حرارت مزاج چو گوید کہ (عدالت) لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح بمعنی شایستہ گواہی شدن و عادل بودن و داستن و برابری - پس میر خسرو درین شعر استعمال آن بمعنی اعتدال کردہ است و من وجہٍ با معنی آخر الذکر صاحب منتخب متعلق - پس معنی لفظی این از اعتدال رفتن مزاج باشد (اردو) طبیعت سے اعتدال جاتا رہنا - طبیعت ناساز ہونا -

(الف) **ازعدم بگذرد** (مقولہ) بقول صاحب انند (۱) ازمردہ زندہ شود - و (۲) در عدم برود و بدین معنی اشارت (سعدی ع) ازانجا بہ صحرای محشر بردہ است - می آید -

(ب) از عدم در پرد | نیز مثله - صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید که مردهٔ زنده شود وقیل در عدم برود (فیه نظر) و (ب) مثله - مؤلف عرض کند که بادی ہر دو لغت صاحب مؤید است وبس - صاحب انند نقلش برداشته بخیال ما معنی دوم من وجه جا دارد و معنی اوّل برخلاف الفاظ وقیاس که از کنایه هم درست نمی شود زیرا که از برای آن قرینهٔ درکار است مثلاً اگر گوئیم که "فلان از اعجاز مسیحا یا به مسیحائی لب یار از عدم بگذرد" توانیم قیاس کرد که زنده شود و بغیر آن معنی اوّل از الفاظ (مقوله) پیدا نمی شود (اردو) الف و ب (۱) زندہ ہونا - جی اٹھنا (۲) عدم سے آگے بڑھنا - یعنی عرصۂ قیامت مین قدم رکھنا -

از عدم در شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و بحر عجم بمعنی مرده زنده شدن مؤلف گوید که این مصدر هم از قبیل مقوله گذشته باشد که بوجود قرینه معنی زنده شدن مرده حاصل نشود حیف است که سندی پیش نشد و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) مرده جی اٹھنا

از عنان چیزی دست کشیدن | (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از کناره کردن از چیزی (۱۴۹۴)
(عرفی ؎) عرفی بهشت نسیه و بزم وصال نقد ؛ دست از عنان دولت آماده چون کشم ؛ (اردو) کسی چیز سے کنارہ کرنا - کنارہ کش ہونا -

(الف) از عهده بر آمدن | (مصادر اصطلاحی) (الف و ب) بقول بهار و انند
(ب) از عهده در آمدن | عبارت است از کاری را حسب دل خواه سرانجام
(ج) از عهدهٔ کاری بر آمدن | دادن خان آرزو در چراغ هم ذکر این هر دو مصدر
(د) از عهدهٔ کاری برون آمدن | بهمین معنی کرده است و صاحب بحر عجم (ج) و (د) (۱۴۹۵)

(ہ) از عہدۂ کاری در آمدن | را بہمین معنی آوردہ وما (د) را ور کلام ظہوری یافتہ ایم (ظہوری ع) پی اظہار عجز ای دل اگر شد فرصت جانی ٭ کہ چشم از عہدۂ ناز و تغافل برنمی آید ٭ (ولہ ع) نمی آیم برون از عہدۂ لطف ٭ قیاس جور بسیار تو کردم ٭ (شفائی ع) زہ کردہ کمان غمزۂ غماز شفائی ٭ کو حوصلہ کز عہدۂ این ناز در آید ٭ خان آرزو بضمن (ب) در چراغ فرماید کہ در کلام شفائی ردیف (در آید) خالی از غرابت نیست۔ محمد صالح بیگ آگاہ سلمہ اللہ تعالی این توجیہ وجہی کردہ است کہ درینجا در آمدن بمعنی بر آمدن است چنانکہ (در کردن) بمعنی۔ بدر کردن و بیرون نمودن ولیکن مشہور بدین معنی کلمہ (در) با لفظ (کردن) مستعمل شود نہ (آمدن) و آخر بہ تحقیق پیوست کہ (در آمدن) بمعنی (بر آمدن) نیز بسیار آمدہ۔ مؤلف عرض کند کہ ازین پنج مصدر (ج) و (د) و (ہ) اصل است باقی ہر دو ہیچ۔ صاحبان تحقیق از ہمین سہ مثال کہ بالا مذکور شد بحسب مذاق خود مصدر ہا قائم کردہ اند اگر در ہر سہ مصدر (ج) و (د) و (ہ) بعوض (کاری) (چیزی) را قائم کنیم نقصانی ندارد ولیکن (کاری) بہتر از (چیزی) است پس سند اول متعلق بہ (ج) باشد و سند دوم متعلق بہ (د) و سند سوم متعلق بہ (ہ) (اردو) کسی کام کو جیسا چاہیئے ویسا کرنا۔ حسب دلخواہ سرانجام دینا۔

ازغ | بقول برہان وجامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و غین نقطہ دار انچہ از شاخہای درخت ببرند و پیرایش دہند۔ صاحب سروری گوید کہ انچہ ببرند از شاخہای انگور۔ صاحب ہفت ترجمہ این بعربی فضلہ نوشتہ و خصوصیت انگور نہ کند و فضلہ بقول صاحب منتخب بالضم انچہ زیادہ ماندہ باشد مؤلف گوید کہ ہمین لفظ در ممدودہ گذشت و (آزدغ) بزیادت دال

بعد زای معجمہ ہم بمعنی پیراستن شاخہا کہ مقصود از حاصل بالمصدر باشد یعنی (پیرایش) و این مقام صفی آن است کہ (ازوغیدن) مصدرش باشد بمعنی پیراستن شاخہا ولیکن محققین فرس آن را ترک کردہ اند بخیال ما (آزوغ) اصل باشد و (آزغ بحذف واو) مخففش پس باید کہ زای معجمہ را مضموم گیریم و باشد کہ (آزوغ) مفرّس (زدغ) باشد مخفی مبا د کہ (زوغ) بغین معجمہ بقول صاحب منتہی الارب لغت عرب است بمعنی خمیدن وکشیدن ناقہ را بہ مہار وستم کردن پس بریدن شاخہا ہم ستم است کہ در وقت بریدن شاخہای انگور بسیارے آن را می کشند و زوائد آن را قطع کنند عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت الف وصلی در اوّل - (ازوغ) بمعنی شاخہای بریدۂ درخت خرما خصوصًا و بمجاز برای ہر قسم درخت عمومًا گرفتہ باشند واللہ اعلم - ممدودہ ومقصورہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد دیگر ہیچ - (اردو) درخت کی کاٹی ہوئی شاخین خاصکر انگور کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے یعنی اوقات مقررہ پر اوس کی زائد شاخون کو کاٹ دیتے ہین جس کو دکن مین خصی کرنا کہتے ہین -

ازیچ بقول صاحب برہان ورشیدی وجامع وہفت واننداہ بفتح اوّل وسکون ثانی وکسر ثالث وجیم فارسی ساکن گیاہیست کہ بر درخت پیچد و آن را العربی عشقہ خوانند خان آرزو در سراج این را بہ جیم عربی نوشتہ فرماید کہ بعضی بہ جیم فارسی ہم گفتہ اند - نیز فرماید کہ صحیح بہ رای مہملہ و این تحریف است (انتہٰی) صاحب ناصری باتّفاق برہان سندی آوردہ (درویش سقّا ۵) نہال قدمن از عشق زرد شد آری ٭ درخت خشک شود چون روتند ازیچ ٭ صاحب شمس گوید کہ بعضی بہ رای مہملہ گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ ما بر (ازیچ) بہ رای مہملہ

از مأخذ این بحث کامل کردہ ایم و درینجا با خان آرزو اتفاق داریم کہ صحیح بہ رای مہملہ باشد و بقاعدۂ فارسی تبدیل رای مہملہ بہ زای ہوز درست نیست پس خان آرزو درست گوید کہ تصحیف است (اردو) دیکھو ارغچ۔

از غلاف بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی بی حجاب شدن بہار گوید کہ کنایہ از بی تکلف و بی حجاب شدن (محسن تاثیر ع) خوشا دمیکہ بعشاق سینہ صاف بر آئی ٭ کشتی پیالہ وچون لالہ از غلاف بر آئی ٭ و آرستہ متفق و بمعنی از سلیم سند دہد (رباعی) ای سرتا پا تن تو چون آئینہ صاف ٭ چون تیغ نگہ بر آمدی خوش ز غلاف ٭ رفتی بضیافت حریفان آخر ٭ کون را بسر شکم نہادی چون ناف ٭ مؤلف گوید کہ ---

(۲) **از غلاف بر آمدن شمشیر** بمعنی حقیقی۔ بیرون از نیام و برہنہ شدن شمشیر است سند این از کلام سلیم۔ بالا مذکور شد واگر ---------------

(۳) **از غلاف بر آمدن کسی** قائم کنیم کنایہ باشد از بی حجاب شدن کسی و نقاب از چہرہ بر انداختن (اردو) (۱) و (۳) بے نقاب ہونا۔ بے پردہ ہونا۔ (۲) تلوار میان سے نکلنا

ازفر بقول صاحب شمس لغت فارسی است بحوالۂ تاج اللغات گوید کہ (۱) بمعنی گندہ بغل و (۲) مشک تیز بوی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب منتخب (اذفر) را بہ ذال معجمہ بفتح اول و سکون ثانی آوردہ کہ بمعنی تیز بوی باشد مؤلف عرض کند کہ اگر ادعاء صاحب شمس بہ سند ثابت شود توانیم عرض کرد کہ مفرس است و فارسیان ذال معجمہ را بہ زای ہوز بدل کردہ باشند و ہم تصرف در معنی (اردو) (۱) گندہ بغل۔ بقول آصفیہ۔

(فارسی) اسم مذکر وہ شخص جسکی بغلون مین سے بدبو آوے۔ بغل گند والا (۲) تیز بو مشک بھی اردو مین کہ سکتے ہین یعنی وہ مشک جسکی بو تیز ہو۔

(۱۹۶۴) **از فرق تا قدم** | استعمال بمعنی از سر تا پاست فارسیان ہر دو لغت عربی را بترکیب خود استعمال کردہ اند (ظہوری ے) گشتہ از فرق تا قدم یک داغ: بی نشانیم واین نشانہ ماست (اردو) سر سے پاؤن تک۔

(۱) **از فرق واکردن** | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف از سر واکردن کہ گذشت و بقول صاحب انند دور کردن و دفع نمودن (ابوطالب کلیم ے) بادہ کو تا موج سان رقص از ہمہ اعضا کنم: چون حباب از فرق دستار تعلق واکنم: مولف گوید کہ ازین سند مصدر ---------

(۲) **از فرق واکردن دستار** | بمعنی دور کردن دستار از سر و کشادن دستار از سر پیدا شنید و این معنی حقیقی است و بدون وجود سند دیگر نتوانیم تسلیم کرد کہ این مرادف (از سر واکردن) است (اردو) (۱) دیکھو از سر واکردن (۲) سر سے پگڑی پھینکدینا۔

از فریاد خر کسی نرنجد | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند بمعنی و محل استعمال ساکت اند مولف گوید کہ فارسیان چون یا وہ گوئی را مشغول گفتگوی فضول بینید این مثل را بحق او زنند (اردو) جب کوئی احمق فضول گوئی اور بکواس کرتا ہے تو دکن مین کہتے ہین ''گدہا ہے بک لینے دو''

از فکر افتادن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و بہار و انند و چراغ ۔ فراموش شدن (شفائی ے) ز شغل عشق نی کافر شناسد نی مسلمانم: ز فکر مومن افتادم ز یاد برہمن

رفتم ؛ مؤلف گوید که باید که این را

(۱۲۹۵) (الف) از فکر چیزی افتادن | قائم کنیم که کنایه باشد از مصون بودن از فکر چیزی) چنان که ظهوری گوید (ســه) جمع آن دل که ز آغاز پریشان افتد ؛ سره آن سرکه ز فکر سروسامان افتد ؛ و هم

(ب) از فکر کسی افتادن | کنایه باشد از یاد کسی رفتن - سند این همان است که از کلام شفائی بالا مذکور شد (اردو) (الف) بے فکر ہونا (ب) فراموش ہونا - خیال سے جاتا رہنا - خیال سے نکل جانا -

از فلان چه کشاید | (مقوله) بقول صاحب بحر و انند و بهار معنی - از وچه کار آید مؤلف گوید که بمعنی از دست او چه می شود و او چه تواند که کند (میر خسرو ســه) منکه بر بوی تو در راه صبا خاک شدم ؛ چه کشاید ز نسیم گل و بوی چمنم ؛ شیخ سعدی ســه) هر زخم به روی دل عاشق در فتح است ؛ زین بیش ز تیغ تو ستمگر چه کشاید ؛ (اردو) وہ کیا کرسکتا ہے -

(الف) از فلان چیز بر آمدن | (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب انند (الف)
(ب) از فلان چیز بر آوردن | و (د) بمعنی ترک آن کردن و نسبت (ب) گوید که
(ج) از فلان چیز برون آمدن | گاهی از اشخاص که معنی ظرفیت دران ملحوظ نبود
(د) از فلان چیز بیرون آمدن | نیز آید - بهار نسبت (ج) گوید که بمعنی ترک آن چیز
(ه) از فلان چیزی بر آوردن | کردن است و نسبت (ه) همزبان انند و صاحب

بحر نسبت (ه) فرماید که در اکثر جا ها د ظرفیه مستعمل و گاهی در اشخاص که بمعنی ظرفیه ملحوظ نیست هم آمده

وخان آرزو در چراغ ہدایت (طاہر ع ج) حضرت لب تشنہ از سرچشمۂ حیوان برون آید ؛ .

(و لہ (د). سے) بخون زلوح دل اندوہ عیش رفتہ بشوی ؛ باین روش زخمار شبانہ بیرون آمی ؛ صاحب اسند نسبت (ب) و بحر و چراغ نسبت (ہ) از یک کلام تا تیر سند آوردہ

(سے) با رحمت تو باد مخالف موافق است ؛ نومیدم از سفینہ کن از ناخدا برآر ؛ مؤلف گوید کہ (الف) ہمان است کہ بر (از چیزی برآمدن) گذشت و بر ہر سہ معنی شامل کہ ذکرش و اسناد ہر سہ معنی ہمہ را آنجا مذکور و (ب) ہمان است کہ بر (از چیزی برآوردن) ذکرش رفت کہ متعدی الف باشد و (ج) و (د) مرادف (الف) و (ہ) مرادف (ب) ما بر مصادر (از چیزی برآمدن و برآوردن) صراحت کامل کردہ ایم - ضرورت نداشت کہ این مصادر را باین عنوان قائم کنند و از تکرار کار گیرند (اردو) دیکھو از چیزی برآمدن و برآوردن

(الف) از فلان - فقاع می کشاید (مقولہ) بقول خان آرزو در سراج و بقول صاحبان رشیدی و شمس یعنی بہ وی می نازد و تفاخر می کند و می لافد - صاحب سروری (می کشاید) را (کشاید) نوشتہ (خاقانی سے) آنجا کہ من فقاع کشایم بدست فضل ؛ آلا زدرد دل چو یخ افسردہ تن زنید ؛ مؤلف گوید کہ (فقاع) لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالضم و تشدید قاف بمعنی قسم شراب کہ از جو سازند پس فارسیان (فقاع کشادن) را کنایہ گرفتہ اند از لاف زدن و تفاخر نمودن کہ می آید و این معنی پیدا می شود از خوشحال و مسرور شدن کہ نتیجۂ استعمال شراب است بخیال ما این را نباید کہ بطور مقولہ قائم کنیم و سند متقاضی آنست کہ مصدر اصطلاحی قرار دہیم یعنی ----------

(ب) از فلان فقاع کشادن) سر زدن وظاہر شدن مسرت وخوش حالی از و و کنایہ باشد از ظاہر شدن تفاخر ولاف بہ سند پیش کردۂ صاحب سروری متعلق است از ز فقاع کشادن کسی) کہ می آید والبتہ آن مصدر متعدّی است و (الف و ب) بترکیب غو بن لازم آن معنی بیان کردہ محققین بر الف مجازی است نہ حقیقی (اردو) (الف) وہ ناز کرتا ہے فخر کرتا ہے لاف مارتا ہے (ب) کسی شخص کا ناز کرنا۔ تفاخر کرنا۔ لاف مارنا۔

(الف) از فلان نمی ماند | (مقولہ) (الف) بقول صاحبان تجرو اسند و بہار در رتبہ از و کم نیست (لا ادری ۵) زبس جوش دل غمدیدۂ من ؛ نمی ماند ز دریا دیدۂ من ؛ بخیال ؟ باید کہ این را بشکل مصدری قائم کنیم یعنی ----------

(ب) از فلان یا از چیزی نماندن | کم نبودن در رتبہ۔ از ان کس یا ازان چیز مثلاً گوئیم " ما از و دران کار نماندیم " یعنی کم نماندیم برابر او ماندیم۔ حاصل اینست کہ از (الف) خصوصیت استعمال پیدا می شود با صیغۂ واحد غائب حال و ما این را نہ پسندیم (اردو) (الف) اس سے کم نہین رہتا ہے مثلاً " زید امتحان مین بکر سے کم نہین رہتا ہے " (ب) کسی کا کسی کے مقابل مین رہجانا۔ یعنی کم ہونا۔

از فلفل آہن نمیتوان خرید | (مثل) صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان غیر مناسبت معاوضہ باشد یعنی آہن فروش فلفل را در معاوضۂ قیمت آہن قبول نہ کند ازین کہ بسیار کم بہاست و بکار او نیاید۔ برخلاف این از آہن کہنہ حلوا بدست آید۔ یعنی حلوا فروش

آہن کہنہ را لعوض حلوا قبول می کند (اردو) دکن مین کہتے ہین۔ کیا نعل کے ٹکرون سے برفی لاؤ گے یعنی نہین لا سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نخود فروش تو بھوسے چنون کے معاوضہ مین نعل کے ٹکڑے قبول کر لیتا ہے لیکن حلوائی اوس کے معاوضہ مین برفی نہین دیتا۔

از فلفل و زنجبیل سردی مطلب (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینه و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بجائی زنند که کسی از کسی چشم کاری دارد که او موزون و اہل آن کار نیست۔ مثلاً از بخیل چشم کرم داشتن واز ظالم امید رحم کردن (و امثال آن) آنچنان است که از فلفل و زنجبیل که مزاجاً گرم است سردی طلب کردن۔ مقصود اینست که توقع چیزی از کسی دارکه صلاحیت و اہلیت آن دارد (اردو) دکن مین کہتے ہین ”جگنو سی آگ نہین ملتی۔“

از فنداک صاحب انند گوید که این لغت فارسی زبان است و مرادف (آزفنداک) که در ممدوده گذشت۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این بالف مقصوره نکرد و ما بر (آزفنداک) بیان کرده ایم که قوس قزح باشد و (آزغنداک) بغین معجمه هم در ممدوده بهمین معنی گذشت خان آرزو در سراج بذیل ممدوده گوید که بعضی (آژفنداک) بزای فارسی هم گفته اند و ما در ممدوده ذکر این هم کرده ایم بخیال ما (آزغنداک) اصل است و مرکب از (زغند) که بقول برہان بمعنی از جای برجستن باشد بر مثال آهو۔ مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد (اگرچه مصدر این متروک است) از قبیل جست از جستن۔ زیادت الف در ابتدا چیزی نیست که بقاعدۂ فارسیان الف وصلی است و ممدوده نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی۔ اما نسبت الف و کاف آخر محلّ

غور است کہ (داک) بفتح اوّل بقول برہان بمعنی آسیب و آفت آمدہ ہرگاہ (ازغند) را بلاک) مرکب کنند الف مفتوح را ساکن کردن مشکلی نیست و معنی لفظی این جہت آسیب و آفت - و بزمانی کہ زمانیان از حقائق ہر چیز خبر نداشتند و از حقیقت قوس قزح آگاہ نبودند عجبی نیست کہ آنرا بدین نام موسوم کردہ باشند و در عقیدۂ پیشینیان بود کہ قوس قزح علامت طوفان بادو باران است پس آن را بہ (جہت آسیب) موسوم کردن غلط نبود - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و پس ازان غین معجمہ بقاعدۂ فارسی بدل شد بہ فا - چنانکہ (غلیو) را (فلیو) ہم گویند البتہ تبدیل زای عربی بہ زای فارسی خلاف قیاس است کہ بچہ وجہ (آزفنداک) را (آژفنداک) کردند (اردو) دیکھو (آزفنداک)

از قاضی دو کس راضی نشوند (مثل) صاحب احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مثل بیان واقعی را اظہار کند - گویند کہ از فریقین مقدمہ دائماً یکی کامیاب است و دیگری ناکام پس قاضی کہ کار فصل خصومات میکند نمیتواند کہ ہر دو را کامیاب کند شخص کامیاب ہمیشہ مداح قاضی است و فریق ناکام برخلافش پس جائیکہ کسی شکوہ و شکایت قاضی کند فارسیان این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "آدھا شہر قاضی کا" اس سے یہ مطلب ہے کہ شہر بھر مین جن لوگون کو قاضی سے فصل خصومات کا کام پڑتا ہے اون مین سے نصف تو اوس کے مداح ہونگے اور نصف شاکی - اس لئے کہ متخاصمین مقدمہ سے ایک کی جیت اور دوسرے کی ہار مسلم ہے پس کسی قدر مبالغہ کے ساتھ یہ کہاوت مستعمل ہے -

از قبل فلان (استعمال) بقول بہار و آنند (۱) از طرف فلان - فرماید کہ این شائع است

(۲) گاہے بمعنی ازبرای نیز آید (میر معزی ۵۳) تو گنج ہمین از قبل بخشش خواہی ؛ در خاک چہ تاثیر بود گنج و دفین را ؛ مؤلف گوید کہ (قبل) لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح زمان پیش از زمان چیزی۔ نقیض بعد و بالضم و بضمتین پیش چیزی و اندام پیش نقیض دُبر و اوّل چیزی و پائین کوہ و بضمتین گروہ ہا جمع قبیل و بفتحتین بلندی زمین کہ پیش باشد و بکسر قاف و فتح بای موحدہ بمعنی نزد و جانب و طاقت پس استعمال فارسیان بترکیب خود متعلق باشد بامعنی آخر الذکر بکسر قاف و فتح بای موحدہ۔ مارا در معنی اوّل تامّل است و طالب سند باشیم دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) (۱) فلان کی جانب سے۔ فلان کی طرف سے۔ (۲) اس کے لئے۔ اسکے واسطے۔

از قرار یکہ گفتند استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی (مسموع می شود) و صاحب رہنما نقل فقرۂ آن کردہ "از قرار یکہ گفتند از ہلاکت حیثیت اند بمعنی تفصیلیکہ بیان کردند نجات یافتند از ہلاکت" پس معنی (از قرار یکہ گفتند) بہ تفصیلیکہ گفتند باشد (اردو) حسب تفصیل سے انھون نے کہا۔

از قفا برآمدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند مثلہ و ہر دو از کلام علی خراسانی سند آوردہ اند (۵) ہر کس کہ زبزم ما برآید ؛ شک نیست کہ از قفا برآید ؛ مؤلف گوید کہ قفا لغت عرب است بفتح اوّل و دوم و بقول منتخب بمعنی پس گردن و ازین سند ظاہر می شود کہ (از قفا برآمدن) لازم (از قفا برآوردن) است کہ بمعنی (سیلی زدن) و برآوردن کسی را از مجلس بہ جبر۔ دست بر پس گردن نہادہ کہ بیرون کردن ا

محلس بکمال ذلت است (اردو) صاحب آصفیہ نے (گردن پکڑ کر نکالدینا) کا ذکر کیا ہے یعنی گردن مین ہاتھ ڈالکر نکالدینا۔ بے عزتی سے دھکّے دیکر نکالنا۔ گل ہتّے دیکر نکالنا۔ اس کا لازم دکن مین (گردنی کھا کر نکلنا) مستعمل ہے اور یہ اس فارسی مصدر کا ترجمہ ہے۔

از قفا جبین کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ روی باز پس کردن۔ بہار و انند گوید کہ این کنایہ باشد (اوحد الدین انوری ؎) وقتش نشود فوت اگر نہ ؛ روز در حال کند از قفا جبین فرماید کہ قصّہ فوت شدن نماز از مہتر سلیمان علیہ السلام و برگشتن آفتاب بامر ملک سبحان مشہور۔ و در مقام خود مسطور است یعنی او مثل سلیمان نماز را فوت نمیکند و الّا چنانکہ آفتاب بامر او سبحانہ تعالی برای او برگشت تا نماز را ادا کند۔ برای ممدوح نیز قفای خود را جبین می کند یعنی روی باز پس می کند و برمیگردد کذا فی الشرح مؤلف عرض کند کہ (۱) کسی کہ روش در مقابل ما ست اگر از ما روگردان شود آنرا ہم (از قفا جبین کردہ) گوئیم (۲) کسی کہ پشت بسوی ما دارد اگر رو بسوی ما کند آنرا نیز (اردو) منھ پھیرنا۔ پلٹنا۔

از قلم افتادن حرف (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند سہو شدن حرف در ہنگام نوشتن (صائب ؎) پایۂ عزت بلندی گیرد از افتادگی ؛ از قلم چون حرفی افتد در کنارش جا دہند (اردو) کسی حرف کا قلم سے رہجانا۔ چھوٹ جانا۔ کوئی حرف لکھنے سے رہجانا۔

(۱۴۹۸) **از قید رستن** (استعمال) رہائی یافتن و آزاد شدن از بند و قید چنانکہ عرفی گوید (؎) آنکس کہ پای بستۂ راہ وروش فتاد ؛ یا بارکش خریست کہ از قید رستہ است ؛ (اردو) قید سے چھوٹنا۔

از قیروان تا قیروان (استعمال) بہار بذکر این از معنی ساکت مؤلف گوید کہ خصوصیت

قیروان چہ باشد (از قاف تا قاف) ہم گویند مقصود اینست کہ از یک کنارۂ دنیا تا کنارۂ دیگر یعنی در ہمہ عالم (سنجر کاشی ہ) از قیروانست صدرش او تا بقیروان ؛ از قاف تا بقاف سپاہ مظفرش (اردو) دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک ۔

از قیمت افتادنِ چیزی (مصدر اصطلاحی) صاحب انند بذیل (از بہا افتادن) گوید کہ مرادف آنست و سندی پیش نشد عیبی ندارد و در روزمرۂ معاصرین مستعمل است و در تعمیم (از چیزی افتادن) داخل کہ گذشت (اردو) دیکھو از بہا افتادن ۔

(الف) **از کار افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و انند و بہار معطل و ناکارہ شدن مؤلف گوید کہ باید کہ این مصدر را (از کار افتادن چیزی) قائم کنیم و در ہمین مصدر عام داخل است

(ب) **از کار افتادنِ پای** بمعنی معطل و بیکار شدن پای یعنی قوت رفتار باقی نماندن در و ۔ (ظہوری ہ) پای در جستجو ز کار افتاد ؛ در سراغ افگنم زبانی چند ؛

(ج) **از کار افتادنِ پنجہ** بمعنی معطل و بیکار شدن پنجہ ۔ یعنی باقی نبودن قوت در و (صائب ہ) پنجۂ مشکل کشا ہرگز نمی افتد ز کار ؛ ہست در خشکی کشایش پیش پا دست شانہ را ؛

(د) **از کار افتادنِ دست** بمعنی معطل و بیکار شدن دست یعنی باقی نماندن قوت درو (صائب ہ) کدامی سرو بالا راگذار افتاد در گلشن ؛ کہ از خمیازہ دست شاخ گل از کار افتاد و

(ہ) **از کار افتادنِ زبان** بمعنی معطل و بیکار شدن زبان یعنی بی اثر شدنش (ظہوری

ے) افتادہ در نصیحت جان صد زبان زکار ؛ زنجیر او بریدہ بسوہان مانشد ؛ و ---------

(و) ازکار افتادنِ نالہ | بمعنی بی اثر شدن نالہ (ظہوری ے) گریۂ تازہ روز در کار است ؛ نالہ ازکار اگر فتاد چہ غم ؛ صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب ---------

(ز) ازکار افتادہ | بمعنی عاشق - آوردہ - حیف است کہ سندی پیش نشد اگر این را بہ سبیل کنایہ تسلیم کنیم - مصدری خاص (ازکار افتادن کسی) بمعنی عاشق شدن کسی قائم می شود و (ز) اسم مفعول آن باشد ولیکن بلا وجود سند - قولش اعتبار را نشاید کہ از محققین زبان دان کسی مؤیدِ او نیست الحاصل بخیال ما (الف) تا (و) ہمہ کنایہ باشد (اردو) (الف) بے کار ہونا (ب) پاؤں بیکار ہو جانا - چلنے کے قابل نہ رہنا (ج) پنجہ بیکار ہو جانا یعنی اس مین قوت باقی نہ رہنا - (د) ہاتھ بیکار ہونا یعنی کام کے قابل نہ رہنا (ہ) زبان بے اثر ہونا (و) نالہ بے اثر ہونا (ز) عاشق - (مذکر)

ازکار بردن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار رہ انند - معطل و ناکارہ گردانیدن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (ملا تشبیہی ہندی ے) دماغ عشرتیان بسکہ بادہ بردز کار ؛ کنون بگوش طرب بم زیر پیدا نیست ؛ (صائب ے) دست ہزار کوہکن ازکار می برد ؛ تیخانہا کہ در دل صورت پذیر تست ؛ بخیال ما باید کہ این را ہم ---------

ازکار بردنِ چیزی یا چیزی را | قائم کنیم (اردو) بے کار کر دینا -

(الف) ازکار بیرون رفتنِ چیزی | (مصدر اصطلاحی) مرادف (ازکار افتادن چیزی) است کہ گذشت (ظہوری ے) میرود بیرون گرہ عقدہ ہا ازکار ما ؛ عشق می سوزد سپند از سبحۂ

(۴۹۵)

(۱۵۰۰)

برزنار ما ❊ (اردو) دیکھو از کار افتادن چیزی۔

از کار خود بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی)

مرادف (از عہدۂ کاری برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) دلی در ہمسری از کار خود بیرون نمی آید ❊ سلامت داریارب دل ربای طرۂ درہم را ❊ (اردو) دیکھو۔ از عہدۂ کاری برون آمدن۔

از کار در آمدن کسی (مصدر اصطلاحی)

کنایہ باشد از سرانجام کار خود کردن و فارغ شدن کسی از کار خود۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ است یعنی (از کار در می آید) یعنی از کار خود فارغ میشود۔ (اردو) کام سے فارغ ہونا۔ کام کرچکنا۔

از کار دست کشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ترک کردن کار۔ مؤلف گوید کہ این متعلق است از مصدر عام (دست کشیدن از چیزی) کہ می آید (اردو) کام سے کنارہ کرنا۔ ہاتھ کھینچنا۔ کشکش ہونا

از کار دور (اصطلاح) بقول صاحبان بحر و مؤید و شمس و ہفت و انند و ضمیمۂ برہان نالائق و بیکار۔ مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد۔ حیف است کہ سندی پیش نہ شد (اردو) ناقابل کار۔ بے کار۔

(الف) **از کار رفتن** (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم معطّل و ناکارہ شدن۔ بہار گوید کہ مرادف (از کار افتادن) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ بخیال ما باید کہ این را (از کار رفتن چیزی) قائم کنیم کہ کنایہ باشد از قابل کار نماندن و بیکار شدن آن چیز و از ہمین مصدر عام باشد۔

(ب) **از کار رفتن پای** کنایہ از بیکار شدن پای از رفتار (میر خسرو ؎) خواستم تا بروم در طلب رفتۂ خویش ❊ یا دم آمد رخ او پای من از کار برفت ❊ و

(ج) ازکار رفتنِ تماشا | کنایه باشد از
بی لطف و بی حاصل شدن تماشا (حکیم زلالی
ــه) تماشائی ز بس می رفت از کار ؛ بروی ش
آب می زد نقش دیوار ؛ و ---------
(د) ازکار رفتنِ دست | کنایه باشد
(ه) ازکار رفتنِ دست و بازو | از بی قوت
(و) ازکار رفتنِ دست و دل | و بیکار شدن
دست و دست و بازو و در اختیار نبودن دل (صائب
ــه) دستم ز کار و کار من از دست رفته است ؛
تا بهله دست در کمر یار کرده است ؛ (محمد سعید
اشرف (ه) ــه) دست و بازو ویم ز مشق اعتبار
ازکار رفت ؛ کار کردم در جهان چندانکه دست
ازکار رفت ؛ (صائب (و) ــه) دست و دلم
ز دیدنت ازکار رفته است ؛ بند قبا کشوده باغوش
من در آ ؛ و همچنین ----------
(ز) ازکار رفتنِ کسی | معنی بیکاره و ناقابل
کار شدن آنکس باشد و این مرادف
ازکار شدن کسی است که بجای خودش می آید
و سند بدست نیامد (اردو) (الف)
دیکھو ازکار افتادن (ب) دیکھو ازکار افتادن
پای (ج) تماشے کا بے لطف اور بے حاصل
ہونا۔ (د) دیکھو ازکار افتادن دست (ه) دست
و بازو بیکار ہونا۔ (و) دل قابو مین نہ رہنا
اختیار مین نہ رہنا (ز) کسی کا ناقابل کار ہونا
کسی کام کا نہ رہنا۔

ازکار شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر و بہار مرادف (ازکار رفتن) که
گذشت مؤلف گوید که بخیال ما باید که این راہم
(الف) ازکار شدنِ چیزی | قائم کنیم
(ب) ازکار شدنِ کسی | ہمچو از
کار رفتن چیزی و کسی) که گذشت (حزین اصفہانی
ب ــه) بوی یار من ازین سست وفائی ید
گلم از دست بگیرید که ازکار شدم ؛ (اردو)
دیکھو ازکار رفتن چیزی و کسی۔

(الف) ازکارِ کسی برآمدن | (مصدر اصطلاحی)
صاحب انند ذکر این بذیل (از عہدہ برآمدن)
کردہ فرماید کہ مرادف آنست (نظامی ؎)
چہ افسون ورآموزو از رہنمون ٭ کہ آید ز کارِ کسی کند
برون ٭ مؤلف گوید کہ سند متقاضی آن است
کہ مصدر --------
(ب) ازکارِ کسی برون آمدن | قائم کنیم۔
بہار ذکر این کردہ است (اردو) الف وب
دیکھو ازعہدہ کاری برآمدن۔
ازکارگذشتنِ کار | (مصدر اصطلاحی) کنایہ (۱۵۰۱)
باشد از ضائع وخراب شدن کار (صائب ؎)
ای کارساز خلق بفریاد من برس ٭ زان پیشتر
کہ کار من ازکار بگذرد ٭ (اردو) کام بگڑنا۔
(الف) ازکار ماندن | (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر و بہار و انند معطل و ناکارہ
شدن مؤلف گوید کہ بخیال ما این را باید کہ

(ب) ازکار ماندنِ چیزی | قائم کنیم (صائب
؎) میتواند گرہ از کار دو عالم واکرد ٭ دست
ہرکس بہ تماشای تو از کار بماند ٭ مخفی مباد کہ
ازین سند مصدر --------
(ج) ازکار ماندنِ دست | بمعنی بیکار
شدن دست پیدا میشود و ازہمین قبیل است
(۱۵۰۲) (د) ازکار ماندنِ زبان | بمعنی قوت
گویائی نداشتن وبیکار شدن زبان
(ظہوری ؎) چہ می پرسی زکارِ من ٭
زبان ازکار می ماند ٭ بپوشان چشم از زخم
نگاہ انگار می ماند ٭ واضح باد کہ (ج) و
(د) در تعمیم (ب) داخل است واین کنایہ
باشد (اردو) (الف) دیکھو ازکار افتادن
(ب) دیکھو ازکار افتادن چیزی (ج)
دیکھو ازکار افتادن دست (د) دیکھو ازکار
افتادن زبان۔

ازکاروان گسستنِ کسی | (استعمال) جدا شدن کسی از قافلہ مخفی مباد کہ گسستن لازم (۱۵۰۳)

ومتعدی ہردو آمدہ (عرفی ؎) نگسلی از کاروان کعبہ ای دل گر شتاب ٭ می گذارند بخاک محمل می برند٭ (اردو) کسی کا قافلہ سے جدا ہونا۔

ازکار و بارِ خویش بر آمدن کسی (مصدر اصطلاحی) (۱) معطل وبیکار شدن کسی (۲) از کار و بار خود و فارغ و سبکدوش شدن از کار و بار خود (ظہوری لہٗ) خوش آنکہ کردن و ناکردنم بکار نیاید٭ بکار و بار تو از کار و بار خویش بر آیم٭ (اردو) (۱) معطل اور بیکار رہونا (۲) کار و بار سے سبکدوش ہونا۔ فارغ ہونا۔

(الف) **ازکار و بار شدن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و انند معطل و ناکارہ شدن (محمد قلی سلیم ؎) بر من گذشت سروی از شوق دامنش٭ ہمچون حنا ز دست من از کار و بار شد٭ مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ (ب) **ازکار و بار شدنِ چیزی** قائم کنیم و --------

(ج) **ازکار و بار شدنِ دست** کہ از سند محمد قلی سلیم پیدا می شود۔ وتعمیم (ب) داخل باشد (الف) مرادف از کار افتادن و (ب) مرادف از کار افتادن چیزی و (ج) مرادف از کار افتادن دست باشد کہ گذشت (اردو) (الف) دیکھو (از کار افتادن (ب) از کار افتادن چیزی۔ (ج) از کار افتادن دست۔

ازکارہ (اصطلاح) بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن ہرکارہ آنکہ سخنان گذشتہ را یاد کند مانند قصہ خوان و امثال آن و فرماید کہ قیاس اقتضای ذال نقطہ دار می کند باعتبار ذکر۔ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی این را آوردہ فرماید کہ جریدہ شمار و او ہم مثل صاحب ضمیمۂ برہان نسبت ذال معجمہ اشارہ کند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ

اگر در اصل این ذال معجمہ را گیریم۔ بلحاظ تصرف فارسیان این را مفرس توان گفت کہ ذال معجمہ را بزای ہوز بدل کردند و ہای نسبت در آخر او زیادہ کردہ (ازکارہ) بمعنی منسوب بہ تذکرہ ہا گرفتند و قصہ خوان را نام کردند (اردو) داستان گو۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر۔ وہ شخص جس کا پیشہ امیرون کو قصہ سنانے کا ہو۔ قصہ خوان۔

ازکالسکہ آمدن استعمال۔ بمعنی فرود آمدن از کالسکہ۔ این محاورۂ معاصرین است کہ آمدن را بمعنی فرود آمدن گرفتہ اند۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (از کالسکہ آمدیم) را بمعنی از بہل فرود آمدیم۔ نوشتہ (اردو) بگّی سے اتر آنا۔

(۱۵۰۵) **ازکام برآمدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی ناکام شدن باشد چنانکہ ظہوری گوید کہ بر مصدر آیندہ می آید (اردو) ناکام ہونا۔

(۱۵۰۶) **ازکام تراویدن حدیث** (مصدر اصطلاحی) برآمدن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) زکام من نہ تراود حدیث شکر و شکایت ؏ اگر بکام درآیم وگر زکام برآیم ؏ (اردو) بات منہ سے نکلنا

(۱۵۰۷) **ازکام نہنگ گام بیرون کشیدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از (نجات یافتن از مہلکہ) (ظہوری ؎) ہر کہ غواص قلزم عشق است ؏ گام بیرون کشد ز کام نہنگ (اردو) دکن مین کہتے ہین (موت کے منہ سے نکلنا) (شیر کے پنجہ سے چھوٹنا) یعنی مہلک خطرہ سے بچنا۔ نجات پانا۔

ازکاہ و جوشن خبر ندارد (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ دیگر محققین امثال این را ترک کردہ اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای کسی زنند کہ ہیچ معلومات ندارد۔ مقصود اینست کہ او نمیداند کہ کاہ چہ چیز است

وجوشن چہ چیز (اردو) دکن مین کہتے ہین ”اسکو گھوڑے اور گدھے کی تمیز نہین“ یعنی نہایت کم معلومات کا شخص ہے - نیز کہتے ہین ”وہ سیدھا الٹا نہین جانتا“

از کجا این سر خر پیدا شد | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند **مؤلف** گوید کہ فارسیان چون می بینند کہ شخص غیر متعلق در بحثی خود را اختیار یک کردہ دخل بمعقولات کند یا بجائی کہ ضرورت او نبود داخل شود - این مثل را زنند (اردو) دکن مین عام لوگ کہتے ہین ”یہ گدھا کدھر سے آنکلا“ مہذّب لوگ کہتے ہین ”یہ حضرت کدھر سے آدھمکے“ نیز کہتے ہین ”یہ بلا کدھر سے آئی“ یعنی یہ صاحب بیوجہ بے تعلق کیون آگئے - اور یہ صاحب دخل در معقولات کیون کرنے لگے -

از کجا در حساب آمدن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر بمعنی در حساب نیامدن - بہار بحوالۂ خان آرزو گوید کہ بعد لفظ آنقدر و چندان بمعنی نفی دیدہ شد الا درین شعر سلیم - صاحب آنند ہم نقل این برداشتہ (محمد قلی سلیم ۵) یہ زور حشر ترا داد خواہ چند انست ٭ کہ خون من ز کجا در حساب می آید ٭ ہم او فرماید کہ حاصل آنکہ از بسیاری داد خواہان نوبت انتقام من نخواہد رسید - بخیال ما خصوصیت این با حساب نیست لفظ (از کجا) مرادف (چگونہ) باشد کہ بترکیب خاص بر جملۂ مثبت آمدہ افادہ معنی منفی کند - مثلا گوئیم ”این امر چگونہ شود“ یعنی از من نشود وہمچنین ”از کجا در امکان ماست کہ این کار کنیم“ یعنی در امکان ما نیست کہ سر انجام این کار دہیم (اردو) یہ کیونکر ہو سکتا ہے“ یعنی نہین ہو سکتا - اس کا مصدر (کیونکر ہو سکنا)

از کرامات شیخ ما چہ عجب ٭ کہ بشاشید و گفت باران است | (مثل) صاحب خزینہ و امثال

فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این شعر را بطور مثل بجائی زنند کہ چون مکاری خود را بصورت بزرگی پیش کند ولاف بزرگی وکرامات خود زند (اردو) جب کوئی اٹھائی گیرا اپنے آپ کو پیر طریقت بنا کر دھوکہ بازی کرتا ہے تو وہ لوگ جن کو اس کے کچے چھٹے سے آگہی ہے اوسکی ہر ایک مذموم حرکت پر بطور استہزا یہ کہتے ہین کہ " یہ بھی آپ کے کرامات سے ہے " نیز ایسے ہی دہوکے باز کی نسبت جب وہ باتفاق اونگنے لگتا ہے تو کہتے ہین " پینک مین مراقبہ فرمارہے ہین "

(۱۵۰۸) **ازکسی امین نشستن** (استعمال) مطمئن بودن از کسی چنانکہ سعدی در گلستان فرماید (ع) ہرگز امین ز یار نہ نشستم ۞ (اردو) کسی سے بیفکر بیٹھنا۔ مطمئن رہنا۔

(۱۵۰۹) **ازکسی برآوردن** (مصدر اصطلاحی) بحث این بر (از چیزی برآوردن) بہ تفصیل گذشت (اردو) دیکھو از چیزی برآوردن)

ازکسی برداشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار وانند و وارستہ جور وستم او برداشتن مؤلف گوید کہ معنی لفظی این برداشت کردن از کسی کنایہ باشد از برداشت جور وستم اگر برداشتن را بقول صاحب بحر عجم بمعنی جفا کشیدن گیریم این بمعنی حقیقی خود است (طالب کلیم ؎) بردباری چیست جور از دشمنان برداشتن ۞ ورنہ جان پرور دنست از دوستان برداشتن ۞ (اردو) کسی کا جور وستم سہنا۔ برداشت کرنا۔

ازکسی بریدن (مصدر اصطلاحی) بہار گوید کہ بمعنی جدا کردن وباز داشتن است چون طفل را از شیر مؤلف گوید کہ (طفل را از شیر بریدن) در مصدر عام (از چیزی بریدن) داخل است وما بحث مفصل این بر (از چیزی بریدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو از چیزی بریدن۔

ازکسی جامہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر وبہار و وارستہ بمعنی مرید وخلیفۂ او بودن (شوکت ؎) طوطیم جامۂ حسن آینہ ازمن دارد ٭ بال من خلعت سبزی بقد آینہ است ٭ مؤلف گوید کہ پیران طریقت بہ خلیفۂ خود خلعت خلافت می دہند چنانکہ پادشاہان بوزیر اعظم خود خلعت وزارت می بخشند پس (ازکسی جامہ داشتن) خلافت یا جانشینی از پیر طریقت یا وزارت از پادشاہ حاصل کردن کنایہ تواں گرفت - مریدی را درین مصدر داخل کردن و وزارت را گذاشتن قابل غور است - مخفی مباد کہ تعمیم جامہ درین مصدر شامل باشد بر خلعت وخرقہ وامثال آن - اگر گوئیم کہ فلان ازکسی خرقہ دارد - من وجہ تخصیص باشد یا خلافت وجانشینی پیر طریقت وہمچنین از لفظ خلعت تخصیص وزارت شاہی وجامہ عام است برای ہر دو (اردو) کسی پیر طریقت کا مرید یا خلیفہ ہونا - کسی پادشاہ کا وزیر ہونا -

ازکسی چیزی دیدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ وبہار وبحر ظہور آن از پہلوی او دانستن (طالب آملی ؎) سپردم خویش را با مجرمانت پاس دارای غم ٭ گر از عیشم رسد گردی بدامان از تو می بینم ٭ (اردو) کسی کی طرف سے خیال کرنا - مثلاً یہ فائدہ جو ہم کو پہونچا ہے ہم اسکو انہین کی طرف سے خیال کرتے ہین - سمجھتے ہین "

ازکسی درحساب بودن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار ازکسی فی الجملہ اندیشہ داشتن واحتیاط کردن - مثلاً شخصی استکہ برای ہمہ کس می دود وہمہ را زیر چاق خود کردہ است وچون بہ شخص دیگر کہ نقطۂ مقابل اوست میرسد اندک احتیاطی بکار می برد ومثل سائر نمی تواند کہ با وسیر کند - گویند "ازو درحساب است" ونیز گویند "ازو حساب ہمی برد" فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ صاحب انند نقل نگار بہار (باقر کاشی ؎) برون دہ ازان تار پیچ وتاب ٭ کہ زنار باشد ازو درحساب ٭

(صائب ۵) با صبح رو کشاده تر از آفتاب باش ٭ از ہر که دم شمرده زند در حساب باش ٭ صاحب بحر عجم (در حساب بودن) بمعنی ترسیدن و فہمیده سر کردن بجای خودش آورده و از صائب استناد کرده (اردو) اندیشہ کرنا۔ ڈرنا۔

از کسی در گذشتن (مصدر اصطلاحی) معاف کردن خطای کسی۔ صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ (از من در گذر) بمعنی گناه من به بخش آورده امر است از ہمین مصدر بخیال ما این مرادف از تقصیر کسی گذشتن است که گذشت (اردو) دیکھو (از تقصیر کسی گذشتن)

(الف) از کسی ذخیره داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و وارسته شکوه او در دل گرفتن (ایما ۵) در کیش اہل ہمت فکر ذخیره کفر است ٭ از ہیچ کس نباشد فکر ذخیره ما را ٭ فرماید که ذخیره بمعنی شکوه مستعمل است مؤلف گوید که مقصودش از شکوه و شکایت باشد (شانی تکلو ۵) تن در دہم بہیچ از ین پس که نالہا ٭ یکیک ذخیره ہای دلم از زبان کشید ٭ بہار و انند ہمین مصدر را۔۔۔

(ب) از کسی ذخیره در دل داشتن قائم کرده اند و از ہمان کلام ایما که بالا مذکور شد سند آورده۔ مؤلف گوید که از سند مذکور (مصدر از کسی فکر ذخیره بودن) پیدا می شود۔ بخیال ما ضرورت این مصادر نبود بلکه بر لفظ (ذخیره) که بجای خودش می آید صراحت این کافی بود که فارسیان آن را بمعنی شکوه و شکایت ہم استعمال کرده اند (اردو) دل مین کسی سے ناراض رہنا۔

از کسی رنگ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بہره و انتفاع از کسی یافتن۔ بہار گوید که منفعت داشتن (سلیم ۵) ز خون ما نگردد تیغ رنگین ٭ سلیم از ما کسی رنگی ندارد ٭ خان آرزو در چراغ سندی دیگر از ابوطالب کلیم ہم آورده (۵) ز عشق رنگ نداری بدوست رو منما ٭ سرشک گر بر جست رنگ کہربا نگرفت ٭

مؤلف گوید که سند دوم متعلق است بہ (از چیزی زنگ داشتن) مخفی مباد که زنگ بقول برہان معنی نفع و فائدہ ہم آمدہ پس - این معنی حقیقی خود است (اردو) کسی چیز یا کسی شخص سے تمتع یا فائدہ حاصل کرنا -

از کسی کسوت داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر و وارستہ مرادف از کسی جامہ داشتن کہ گذشت و ما صراحت خیال خود ہم در آنجا کردہ ایم - بہار و انند ذکر این کردہ (محسن تاثیر ؎) گوئی از پیک نگہ قاصد ما کسوت داشت کہ بتقید سفر ما بہ ہمزدنی باز آمد ؛ (اردو) دیکھو از کسی جامہ داشتن -

از کسی کشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بحر و بہار و انند و وارستہ - جور و ستم او کشیدن مؤلف گوید کہ از قبیل (از کسی برداشتن) است کہ گذشت ولیکن فرق در ہر دو اینست کہ درین مصدر جور و ستم را محذوف گیرند و دران جور و ستم داخل معنی برداشتن است (بہانا ؎) کباب کردی از آہ پیا پی ؛ دلا چندان تو می باید کشیدن ؛ صاحب بحر این سند را مال محسن تاثیر گفتہ (فرح اللہ شوستری ؎) چشم تو چہ داند کہ از و ما چہ کشیدیم ؛ از نشۂ خود نی چہ خبر داشتہ باشد ؛ (اردو) دیکھو از کسی برداشتن)

از کسی گفتن کسی را (مصدر اصطلاحی)

(۱۵۱۰) معنی از جانب کسی گفتن (گلستان سعدی ؎) از من بگوی حاجی مردم گزای را ؛ کو پوستین خلق بآزار می درد ؛ حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکہ بیچارہ خار می خورد و بار می برد ؛ (اردو) کسی کی جانب سے کہنا -

از کسی ماندن (مصدر اصطلاحی)

بقول بحر و بہار ریای کم آوردن مؤلف گوید کہ مقصود شان جز این نباشد کہ در مرتبہ کم بودن (وحید ؎) دل و دین در تماشایش دگر با من نمی ماند ؛ ہلاک دوستی گردم کہ از دشمن نمی ماند ؛ یعنی دوستی

که از دشمن کم نباشد۔ مخفی مباد که (از فلان یا از چیزی نماندن) که گذشت متعلق است از ہمین (اردو) کسی سے کم نہ رہنا جیسے "زید جرأت مین بکر سے کم نہین ہے"۔

از کسی منت داشتن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) ممنون کسی بودن ضد منت نہادن (حافظ شیرازی ؎) بروی یار نظر کن ز دیده منت دار * که کار دیده ہمه از سر بصارت کرد * بخیال ما (۲) بمعنی ممنون کسی کردن ہم (ظہوری ؎) از تو ز آتش منت روے زمین دارد بمین * چرخ سنگین دل زند گر بر زمین ساز مرا * (اردو) (۱) کسی کا ممنون ہونا۔ جیسے "مین آپ کا ممنون ہوا" (۲) کسی کی منت کسی پر رکھنا۔ جیسے "آپکے ملازم نے مجھکو مدد دیکر آپکا ممنون کیا ہے"۔

(۱۱۵)

از کسی منت شناختن

(مصدر اصطلاحی) ممنون آنکس شدن (سعدی ؎) منت منه که خدمت سلطان ہمی کنی * منت شناس ازو که بخدمت بداشتت * (اردو) کسی کا ممنون ہونا۔

از کشش نام تو

(استعمال) بقول صاحب مؤید و ہفت بمعنی از شوق نام تو حیف است که سندی پیش نشد۔ مخفی مباد که شوق ہم کشش دل است یعنی شوق بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی میل کردن نفس بچیزی و آرزومند گردانیدن آمده پس این فی الحقیقت بمعنی حقیقی است اگرچه محققین فرس کشش را بمعنی شوق نه نوشته اند (اردو) تیرے نام کے شوق سے۔

از کعبه چو بگذری

(استعمال) بقول صاحب مؤید داند بمعنی اگر ورای آن تصور کنی صاحب شمس فرماید که یعنی درین کعبه تصور کنی حیف است که سندی پیش نشد مؤلف گوید که صاحب شمس در بیان معنی تسامح فرموده است یا غلطی کاتب پیش نیست بخیال ما باید که بمقام استعمال این

بصراحت مزید ہدیۂ ناظرین کنیم۔ مثلاً گویند کہ حقیقت حال ہمان بود کہ ما پیش تو عرضہ دادیم اگر از کعبہ بگذری (یعنی آنچہ ما گفتہ ایم آنرا باور نکنی و از راستی قدم بیرون می نہی) اختیار بدست تست" (اردو) اگر آپکا خیال اس کے خلاف ہو۔

(الف) **ازکف افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ مرادف از دست رفتن چیزی باشد کہ گذشت و باید کہ این را ہم (ازکف افتادن چیزی) قائم کنیم و از ہمین مصدر عام است مصادر خاص ------

(ب) **ازکف افتادنِ تیغ** یعنی در قبضۂ اختیار نبودن و بدست نبودن تیغ (ظہوری ؎) فتادہ زکف تیغ کین خواہیش ؛ زدہ بر کمر راہ بیراہیش ؛ وہمچنین ------

(ج) **ازکف افتادنِ دل** یعنی بقبضۂ اختیار نبودنش (حافظ ؎) بر و بکار خود ای واعظ این چہ فریاد است ؛ مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد است ؛ (اردو) (الف) ہاتھ جاتا رہنا (دیکھو از چنگ جستن) (ب) تلوار ہاتھ سے گرجانا (ج) دل ہاتھ سے جاتا رہنا۔ جی ہاتھ سے جاتا رہنا (مشتاق ج ؎) جی اگر اُس سے لگا یا رشک سے دل جل گیا ؛ دل اگر اسکو دیا جی ہاتھ سے جاتا رہا ؛

(۱۵۱) **ازکف افگندنِ چیزی** (استعمال) متعدی ازکف افتادن باشد (ظہوری ؎) ازکف اجل فگندہ کلید در فراق ؛ این قفل بی کشادہ زد ندانہ پرشد است ؛ (دولہ ؎) تقویم کف زکف چو ظہوری فگندہ ایم ؛ این عقدہای کار منجم زانجم است ؛ (اردو) پھینک دینا ہاتھ سے ڈالدینا۔

(الف) **ازکف انداختن** (استعمال) تبعیل

بہار معروف مؤلف گوید که مرادف (ازکف افگندن چیزی) که گذشت بخیال ما باید که این را ہم ------

(ب) ازکف انداختن چیزی | قائم کنیم (محمد اسحق شوکت ؎) گل دولت زرنگش می دہد بوی قبا گشتن ؛ اگر رنگ حنا باشد زکف انداختن دارد ؛ (اردو) دیکھو ازکف افگندن

ازکف برون عنان | (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از بی اختیار کردن (ظہوری ؎) اشکم زکف عنان بر دای مدعی چه کردی ؛ بریکسر دوانم جولانی دعائی ؛ (اردو) بے اختیار کرنا

(۱) ازکف برون (بیرون) شدن | مصدر اصطلاحی) بقول بہار ازکف بیرون شدن معروف مؤلف گوید که باید که این را ---

(۲) ازکف برون شدن چیزی | قائم کنیم که بمعنی ازقبضه اختیار رفتن از دست رفتن چیزی است و بلحاظ سند پیش کرده بہار

(۳) ازکف برون شدن فرصت | بمعنی از دست رفتن وقت و موقع (ناطغرا ؎) دریغا که فرصت برون شد زکف ؛ عمل نامدار کف بعمر تلف ؛ (اردو) (۱) ہاتھ سے جانا (۲) کسی چیز کا ہاتھ سے جانا - (۳) وقت ہاتھ سے جانا -

(۱) ازکف جستن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معروف مؤلف گوید که اگرچه معنی لفظی این از دست رفتن باشد ولیکن سندش متقاضی است که این را ------

(۲) ازکف جستن نبض | قائم کنیم به معنی پیدا بودن نبض کنایه از زنده (ظہوری ؎) از جل گر کف او بجسته است نبض ؛ باین قبضه جانِ عدو کرده قبض ؛ (اردو) (۱) ہاتھ سے جانا (۲) نبض ہاتھ سے ظاہر ہونا - زندہ رہنا -

ازکفچه مار حلوا نتوان خورد | (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده اند

وازمعنی ومحل استعمال ساکت۔ مؤلف
گوید کہ مقصود اینست کہ کفچۂ مار کہ مراد از سر مار
است اگرچہ با کفچہ مشابہت دارد لیکن نمیشود
کہ ما از وحلوا خوریم بلکہ از کفچۂ مار زہر حاصل شود
فارسیان این مثل را برای اظہار مناسبت
وخصوصیت ہرکس وہر چیزی زنند مثلاً از ظالم
امید رحم۔ واز ممسک چشم کرم نتوان داشت
(اردو) دکن مین کہتے ہین ڈوئی کے پہن سے
من نہین ملتا۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ڈوئی
کا سر۔ سانپ کے پہن کے مشابہ ہے لیکن
اس سے وہ من نہین ملتا جو کہا جاتا ہے کہ
سانپ کے سر مین ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
ہر انسان مین انسانیت نہین ہوتی۔ بخیل
بھی اگرچہ صورت اور شکل مین مثل سخی کے
ہے لیکن بخیل سے سخاوت نہین ہوسکتی۔
ظالم سے رحم نہین ہوسکتا۔

(۱) **از کف دادنِ چیزی** | مصدر اصطلاحی
بمعنی از دست دادن چیزی است چنانکہ۔

(۲) **از کف دادنِ دامن** | بمعنی از دست
گذاشتن دامن (صائب ؎) ہر کس کہ نداد از
از کف دامن فرصت ؛ از گم شدۂ ما چہ خبر داشتہ
باشد ؛ (ولہ ؎) وقت رندی خوش کہ کام
از موسم گل برگرفت ؛ دامن سجادہ را داد از کف
وساغر گرفت ؛ واز ہمین قبیل است (از کف
دادن احتیاط) بمعنی بی احتیاط شدن وکار
بہ بی احتیاطی کردن (صائب ؎) چون شود
ہموار دشمن احتیاط از کف مدہ ؛ مکرہا در پردہ
باشد آب زیر کاہ را ؛ بہار (از کف دادن) را
ذکر کردہ بہ معروف قانع و بخیال ما ———

(۳) **از کف دادنِ عنان** | کنایہ باشد
از وقوع از دست دادن واین از تعمیم (۱) متعلق
است (ظہوری ؎) در بوسۂ رکاب عنان
چون دہم ز کف ؛ رخش ترا کہ تارک خورشید بر ہم
است ؛ (اردو) (۱) دیکھو از دست دادن

چنیری (۲) دامن ہاتھ سے دینا - (۳) موقع ہاتھ سے دینا -

از کف دست مو برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و چوگرفتن امر ممتنع الوقوع - فرماید که این محاوره در مقام تعلیق محال به محال مستعمل (صائب ـه) بزدیون خط مشکین تو نقشی برآب ؛ موبرآید ز کف دست اگر مانی را ؛ صاحب انند ہم ذکر این کرده (صائب ـه) چگونه دانه ما سر برآورد از خاک ؛ نشود موز کف دست بر نیا مده است ؛ (اردو) دکن مین کہتے ہین " ہتیلی مین بال پہوٹنا " یعنی ناممکن بات و قوع مین آنا -

از کفر ابلیس مشہور تر است (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت و دیگر محققین امثال این را ترک کرده اند مؤلف گوید که (۱) مقصود این است که شہرت نام بد زود و بسیار می شود برخلاف نام نیک - و فارسیان چون بینند که ظلم ظالمی بسیار شہرت گرفته است یا کسی بنام بد مشہور است این مثل را زنند (۲) اگر کفر را اضافت دہیم این مثل باشد برای کسی که در بدی شہرت دارد - بدین معنی که بدکاری یا بخل او از کفر ابلیس زیاده مشہور است - (اردو) (۱) دکن مین کہتے ہین " ظالم کا نام ڈنکے کی چوٹ " یعنی ظلم کی شہرت بہت زیاده اور جلد ہوتی ہے - برخلاف اس کے عادل کی شہرت دہیمی - نیز کہتے ہین " شہرت چاہیے ننگا ناچے " حاصل یہ ہے کہ برائی کی شہرت بہت جلد ہوتی ہے برخلاف بھلائی کے (۲) جو شخص اپنے برے افعال مین زیاده شہرت رکہتا ہے - اوسکی نسبت کہتے ہین که " شیطان سے زیاده مشہور " بقول آصفیه نہایت بدنام - رسوائے خلق -

(۱) ازکف رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار - معروف مؤلف گوید کہ ---------

(۲) ازکف رفتن چیزی | مرادف از دست رفتن چیزی است کہ گذشت و ---------

(۳) ازکف رفتن عنان | متعلق از ہمین مصدر عام باشد بمعنی از دست رفتن اختیار - وموقع (ظہوری ؎) ناصح سمند پند چہ مہمیز می کنی ؛ بیجاست طعنہ چون رود از کف عنان کس ؛ (ولہ ؎) اگر دم میزنی ناصح توہم پائی روان ترکن ؛ زکف رفتہ عنان ہا در رکاب شہسوار من ؛ (اردو) (۱) ہاتھ سے جانا (۲) کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا (۳) باگ ہاتھ سے چھوٹنا - بقول آصفیہ اختیار نہ رہنا - موقع جاتا رہنا -

(۱) ازکف رہا کردن (مصادر اصطلاحی) بقول

(۲) ازکف گذاشتن | بہار - معروف مؤلف گوید کہ مرادف (ازکف دادن چیزی) کہ گذشت پس باید کہ در آخر این ہر دو مصادر ہم لفظ (چیزی) زیادہ کنیم (شفیع اثر ؎) منعم ازکف کی گذارد ساغر تسگیر را ؛ بیشتر در طبع میل آب باشد شیر را ؛ (اردو) دیکھو ازکف دادن چیزی -

(۱۵۱۸) ازکف ندادن دامن خود (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بازنیامدن از دادخواہی و قائم بودن در دادخواہی کہ دادخواہان پیش حاکم دامن خود را بطلب داد در دست خود گیرند و این حسن طلب داد است (ظہوری ؎) نخواہم داد روز حشر ازکف دامن خود را ؛ نہ بینم تا بکف دامان گل پیراہن خود را ؛ (اردو) دادخواہی مین ثابت قدم رہنا - داد چاہنا - دکن مین کہتے ہین (پلّو پسار کر داد چاہنا)

ازکلک برآمدن نقش (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند نوشتہ شدن نقش - مؤلف گوید کہ نوشتہ شدن (خواجہ شیراز ؎) ہزار نقش برآمد ز کلک صنع ولی ؛ بدلپذیری نقش نگار ما نشد

(اردو) لکھا جانا۔ کتابت کا وقوع مین آنا۔

ازکلہ جستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ پرواز کردن و بدر زدن بہار ذکر این بہمین معنی کردہ ولیکن سلسلۂ ردیفش این را در کاف فارسی آوردہ۔ صاحب انند ہمزبان صاحب بحر بکاف عربی (ملا طغرا۔ نثر) اگر منصور بشکل دزد در بتہدیدکدۂ نفس می نشست در پای دار ایمان از کلہ اش می جست" (اردو) پرواز کرنا۔ اڑجانا۔ بھاگ جانا۔

ازکمرِ او (اصطلاح) بقول بحر (۱) اے از عبادت وطاعت او و (۲) از بی نیازی او۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر معنی بالا فرماید کہ و (۳) معنی میانۂ او نیز آمدہ (صاحب ہفت ہمزبان مؤید) مؤلف گوید کہ معنی سوم لفظی است و برای معنی اول و دوم غیر از استعارہ قیاسی قائم نمیشود و برای آن تشبیہی بفہم ما نمی آید و بدون سند استعمال تسلیم نتوانیم کرد۔ معاصرین عجم ہم باخیال ما اتفاق دارند (اردو) (۱) اوسکی عبادت سے (۲) اوس کی بے نیازی سے (۳) اسکی کمر سے۔

(۱۵۱۵) **ازکنار بام ریختن چیزی** (مصدر اصطلاحی) از بلندی افتادن آن چیز۔ سند این برلا از طاق افتادن) از کلام میرزا معز فطرت گذشت (اردو) بلندی سے گرنا کسی چیز کا۔

(۱۵۱۶) **ازکنارِ فکر نہادن** (استعمال) جدا کردن (انوری ۵) یکدم منہ از کنار فکرت ٭ آن حور نہادہ و خوش لقا را ٭ (اردو) خیال سے نکالدینا۔ از کنار فکر یعنی از خیال گذاشتن و در فکر نداشتن

(الف) ازکوزہ ہرچہ ہست ہمان میشود روان	(مثل) بہار ذکر الف وب کردہ
(ب) ازکوزہ ہمان برون تراود کہ در وست	گوید کہ مصرع دوم مشہور است

و (الف) از ناصر خسرو صاحبان امثال فارسی و محبوب الامثال و احسن و خزینہ ذکر (ب) کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت اند - صاحب انند ہم ذکر الف و ب کردہ فرماید کہ معنی مصرعین بمصداق کلّ اناء یترشّح بما فیہ - است و احتیاج شرح نیست مؤلف عرض کند کہ (ب) مثلی است کہ فارسیان بمعنی ہرچہ حقیقت است ظاہر می شود استعمالش کنند و این کنایہ باشد - ناصر خسرو ہمین مثل را بہ تبدیل الفاظ استعمال کردہ است کہ برا (الف) مذکور (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال " جو ہانڈی مین ہوگا رکابی مین آئیگا جو دل مین ہو وہی نکلتا ہے " برتن مین جو ہوگا وہی نکلے گا " صاحب امثال ہندی نے فرمایا ہے " جو ہانڈی مین ہوگا سو ڈوئی مین نکل آئے گا " ان کل کہاوتون کا مقصد یہ ہے کہ جو حقیقت ہے وہی ظاہر ہوگی -

ازکوہ آمدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و دیگر کسی از محقّقین فرس ذکر این نکرد (صائب ۵) بدریا میروم اے ناخدا از کوہ می آیم ؛ تو پنداری کہ من ای بیوفا از کوہ می آیم مؤلف گوید کہ بخیال ما کنایہ (از بلندی آمدن) باشد و از دشت و بیابان آمدن ہم دیگر ہیچ (اردو) بلندی سے آنا - دشت و بیابان سے آنا -

ازکہان صاحب شمس گوید کہ بفتح الف و کاف و ہا بمعنی کاہل باشد و سند از بہرام زر تشت آوردہ (ع) بُدی اندر جہان کار از کہانش ؛ دیگر کسی از محقّقین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اژکہان و اژکہن بہ زای فارسی در ممدودہ گذشت بہ ہمین معنی و در مقصورہ ہم بہ زای فارسی می آید و در سند ہم کتابت صحیح (ازکہان) بہ زای فارسی است پس تسامح صاحب شمس

بیش نیست یا غلطی کاتب کہ این را بہ زے عربی نوشت۔ بحث کامل بجای خودش کنیم۔
(اردو) دیکھو (اژکہن)

ازکیسۂ خلیفہ بخش می کند (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند۔ **مؤلف** گوید کہ فارسیان این مثل را برای کسی زنند کہ بہ مال دیگران موقع صرف بیدریغ داشتہ باشد (اردو) حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ؛ بقول صاحب آصفیہ یہ کہاوت ہے پرائے مال کو اپنا سمجھ کر صرف مین لانے یا غیر کا مال بیدریغ صرف کرنے کے موقع پر بولتے ہین۔

ازکیسہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و وارستہ وبہار وانند ضائع شدن وگم گشتن بگوئید کہ بر شخص وغیر شخص اطلاق کنند (زلالی ؎) بی غم او عمر خطا میرود؛ روز و شب ازکیسۂ ما می رود؛ (صائب ؎) چہ گل زخوردۂ من روی باغ رنگین است؛ ردا مدار کہ ازکیسۂ بہار روم؛ (ولہ ؎) برامید وعدۂ شب در میان زلف او؛ روزگاری شد کہ روز ازکیسہ ما می رود؛ (ولہ ؎) دریا سب فیض صحبت روحانیان کہ زود؛ چون بوی گل زکیسۂ گلزار میرود؛ (شفیع اثر ؎) نقد عمر خویش را صرف عزیزان کردہ ایم؛ ہر کہ از یاران رود ازکیسۂ ما رفتہ است؛ وارستہ فرماید کہ مرادف (ازگرہ رفتن) باشد کہ می آید حاصل اینست کہ ازکیسہ رفتن یا ازگرہ رفتن بصورت اضافت بہ کسی کنایہ باشد از نقصان شدن وضائع شدن متاع کسی (اردو) گرہ سے جانا۔ بقول آصفیہ۔ جیب سے خرچ ہونا۔ ذاتی نقصان ہونا۔ (سالک ؎) ملامت میرے دل نے پراتنی؛ گرہ سے تیری ناصح کیا گیا ہے؛

ازگات بقول صاحبان برہان و جامع و سراج و انند و ہفت با کاف فارسی بر وزن بدذات مردم بد دل و بد اندرون را گویند و ماخذ این ہیچ متحقق نشد و خان آرزو در سراج بر نقل برہان قانع- اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) بد باطن لوگ۔

(۱) **ازگرد افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر- بی رونق شدن (طغرا ؎) دستگاہ سینہ ریشان نیست غیر از نالۂ ٭ بی فغان ازگرد می افتد دکان آسیا ٭ مؤلف گوید کہ صاحب بحر عجم این مصدر اصطلاحی را بوثیقہ ہمین یک سند پیدا فرمودہ است و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد- سند تقاضی آنست کہ این را ------------

(۲) **ازگرد افتادنِ دکان** قائم کنیم- زیرا کہ گرد علامت آمد و شد بسیار است کہ دکان را مایۂ رونق است و (ازگرد افتادن) را بطور عام بمعنی بی رونق شدن نتوانیم قبول کرد تا آنکہ استعمال آن بطور عام بنظر نیاید و برای بازار و مماثل آن ہم استعمال این جا دارد و من وجہٖ ہمین قدر تعمیم کافی است (اردو) (۱) بے رونق ہونا- (۲) دکان یا بازار کا بیرونق ہونا۔

ازگردِ راہ رسیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر از سفر رسیدن- بہار گوید کہ این کنایہ باشد (استاد ؎) رسید یار من ازگرد راہ می خواہم ٭ کمر کشاید و خنجر بمن حوالہ کند ٭ (صائب ؎) تا گرد باد آہ بگردون نمی رسد ٭ ازگرد راہ قاصد مجنون نمی رسد ٭ (محمد سعید اشرف ؎) میر سد حسن تو ازگرد رہ امروز مگر ٭ کز خط تازۂ او باز غبار آمدہ پیش ٭ (اردو) سفر سے آنا۔

(الف) **ازگرد شانہ کرد** (مصدر اصطلاحی)

(ب) **ازگردِ عالم شانہ کرد**

(ج) **ازگردِ عدم شانہ کردن** صاحب شمس ذکر (الف) کردہ گوید کہ بمعنی موجود کرد۔

و آفرید و ظاہر کرد۔ صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان ذکر (ب) بہمین معنی کردہ اند و صاحب بحر عجم بر (ج) فرماید کہ بمعنی موجود کردن و آفریدن و موجود شدن و ظاہر شدن۔ صاحب مؤید بحوالۂ اداۃ ذکر ماضی مطلق (ج) کردہ فرماید کہ ای موجود کرد و موجود شد و آفرید و ظاہر شد و کرد صاحب ہفت ہمزبان مؤید مؤلف عرض کند کہ بخیال ما صاحب شمس تسامح کرد کہ (در الف) لفظ عدم را ترک نمود و از صاحب بحر ہم تسامح واقع شد کہ در (ب) عدم را عالم نوشت و دلیل ما اینست کہ خود او بہ (ج) کہ مصدر (ب) باشد لفظ عدم آوردہ است مخفی مباد کہ (شانہ کردن) بقول بہار بمعنی حقیقی مرادف شانہ زدن یعنی پیراستن است و بقول صاحب بحر در محاورۂ فرس بمعنی اعراض کردن پس ازگرد عدم بپیراستن و اعراض کردن۔ دور کردن عدم مراد باشد و کنایۃً (بوجود آوردن و آفریدن) و معنی لازم قابل غور کہ الفاظ (ج) متقاضی آن نیست حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) (ج) پیدا کرنا۔ ظاہر ہونا (ماضی مطلق) یعنی پیدا ہوا۔ ظاہر ہوا۔

ازگرہِ او چہ می رود (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ (ازگرہ رفتن) مرادف (از کیسہ رفتن) است کہ گذشت بخیال ما این (مثل) نباشد بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان چون کسی را بہ تعمیل حکم حاکم نسبت عطای چیزی قاصر بینند این مقولہ را استعمال کنند بمعنی حقیقیش مراد آن باشد از کیسۂ خودش صرف نمیشود پس چرا در تعمیل حکم تامل می کند و نیز این را استعمال کنند بمعنی (نقصان او چہ می شود) بہ محلی کہ چون کاری کنند و شخصی بی نقصان خود مزاحمت رساند۔ صاحب ناصری بر (ازگرہ رفتن) از امیر خسرو سندی آوردہ است کہ متعلق بہ ہمین مقولہ باشد (امیر خسرو ۵) او میرود بہ نازو گرہ میزند بزلف

مردن مراست ازگرہ او چہ می رود ؎ (اردو) دکن مین کہتے ہین اُس کا کیا خرچ ہوتا ہے " اُس کا کیا بگڑتا ہے " اُس کا کیا جاتا ہے " یعنی جب مالک نے کسی چیز کے دینے یا کسی کام کے کرنے کا حکم دیا ہے تو پھر وہ کیون نہین کرتا اور خواہ کیون تامّل کرتا ہے یا اس موقع پر اس کا استعمال کرتے ہین جب کہ کوئی شخص کسی ایسے کام مین تامّل کرے جس مین اس کا کوئی نقصان نہین ہے - محاورۂ اردو مین کہتے ہین " اُسکی گرہ سے کیا جاتا ہے " دیکھو (ازکیسہ رفتن) جس پر کلام سالک سے اسکی سند ہے -

ازگرہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و برہان و جامع و ہفت نا بود و تلف شدن زر نقد وغیرہ صاحب ناصر فرماید کہ تلف شدن چیزی از زر وغیرہ کہ در پارچہ بستہ باشد بہار گوید کہ بمعنی ازکیسہ رفتن و این ترجمۂ محاورۂ ہندیست (صائب ؎) خون می چکد ز غنچۂ منقار بلبلان ؎ زین نقد تازہ کز گرہ روزگار رفت ؎ صاحبان رشیدی و شمس ہمزبان ناصری - خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ این مثلی است و آنرا در محلّی گویند کہ چون کاری کنند و شخصی بی نقصان خود مزاحمت رساند گویند " ازگرہ او چہ می رود " و معنی زر نقد وغیرہ را در ان دخلی نیست و از بعضی اہل تحقیق شنیدہ شد کہ این ترجمۂ مثل ہندیست و صحیح در فارسی " ازکیسہ چہ می رود " (الخ) و آرزو این را مرادف (ازکیسہ رفتن) آوردہ مؤلف گوید کہ آنچہ محققین اوّل الذکر بیان کردہ اندر درست است و آرزو ہم درست گوید کہ این مرادف (ازکیسہ رفتن) باشد کہ گذشت - بخیال ما معنی بیان کردۂ صاحبان ناصری و شمس و رشیدی حقیقی است کہ وجود لفظ گرہ درین مصدر تقاضی آنست و مقصود از نقصان باشد آنچہ خان آرزو این را مثلی گوید بعید از غور و تحقیق است ما بر مقولہ (ازگرہ او چہ می رود) بیان کردہ ایم کہ قیاسیان آنرا

ازہمین مصدر پیدا کردہ اند و ساختہ اند نہ اینکہ این مصدر را مقولۂ یا مثلی گوئیم و محل استعمال این بیان فرمودۂ خان آرزو ہیچ تعلق ازین مصدر ندارد بلکہ آن محل استعمال مقولۂ مذکور است کہ گذشت و آنچہ خان آرزو فرماید کہ "زر نقد وغیرہ را درین دخلی نیست" ہم بخیال ما درست نیست کہ بمعنای حقیقی این مصدر زر نقد وغیرہ را درین دخلی کلی است و برای غیر زر نقد جہت نقصان مطلق - استعمال این کردن مجاز باشد مخفی مباد کہ (ازکیسہ رفتن) و (ازگرہ رفتن) ہر دو مصادر اصطلاحی فارسی است و ما تخصیص اول را بحسب سماعت خان آرزو تسلیم نمی کنیم (اردو) دیکھو ازکیسہ رفتن -

ازگریبان سر برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر عجم جلوہ گر شدن - دیگری از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد - معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) جلوہ گر ہونا -

ازگریۂ ماتم گل سوری نروید (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی واحسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود اینست کہ گل سوری یعنی گل سرخ از آب شیرین نشو و نما یابد و آب شور یا تلخ با درخت گل سرخ نمی سازد و (گریۂ ماتم) درینجا استعارہ باشد از آب تلخ یا شور - فارسیان این مثل را بجائی استعمال کنند کہ مناسبت چیزی ملحوظ نباشد و گویند کہ آب گریہ درخور آن نیست کہ ازو آبیاری درخت شود و اگر بالفرض ازو کار گیرند گل سوری را نرویاند کہ تلخی اشک با درخت گل نسازد - (اردو) دکن مین جب کاشتکاری کے لئے پانی کافی مقدار مین نہین ہوتا تو کہتے ہین کہ "کیا موت سے کنوہ چلائیگا" مقصد یہ ہے کہ کاشتکاری کے لئے جن ذرایع سے پانی کا استعمال ہوتا ہے انہین سے کام چل سکتا ہے یہ نہین ہوسکتا کہ پیشاب کے بہروسہ پر تخم بو دین -

ازگلاب شکر (استعمال) بقول صاحب مؤید بحوالۂ شرح المخزن شرابی کہ ازگل سازند دیگر کسی از محققین فرس ذکراین نکرد مؤلف گوید کہ در بعضی نسخ مؤید این لغت متروک است بخیال ما این کنایہ باشد یعنی چیزی کہ ازگلاب وشکر سازند۔ کنایہ گرفتہ انداز شراب گل۔ حیف است کہ سندی پیش نشد۔ (اردو) گلاب کے پھولون کی شراب۔

ازگل آن (استعمال) بقول صاحب مؤید واند باکاف فارسی ای از طینت وخلقت آن۔ صاحب شمس گوید یعنی ازخلق آن مؤلف گوید کہ بکسر کاف فارسی باشد کہ فارسیان گل را بمعنی طینت وخلقت گرفتہ اند وبقول برہان خاک بآب آمیختہ پس این استعمال بہ معنی حقیقی است (اردو) اوس کی طینت سے۔

ازگل او برخوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ بضم کاف فارسی وکسر لام ازخلق ودولت او بہرہ مند گردیدن۔ صاحب مؤید وشمس ازمشتقات این (ازگل او برخورند) را ذکر کردہ بمعنی ازشفاعت وخلق ودولت او بہرہ مند شوند۔ مخفی مباد کہ گل بقول برہان بطریق کنایہ افادۂ معنی دولت ہم کند۔ چنانکہ گویند ازگل شما اینہارا می شنوم۔ یعنی بدولت شما (الخ) (اردو) اخلاق اور دولت سے متمتع ہونا بہرہ یاب ہونا۔

ازگل او برخورید (مقولہ) بقول صاحب بحر وضمیمۂ برہان وہفت یعنی ازخلق ودولت او بہرہ مند گردید مؤلف گوید کہ این مقولہ متعلق است ازمصدر گذشتہ۔ یعنی صیغۂ جمع امر حاضر است ازان۔ (اردو) اوسکے اخلاق اور دولت سے تمتع حاصل کرو۔

(الف) ازگل باغش (استعمال) بقول صاحب شمس بمعنی نعیم جنات وصاحب انند۔۔۔۔

(ب) ازگلِ باغش برخورند | معنی از شفاعت وخلق و دولت او بہرہ مند شوند۔ آوردہ مؤلف گوید کہ این ہم متعلق است از مصدر (ازگل او برخوردن) کہ گذشت۔ لفظ باغ درین زائد است و این استعارہ باشد کہ (گل باغ) را بمعنی شفاعت وخُلق و دولت گرفتہ اند۔ بخیال ما لفظ (باغ) بمناسبت گلست و آنچہ صاحب شمس (الف) را بمعنی نعیم جنات آوردہ قابل غور۔ زیراکہ بلحاظ معنی (ب) الف بمعنی از شفاعت و ازخلق و از دولت باشد و بس (اردو) (الف) اس کے باغ کے پھول سے (ب) اسکی شفاعت اور اخلاق اور دولت سے تمتع حاصل کرین

ازگلِ تو اینہا می شنوم | (مقولہ) بقول بہار و انند یعنی از دولت تو مؤلف گوید کہ گل بقول برہان بمعنی دولت آمدہ پس معنی مقولہ اینست کہ بہ یمن تو وبدولت تو و بذات تو مرا این امر حاصل شد (اردو) تیری بدولت مجھکو یہہ بات حاصل ہوئی۔

(۱) ازگلو کشیدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف (ازحلق کشیدن) کہ گذشت (مخلص کاشی ؎) اگر از سینہ بی یادش برآید؛ نفس را ازگلو باید کشیدن ؛ صاحب انند گوید کہ این نوعی از تعزیر است مؤلف گوید کہ (زبان ازکام کشیدن) تعزیری است کہ بجای خودش می آید کہ سلاطین سلف۔ زبان و ساز را می کردند یعنی زبانش ازحلق کشیدہ از قفا بری آوردند مخلص کاشی ہمین تعزیر را برای نفس آوردہ است و برحاشیۂ وارستہ سندی از کلام رضی) برای (ازحلق کشیدن) ہم آوردہ (وہو ہذا ؎) درد دل ہر کہ می کند اظہار بابید چون فغان ازحلق کشید ؛ ما ہمین سند را ذیل (ازحلق کشیدن) نوشتہ ایم کہ گذشت و درآنجا تسلیم کردہ ایم۔ یعنی ازین سند رضی مصدر (ازحلق کشیدن درد دل) پیدا میشود بمعنی دور کردن درد

دل و برآوردنش از حلق بشکل تعزیر و همچنین از سند مخلص کاشی که بالا مذکور شد مصدر اصطلاحی ـ ـ

(۲) **از گلو کشیدن نفس** بمعنی از گلو به شکل تعزیر بیرون آوردن نفس را پیدا می شود (اردو) (۱) دیکھو از حلق کشیدن (۲) دم بند کرنا ـ مار ڈالنا ـ یہ اسی قسم کی سزا ہے جیسے (زبان کھینچنا) ـ (۱۵۱۰)

از گلها چه گل (استعمال) بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ یعنی از کدام اصل و خاندانی فرماید که این محاورهٔ اهل زبان است مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما جز این نیست که درینجا گل استعاره باشد از خانواده (اردو) کس خاندان سے ہے ـ

از گور نقش خار بر رست (مقوله) بقول صاحب مؤید بحوالهٔ مؤید الفوائد یعنی تن مرده را زنده گردانید ـ در نسخهٔ دیگرش که قلمی است (از گور نفس خاور بر رست) نوشته و بمعنی (تن مردم زار و نزار گشت) آورده حیف است که سند استعمال پیش نشد ـ تحریر نسخهٔ مطبوعه فی الجمله معنی دارد که کشان کشان کنایهٔ (تن مرده زنده شد) ازان پیدا کنیم و (از گور نفس خاور بر رست) چیزی نیست و معنی آخر الذکر ازان پیدا نشود و این بر زبان معاصرین متروک است و بدون وجود سند نتوانیم تسلیم کرد که بر زبان متقدمین یا متاخرین هم باشد ـ بخیال ما اصل این (از نقش گور خار رستن) است که بجایش می آید حیف است که به کم التفاتی محققین در لفظ و معنی تصرف شده است ـ (اردو) مرده کو زنده کیا ـ اگرچہ ہم نے فارسی معنون کے لحاظ سے ترجمہ کر دیا ہے لیکن ہماری رای مین اس کا صحیح مصدر ـ دیکھو (از نقش گور خار رستن)

از گوشهٔ بامیکه پریدیم پریدیم (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینه و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بموقع استقلال طبیعت

زنند یعنی چون از کسی قطع تعلق کنند نباید که باز روبسوی او کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین " جس کو چھوڑے پھر منھ نہ موڑے " یعنی جس شخص سے قطع تعلق کیا پھر اوسکی جانب منھ نہ کرنا چاہیے

از گوشۂ دل نہادن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و اننداز دل فراموش کردن مؤلف گوید که از دل بیرون کردن خیال که امر اختیاری است - برخلاف فراموش کردن (انوری ؎) برگوش نہادہ سر زلف ؛ از گوشۂ دل نہادہ مارا ؛ فرماید که درین بیت التفات است از خطاب بغیبت (اردو) فراموش کرنا - دل سے خیال نکال دینا -

(۱۵۱۸) **از لب آری بلی راندن** (مصدر اصطلاحی) دفع الوقتی ولیت ولعل کردن باشد (آرے بلے) در ممدودہ گذشت (ظہوری ؎) غیر آری و بلی راندہ ظہوری از لب ؛ نیست در کام زبان جای چرا و چون را ؛ (اردو) آرے بلے کرنا - (دیکھو آرے بلے)

(الف) **از لباس عریان** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب شمس (الف) بمعنی

(ب) **از لباس نفس - عریان** از زینت بیرون آمدہ و (ب) بقول صاحب

(ج) **از لباس نفس - عریان شدن** مؤید - ای از اوصاف ذمیمه مجرد شدہ و از خودی خود بیرون آمدہ و (ج) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان (۱) از اوصاف ذمیمه مجرد شدن و (۲) از خودی بیرون آمدن - مؤلف گوید که (ب) و (ج) کنایه باشد و برای الف وجہ کنایت نیست تا آنکه مجرد لباس را استعارہ از زینت کنیم سندی درکار است (اردو) (الف) زینت سے معرا (ب) برائیون سے پاک (ج) (۱) برائیون سے پاک ہونا - (۲) بیخود ہونا -

(۱۵۱۹) **از لب بدر چیدن حرف** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از حرف زدن (ظہوری ؎)

لبم مہر است و چشم تر - خدا روزی کند روزی ؛ کہ بنشینم نگہ در چشم و حرف از لب بدر چینم ؛
(اردو) بات کرنا۔

از لب بر آوردنِ چیزی (مصدر اصطلاحی) (۱۵۲۰)
کنایہ باشد از ترک کردن از زبان نیاوردن چیزے بر زبان (ظہوری ﷺ) سالک نشود تا سبک از بارگرانش ؛ از لب خبر منزل و فرسنگ بر آورد ؛
(اردو) زبان پر نہ لانا۔

از لب برون آمدنِ آواز (استعمال)
بقول بہار - حدیث و مانند آن در آواز داخل باشد مؤلف عرض کند (۱) از زبان و دہن بر آمدن آواز و نالہ و فغان و امثال آن و (۲) بخصوصیت حدیث - مجرد سخن (ملا نظیری نیشاپوری ﷺ) از لب برون نیاید آواز عشق بازان ؛ پرواز مرغ بسمل جز زیر پر نباشد ؛ (صنائع ﷺ) می تند گرد دہانش ہمچو خط عنبرین ؛ ہر حدیثے کز لب جانان ہمی آید برون ؛ (اردو) (۱) آواز یا نالہ یا فغان وغیرہ منہ سے نکلنا - (۲) بات منہ یا زبان سے نکلنا۔

(۱۵۲۱) **از لب - حرفِ کسی بر زمین نہادن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ترک کردن تذکرہ کسی (ظہوری ﷺ) خوشا زندی کہ کامش از شراب کام بردارد ؛ نہد حرف جم از لب بر زمین و جام بردارد ؛ (اردو) کسی کا ذکر ترک کرنا۔

(۱۵۲۲) **از لب سرزدنِ دشنام** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی از دہن کسی بر آمدن دشنام (ظہوری ﷺ) پیش کہ می کنیم شکایت کہ سرزد ؛ دشنامی از لب تو بجیب دعای ما ؛ (اردو) گالی منہ سے نکلنا۔

(الف) **از لب کشادن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف از لب واکردن - از معنی ہر دو ساکت - صاحب انند نقل نگارش و ہر دو از سعدی سند آوردہ اند (ﷺ) از غنچہ لب بکشا با مردہ دلان حرفی ؛ یک رہ بدم احیاکن

اعجاز مسیحا را۔ مؤلف گوید کہ سند متقاضی آنست
کہ مصدر ----------------
(ب) ازلب کشادن حرف | قائم کنیم
بمعنی سخن کردن و مجرد (ازلب کشادن) بخیال ما
چیزی نیست (اردو) (الف) و (ب) بات کرنا۔

ازلب مہر برداشتن (مصدر اصطلاحی) (۱۵۲۳)
کنایہ باشد از آغاز گفتگو کردن و زبان کشادن
ظہوری ؎ قاصد ازلب مہر گو بردار و بی
دہشت بگو۔ گوش او را چشمہا بر راہ پیغام من است
(اردو) مہر سکوت توڑنا۔ گفتگو شروع کرنا۔

(الف) **ازلب واکردن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار و آنند مرادف (ازلب کشادن)
و ہر دو محققین بر ہر دو مصدر از معنی ساکت اند
مؤلف گوید کہ ما بر (ازلب کشادن) ذکر کردہ ایم
کہ آن چیزی نیست و از سندی کہ در انجا ذکر
شد مصدر (ازلب کشادن حرف) بمعنی سخن
گفتن و گفتگو کردن باشد۔ پس در ینجا ہم خیال
ما این است کہ اگر مصدر ----------------
(ب) ازلب واکردن حرف | قائم کنیم
توانیم گفت کہ بمعنی مذکور مرادف (ازلب کشادن
حرف) است ولیکن ہر دو محققین۔ سندی کہ برای
(الف) از کلام بیدل آوردہ اند معنی تازہ پیدا
می کند (و ہو ہذا ؎) نوای عندلیبان نکہت
گل شد درین گلشن۔ نگر مینا بہ قلقل واکند حرف
ازلب جوئی۔ بخیال ما ازین سند مصدر اصطلاحی
(۱۵۲۴) (ازلب کسی واکردن حرف) بمعنی از زبان دیگری گفتن پیدا میشود
یعنی سخن کردن ازلب و لہجۂ دیگری۔ فتأمل
(اردو) (ب) دیکھو ازلب کشادن حرف۔
(الف) بلحاظ معنی آخر کسی دوسرے کے لب و لہجہ مین گفتگو کرنا۔

ازلب واکشیدن سخن (مصدر اصطلاحی)
بہار ذکر این کردہ گوید کہ بجای لفظ (سخن) حرف
و امثال آن توان آورد و از معنی ساکت و سندی
از کلام صائب پیش می کند (؎) یک جہان
غماز را در پشت در جا میدہی۔ ازلب منصور

درستی سخن واسکیشی - مؤلف گوید که ازین سند
مصدر (ازلب کسی واکشیدن سخن) پیدا میشود بمعنی
سخنی گفتن که ازلب دیگری بر آمده است یعنی نقل کردن
سخن دیگری (اردو) کسی اور کی بات نقل کرنا

ازلری به آمدن | بقول بہار بضم لام از روستائیت بر آمدن صاحب اتند ہم ذکر این کرده (محمد سعید اشرف ــہ) زاہداز کوه بقصد دلبری آمد بیرون ؛ داخل شهر شد و ازلری آمد بیرون ؛ **مؤلف** گوید که (لُر) بالضم بقول برہان طائفه باشد از صحرانشینان وبقول وآرسته قومی بوداز ذریات شیاطین وبمعنی احمق وروستائی (الخ) پس بخیال ما (لری) بزیادت یای مصدری در آخر بمعنی حمقی باشد یا شیطنت (اردو) حمقی سے باز آنا شیطنت سے باز آنا -

ازبقلق سگ - دریا مردار نمیشود | (مثل) صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت اند **مؤلف** گوید که فارسیان این مثل را بجائی زنند که مقصود شان ازبیان بردباری عالیشانی باشد وبخیال ما این باعتبار مقصد مماثل (ابر را بانگ سگ ضرر نه کند) باشد که گذشت (اردو) دیکھو ابر را بانگ سگ ضرر نکند -

ازم | بقول برہان وسراج وجہانگیری وجامع وہفت بفتح اول وسکون ثانی ومیم بمعنی (۱) فرزند باشد - صاحب ناصری بحواله جہانگیری ذکر این کرده گوید که او شاہدی ندارد وخود تصدیق این نمی کند وصاحب مؤید این را بذیل لغات ترکی آورده گوید که بفتحتین است بمعنی فرزند وصاحب غیاث بحواله لطائف فرماید که (۲) بضمتین در ترکی انگور را گویند - صاحب لغات ترکی (اوزم) بمعنی انگور نوشته عجبی نیست که فارسیان واو علامت ضمه را که در رسم الخط

ترکی بکتابت قائم می شود حذف کردہ (ازم) بضمتین استعمال کردہ باشند وہم صراحت فرمایدکہ بفتحتین بمعنی فرزند است پس بخیال ما محققین فرس ازغور کار نگرفتند کہ این را لغت فارسی دانستند (اردو) (۱) فرزند۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پوت۔ بیٹا۔ لڑکا۔ (نسیم ۵) خالق نے دئے تھے چار فرزند؛ دانا عاقل ذکی خردمند؛ (۲) انگور۔ بقول امیر (فارسی) مذکر۔ عنب۔ ایک مشہور میوہ۔ خشک ہوجانے کے بعد منقے ہوجاتا ہے۔

ازما | بقول صاحب ضمیمہ برہان مخفف آزما کہ امتحان کنندہ باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ (آزمودن) در ممدودہ گذشت بمعنی آزمایش نمودن۔ و (ازمودن) بہ مقصورہ نیامدہ۔ اگر این را نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی خیال کنیم (ازما) امر است از (ازمودن) بمعنی بیازما و امر تا آنکہ با اسمی مرکّب نشود افادۂ معنی اسم فاعل ترکیبی نمی کند (کارآزما) البتہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی شود کہ (ازما) را بمعنی آزمایش کنندہ گیریم۔ حیف است کہ سندی پیش نشد و بہ تحقیق ما (ازما) بمعنی بیازما است وبس (اردو) آزمانا بقول امیر بمعنی امتحان کرنا (الخ) اس کا امر بھی اردو مین آزما ہے۔

ازما حرکت ازتو برکت | (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ (ازتو حرکت وازما برکت) بجای خودش گذشت آن۔ ارشاد۔ او تعالی شانہ است بسوی انسان و این مقولۂ انسان است بہ بارگاہ او تعالی شانہ مقصود ہردو یکی است۔ محققین امثال این مثل ما بعد الذکر را بیان کردہ اند و ما از معاصرین عجم ہم آن را شنیدہ ایم۔ ذکر این بجز صاحب محبوب الامثال دیگر کسی نکرد (اردو) دیکھو ازتو حرکت ازما برکت۔ صاحب

محبوب سنے اس مثل کے مقابلہ مین ایک اردو کہاوت لکھی ہے یعنی ”بے روئے تجھے کو دودھ نہین ملتا“ ہماری راے مین اس فارسی مثل کا ترجمہ وہی بہتر ہے جس کا ذکر ہم نے مثل گذشتہ پر کیا ہے۔

از ماست کہ بر ماست (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب و آنند و بہار عجم ذکراین کردہ اند۔ بہار گوید کہ این مثلیست مشہور در محلیکہ از کسی حرکتی ناخوش صادر شود چنانکہ تدارک آن نتواند کرد۔ میر نند صاحب آنند نقل نگارش مؤلف گوید کہ نہ چنین باشد بلکہ فارسیان این مثل را بجای زنند کہ از فکر و تدبیر خود نتیجہ بدپیدا شود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال ”اپنے کئے کی سزا بھگتو“ صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے کہ (از ماست انچہ بر ماست) اردو مین بھی مستعمل ہے یعنی اپنے اوپر جو گذرتا ہے اپنے کردار کا نتیجہ ہے دکن مین کہتے ہین ”اپنے ہاتھون مول لی ہوئی بلا“ امیر نے اس فارسی مثل کو لکھا ہے فرماتے ہین کہ اردو مین مستعمل ہے یعنی ہمارے اوپر جو مصیبت ہے وہ ہمارے ہی ہاتھون ہے اپنی کئی پر پچتانیکی جگہ کہتے ہین

از ما کشیدن از شما بخشیدن (مثل) صاحبان خزینہ و امثال ذکراین کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ حاجتمندان این مثل را پیش کریمان زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین ”داتا دے فقیرے داتا کی دین سائین کی چین“ یعنی تم دیتے جاؤ ہم لیتے جائین تمہارا کام دینے کا اور ہمارا کام لینے کا

از مردی تا نامردی یک قدم است (مثل) صاحبان امثال فارسی و احسن و خزینہ ذکراین کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ ہمین مثل را بشکل مصرعی شنیدہ ایم و ہو اہذا (ع) نامردی و مردی قدمی فاصلہ دارد۔ فارسیان این را برای کسی زنند کہ در کارے

کامیاب شود مراد این است کہ مردی ونامردی چیزی نیست یک قدم پیش - نام در امرد کند وبس (اردو) دکن مین کہتے ہین "جس کا قدم بڑھا وہی جھنڈے پر چڑھا" یعنی جو سبقت لے گیا وہی مشہور ہوا - نیز کہتے ہین "جو سب سے آگے وہی مرد میدان" نیز ہندی مین یہ کہاوت مشہور ہے "پگ آگے پت رہے - پگ پاچھے پت جاے"

از مسمار دوختن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار وانند بکمال احتیاط نگاہداشتن وسخت بستن **مؤلف** گوید کہ باید کہ لفظ (چیزی) بر آخر این زیادہ کنیم ومقصود محققین (از سخت بستن) چیزی را از میخ ہای آہنی مستحکم کردن باشد تا فرونریزد (محمد سعید اشرف ســہ) تا گرفتہ یاد از خصم لئیمت طرز بجل ؛ دوختہ زر را بدست خویش از مسمار گل ؛ مخفی مباد کہ مسمار لغت عرب است بکسر اول وبقول صاحب منتخب بمعنی میخ واز میخ دوختن کنایہ باشد - از کمال استواری وکمال احتیاط چیزی (اردو) میخون سے مضبوط اور مستحکم کرنا - کمال احتیاط سے حفاظت کرنا -

از معاطفۂ باد خیز خاک برنخیزد (مثل) صاحبان امثال فارسی وخزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان این مثل را برای اظہار نتیجۂ بد از محبت غیر جنس استعمال کنند مخفی مباد کہ معاطفہ بضم اول بقول صاحب منتہی الارب بمعنی باہم مہربانی نمودن است مقصود این است کہ اگر باد آمادۂ مہربانی شود حاصلی نیست جز اینکہ خاک برخیزد ودر چشم ودہن افتد ونقصانی بخشد (اردو) دکن مین کہتے ہین "ہوا کی آشنائی سے منہ مین مٹی" اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر جنس کی محبت اور دوستی سے

نقصان کے سوا کچھ حاصل نہین ہے - ہند مین کہتے ہین ”کوئلون کی دلالی مین ہاتھ کالے“ بقول آصفیہ - بُرے کام مین پڑنے کا انجام بدنامی ہے - جس کام مین ناحق نام بدنام ہو اوسکی نسبت بولتے ہین مؤلف کہتا ہے کہ اسکا حاصل وہی ہے جو فارسی مثل کا حاصل ہے

ازمغز برون فشاندن چیزی (مصدر اصطلاحی) بمعنی ظاہر کردن چیزی از مغز باشد - (۵۲۵)
(ظہوری ؎) برون فشاند ظہوری زمغز عطر سخن * شماہا زشمیم تو در مشام کشید * (اردو) کسی اچھی بات کا دماغ سے پیدا کرنا -

ازمکافاتِ عمل غافل مشو گندم ازگندم بروید جو ز جو (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ومحبوب الامثال ذکراین کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند - مؤلف گوید که فارسیان چون ظالمی را ابتلای مصیبتی یا بدکاری را بہ اشتغال بد - یا ظالم را بظلم مبتلا بینند بحق او بطور پند ونصیحت این مثل را زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال ”جیسا دوگے ویسا پاؤ گے“ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے“ دکن مین کہتے ہین ”جو بوئے وہی کاٹے -

ازمل بقول برہان وجامع وجہانگیری وہفت وسراج بروزن جدول (۱) بمعنی بسیار وکثیر باشد و (۲) آواز را نیز گویند و (۳) بمعنی ہمہ ومجموع ہم آمدہ - صاحب مؤید بحوالہ قنیہ بمعنی دوم قانع وذکر این بذیل لغات فارسی کردہ مؤلف گوید کہ این لغت عربی است بقول محیط المحیط بمعنی آواز مختلط وتمام وبقول منتہی الارب عیال بسیار ہم پس متحقق شد کہ این فارسی نیست ومعنی دوم وسوم در استعمال عرب ہم موجود نیست معنی اول عرض میشود

کہ اگر فارسیان این را بعوض (عیال بسیار) بمعنی مجرد بسیار استعمال کردہ باشند۔ طالب سند باشیم اندرین صورت تصرف فارسیان باشد صرف در معنی اول (اردو) (۱) بہت (۲) دیکھو آواز (۳) تمام

ازمن | بقول صاحب شمس بحوالۂ سکندری بر وزن برمن و بہ تحقیق بکسر میم و بفتح دوم نام ولایتی کہ ابریشم آن مشہور است دیگر کسی ذکر این نکرد و بہ تحقیق نہ پیوست کہ در کدام اقلیم واقع است (اردو) ازمن ایک ولایت کا نام ہے جس کا ابریشم مشہور ہے۔

ازمن درگذر | (استعمال) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی گناہ من بہ بخش مؤلف گوید کہ این امر است از مصدر (از کسی درگذشتن) کہ گذشت ضرورت نداشت کہ ذکر مستقل این کنند (اردو) میری خطا معاف کر۔

ازمودن | بقول صاحب بحر عجم مخفف آزمودن کہ در ممدودہ گذشت و آزماید مضارع این۔ صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ ذیل آزمودن۔ فرماید کہ بالمد والقصر آمدہ مؤلف گوید کہ (آزمون) بمعنی امتحان در فارسی آمدہ در ممدودہ مذکور بر خلاف آن (ازمون) بمقصور دیدہ نیامد پس فارسیان ازہمین اسم جامد بحذف نون آخر و بہ زیادت (دن) علامت مصدر۔ آزمودن کردند و مصدری ساختند۔ پس آزمودن بمنا اصل است و ازمودن بقصر نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی و مخفف آن (اردو) دیکھو آزمودن۔

ازموم سنگ ساختن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر۔ کار عجیب و غریب کردن بہا رواند گوید کہ این کنایہ باشد (نظامی ؎) کہ چون شاہ عالم بدانای روم ؛ بفرمود تا سنگ سازد ز موم ؛ بہ پیروزی آن نقش درخواستہ ؛ چو پیروزہ نقشی شد آراستہ ؛ (اردو) عجیب و غریب

کام کرنا۔ جیسے آسمان سے تارے اتار لانا۔ دیکھو (از آسمان چیزی بر زمین آوردن)

(الف) **ازمیان انداختن حجاب** (مصادر اصطلاحی) بہار نسبت (ب) فرماید

(ب) **ازمیان انداختہ شدن حجاب** کہ بمعنی مرتفع شدن حجاب است واگر اقتران آن بلفظ درمیان باشد بمعنی فروہشتن مؤلف گوید کہ الف متعدی است و ب لازم آن۔ سند بہار کہ از کلام نظامی پیش کردہ است ---------

(ج) **ازمیان انداختہ گردیدن حجاب** راست (سہ) چو زان کارگرد ند پرداختہ ؎ حجاب ازمیان گرد و انداختہ (اردو) (الف) پردہ اٹھانا (ب) و (ج) پردہ اٹھنا۔ پردہ باقی نہ رہنا۔ حجاب باقی نہ رہنا۔

(۱۵۷۶) **ازمیان برخاستن چیزی** استعمال۔ بمعنی حائلی باقی نماندن (ظہوری سہ) برخاستہ ازمیان ظہوری ؎ دیوار و دری نماندہ حائل ؎ (اردو) آڑ باقی نہ رہنا

(الف) **ازمیان برداشتن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر دور انداختن۔ بہار ذکر این کردہ ازمعنی ساکت و از کلام سعید اشرف سند دہد (سہ) چیست دانی زندگانی دل زجان برداشتن ؎ خوشتین را رفتہ رفتہ ازمیان برداشتن ؎ مؤلف گوید از این سند ---------

(ب) **ازمیان برداشتن۔ خویشتن را** بمعنی نابود کردن و فنا کردن و از خودی بیرون آمدن و در خود نبودن است و این متعلق باشد از تعمیم (ازمیان بردن کسی را) و ہم چنین ---------

(ج) **ازمیان برداشتن صلح** بمعنی کالعدم کردن صلح (درویش والہ ہروی سہ) یک قدم نہ پیش اگر خصم ازمیان برداشت صلح ؎ کوتہی ازمرد کوتاہی است نی از خنجر است ؎ مختصر است

کہ ما را ز معنی بیان کردۂ صاحبان بحر و بہار اتفاق نیست زیرا کہ استعمال (الف) برای ہر یک مقام معنی تازہ پیدا می کند اگر (ازمیان برداشتن) را بسوی خس و خاشاک مضاف کنیم البتہ معنی دور انداختن ہم پیدا می شود ولیکن در ہمہ جا از ہمین یک معنی کار نتوان گرفت و اگر خواہیم کہ برای (الف) معنی عام قائم کنیم۔ بخیال ما من وجہ کنایہ باشد از معدوم کردن (ار دو) (الف) دور پھینکنا۔ معدوم کرنا۔ (ب) اپنے آپ کو مٹانا۔ بیخود ہونا (ج) صلح کو کالعدم کرنا صلح پر قائم نہ رہنا۔

ازمیان بردن کسی را (مصدر اصطلاحی) (۱۵۲۶)

(مرادف ازمیان برداشتن کسی را) کہ ذکرش بذیل (ازمیان برداشتن خویشتن را) گذشت (ظہوری ۵) زمن کنارہ مکن بردم ازمیان خود را ؛ فتم بوسہ اگر من کنار میدانم ؛ (اردو) دیکھو (ب) (ازمیان برداشتن خویشتن را)

ازمیان درانداختن (مصدر اصطلاحی)

بہار ذکر این بذیل (ازمیان برداشتن) کردہ فرماید کہ ہر دو مرادف یکدیگر باشد۔ سندی پیش نکرد۔ طالب سند باشیم کہ معنی لفظی این متقاضی آن نیست کہ این را مرادف (ازمیان برداشتن) گیریم (اردو) دیکھو ازمیان برداشتن۔

ازمیان کنارہ گرفتن استعمال۔ بقول بہار معروف۔ مؤلف گوید کہ بمعنی ازمیان برخاستن و کنارہ کردن کسی (باقر کاشی ۵) شدہ ام خراب آندم کہ چنان میان نازک ؛ دہدم بدست وانگہ زمیان کنارہ گیرد ؛ (اردو) درمیان سے اٹھ جانا۔ کنارہ کرنا۔

(۱۵۲۷) **ازمیانہ برگرفتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف (ازمیان برداشتن کسی) باشد کہ ذکر این بذیل (ازمیان برداشتن۔ خویشتن را) گذشت (ظہوری ۵) از ما نتوان کنارہ کردن ؛ خود را ازمیانہ برگرفتیم ؛ (اردو) دیکھو (ب) ازمیان برداشتن خویشتن را ؛

از نارنج زلیخا زخم یافتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ از ملامت و شنعتی است کہ بیکافات ملامت و شنعت یابند (نظامی ؎) چو یوسف زین ترنج ارسر بتابی ؛ ز نارنج زلیخا زخم یابی ؛ مؤلف گوید کہ محقق زباندان اگرچہ اینرا مصدر اصطلاحی قائم کردہ است و از قصۂ یوسف و زلیخا معنی این شعر را درست میکند و لیکن بخیال ما این مصدر اصطلاحی نیست کہ بمعنی ملامت و شنعت یافتن استعمال کنیم۔ قائل (اردو) ملامت کیا جانا۔

ازناگاہ (استعمال) بقول بہار۔ مزید علیہ ناگاہ و ناگہان (کمال اسمعیل ؎) چہ لطف

ازناگہان بود کہ تشریف دادی از ناگاہ ؛ کہ یاد ت از من رنجور و ناتوان آورد ؛ کہ آفتاب شریعت بطالع مسعود ؛ باوج برج سعادت زناگہان آمد ؛ (اسیری لاہجی ؎) جمال یار برانداخت پردہ از ناگاہ ؛ عیان نمود بنقش جہان رخ چون ماہ ؛ (کمال اسمعیل ؎) بدو ورخی و گشت بہشتی زناگہان ؛ ازین مقدم فرح انگیزت اصفہان ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما۔ ناگہان۔ مزید علیہ ناگاہ است و در ہر دو کلمہ (از) زائد و نمی توانیم تسلیم کرد کہ (ازناگاہ و ازناگہان) مزید علیہ ناگاہ و ناگہان است قائل (اردو) یکایک۔ یک بیک۔

(الف) **ازناو** بقول صاحبان برہان و رشیدی و ہفت و انند نام ناحیہ ایست از نواحی

(ب) **ازناوہ** ہمدان۔ صاحب جامع ذکر (الف) کردہ و صاحب سروری و سراج بذیل (الف) (ب) راہم نوشتہ مؤلف گوید کہ (الف) مخفف (ب) باشد۔ مخفی مباد کہ (ناو) و (ناوہ) ہر دو اسم جامد فارسی زبان است بمعانی مختلفہ چنانکہ صاحب برہان صراحت آن کردہ است۔ پس عجبی نیست کہ نظر بمعانی مذکور بمناسبتی خاص این مقام را (ازناو) و (ازناوہ)

نام نہادہ باشند واللہ اعلم (اردو) نواحی ہمدان سے ایک مقام کا نام (ازناو) و (ازناوہ) ہی

ازنب بقول برہان وہفت بر وزن مذہب (۱) معنی رنجش باشد کہ از رنجیدن است

و (۲) در عربی فربہ را گویند کہ ضد لاغر است صاحب انند صراحت کند کہ این لغت فارسی است بمعنی اول مؤلف گوید کہ صاحب انند بحوالہ منتہی الارب (زنب) بمعنی فربہ شدن آوردہ پس ازنب در عربی بمعنی فربہ تر باشد و بدینوجہ کہ زیادتی فربہی بدلالت خیز است عجبی نیست کہ فارسیان مجازاً این را بمعنی رنجش استعمال کردہ باشند یا اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ در عربی (اذیۃ) بہمین معنی است (کما فی الصراح والکنز) پس ظاہرا (اذیۃ) را کہ لفظ عربی است چنین خواندہ باشند۔ صاحب انند ذکر (اذی) بروزن بقا بالف مقصورہ کردہ فرماید کہ لغت عربی است بمعنی ایذا دادن و رنجہ کردن و رنجہ شدن و رنجش و چیزی کہ آزار دہد۔ الحاصل خیال ما ہمان است کہ بالا مذکور شد و برای تبدیل (اذی) بہ (ازنب) قاعدۂ تبدیل فارسی مقتضی نیست (اردو) (۱) رنجش۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ آزردگی۔ ناخوشی (۲) فربہ بقول آصفیہ (فارسی) لاغر کا مقابل۔ لحیم شحیم۔ تن و توش کا تیار۔ سنڈا۔

ازنرمۂ گوش اصطلاح۔ بقول انند و بہار کنایہ از کمال اطاعت از قبیل (ازبن گوش) کہ گذشت۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد حیف است کہ سندی پیش نشد مشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو ازبن گوش۔

ازنسق افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند بمعنی بی ربط و پریشان شدن (۱) (ابوطالب

کلیم ؎) گر از نسق فتادہ احوال ما چہ نقصان ؛ عقد گہر ز قیمت کی افتد از گسستن ؛ مولف گوید کہ باصول ہر دو محققین بالا این متعلق باشد از مصدر عام (از چیزی افتادن) کہ گذشت و ما اینرا مصدر خاص خیال می کنیم مخفی مباد کہ نسق لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح سخن را نظم و ترتیب دادن و بفتحتین رشتۂ دندان و جز آن کہ برابر و ہموار باشد و سخت زنیت دادہ و مہرۂ در رشتہ کشیدہ (انتہی) بخیال ما باید کہ این را ------

(۲) از نسق افتادنِ چیزی | قائم کنیم و این کنایہ باشد (اردو) کسی چیز کا بے ربط ہونا پریشان ہونا۔

(الف) از نظر افتادن | (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (الف) بمعنی ناپسند و بی اعتبار

(ب) از نظر افگندن | شدن فرماید کہ (ج) متعدی اوست و ذکر (ب) کردہ

(ج) از نظر انداختن | گوید کہ بمعنی بی اعتبار کردن باشد۔ بخیال ما (ب) و (ج) ہر دو متعدی (الف) باشد۔ بہار گوید کہ (الف) مرادف از چشم افتادن) و (ب) مرادف (از چشم افگندن) کہ گذشت مولف عرض کند کہ (ج) مرادف از چشم انداختن) کما قال (ملا قاسم مشہدی الف ؎) بی روی تو خورشید فتاد از نظر من ؛ مانندۂ سیبی کہ بکف رنگ بر آورد (صائب الف ؎) ز خط پشت لب آن طاق ابرو از نظر افتد ؛ کہ نقش آخر از نقش نخستین خوبتر افتد ؛ (ولہ الف ؎) عشقم چنان ربود کہ دنیا و آخرت ؛ افتاد چون دو قطرۂ اشک از نظر مرا ؛ (درویش والہ ہروی ب ؎) بی پردہ روی او نتوانم نظارہ کرد ؛ از بس حجاب حسن فگند از نظر مرا ؛ مولف گوید کہ باصول محققین بالا (الف) داخل است در مصدر عام

(از چیزی افتادن) و ما این را مصدر خاص خیال کنیم و ہمہ را آنچہ اختلاف خود ظاہر کردہ ایم و بخیال ما باید کہ در آخر ہر یک ازین سہ مصدر لفظ (چیزی) و (کسی) قائم کنیم (اردو) (الف) دیکھو از چشم افتادن (ب) دیکھو از چشم افگندن (ج) دیکھو از چشم انداختن۔

از نغمہ افتادنِ ساز (مصدر اصطلاحی) بقول بہار۔ خارج آہنگ شدن ساز باشد (شفیع اثر ۵) بی ہم نفس صدا نشود از کسی بلند ٭ افتد ز نغمہ ساز چو یکتار می‌شود ٭ صاحب انند ہمین مصدر را (از نغمہ ساز افتادن) نوشتہ بخیال ما ترکیب بہار بہتر از انند است مخفی مباد کہ مصدر عام (از صدا افتادن چیزی) بجای خود ش گذشت و ما تخصیص این را پسند کنیم (اردو) ساز کا بے صدا ہونا۔

(الف) از نفس انداختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و انند و بہار بمعنی خاموش و بی صدا گردانیدن۔ خان آرزو در چراغ ذکر این ہمین معنی کردہ (طغرا ۵) شکوۂ دانہ و دام از نفس انداخت مرا ٭ شور بیہودہ ز چشم قفس انداخت مرا ٭ بخیال ما باید کہ اینرا (ب) **از نفس انداختن کسی را** بمعنی بی نفس و بی دم کردن کسی قایم کنیم کہ کنایہ باشد از نیم جان کردن ش سند ما ہمان است کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف) بے صدا کر دینا۔ (ب) بے دم کر دینا۔ صاحب آصفیہ نے (بے دم) پر فرمایا ہے۔ بے جان۔ ادھ موا۔ سانس اکھڑا ہوا۔

(الف) از نفسِ گو رخار برستن (مصادر اصطلاحی) (الف) بقول صاحب ضمیمہ

(ب) از نقشِ گو رخار رستن برہان کنایہ از خواری و بی اعتباری باشد و بقول

صاحبان بحر عجم و برہان و جامع و ناصری و ہفت و انند (ب) بہ ہمین معنی۔ صاحب شمس ذکر ماضی مطلق (ب) کردہ گوید کہ یعنی مردم را روز گار گشت و بحوالۂ صاحب مؤید فرماید کہ کنایہ از کار زشت است و آنچہ در مؤید است بر (از گور نقش خار بر رست) بیان کردہ ایم کہ گذشت۔ سندی پیش نہ شد و بہ تحقیق ما (ب) درست است وورد (الف) اختلاف لفظی بہ تسامح صاحب ضمیمۂ برہان باشد یا بہ غلطی کتابت۔ فارسیان رستن خار بر قبر کسی بسیار بد دانند و شگون گیرند بر غیر مغفرت مدفونش عوام اہل ہند ہم چون کسی را بد عای بد یاد کنند گویند "گورش مملو باد از خار" پس (از نقش گور خار رستن) بمعنی حقیقی رستن خار است بر تودۂ قبر کسی و بطور عام کنایہ قرار دادہ اند برای خواری و بی اعتباری مدفون و در محاورہ بر زندگان ہم استعمال این شد دیگر ہیچ (اردو) خوار اور بے اعتبار ہونا۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ (مثل) آثار پدید است صنادید عجم را صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان چون آثار قدیم یا چیزی از مصنوعات پیشینیان بہ بینند۔ بیاد کرد صانعش این شعر را بر زبان رانند (اردو) یہ چیز اگرچہ بری حالت مین ہے لیکن اپنے صانع کی اعلےٰ یادگار ہے۔ دکن مین کہتے ہین "شکستہ حالی مین بھی ایک خاص رونق ہے" گو کیسی ہی خراب حالت مین ہے مگر بزرگون کی نشانی ہے" اس کی موجودہ ردی حالت اپنی شان و شوکت کی خبر دیتی ہے" اُس مقام پر یہ جملے استعمال کیئے جاتے ہین جب پیشینیون کی کوئی یادگار نظر آجائے۔

از نمد بیرون رفتن شراب (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم - صاف و خالص شدن شراب - بہار گوید کہ مرادف (از نمد گذشتن شراب) کہ می آید و این کنایہ باشد مؤلف گوید کہ فارسیان چون خواہند کہ شراب را از دُرد پاک و صاف کنند در نمد بپالایند و از ہمین طریق عمل این محاورہ قرار یافت (ملا طغرا ؏) چو بیرون رود این شراب از نمد ؛ خورد چشم آئینہ آب از نمد ؛ صاحب انند ہم ذکر این کردہ (اردو) شراب چھن کر صاف ہونا۔

از نمد چیزی کلاہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند و صاحب بحر عجم ہمطور و ہم وضع او بودن (محمد قلی سلیم ؏) عیب است کہ بنبید بجز روی دل ازما ؛ چون از نمد آئینہ داریم کلاہی ؛ مؤلف گوید کہ نکتہ پسندان - پسند کنند کہ در تعمیم لفظ (چیزی) صرف ہمان اشیا داخل باشد کہ از نمد برو غلاف کنند - چنانکہ آئینہ را غلافی از نمد کنند و بخیال ما خوبتر بود کہ این را (از نمد آئینہ کلاہ داشتن) قائم کنند بمعنی ہم وضع آئینہ بودن و اگر تعمیم پسندان برخلاف ما باشند باید کہ تعمیم را محدود کنند بصراحتی کہ بالا گذشت (اردو) کسی چیز کے ہمرنگ ہونا - ہم وضع ہونا۔

از نمد گذشتن شراب (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار و انند مرادف (از نمد بیرون رفتن شراب) کہ گذشت (میرزا نوری فتوی تخلص ؏) از پوشش نمد را نہ بانصاف میشوی ؛ چون می کہ از نمد گذری صاف میشوی ؛ (اردو) دیکھو از نمد بیرون رفتن شراب۔

(۱۵۲۹) **از ننگ بدر آمدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ننگ و ناموس نداشتن و بی شرم شدن (ظہوری ؏) زاہد ز چہ در پیروی رند نکو شد ؛ کاید بدر از ننگ بناموس در آید ؛

(اردو) بے شرمی اختیار کرنا۔ بے شرم ہونا۔

(۵۲۰) **ازننگ برون آوردن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بے شرم کردن مؤلف گوید کہ متعدی مصدر لازم (ازننگ برآمدن) باشد (ظہوری ؎) ظہوری را برون آوردۂ ازننگ عریانی ؛ بداغ نعل کسوت خانۂ عشقت قبا پوشم ؛ (اردو) بے شرم کرنا۔

ازنو (اصطلاح) بقول صاحب بحرعجم و بہار بمعنی۔ تازگی (مولانا وحشی ؎) بازم از نو خم ابروی بتی در نظر است ؛ سلخ ماہ دگر غرۂ ماہ دگر است ؛ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فرماید کہ بمعنی بتازگی و تازہ و بار دیگر و دیگر بار کہ بعربی مجدداً گویند خان آرزو در چراغ گوید کہ مرادف از سرنو باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو از سرنو۔

(۱) **ازنوا افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف از صدا افتادن کہ گذشت صاحب انند این را با (از صدا افتادن) ذکر کردہ (سلیم ؎) دل حزین عجبی نیست کز نوا افتد ؛ اگر شکستہ شود کوہ از صدا افتد ؛ مؤلف گوید کہ باید کہ بر آخر این مصدر لفظ چیزی قائم کردہ۔---

(۲) **ازنوا افتادن چیزی** بمعنی بی صدا شدن آن چیز قائم کنیم و لحاظ سند سلیم۔---

(۳) **ازنوا افتادن دل** کنایہ باشد از بند شدن حرکت دل۔ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو از صدا افتادن (۳) دل کی حرکت بند ہونا۔

ازنوا رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم بمعنی بی صدا شدن و بقول بہار مرادف (ازنوا افتادن) صاحب انند این را بذیل (از صدا افتادن) آوردہ (علی خراسانی

۵) تا دور شدم از تو دلم ذوق ندانست ؛ افسوس کہ این بلبل گویا ز نوا رفت ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما بلفظ باید کہ	(چیزی) در کسی زیادہ کنیم چنانکہ بر از صدا افتادن ذکرش کردہ ایم (اردو) دیکھو از صدا افتادن

از نواز استعمال - بقول صاحب شمس بالفتح نام زن ضحاک کہ چون فریدون ضحاک را کشت (از نواز) را کہ خواہر جمشید بود در حبالۂ خویش آورد مؤلف گوید کہ تسامح صاحب شمس بیش نیست کہ (ارنواز) را کہ بہ رای مہملہ دوم بجایش گذشت بازای معجمۂ دوم آورد - ما صراحتی کافی ہمدرانجا کردہ ایم و کسی از محققین با صاحب شمس نیست (اردو) دیکھو ارنواز -

از نوکیسہ وام مخواہ (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ مراد از نوکیسہ نو دولت است و ظاہر است کہ نو دولت دولت را بسیار دوست می دارد و نمی خواہد کہ حصۂ از و بدیگری دہد تا آنکہ از وام دادن ہم احتیاط کند - فارسیان بر ہمچو مواقع این مثل را بطور پند و نصیحت زنند - مقصود اینست کہ از نو دولت امید وام ہم نیست تا بعطا چہ رسد (اردو) دکن مین کہتے ہین ”نو دولت کو دولت پیاری“ یعنی نو دولت سے بہت مشکل ہے کہ کوئی کچھ حاصل کر سکے -

از نی بوریا شکر نخوری (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را باظہار مناسبت و خصوصیت ہر چیز می زنند مقصود اینست کہ نیشکر ہم نی باشد و نی بوریا ہم لیکن نمیشود کہ از نی بوریا شکر خورند و از نیشکر بوریا سازند - مصداق (ہر کسی را بہر کاری ساختند) باشد و مرادف (از کفچۂ مار حلوا نتوان خورد) کہ گذشت (اردو) دیکھو (از کفچۂ مار حلوا نتوان خورد) دکن مین عام لوگ کہتے ہین ”انگلیان

سے بچے نہین ہوتے "

ازو | استعمال - بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مخفف (ازاو) است (انوری
۵) خسرو اعظم و دارای عجم وارث جم * که ازو رسم جم و ملک عجم نام گرفت * مؤلف گوید
که صاحبان قواعد فارسی - حذف - این قسم الف را که در آغاز ضمائر است بحالت ترکیب با کلمۂ
(از) جائز دارند نه واجب (اردو) اُس سے -

ازو بربست | استعمال - بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی - ازو بہره مند و متمتع شد - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - مؤلف گوید که صاحب موارد (بربستن) بمعنی فائده برداشتن آورده پس بخیال ما (ازو بربست) بمعنی حقیقی است (اردو) اس سے متمتع ہوا - نفع پایا - فائده حاصل کیا -

ازو پہلو تہی کرد | (مقوله) بقول صاحب
ازو پہلو کرد | انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ یعنی ازو کناره کرد دیگر کسی از محققین این را نه نوشت مؤلف گوید که مصدر اصطلاحی (پہلو تہی کردن و پہلو کردن از چیزی فارسی) بمعنی کناره کردن از چیزی و از کسی اصل این است که بجای خودش می آید - ضرورت نداشت که ذکر این کنیم که ماضی مطلق آنست (اردو) اُس سے پہلو تہی کیا -

(۱) ازو تا این بسیار نیست | (مقوله)
(۲) ازو تا این بسی نیست | بقول صاحب انند - اے بسیار تفاوت نیست (ناصر علی ۵) ما وفا کیشان نگاه حسرت بت دیده ایم * ورنه از بتخانه تا حرم بسیار نیست * (خاقانی ۵) از احمد تا احد بسی نیست میمی بمیان حجاب معنی است * مؤلف گوید که چیزی که قابل بیان است (بسیار نیست

وبسی نیست) که بمعنی تفاوت بسیار نیست مستقل لفظ (از و تا این) را در معنی دخلی نیست ازینجاست که دیگر محققین فرس این را ازین مقام ترک کرده اند و از هر دو اسناد هرچه پیدا می شود (از فلان تا فلان بسیار نیست وبسی نیست)

(اردو) اس مین اور اس مین کچھ فرق نهین هے یعنی زید و عمرو مین - تجھ سے اور حرم مین کچھ فرق نهین هے -

از وجزر استعمال - بقول صاحب انند بضم جیم تازی و سکون زای هوز بمعنی جز از و (فردوسی ؎) جزا و هرگز اندر دل این مباد؛ از وجز - بر من نیارید یاد؛ و فرماید که احتمال این معنی هم هست که اگر جز از و بیارید پیش من نیارید و بدیگری بیارید لیکن مطابقت در مصرع عین نمی ماند از غوامض سخن مؤلف گوید که از وجز - قلب (جز از و) ست دیگر هیچ و ضرورت ذکر این نبود ازینجاست که دیگر محققین فرس این را ترک کرده اند (اردو) اس کے سوا -

از و دندان برکند (مقوله) بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ کنایةً از و امید منقطع ساخت) دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده و نه سندی پیش شد مؤلف گوید که (دندان از چیزی برکندن و کندن) بقول صاحب بحر عجم ترک آن کردن است که بجای خودش می آید پس درین مقوله که متعلق از مصدر اصطلاحی مذکورست معنی را دخل کردن بدینوجه جا دارد که دندان بقول برهان کنایه از طمع و توقع هم آمده (اردو) اس سے امید منقطع کی

از و رد بقول برهان با واو بروزن شبگرد - دوائی است که بفارسی (انده قوقو) خوانند و بعربی (خند قوقی) گویند که اگر آب آن را بگیرند و بار وغن بجوشانند و بر طفلی که دیر بحرکت آید بمالند زود بحرکت آید و جمیع بادهارا نافعست - صاحب انند هم ذکر این کرده - صاحب

محیط بر (حند قوقی) فرماید که لغت نبطی است و بیونانی (طوطس) و (طریفیه) واکرکریا) و بفارسی (اندقوقو) واکرکمان) و (دیواسپست) گویند و بلغت بربری وافریقیه (افراسیون) و به عربی (عرمضان) و (عرنقصان) وآن برّی وبستانی باشد و بہندی (بسکھیرا) و (گداپرنا) نامند گرم در دوم وخشک در اوّل و درین اختلاف ہم - بستانی آن معتدل الجلا وتخفیف و منقی قروح دنبات آن مولد خون عکر غلیظ ومنافع بسیار دارد - بالجملہ این قدر متحقق شد که این اسم فارسی زبان نیست - آنچه صاحب انند این را لغت فارسی گوید محل نظر - صاحب محیط این را به دال مهمله سوّم (ازدرد) نوشته فرماید که لغت بربری وافریقیه باشد - (ازدو) بقول صاحب محیط بسکھیرا - گداپرنا - صاحب آصفیہ نے (بسکھیرا) پر لکھا ہے کہ (ہندی) اسم مذکر - دوا کے ایک پودے کا نام - صاحب ساطع نے اسکو زبان سنسکرت کا لفظ قرار دیا ہے - فرماتے ہین کہ ایک مشہور پودا ہے جسکی جڑ دواؤن مین مستعمل ہوتی ہے -

ازوری | بقول صاحب برہان وہفت وانند بروزن سہرسہری بلغت بربری نام درختی است سطبر وخاردار - پوست آن سرخ وگنده می باشد در دارو بکار برند - حیف است که صراحت اسم فارسی یا عربی این نه شد واز اسمای ادویه ہم به تحقیق نه پیوست که این کدام قسم درخت است - صاحب محیط ہم ازین ساکت - بخیال ما این ہمان است که صاحب محیط آنرا (ازدوئی) نوشته به دال مهمله سوّم و واو چهارم نام (دارشیشعان) و بر (دارشیشعان) فرماید که اسم فارسی است وبعربی (قندول) وببربری (ازدوی) وبرومی (اشهابوس) واشتلایوس) وبیونانی (اصفلادس) وبشامی (عیدان) وبہندی (کاکی پھل) نامند

و آن پوستی است سطبر مانند سلیخه مائل بسرخی و بسیار خار دار مائل بگرمی و خشک در دوم و گویند گرم در اول و خشک در آخر دوم و در ان حرافت و قبض است پوست آن در تلطیف و تفتیح قوی تر ـ منافع بسیار دارد (الخ) پس متحقق شد که محققین اول الذکر به تسامح بجای دال مهمله سوم واو نوشتند و واو چهارم را به رای مهمله بدل کردند چنانچه دال مهمله سوم را قاعدهٔ فرس به واو بدل کردن ممکن است ـ همچو (بید) و (بیو) که بمعنی کرمی است ولیکن تبدیل واو چهارم با رای مهمله خلاف قاعده فرس می باشد باتی حال ـ خیال ما اینست که غلطی کتابت یا تسامح اہل تحقیق (ازدی) را (ازوری) قائم کرد دیگر ہیچ (اردو) کا ہے پہل ـ بقول آصفیه ـ ہندی ـ اسم مذکر ـ ایک دوا کا نام جو درحقیقت کسی درخت کی چھال ہے جسے عربی میں دارشیشعان کہتے ہیں ـ (الخ)

از و زاغ گرفت

(مقوله) بقول صاحب انند بمعنی از و حیله بازی کرد و از و دغا و فریب نمود ـ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید که (زاغ گرفتن) بقول صاحب بحر بمعنی طعنه زدن و استهزا کردن آمده و خود صاحب انند ہم این را بجای خودش نوشته پس این مقوله مشتق از همین مصدر باشد بمعنی ـ از فلان استهزا کرد ـ ہیچ معلوم نمی شود که معنی دغا و فریب و حیله بازی چگونه درین داخل شد ـ مخفی مباد که محرر زاغ بمعنی فتنه ہم آمده کما فی البرہان و السراج پس اگر برادعای صاحب انند سندی پیش شود اعتبار را شاید (اردو) اُس سے دغا و فریب کیا ـ

از و غائب مشو

(مقوله) بقول صاحب انند بمعنی از و غافل مشو ـ مستعمل (حافظ ع) خضوری گر همی خواهی زو غائب مشو حافظ ـ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید که درین مصرع (غائب مشو) بمعنی دور مشو آمده ـ بخیال ما ہیچ ضرورت ندارد که غائب را بمعنی غافل گیریم پس بغیر وجود

سند صریحی بمعنی تسلیم نتوان کرد (اردو) اس سے غافل نہ ہو اور ہماری راے کے مطابق اُس سے دور ست ہو۔

ازو گوی برد (مقولہ) بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف (ازو طوق برد) یعنی برا و فتحیاب گشت و غالب آمد۔ دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ گوی بردن بقول صاحب بحر عجم بمعنی فائق آمدن و غالب آمدن آمدہ کہ می آید و این مقولہ مشتق است ازہمین مصدر۔ ضرورت آن نبود کہ ابنر الطوق مستقل قائم کنیم (اردو) اس سے سبقت لے گیا۔ اس پر غالب آیا۔

ازو مشغول میشود (مقولہ) بقول صاحب بحر عجم یعنی ازو اعراض میکند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نشد مخفی مباد کہ شغل لغت عربست بقول صاحب منتخب بالضم و بالفتح و بضمتین و بفتحتین بمعنی (۱) کار (۲) بے پروائی پس اگر فارسیان بمعنی دوم ش استعمال کردہ باشند میتوان شد۔ ما از معاصرین عجم بمعنی اعراض نہ شنیدیم۔ طالب سند باشیم (اردو) اس سے بے پروا ہوتا ہے۔ منہ پھیر لیتا ہے۔

ازوی استعمال۔ بمعنی ازو باشد کہ وی بقول برہان در استعمال فرس بمعنی او آمدہ۔ دیگر ہیچ (خسرو ؎) ازوی خوش ست برشکنیہا نگاہ ناز: وز خسرو شکستہ فغان ہای زار خوش: (اردو) اُس سے۔

ازہراک بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و انند بفتح ہای ہوز و رای بی نقطہ بالف کشیدہ و بکاف زدہ نام اصلی ضحاک ماران است۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ شہرت نام اصلی وی (دہاک) بہ دال مہملہ و ضحاک معرب آنست پس صحیح (اژدہاک) باشد قلب (اژدہاک) بہ زای عجمی وظاہرا (دہ آک) لقب اوست چنانکہ بیاید (انتہیٰ) مؤلف گوید

کہ چون اسم ظالمی است وباتفاق اہل لغت لفظ (ازہراک) موجود است ضرورت آن نیست کہ اختلاف کنیم وباشد کہ (ہاک) ہم اسمش باشد و (اژدہاک) و (اژدہاک) نیز کہ تعریف ہرکی بجای خودش کنیم۔ درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مرکب باشد از (زہر) و (اک) زہر بقول برہان بروزن قہر سم را گویند و بمعنی غصہ وغضب وخشم وقہر ہم آمدہ و (اک) بقولش بفتح اول وسکون بمعنی آفت وآسیب وہلاکت پس (زہراک) بمعنی زہر ہلاکت نامش نہادہ باشند والف بکسرت استعمال ساکن شد۔ پس الف وصلی۔ بقاعدۂ فارسی دراولش آوردہ۔ (ازہراک) کردہ باشند (اردو) ازہراک۔ ضحاک کا نام ہے جو ایک نہایت ظالم بادشاہ گزرا ہے۔ مرتاس کا بیٹا۔ بقول صاحب آصفیہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ۷۰ برس پہلے ہوا ہے۔

ازہران استعمال۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی آفتاب ومہتاب دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ونہ سندی پیش شد۔ صاحب انند اینرا بقاعدۂ عربی تثنیہ گیرد وفرماید کہ در عربی زبان بمعنی شمس وقمر آمدہ مؤلف گوید کہ اگر بقول شمس بقاعدۂ فارسی این را بالف ونون جمع گیریم مفرس باشد۔ مخفی مباد کہ ازہر لغت عرب است وبقول صاحب منتخب بمعنی روشن تر وسپیدہ روی از کرم وجوانمردی وماہ۔ پس آفتاب وماہ را کہ ہردو روشن تر است بطور کنایہ (ازہران) گفتن جا دارد (اردو) چاند اورسورج۔ مذکر۔

ازہرباب (اصطلاح) بقول صاحبان بحر وبہار دانند بمعنی ہرقسم وہرگونہ (انوری)

۵) دوش بایار خویش می گفتم ؛ سخن دوستدار از ہر باب ؛ (اردو) ہر قسم سے۔ ہر اعتبار سے۔ ہر طرح پر۔

از ہر جا کہ سنگ آید بالای لنگ آید | مثل صاحبان محبوب الامثال و خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این۔ مماثل "نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد" باشد کہ می آید مقصود ازینست کہ شخص ضعیف و ناتوان مورد آفت و مصیبت شود (اردو) صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے کہ اردو مین اس موقع پر "نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد" کا استعمال بطور کہاوت ہوتا ہے۔ یعنی ضعیف کمزور کی ہر جگہ کم بختی ہے۔ صاحب آصفیہ نے (نزلہ گرنا) پر مثل مذکور کا ذکر کیا ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل زیر تعریف کے مقابلہ مین لکھا ہے "مرے کو مارین شاہ مدار" صاحب آصفیہ نے "مرتے کو مارین شاہ مدار" لکھا ہی اور فرمایا ہے کہ غریب ہی کو ہر ایک شخص ستاتا ہی مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔

از ہر جور | استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی از ہر طرف مخفی مباد کہ جور بقول برہان بضم اول و فتح ثانی و سکون رای قرشت بمعنی بالا باشد کہ نقیض پائین و پست است۔ صاحب ناصری فرماید کہ در محاورہ مستعمل است کہ "بعد جر و جور بسیار بفلان مبلغ و مقدار قرار گرفت" یعنی بعد از زیر و بالای بسیار (الخ) و معاصرین عجم جور بضم اول و سکون واو معروف و رای مہملہ بمعنی طور و طریق استعمال کنند صاحب روزنامہ بجای دیگر لفظ جور را بمعنی طرز و طریق آوردہ و درین استعمال ہم بہ ہمین معنی آمدہ۔ بعضی بر انند کہ فارسیان طور را کہ بہ معنی صنف است بہ تبدیل طای حطی بہ جیم و تبدیل

فتحہ بہ ضمّہ جور کردند خلاف قیاس بخیال ما درینجا ہم جور بمعنی اوّل الذکر است یعنی بالا و مجازاً بمعنی اعتبار مستعمل پس (از ہر جور) بمعنی از ہر اعتبار است و بس ۔ فتح وا و بکثرت استعمال مبدّل شد بہ سکون ۔ (اردو) ہر طریق سے۔ ہر اعتبار سے

از ہر چہ بگذرد سخن از یار خوشتر است

(مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل بجائی زنند کہ مقصود شان از ذکر مقصود خود باشد یعنی گویند کہ مقصود از مقصود خود باید داشت و از غیر مقصود سخن بمیان آوردن ۔ مقصود را باطل کردن است مثلاً می گویند کہ "این چہ داستان بمیان آمد سخن از مقصود خود زنید" از ہر چہ بگذرد سخن از یار خوشتر است (اردو) دکن مین کہتے ہین " پیا کی کہاوت من بہاے دکھڑے سے کیا کام " اس کا مطلب یہ ہے کہ کام کی باتین کرو فضول قصّون سے کیا فائدہ ۔

از ہر در (اصطلاح) بقول بحر عجم و انند مرادف از ہر باب کہ گذشت بہار ہم ذکر این کردہ و سندش بر لفظ حملہ آوردہ (نظامی ؎) بہر حملہ کانگیخت از ہر دری ؛ فرو ریخت از رو بیان لشکری ؛ مخفی مباد کہ در بقول برہان بمعنی نوع و جنس ہم آمدہ (اردو) دیکھو از ہر باب ۔

از ہفت و چار (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم و ضمیمہ برہان و شمس و مؤید کنایہ از ہفت سیّارہ و چار طبع مؤلف گوید کہ خود صاحب بحر عجم (ہفت و چہار) را کنایۃً بمعنی ہفت سیّارہ و چار عناصر نوشتہ پس درینجا ضرورت داشت کہ (از ہفت و چار) کنایۃً بمعنی (از ہفت سیّارہ و چار طبع) گیرند بخیال ما لمنی آید کہ معنی کلمۂ (از) را چرا ترک کردند ۔ فتأمّل (اردو) سات سیّارون اور اربعہ عناصر سے ۔

ازہلاکت جستن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از نجات یافتن از ہلاکت۔ معاصرین عجم استعمال این کنند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ کہ "از قراریکہ گفتند از ہلاکت جستند" یعنی بہ تفصیلیکہ بیان کردند از مرگ محفوظ ماندند (اردو) ہلاکت سے بچنا۔

(۱۴۵۱) **ازہم** استعمال۔ بمعنی بایکدیگر و باہم و ہمہ را۔ مخفی مباد کہ بقول برہان ہم بمعنی دیگر و یک جا و یکدیگر و ہمہ باشد و بمعنی نیز ہم و معانی متعددہ کلمۂ (از) بجای خودش گذشت (عرفی ۵) غم ای کشد عنانم من ہم شتاب دارم ؛ ازہم دعا گویند یاران شادمان را ؛ (اردو) بایکدیگر۔ باہم۔ تمام کو۔

ازہم امتیاز کردن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی از یکدیگر تمیز کردن و شناختن (ملا نظیری نیشاپوری ۵) انچنان گرفتہ جا بمیان جان شیرین ؛ کہ توان ترا و جان را ز ہم امتیاز کردن ؛ (اردو) ایک کو دوسرے سے فرق کرنا تمیز کرنا۔

(۱) **ازہم باز کردن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ازہم امتیاز کردن کہ گذشت یعنی او ہر دو را یکجا نوشتہ از معنی ہر دو ساکت و سند این پیش نہ کرد۔ دیگر کسی از محققین فرس با او نیست مؤلف گوید کہ معنی لفظی این از ہم جدا کردن است و بس کہ بقول صاحب بحر باز کردن بمعنی جدا کردن آمدہ پس باید کہ

ازہم باز کردن دو چیز را قائم کنیم (اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا۔

ازہم برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و ضمیمہ برہان بمعنی (۱) پریشان شدن و (۲) غصہ خوردن۔ صاحبان مؤید و شمس واناند و ہفت ذکر (ازہم برآید) بہ ہمین

دو معنی کردہ اند و این مضارع ہمین مصدر
اصطلاحی است حیف است کہ سندی پیش
نشد (اردو) (۱) پریشان ہونا۔ غم کھانا آصفیہ
ع) غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بہرتی
کیا غم ہے مرے کا کہ طبیعت نہین بہرتی ہے

ازہم بریدن (مصدر اصطلاحی) بہار
ذکر این با مصادر (ازہم امتیاز کردن و ازہم باز
کردن) کردہ از معنی ساکت و سندی پیش نکردہ و
دیگر کسی از محققین ورس باو نیست مؤلف
گوید کہ بمعنی از یکدیگر جدا کردن است بخیال ما
باید کہ این را ------

ازہم بریدن دو چیز یا دو کس قائم کنیم
(اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا۔

ازہم پارہ کردن (مصدر اصطلاحی) ہمین (۵۶۴)
پارہ پارہ و بے کار کردن و جملہ اجزای آنرا از یکدیگر
جدا کردن (صائب ع) چارۂ غفلت دل
آگاہ نتوانست کرد؛ این کتان را پارہ ازہم ما
نتوانست کرد؛ (اردو) دہجیان اڑانا۔ بقول
صاحب آصفیہ پارہ پارہ کرنا۔

(الف) **ازہم پاشیدن** (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم و بہار متفرق و پریشان شدن
و کردن لازم و متعدی ہر دو آمدہ مؤلف گوید کہ
باید کہ این را (ازہم پاشیدن چیزی) قائم کنیم و
مصادر خاص متعلق باشد از ہمین مصدر عام چنانچہ

(ب) **ازہم پاشیدن آہ** بمعنی متفرق
و پریشان شدن آہ (ظہوری ع) چو تار خام
آہم پاشد از ہم؛ سر و برگ نفس تا بیدنم نیست

(ج) **ازہم پاشیدن جسم را** بمعنی پارہ پارہ
و کردن آن را (صائب ع) دل روشن ز ہم می پاشد
آخر جسم صائب را؛ کتان کے پردہ آن ماہ
سیما میتواند شد؛ و ------

(د) **ازہم پاشیدن صحبت** بمعنی پریشان برہم
کردن و شدن صحبت (صائب ع) شور محشر
صحبت ما را نمی پاشد ز ہم؛ موج می شیرازہ

جمعیت ما بستہ است ؛ (دولہ ۵) صحبت جسم و روان زود زہم می پاشد ؛ یک نفس شبنم غربت زدہ مہمان گلست ؛ بہار از ہمین سند مصدر ---

از ہم پاشیدنِ صحبت جسم | قائم کردن تا محبش بیش نیست (اردو) (الف) متفرق اور پریشان ہونا۔ تتر بتر ہونا۔ برہم ہونا۔ برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔ (ب) آہ کا پریشان ہونا۔ ضائع ہونا (ج) جسم پارہ پارہ ہونا جسم کو پارہ پارہ کرنا (د) صحبت برہم کرنا۔ صحبت برہم ہونا۔

(الف) از ہم جدا شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار لازم از ہم جدا کردن بمعنی از ہم بریدن مؤلف گوید کہ (بریدن) لازم و متعدی ہر دو آمدہ (کما فی البحر) و صاحب مؤید (از ہم جدا شد) را کہ مشتق از ہمین مصدر است بہمین معنی آوردہ و بخیال ما باید کہ این را از ---

(ب) از ہم جدا شدنِ دو چیز یا دو کس | تا قائم کنیم۔ چنانکہ ظہوری گوید (۵) تا چند از تو در رد جدائی کشد کسی ؛ پیوند جسم و جان شدہ از ہم جدا مپرس ؛ پس متعدی این ہم ---

(ج) از ہم جدا کردنِ دو چیز یا دو کس | تا باشد (صائب ۵) لفظ و معنی را بہ تیغ از یکدگر نتوان برید ؛ کیست صائب تا کند جانان و جان از ہم جدا ؛ (اردو) (الف و ب) از ہم جدا ہونا۔ ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ (ج) از ہم جدا کرنا ایک کو دوسرے سے جدا کرنا۔

از ہم در شکستن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است بمعنی پراگندہ شدن و پریشان و منہزم و مقہور شدن است مؤلف گوید کہ کنایہ باشد و بخیال ما باید کہ این را اضافہ کنیم بطرف چیزی و کسی (اردو) پراگندہ ہونا۔ پریشان ہونا برہم ہونا۔

از ہم در گذراندن | (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این بذیل از ہم گذشتن کردہ فرماید کہ مجازاً

بمعنی مردن وغیرہ کہ می آید مؤلف گوید کہ سندش
متقاضی آنست کہ این را بمعنی کشتن گیریم و این کنایہ
باشد و معنی لفظی این گذراندن کسی از یکدیگر و از ہمہ یعنی
از موجودات و دنیا چنانکہ ابوالفضل در دستورالعمل
نوشتہ " اگر در نگاہداشت آن ہتمر دیا فرستادن او
موجب فسادی باشد ورا از ہم درگذرانند " پس
باید کہ این را ------

از ہم درگذراندن کسی | بمعنی کشتن کسی
قائم کنیم (اردو) مار ڈالنا۔

(الف) از ہم ریختن چیزی | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار بمعنی از ہم ریختہ شدن۔ مؤلف گوید
کہ بمعنی برہم شدن و از ہمین مصدر عام متعلق است
مصادر خاص کہ بلحاظ مضاف الیہ خود معنی خاص
دارد ہمچون ------

(ب) از ہم ریختن حلقۂ زنجیر | کنایہ باشد
از برہم شدن انتظام (صائب ؎) حلقۂ زنجیر
اگر از ہم بریزد گو بریز ؎ کار دنیا را نظامی گر نباشد
گو مباش ؎ و ہمچنین ------

(ج) از ہم ریختن زنجیر شب و روز | کنایہ
باشد از برہم خوردن نظام عالم (ظہوری ؎)
زنجیر شب و روز ز ہم ریخت ظہوری ؎ تا قید
مرا ربط بہ تعطیل ہمان است ؎ و ہم از نسیان۔

(د) از ہم ریختن طاق کسری | کنایہ باشد
از برہم شدن سلطنت و حکومت کسری
(شفیع اثر ؎) حرفی آمد از شکوہ بارگاہت
درمیان ؎ ریخت از ہم طاق کسری بر سر
نوشیروان ؎ و ہم برین قیاس است ------

(ہ) از ہم ریختن نفس | کنایہ باشد از
بند شدن نفس و مردن (میرزا معز فطرت
؎) دل ز غم چاک شد آن کافر بیداد کجاست
ریخت از ہم نفسم خانۂ صیاد کجاست ہزار دو ق

(الف) برباد اور برہم ہونا۔ کسی چیز کا۔ (ب)
انتظام برہم ہونا (ج) نظام عالم کا برہم ہونا
(د) سلطنت کسری کا برہم ہونا۔ (ہ) دم ٹوٹنا

بقول آصفیہ سانس اکھڑنا۔ مرنا۔

از ہم سوا کردن (مصدر اصطلاحی) در محاورہ معاصرین عجم یکی را از دیگری جدا کردن۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر (از ہم سوا کردہ است بمعنی یکی را از دیگری جدا کردہ است۔ کردہ کہ ماضی قریب است از ہمین مصدر (اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا

از ہم شدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر ضمیمہ برہان بمعنی (۱) جدا شدن و (۲) شگفتن صاحب شمس بر (از ہم شد) فرماید کہ یعنی مفلس شد و متحیر گشت۔ و صاحبان مؤید و انند گویند کہ ای جدا شد و باز شد و شگفت مؤلف گوید ازین ہر پنج محققین یکی ہم سندی پیش نکرد و در ہر دو معنی اول الذکر اتفاق چار اہل تحقیق است و با صاحب شمس کسی نیست۔ قولش اعتبار را نشاید و ملحوظ معنی لفظی خلاف قیاس ہم (اردو) (۱) جدا ہونا۔ (۲) کھلنا۔ پھولنا۔

از ہم فاصلہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی با یکدیگر فاصلہ داشتن (امیر محمد حسین شوقی ع) دو ریم بصورت زتو نزدیک بمعنی ٭ مانند دو مصرع کہ ز ہم فاصلہ دارد ٭ بخیال ما باید کہ (دو) چیزی در آخر این زیادہ کنیم (اردو) با یکدیگر فاصلہ رکھنا

(الف) **از ہم کردن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی از ہم باز کردن (ملا نظیری نیشاپوری ع) از کمند عشق جستن می شود ترک ادب ٭ ورنہ طغیان جنون از ہم کند زنجیر را ٭ مؤلف گوید کہ بخیال ما سند مصدر ------

(ب) **از ہم کردن زنجیر** پیدا می شود معنی شکستن زنجیر (اردو) (الف) ایک کو دوسرے سے جدا کر دینا (ب) زنجیر توڑ دینا۔

(۱۵۴)

از ہم کشیدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از جدا کردن دو چیز و دو کس از ہمدیگر۔ چنانکہ ظہوری گوید (ع) از در نازکی کشند از ہم ٭ دل معشوق و

خاطر عشاق ؏ (اردو) ایک کو دوسرے سے
جدا کرنا ۔

(الف) از ہم گذراندن (مصادر اصطلاحی)
(ب) از ہم گذرانیدن (الف) بقول
صاحب انند بمعنی ہلاکت کردن و (ب) بقول
صاحب بحر عجم بمعنی قتل کردن ۔ صاحب غیاث
ہم ذکر (ب) کردہ مؤلف عرض کند کہ ما صراحت
کافی بر (از ہم درگذراندن) کردہ ایم کہ گذشت و
و درینجا ہمین قدر کافی است ۔ بخیال ما باید کہ در
آخر این ہر دو لفظ (کسی) زیادہ کنیم (اردو)
مار ڈالنا ۔

(الف) از ہم گذشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر بحوالۂ خان آرزو (۱) بمعنی کشتہ
شدن (اشرف ؎) خوش آنکس کہ زخمش
ز مرہم گذشت ؏ بہ تیغی چو مقراض از ہم گذشت ؏
(محتشم کاشی ؎) زخم ناخوردہ گذشتیم ز ہم
ای نگین دل ؏ در کمان تیر نگہ این ہمہ داری نگاہ ؏
تا تصدیق بیان صاحب بحر ۔ از چراغ ہدایت یافتیم
و بحوالۂ وارستہ فرماید (۲) بمعنی از یکدیگر جدا شدن نیز
(والہ ہروی ؎) باین نا امیدی از دلم گذشتیم ز
چو از ہم گذشتیم از ہم گذشتیم ؏ بہار گوید کہ معنی
دوم اصلی است و معنی اول مجازی (محمد قلی سلیم ؎)
جنون تا پیرہن را می کند چاک ؏ گریبان و قبا از ہم
گذشت است ؏ بخیال ما ازین سند (از ہم گذشتن
گریبان و قبا) کنایہ باشد از پارہ پارہ شدن قبا ۔
مؤلف گوید کہ برای معنی اول و دوم باید کہ
(از ہم گذشتن کسی) قائم کنیم و برای معنی دوم (از ہم
گذشتن چیزی) و از ہمین مصدر عام است ۔۔۔

(ب) از ہم گذشتن کار بقول بحر و وارستہ
بمعنی آخر شدن آن و بقول بہار بمعنی برہم شدن
و نقصان یافتن کار ۔ سند بہار و وارستہ از محمد قلی
سلیم است (؎) گر چنین خون دل از دیدہ
پر نم گذرد ؏ دیدہ برہم خورد و کار دل از ہم گذرد ؏
ما را بلحاظ معنی سند با بہار اتفاق است و ہم چنین

(ج) ازهم گذشتنِ معامله | بقول بحر و وارسته
فیصل شدن آن وبقول بہار انفصال یافتن
معامله (باقر کاشی ؎) خراب مجلس دار القضای
سیکده ام ٭ که صد معامله ازهم بیک پیاله گذشت ٭
مؤلف عرض کند که هر دو معنای حقیقی و مجازی
(ازهم گذشتن) که بالا مذکور شد متقاضی آن بود که
(ج) را کنایه از برهم شدن معامله گیریم ولیکن
باستناد کلام باقر کاشی قضیه برعکس آنست و اینجا
چیزی نیست بجز محاوره مخفی مبادکه ازمصدر عام
الف متعلق است ----------

(د) ازهم گذشتنِ وفا | که کنایه باشد از باقی (۱۵۲۴)
نماندن و دور شدن وفا چنانکه از کلام ملا فوقی
یزدی پیداست (؎) قصه کوته رحم فوتید و
وفا ازهم گذشت ٭ جانشین هر دو شان بغض و
عداوت داده اند ٭ بخیال ما ازهم گذشتنِ وفا
بلحاظ معنی الف فوت شدن وفاست که کنایه
ازباقی نماندن آنست (اردو) (الف) (۱)
مرنا - مارا جانا - (۲) ایک کا دوسرے سے
جدا ہونا (ب) کام بگڑنا - برہم ہونا (ج) معامله
فیصل ہونا - (د) وفا باقی نہ رہنا -

(الف) ازهم گسستن | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار بمعنی ازهم جدا شدن - مؤلف گوید
که بخیال ما در آخر این هم باید که لفظ (چیزی) زیاد
کنیم که (ازهم گسستن چیزی) بمعنی برهم شدن
آن باشد و ازهمین مصدر عام متعلق است -

(۱۵۲۵) (ب) ازهم گسستن آمد و رفت | بمعنی
جدا شدن و مسدود شدن آمد و رفت (عرفی
؎) چشم اگر باز است وگر پوشیده ازهم نگسلد
آمد و رفت نظر در دیدهٔ حیران ما ٭ و هم از نسبت

(ج) ازهم گسستن آه | که کنایه باشد از
بند شدن آه و استعمال این در نفی یعنی (ازهم
نگسستن آه) کنایه باشد از متصل جاری بودن
آه (ابو طالب کلیم ؎) چون شعلهٔ شمعم نگسستت
ازهم آه ٭ بر راستی این سخنم شمع گواه است ٭

وهمچنین ----------

(د) از هم گسستن پود و تار | بمعنی از یکدیگر
جدا شدن تار و پود و برهم شدن باشد و استعمال
این در نفی بمعنی (از هم نه گسستن پود و تار) کنایه
باشد از برهم نشدن آن و با قاعده بودنش چنانکه
صائب گوید (ع) بیا که تا تو چو گل رفتهٔ ز
بزم برون ؛ ز هم نمی گسلد پود و تار گریهٔ شمع ؛
وهم ازین قبیل است ---------

(ه) از هم گسستن شیرازه | بمعنی برهم
شدن شیرازه (زمانا می مشهور ع) نگسلد
شیرازهٔ پیوند جانبازان ز هم ؛ از کتاب عشق
هستی فرد باطل بوده است ؛ وهم برین قیاس
است ---------

(و) از هم گسستن طناب | بمعنی از یکدیگر
جدا شدن و شکستن طناب (انوری ع) چون
طناب شفق ز هم بگسست ؛ شب فرو هشت
پرده های ظلام ؛ وعلی هذا القیاس ---------

(ز) از هم گسستن نغمه | یعنی پریشان و
برهم و بند شدن نغمه (ظهوری ع) از هم نگسلد
نغمهٔ بزم ما ؛ لب و ناله را ز و برو کرده ایم ؛ مخفی
مباد که گسستن و گسلیدن و گسیختن بقول صاحب
بحر عجم مرادف یکدیگر است پس بخیال ما از هم
متعلق باشد ـ مصدر خاص ---------

(۱۵۳۶) (ح) از هم گسیختن بنا | بمعنی خراب شدن
و ضائع شدن عمارت و ---------

(۱۵۳۷) (ط) از هم گسیختن رشته | بمعنی از هم جدا
شدن رشته و باقی نبودن تابش یعنی شکستن
آن ـ و ---------

(۱۵۳۸) (ی) از هم گسیختن پر طائر و بال همند | بمعنی بی پر و
بال و پاره پاره شدن پر طائر و بال همند ---------

(۱۵۳۹) (ک) از هم گسیختن نظاره | بمعنی پریشان
و برهم شدن نظاره ـ سند (ح تا ک) از کلام
میرزا طاهر وحید پیدا است (ع) از گریه ام
نظاره لاغر ز هم گسیخت ؛ این رشته از گرانی گوهر

زہم گسیخت :: ہمچون حباب شد دلم از حرف او خراب :: آہ این بناز چشمۂ کوثر زہم گسیخت :: از زور شعلہ ہاے دل زار ما مپرس :: آہی کشید وبال سمندر زہم گسیخت :: (اردو) (الف) جدا ہونا (ب) آمد و رفت بند ہونا (ج) آہ بند ہونا۔ (د) تار و پود کا جدا ہونا۔ برہم ہونا (ہ) شیرازہ ٹوٹنا (و) طنابین ٹوٹنا (ز) نغمہ کا برہم ہونا۔ بند ہونا (ح) عمارت کا گرنا (ط) تانا ٹوٹنا (ی) پروبال جھڑجانا (ک) نظارہ باقی نہ رہنا۔ برہم ہو جانا۔

از ہم متلاشی کردن (مصدر اصطلاحی) در محاورۂ معاصرین عجم بمعنی پارہ پارہ کردن است صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی این مصدر کردہ یعنی (از ہم متلاشی می کرد) را بمعنی پارہ پارہ می کرد آوردہ صاحب رہنما ہم اینرا نوشتہ و بعوض (می کرد) (می گرد د) نقل کردہ۔ بمقابلہ معنایش می کشاید کہ غلطی کتابت یک دال مہملہ را ازائد کرد۔ باری حال این مقرر است کہ فارسیان از تلاشی کہ لغت عرب نیست بقاعدۂ عربی متلاشی گرفتند و مقصود آن باشد کہ چیزی را درخور آن کردن کہ تلاش کنندۂ برای او بود و این کنایہ باشد (ملاحظہ شود تلاش در غیاث) (اردو) بقول صاحب رہنما بکھیر دینا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ مؤلف کہتا ہے کہ تتر بتر کرنا بھی کہہ سکتے ہین۔

ازہنگ بقول شمس بفتح یکم و سوم باکاف فارسی نام قصبۂ از بدخشان کہ در آن مدفن حضرت امام الشہدا علیہ السلام واقع است دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مخفی مباد کہ ہنگ بقول برہان بمعنی غار و شگاف کوہ آمدہ و بمعنی قدرت و تمکین و وقار ہم و ورای انہم معانی بسیار دارد۔ پس عجبی نیست کہ یکی از ہمین معانی در وجہ تسمیۂ انیقام داخل باشد

ترکیب کلمۂ از و اللہ اعلم (اردو) آزہنگ ۔ بدخشان مین ایک قصبہ کا نام ہے ۔ جو مدفن ہی جناب امام حسین علیہ السلام کا ۔

(الف) ازہوا آویختن (مصدر اصطلاحی) صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ

(ب) ازہوا آویزان است قاچار ذکر (ب) کردہ فرماید کہ بمعنی (معلّق آویزان است) مقصودش چنین بنا شد کہ معلق است بشکل آویزان پس (الف) مصدری باشد بمعنی معلق شدن بشکل آویختن و (ب) مشتق از (الف) (اردو) (الف) معلّق لٹکنا (ب) معلّق لٹک رہا ہے ۔

(الف) ازہوا گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ وصاحب بحر از جائیکہ غیر ممکن باشد چیزی حاصل کردن (نظام دست غیب سہ) مرغیکہ بود بر تن او بال و پرہ عذاب ٭ تا نام نامۂ تو شنید از ہوا گرفت ٭ مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ این را دانستن آن چیز را و اعتنا بران نکردن و رغبت نداشتن برو ۔ مخفی مباد کہ برای این معنی (گرفتن) را بمعنی خیال کردن گیریم ۔ سند این از کلام باقر کاشی یافتہ ایم (سہ) گفتی ز تو کی جدا شوم من ٭ این حرف گرفتم از ہوا ہیچ بہار از ہمین سند ۔ مصدر ۔

(ب) ازہوا گرفتن چیزی قائم کنیم (ا) بمعنی جست کردہ گرفتن و بکمال رغبت و شوق گرفتن چیزی یسند بخیال ما ہمان شعر (نظام دست غیب) است کہ بر (الف) مذکور و (۲) ناقابل اعتبار

(ج) ازہوا گرفتن سخن و مانند آن قائم کردہ است بمعنی از جائیکہ غیر ممکن باشد چیزی حاصل کردن ۔ صاحب انند نقل نگارش وما این معنی را نمی پسندیم ۔ نکتہ سنجان تصفیۂ این کنند

بخیال ما اگر (ج) را مخصوص بہ حرف وسخن و امثال آن کنند۔ بمعنی خلاف توقّع شنیدن چیزی باشد وبس (اردو) (الف) ناممکن مقام سے کوئی چیز حاصل کرنا (ب) (۱) لپک کرلینا۔ کمال رغبت وشوق سے کسی چیز کا حاصل کرنا۔ بقول آصفیہ لپک لینا (۲) ہوائی خبر خیال کرنا۔ اعتنا نہ کرنا (ج) بقول بہار دیکھو الف اور بقول مؤلف۔ خلاف توقّع کسی بات کا سننا۔

(۱۵۰) **ازہوس برون آوردن کسی را** (مصدر اصطلاحی) بمعنی رستگاری دادن ازہوس و این من وجہٍ متعلّق باشد از مصدر عام (از چیزی برآوردن و برون آوردن) (ظہوری ؎) بہ درون حیرتی درون آورد :: ازہوس خویش را برون آورد :: (اردو) ہوس سے نجات دلانا

ازہوش بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر وبہار بمعنی بیہوش کردن۔ خان آرزو در چراغ ہمزبانش (میرزا طاہر وحید ؎) رسیدی عمارتم کردی ندانستم چہا بردی :: مرا بردی زہوش اما ندانم کجا بردی :: بخیال ما باید کہ در آخر این (کسی یا کسی را) زیادہ کنیم (اردو) بیہوش کرنا صاحب آصفیہ نے (ہوش لے جانا) انہیں معنون مین لکھا ہے (زکی ؎) کہان مین کہان کارروان رہ گیا :: میرے ہوش بانگ درا لے گئی ::

ازہوش رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (۱) بیخود شدن (۲) بیہوش شدن۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نہ کرد و سندی پیش نشد مؤلف گوید کہ در آخر این باید کہ لفظ (کسی) زیادہ کنیم۔ معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن و در روزمرّہ معاصرین عجم مستعمل است و لازم (ازہوش بردن) کہ گذشت (اردو) (۱) بیخود ہونا (۲) بیہوش ہونا۔

(الف) ازیاد بردن (مصادر اصطلاحی) الف بقول صاحب بحر عجم بمعنی فراموش کردن

(ب) از یاد رفتن | و (ب) بقولش بمعنی فراموش شدن صاحبان مؤید و بہار وانند ذکر ہردو مصدر کردہ اند و صاحب ضمیمۂ برہان برالف قانع - بہار گوید کہ (یاد رفتہ) بحذف کلمۂ (از) بمعنی (از یاد رفتہ) مستعمل است مؤلف گوید کہ بر اصول لغت باید کہ بر آخر الف (چیزی وکسی را) و بر آخر (ب) (چیزی وکسی) زیادہ کنیم (عرفی الف ۵) گر جاہلی آواز دہد کین چہ ترا نست :: حاجت ببر از یاد چہ بسیار و چہ کم را :: (ولہ الف ۵) گر بدیرم طلبد مغبچۂ حور سرشت :: ہم دو زخ برم از یاد و ہم امید بہشت :: (حافظ شیراز الف ۵) گو نام ما زیاد بعمد اچہ می بری :: خود آید آنکہ یاد نیاری ز نام ما :: شیخ سعدی الف ۵) یار کہ غمی می برد از یاد شراب است :: خون گرمی اگر ہست درین شہر کباب است :: (ملا مفید بلخی ب ۵) نکتہ استاد رفت از یاد می ترسم ز بیم :: طفلم واز درج گوش خود گہر گم کردہ ام :: (ظہوری ۵) رفتہ خوبان خراسان و عراق از یاد من :: دردکن از ہندوان ترکان سقلا بیم ہست :: (خالص خان ۵) وعدہ وصلی کہ ای مہ پارہ یادت رفتہ است :: چارۂ دردمن بیچارہ یادت رفتہ است :: صاحبان شمس و مؤید ذکر

(ج) از یاد مبر | بطور مقولہ کردہ می فرمایند کہ یعنی فراموش مکن و خیال نمی فرمایند کہ این امر است از (الف) پس مصدر را گذاشتن وامرش را بشکل مقولہ نگاشتن تحقیق پسندان را در غلطی اندازد و نشود کہ این استعمال را مخصوص دانند با امر حاضر (اردو) (الف) بھلا دینا فراموش کرنا - (ب) فراموش ہونا (ج) نہ بھول - فراموش نہ کر -

از یرا | بقول برہان بروزن نصیرا مخفف آن زیرا باشد کہ از برای تعلیل است یعنی

از برای این و ازین جہت۔ خان آرزو در سراج فرماید که کلمۂ تعلیل است و زیرا و ایرا مخفّف آن و بحر الجواہر توسی فرماید که در شیر از کسی از کسی پرسد که فلان ہم را چرا نساختی و او در جواب گوید (ایرا) و بہمان اکتفا کند و قصد آنست زیرا که چنان می بایست۔ صاحب جہانگیری سندی آورده (مولوی معنوی ؒ) بگو دل را که گرد غم نگردد ٭ از یرا غم بخوردن کم نگردد ٭ صاحب غیاث گوید که این مزید علیه (زیرا) ست بمعنی ازین جہت بخیال ما مقصودش جز این نباشد که فارسیان بقاعدۂ خود بر (زیرا) الف وصلی آورده (ازیرا) کردند و صاحب انند ہمزبانش۔ صاحبان مؤید و جہانگیری و ناصری و ہفت و شمس ہم ذکر این کرده اند بہار گوید که (ازیرا۔ زیرا۔ ایرا) مخفّفات (ازین را) باشد و میتواند که (ایرا) مخفّف (این را) بمعنی برای این بود۔ بہر تقدیر کلمۂ (را) بمعنی برای است و چون تنہا کلمۂ ازین نیز بہمین معنی آمده چنانکه بیاید پس الحاق کلمۂ را بدان زائد بود مثل الحاق کلمۂ (جا) در (ازین جا) و چنین زیادت بلکه زیاده ازین در کلام قدما شائع (الخ) مؤلّف عرض کند که بخیال ما اصل این (ازین راه) بود بمعنی ازین سبب و ازین وجه۔ بکثرت استعمال۔ نون و ہای ہوز آخر حذف شد و ہمین دو حرف است که در سرعت گفتگو از تلفّظ لفظ (ازین راه) بفتند پس (ازیرا) مخفّف (ازین راه) باشد و (زیرا) مخفّف (ازیرا) که الف اوّل حذف شد بقاعدۂ فارسی زبان ہمچو (استر و ستر) و ہمچنین (ایرا) ہم مخفّف (ازیرا) باشد بحذف زای ہوز۔ که صاحب قوانین دستگیری ذکر این قسم حذف کرده است و استعمال این ہمیشه با کاف بیانیه شود و جائی که کاف بیانیه نباشد باید که آنرا محذوف گیریم (اردو) کیونکه۔ بقول

صاحب آصفیہ (ہندی) برای علت - اسلئے کہ - اسواسطے کہ - بسطرح پرکہ - اس سبب سے کہ -

ازیراک | بقول صاحب شمس بارای مکسور دیای معروف بانگ و فریاد کردن - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وہمین بہ زای فارسی در ممدودہ گذشت مخفی مباد کہ مقصود صاحب شمس غیر از حاصل مصدر نباشد و بخیال ما تسامح اوست کہ بازای ہوز دوم قائم کردہ - در قواعد فارسی تبدیل زای عربی بفارسی یا بالعکس آن نیامدہ (اردو) دیکھو آژیراک کے تیسرے معنی -

ازیرا کجا | استعمال - بقول صاحب انند معنی زیراکہ - چہ (کجا) بمعنی کاف در شاہنامہ بسیار مستعمل است (فردوسی ع) ازیرا کجا چشم انسان نبود ٭ کہ گفتار شان کس تواند شنود ٭ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - بہار برلفظ (کجا) صراحت فرمودہ است و سند ہم آوردہ کہ لفظ (کجا) بمعنی کاف بیانیہ آمدہ (اردو) کیونکہ - دیکھو ازیرا -

(الف) **ازیزہ** | بقول برہان وجامع وسروری وسراج بروزن تمیز بانگ وفریاد و نالہ را گویند صاحب سروری از مولوی معنوی سند آوردہ (ع) زین سبب کز غیرت و بانگ کنیز ٭ مادر فرزند دارد صد ازیز ٭ صاحب ناصری فرماید کہ عربیست صاحب ہفت صراحت کردہ است کہ درین ہر دو زای ہوز است وصاحب انند ہمزبان ناصری - صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را آوردہ فرماید کہ بمعنی آواز کردن رعد وآواز جوش دیگ وجوشیدن وضطراب کردن رگ و درد کردن زخم وریش (الخ) مؤلف گوید کہ ہمین لغت بہمین معنی نالہ وفریاد بزای فارسی دوم وراہی مہملہ آخر در ممدودہ ہم گذشت بخیال ما جز این نیست کہ فارسیان (ازیزہ) را

که بلغت عرب بمعانی متذکرهٔ صدر است بامعنی ناله و فریاد مجازاً مخصوص کرده استعمال کرده اند و برخلاف قیاس زای عربی دوم را به زای فارسی و زای معجمهٔ آخره را به رای مهمله هم بدل کردند چنانکه در ممدوده گذشت۔ ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است مخفی مباد که از سند مولوی معنوی که بالا مذکور شد استعمال ----------

(ب) ازیزداشتن | بمعنی ناله و فریاد کردن پیدا است (اردو) (الف) نالہ و فریاد۔ (مذکر) (ب) نالہ و فریاد کرنا۔

ازیش | بقول برهان و جامع و هفت بروزن کشیش بمعنی ازو وازوی چنانکه گویند "ازیش بستان یعنی ازو بگیر" خان آرزو در سراج فرماید که ظاهراً مخفف (ازنیش) بنون باشد بمعنی از که (فلان شخص باشد) فلان چیز را بستان۔ درین صورت برای شین که ضمیر است معنی بهم رسید والله اعلم (انتهی) مؤلف گوید که مقصود محققین اول الذکر این باشد که (ازو) بزیادت یای زائد در آخر (ازوی) شد همچو (پا و پای) و (حیا و حیای) (کذا فی قوانین دستگیری) وسندی هم برین پیش کرده است از عبدالرزاق فیاض که عجمی الاصل بود (ع) پیش رخ تو برگ گل لاف زند ز نازکی ٭ رنگ حیا دهد خدا چهرهٔ بیحیای را ٭ مخفی مباد که بعضی از معاصرین بر نیند که یای زاید بقاعدهٔ فارسی بر لغات عرب زیاده نتوان کرد و تحقیق ما آنست که فارسیان اکثری از قواعد خود بر لغات عرب هم جاری کرده اند چون حذف الف در (الله) که همچو (اله و مه) (الله والله) استعمال کرده اند بالجمله چون در آخر (ازوی) شین ضمیر آوردند (ازویش) شد و پس ازان بکثرت استعمال (واو) حذف شد چنانکه (هوشیار) و (هشیار) و (خاموش) و (خامش)

تا آنکه (ازیش) شد بمعنی ازو آنرا ما توجیه محققین اوّل الذکر را که صراحتش کرده ایم بهتر از توجیه خان آرزو دانیم زیرا که بقول شان زیادت و حذف مطابق قواعد فارسی دبقول خان آرزو حذف (نون) در قواعد فارسی دیده نشد قاتل ولیکن شک نیست که محققین اوّل الذکر در بیان معنی (ازیش) تسامح کرده اند بخیال ما (ازیش) بمعنی (ازو آنرا) باشد نه صرف بمعنی ازو (اردو) اُس سے وہ چیز۔ جیسے ۔اُس سے (اسکو) یا (اس چیز کو) یا وہ چیز حاصل کرے"

(الف) ازیک پیمانه نوشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند مساوات و برابری داشتن ۔بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و ہردو از کلام صائب سند آوردہ اند (۵) خمار و خواب و بیماری و شوخی و سیه مستی ؛ زیک پیمانه می نوشند می از چشم شهلایش ؛ مؤلف گوید که بخیال ما باید که این را ---

(ب) ازیک پیمانه نوشیدن مَی قائم کنیم بمعنی حکم مساوات داشتن و مساوی بودن (اردو) بقول امیر" ایک آوے کے برتن ہین" ایک ترکش کے تیر ہین" یعنی سب ایک ہی سے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اگر ان کہاوتوں سے مصدری استعمال قائم کرین تو کہہ سکتے ہین "ایک آوے کے برتن ہونا" ایک ترکش کے تیر ہونا" یعنی مساوات کا حکم رکھنا مساوی ہونا۔ دکن مین کہتے ہین ۔ایک گھاٹ سے پانی پینا"

ازیک تن چه آید (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت ۔دیگر محققین امثال این را ترک کردہ اند مؤلف گوید که معاصرین عجم

استعمال این کنند مرادف (از یک گل بهار نمی شود) که می آید (اردو) دیکھو از یک گل بہار نمی شود -

از یک جیب سر بر آوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب انند و بهار که ذیل (از یک گریبان سر بیرون آوردن) نوشته - مساوات و برابری داشتن در کاری - حیف است که سندی پیش نشد - مشتاق سند باشیم - اصول لغت متقاضی آنست که این غلط نباشد (اردو) دیکھو از یک پیمانه نوشیدن می -

(الف) از یک چشم دیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر - بنظر مساوات دیدن بهار و انند گوید که بنظر مساوات دیدن دو چیز متضاد را و بنیها تفاوت نکردن (مخلص کاشی ؎) مطلب کونین موقوف اطاعت کردن است ؎ میتوانم دید از یک چشم چندین کار را ؎ مؤلف گوید که بخیال ما باید که ----

(ب) از یک چشم دیدن همه را | بمعنی همه را

یکسان شمردن قائم کنیم و ضرورت ندارد که در معنی این (دو چیز متضاد) را مخصوص کنیم تخصیص (دو چیز) درین تعمیم داخل است و ضرورت شرط متضاد هم نیست و سند مخلص کاشی متعلق است از همین (اردو) ایک آنکھ سب کو دیکھنا - ایک آنکھ سے سب کو دیکھنا - بقول امیر سب کو برابر جاننا - یکسان برتاؤ کرنا (ذوق ؎) خورشید وار دیکھتے ہین سب کو ایک آنکھ ؎ روشن ضمیر ملتے ہر اک نیک و بد سے ہین ؎

(الف) از یکدست صدا بر نخیزد (مثل)

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند - صاحبان محبوب الامثال و احسن بعوض این ---

(ب) از یک دست صدا بر نیاید | نوشته

بهار و انند ذکر الف و ب کرده گوید که این مثل در هندی نیز شهرت دارد مؤلف گوید که فارسیان این را بجائی زنند که مقصود شان

ازبیان تعلق دو فریق یا دو کس یاد وامر باشد یعنی محبت پیدا نشود تا آنکه از ہر دو جانب آثار آن پیدا نشود وہم برین قیاس رنجی بمیان نیاید تا آنکه از ہر دو جانب بنیاد آن قائم نشود وعموماً دربیان خوبی اتفاق دو کس ہم مستعمل (صائب الف ۵) چاشنی نیت واثر ونه پرگو یانست ؛ نیست ممکن که زیک دست صدا برخیزد ؛ (ملا طغرا ۵) نغمی نوای طرب سازکن ؛ بطنبوره نے راہم آوازکن ؛ چراگشت طنبور را زنی جدا ؛ زیک دست ہرگز نه خیزد صدا ؛ (ملا طاہر غنی ۵) بر ہمیشه دل ازکف صدای موسیقار ؛ صدا نگرکه بیکدست برنمی آید ؛ (اردو) ایک ہاتھ سے تالی نہین دیجاتی " ایک ہاتھ - یا ایک ہاتھ سے تالی نہین بجتی " بقول امیر - راه ورسم اور محبت کا نباہ اسی حالت مین ہوتا ہے جب طرفین سے برابر کا برتاؤ ہو -

(الف) ازیکدیگر بریدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار بمعنی (ازہم بریدن) فرماید که سنداین بر ازہم جدا کردن گذشت مؤلف گوید که بمعنی از یکدیگر جدا کردن است وباید که این را ---

(ب) ازیکدیگر بریدن دو چیز یا دو کس قائم کنیم چنانکه بر (ازہم بریدن) ذکر کرده ایم - سند محوله متعلق است از (به تیغ ازیکدیگر بریدن) واز این تعلق ندارد - اگرچه برای این سندی پیش نه شد ولیکن باتصدیق این از معاصرین عجم کرده ایم - (اردو) دیکھو ازہم بریدن دو چیز یا دو کس -

ازیکدیگر گسستن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار لازم (ازیکدیگر بریدن) که گذشت مخفی مباد که بہار در نوادر المصادر (گسستن) بمعنی ازہم جدا کردن وشدن آورده وبقول صاحب بحر بمعنی بریدن وجدا کردن وشکستن تحقیق کاملش بجای خودش کنیم درین جا ہمین قدر کافی است که اگر گسستن را متعدی گیریم این مرادف (ازیکدیگر بریدن) است

واگر لازم گیریم لازمش چنانکہ لازم ہم گسستن) گذشت
(اردو) دیکھو از ہم بریدن دو چیز یادہ کہیں و از ہم گسستن
(الف) ازیک گریبان سر بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ صاحب انند این را ---------
(ب) ازیک گریبان سر برون آوردن نوشتہ گوید کہ مساوات و برابری داشتن تجھ کاری (صائب سہ) حسن و عشق ازیک گریبان سر برون آوردہ اند ؛ این شرر در سنگ با پروانہ گرم صحبت است ؛ (ولہ سہ) از حجاب عشق در بیرون در چون حلقہ ام ؛ باتوگر ازیک گریبان سر برون آوردہ ام ؛ (اردو) دیکھو ایک پیمانہ نوشیدن می۔

ازیک گل بہار نمیشود (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت دیگر محققین امثال این را ترک کردہ اند مؤلف گوید کہ معاصرین عجم اینرا بجائی زنند کہ نقص تنہائی را بیان کردن مقصود باشد کہ شخص تنہا آنقدر کامیاب نشود چنانکہ دو کس (ع) دو دل یک شود بشکند کوہ را ؛ (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال اکیلی لکڑی کہیں تک چلے " دکن میں کہتی ہیں " اللّٰہ کا خدا مالک " " تنہا ہمیشہ خطرے میں " " اکیلے سے کچھ نہیں ہو سکتا "

ازین | بقول بہار (۱) بمعنی این قسم و این نوع و چنین و (۲) از برای این و فرماید کہ ہم بدین معنی تنہا (این) نیز آمدہ (مولانا کاتبی سہ) گرد رخیبر زور۔ باز و حیدر کشا د ؛ بسکہ ازین قلعہ را سایۂ حق در کشاد ؛ (سعدی سہ) ازین مہ پارۂ عابد فریبی ؛ ملائک صورتی طاؤس زیبی ؛ کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد ؛ وجود پارسایان را شکیبی ؛ (مولانا کاتبی سہ) گر صد بلا نباشد جانم نگیرد آرام ؛ زین سخت جان ندیدم جان نیست این بلائیست ؛ (باقر کاشی سہ) بسلامت نہ گذشتہ است کسی از رہ عشق ؛ صد ازین قافلہ در رہگذر ما زدہ ؛ (عرفی سہ)

از نیکه بعد بر بدین تمام شانه شود؛ گره کشاده نگردد ز طرّهٔ شمشاد؛ صاحب ضمیمهٔ برهان بر معنی اوّل قانع و آراسته هم ذکر این کرده و صاحب مؤیّد بحوالهٔ شرفنامه تصدیق معنی اوّل کند (اردو) (۱) اس قسم کا ایسا (۲) اس لئے۔ اسواسطے۔

ازین باب (استعمال) بقول بحر و بہار و آنند بمعنی ازین مقوله مؤلّف گوید که معاصرین عجم اینرا بمعنی ازین قسم و ازین معامله استعمال کنند۔ مخفی مباد که اصل این (از این) بود۔ الف دوم حذف شد۔ فارسیان جز بضرورت وزن شعر حذف الف را مستحسن دانند (اردو) اس باب مین اس بارے مین۔

ازین بابت استعمال۔ بقول بہار و آنند مرادف (ازین باب) حیف است که سندی پیش نشد اگر استعمال این را تسلیم کنیم بمعنی حقیقی باشد یعنی ازین مقدمه و ازین معامله معاصرین عجم استعمال این بر زبان دارند مثلاً گویند "ازین بابت او را هیچ سروکار نیست" یعنی ازین معامله او را سروکاری نیست (اردو) اس معامله سے جیسے "اس معامله سے اسکو کچھ سروکار نہین"

ازین باره (استعمال) بقول صاحب بحر و بہار و آنند۔ مرادف ازین باب که گذشت بمعنی ازین مقوله مؤلّف گوید که ما خیال خود را بر (ازین باب) ظاهر کرده ایم (اردو) دیکھو ازین باب۔

ازین بالا پنجره و چشم انداز به پائین دارد (مقوله) ناصرالدین شاه قاجار استعمال این در سفرنامهٔ خود فرموده صاحب روزنامه ذکر این کرده گوید که بمعنی (بالای این عبادتگاه غرفه و پیش انداز۔ نظر زیرین دارد) مؤلّف گوید که (ازین) بمعنی خود است و (بالا پنجره) و (چشم انداز) کنایه باشد از غرفه و دریچه و (به پائین دارد) بمعنی نظر زیرین دارد مقصود اینست

کہ ازین غرفہ کہ در عبادت گاہ است کہ ذکرش جاری است) کیفیت و تماشای پائین نظر می آید ما (بالا پنجرہ) و (چشم انداز) را بجای خودش ہم نوشتہ ایم بعضی از معاصرین عجم گویند کہ درین مقولہ صرف (بالا پنجرہ) بمعنی دریچہ و غرفہ باشد و (چشم انداز) پائین دارد) بمعنی چشم بہ پائین می افتد و موقع نگاہ بر پائین دارد - بخیال ما درین صورت واؤ عطف غلط است کہ میان (پنجرہ) و (چشم) آمدہ (اردو) اس دریچہ سے نیچے کی کیفیت نظر آتی ہے -

(الف) ازینجا | (استعمال) بقول صاحب بحر و بہار عجم و آنند بمعنی برای این و از برای این (نظامی گنجوی ؎) اگر مار بر گنج ازینجا نشست ٭ کہ تاراگان مہرہ ناید بدست ٭ مؤلف گوید کہ فارسیان ---------- مثلاً گویند ؏ ازینجاست کہ ما ذکر این کردہ ایم ؏ یعنی ہمین سبب است کہ ما ذکر این کردیم اگرچہ این استعمال من وجہ با (الف) تعلق دارد ولیکن خصوصیتی در (ب) زائد (اردو) الف - اس لئے - اس واسطے (ب) اسی لئے - اسی سبب سے - یہی وجہ ہے کہ

(ب) ازینجاست | بمعنی ہمین سبب است استعمال کنند و لزوماً کاف بیانیہ در آخر این باشد

ازین خراس خراب | (اصطلاح) بقول صاحب آنند اشارہ سوی فلک است و آنرا خراس بدین معنی گفتہ است کہ ہمیشہ در گردش است و خراب بدین وجہ گفتہ کہ اوّل و آخر دنیا ہمین خراب است و بدین معنی اگر دہر را گویند درست باشد - صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ آس بمعنی آسیا - بجای خودش گذشت و (خرآس) قلب اضافت (آس خر) بمعنی آسیای بزرگ و آسیائے کہ بزور خر گردش کند و فارسیان خراب را لصفت او آوردہ خراس خراب - کنایۃً دور دوران یعنی دنیا را گفتند پس (ازین خراس خراب) بمعنی ازین دنیا باشد

صاحبان انند مؤید در معنی این غور نفرمودہ اند
(اردو) اس زمانہ سے - اس دنیا سے -
ازین در استعمال - بقول صاحب بحرو انند
مرادف ازین باب کہ گذشت ما خیال خود را همدر آنجا
ذکر کردہ ایم (فردوسی ؎) ازین در سخن چند رانیم
نیز ٭ کہ گفتار خیرہ نیرزد بشیز ٭ (نظامی ؎) ازین
در بسی گفتہ با خویشتن ٭ هم آخر بہ تسلیم در داد تن ٭
(اردو) دیکھو ازین باب -
ازین دست استعمال - بقول صاحب
بحر بمعنی این چنین و مرادف (ازین سان) کہ
می آید - صاحب انند هم ذکر این کردہ (طالب
آملی ؎) شکست همچو منی از زبان عجب نبود ٭
کہ روزگار ازین دست بشیار شکست ٭ (میرزا
عبد الغنی قبول ؎) کردہ سودائی ازین دستم
خیال ابروش ٭ هست ناخن را بلی در
جادوئی دخل عظیم ٭ مؤلف گوید کہ (ازین دست)
بمعنی ازین قسم است فارسیان یکدست بمعنی
یک قسم آوردہ اند - صاحب برهان بر لفظ دست
ذکر این کردہ و بقولش دست بمعنی طرز و روش
هم آمدہ (اردو) اس طرح سے - اس طریقہ
سے - ایسا -
ازین راہ استعمال - بهار ذکر این کردہ
از معنی ساکت ما ذکر این بر (ازین راہ) کردہ ایم
(اردو) دیکھو (ازین راہ)
ازین رو (استعمال) بقول صاحبان بحرو
بهار و انند مرادف (ازین باب) کہ گذشت
و ما صراحت خیال خود همدر آنجا کردہ ایم بخیال
ما ازین بمعنی ازین وجہ و ازین سبب باشد (انوری
؎) شعلہ آتش ازین روی کہ گفتم گوئی ٭ در مقام دیر
ثابت قلم منتخب است ٭ (امیر معزی ؎) افتادہ
بچاہ ذقنت خستہ دل من ٭ زین روی ترا نام
بت چاہ ذقن شد ٭ (اردو) اس وجہ سے
اس سبب سے -
ازین رہ گذر استعمال - بقول بهار بمعنی

ازبرای این۔ مؤلف گوید کہ (ازاین راہ) بمعنی
ازین وجہ بجای خودش گذشت واگر استعمال۔
(وازین رہگذر) از سندی ظاہر شود مرادف
(ازین راہ) باشد وبس۔ حیف است کہ
دیگر کسی از محققین ذکر این نہ کرد۔ ماہم از
معاصرین عجم نشنیدیم (اردو) دیکھو
ازین راہ۔

ازین سان (استعمال) بقول صاحب
بحر وبہار وانند مرادف (ازین دست)
بمعنی این چنین (حکیم فردوسی ؎) بود
دانشومند وہم پہلوان * نہ بیند کسی پیر ازین
سان جوان * مخفی مباد کہ سان بقول برہان
بمعنی طرز وروش ورسم وعادت ومثل ومانند
آمدہ (اردو) دیکھو ازین دست۔

(۱۵۴۱) **ازین سبب** (استعمال) بمعنی ازین وجہ
وازین رو (انوری ؎) خورشید گشت چاکر
رایش ازین سبب * ہر بامدادش ابلق ایام

ازین کشد (اردو) دیکھو ازین رو۔

ازین قبیل استعمال۔ ماصراحت این بہ
(ازاین قبیل) کردہ ایم کہ گذشت (اردو)
دیکھو ازاین قبیل۔

(الف) **ازین قرار** (اصطلاح) بقول صاحب
بحر وچراغ (۱) باین وضع۔ بہار گوید کہ بمعنی
ازین دست صاحب انند این را مرادف
ازین سان گوید۔ (طغرا ؎) بزیر خاک دلم گر
ازین قرار تپید * برون ز خاک فتد پیکرم چو سنگ
مزار (میرزا عبد الغنی قبول ؎) ز وعدہ اش
دل این بیقرار یافت قراری * خجل اگر صنمم من
ازین قرار نیفتد * مؤلف گوید کہ بخیال ما سند
آخر الذکر کہ پیش کردۂ بہار است متعلق ازین نیست
زیراکہ در مصرع دوم ش قرار قراری است کہ
ذکرش در مصرع اول گذشت فتامل۔ صاحب
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
این را (۲) بمعنی بدین تفصیل آوردہ ومقصودش

انیست که به تفصیلی که در ذیل می آید و این معنی از ترجمه انگلیسیش می کشاید حیف است که سند این نقل عبارت نکرد و هم او گوید که ——
(ب) ازین قرار است بمعنی مسموع شد- باشد- غیر از محاوره چیزی دیگر نیست واز ترکیب لفظی این معنی پیدا نمی شود بجز اینکه

اوّل- ذکر سماعت چیزی کنیم و بعد ازان چیزی دیگر را ذکر کرده گوئیم که (این هم ازین قرار است) یعنی این هم مسموع شد- دیگر هیچ (اردو) (الف) (۱) دیکھو ازمیان (۲) حسب ذیل- بقول آصفیہ تفصیل زیرین کے موافق (ب) سنا گیا-

الف مقصوره بازای فارسی

اژخ بقول برہان و انند بفتح اوّل وثانی وسکون خای نقطه دار- دانهای سخت که از اعضا بر می آید و دردمی کند وبعربی ثؤلول گویند- صاحب جامع گوید که مخفف (آژخ) است که در ممدوده گذشت- صاحب جہانگیری سند آورده (خواجه عمید لویکی ۵) رخ سپهر اژخ داشت ازدیت گوئی ؛ هلال قاب مقوّس نمود کرد اژخ ؛ (وله ۵) زحل دُر هشتمش چون چشم زخ بود ؛ زاشک خون رخ او چون اژخ بود ؛ صاحب هفت گوید که این مرادف (ازخ) باشد که بزای هوّز گذشت مؤلف عرض کند که (زخ - بزای هوّز) و (ژخ - بزای فارسی) به همین معنی آمده (کذا فی البرهان) وبقول صاحب کنز که محقق ترکی زبان است (ژخ - بزای فارسی) لغت فارسی است پس- اسم جامد باشد و فارسیان بقاعده خود الف وصلی در اوّل این آورده (اژخ) کرده باشند و (آژخ و آژخ - بممدوده) نتیجه لب ولهجه مقامی باشد- صراحت ماخذ (زخ و ژخ) بجایش کنیم- (اردو) دیکھو ازخ

و آزغ و آثرخ۔

اژدر | بقول برہان دہفت و جامع با دال ابجد بر وزن لشکر (۱) سر علم و رایت را گویند و (۲) مار بزرگ و بقول صاحب غیاث (۳) نیز نام شکلی است در فلک بصورت اژدہا کہ آنرا راس و ذنب نیز گویند۔ صاحبان رشیدی و سروری وبہار و انند و مؤید بر معنی دوّم قانع۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این (اژدہا) است بمعنی فح اعظم یعنی مار بزرگ و (اژدہا) و (اژدر) مخفف آن و فرماید کہ بعضی بر آنند کہ بواسطۂ عظم جثہ بصیغۂ جمع (اژدرہا) گفتند اندرین تقدیر (اژدر) مفرد باشد و (اژدرہا) جمع و (اژدہا) مخفف آن وخیال خود ظاہر کند کہ کلمۂ جمع بجای مفرد در محلّ تعظیم استعمال کنند چنانکہ لفظ (بانوان) کہ جمع بانوست در اشعار خاقانی بمعنی بانو آمدہ پس درین صورت (اژدرہا) کہ جمع (اژدر) است بجای مفرد استعمال کردہ باشند و بعد ازان از کثرت استعمال حکم مفرد پیدا کرد (الخ) صاحب سخندان فارس فرماید کہ در سنسکرت ہمین را (اجگر) گویند صاحب ساطع کہ محقّق زبان سنسکرت است گوید کہ (اجگر) مذکّر اژدہاست مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما جز این نیست کہ فارسیان این لفظ را از سنسکرت گرفتہ بقاعدۂ خود مفرّس کردند یعنی جیم عربی را بہ زای فارسی بدل کردند چنانکہ (اکج) و (کژ) و کاف فارسی را بہ دال مہملہ۔ چنانکہ (اورنگ) و (اورند) پس بدین عمل تبدیل (اجگر) (اژدر) شد و نسبت معنی اوّل عرض می شود کہ مجاز باشد کہ سر علم و رایت ہم مشابہ باشد بہ اژدری کہ سر خود بالا کند و معنی سوّم ہم مبنی بر تشبیہ بر سبیل استعارہ دیگر محقّقین فرس

ذکر معنی سوّم را ترک کرده اند و صاحب غیاث نه سندی پیش کرد و نه حوالۂ کتابی (اردو)
(۱) پھریرا - بقول آصفیہ جھنڈے کا کپڑا - دستارچہ - بیرق - باوٹا (۲) اژدر بقول
امیر (فارسی) (اردو مین مستعمل) مذکر بمعنی اژدہا (برق ۵) جوش سودا مین جو آئی
لہر زلف یار کی ؛ صورت اژدر مجھے ہر ایک جادہ ہوگیا ؛ (۳) راس و ذنب (عربی)
بقول آصفیہ (مذکر) اُن دو ستارون کا نام جن کے سبب سے کسوف و خسوف ہوتا ہے
جسکو اردو مین (راہوکیت) کہتے ہین - صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکا ذکر انفراداً کیا ہے

اژدر شکار استعمال - بقول بہار و آنند
از عالم شیر شکار مؤلف گوید کہ اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی کسی کہ اژدر را شکار کند ظہوریت
بیان این نبود (امیر خسرو ۵) ترک خدنگ
افگن و سندان گذار ؛ ہر ہمہ شیر افگن و اژدر
شکار ؛ (اردو) اژدر شکار - اردو مین کہہ
سکتے ہین یعنی اژدہے کو شکار کرنے والا

اژدرہا بقول برہان و جامع و جہانگیری
(۱) بمعنی اژدر است کہ مار بزرگ باشد و
(۲) کنایہ از مردم شجاع و قہر آلود و (۳) رایت
و سر علم و (۴) پادشاہ ظالم و (۵) ضحّاک

ماران را ہم گفتہ اند - مؤلف گوید کہ معنی اوّل
حقیقی است بصراحتی کہ بقول خان آرزو بر لفظ
(اژدر) گذشت یعنی کلمہ جمع برای مفرد تعظیماً
مستعمل شد و معنی دوّم و سوّم و چہارم و پنجم
بخیال ما استعارہ باشد نہ کنایہ - بر سبیل تشبیہ
کہ رایت و سر علم را صورۃً و پادشاہ ظالم و
ضحّاک را بلحاظ ظلمش با اژدہا است صاحب
ہفت این را مفرد گوید بمعنی (اژدر) و ذکر
دیگر معانی ہم کند از انکہ از ماخذ بیخبر است و
ما ذکرش بر (اژدر) کردہ ایم - صاحب آنند
نسبت معنی چہارم بر لفظ ظالم قناعت کردہ

مقصودش جز این نباشد که پادشاه ظالم یا مطلق
شخص ظالم را (اژدرہا) گفته اند صاحبان دو ی
و پہلوی و رشیدی و بہار بمعنی اول قانع و
صاحب سروری ذکر معنی اول و سوم و پنجم
کرده (کمال اسمعیل ؎) گنج را بر سر اگر رسم
بود اژدرہا ؛ گنج حسنی و ترا زلف چو ثعبان بر سر
(دقیقی ؎) یکی صمصام اعداکش عدو خواری
چو اژدرہا ؛ که ہرگز سیر نبود دوی ز مغز و از دل
اعدا ؛ (اردو) (۱) دیکھو (اژدر) کے دوسرے
معنی (۲) شجیع - جوانمرد - غصیلا - (۳) دیکھو
(اژدر) کے پہلے معنی (۴) ظالم پادشاہ (۵)
ضحاک - دیکھو (ازہراک)

(۱۵۸۲) **اژدر ہفت سر** (اصطلاح) از قبیل پارینه
سر است که بقول صاحب بحر عجم کنایه از آسمان یا
بخیال ما (اژدر ہفت سر) کنایه از دنیاست که
ہفت آسمان دارد - سراج الدین راجی گوید (؎)
ازین ہفت سر اژدر غم خوار ؛ بپرہیزد آنکو بود
ہوشیار ؛ (اردو) دنیا - مونث -

اژدم بقول صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ نوعی از نمده که زیر زین نہند دیگر کسی از محققین
فرس ذکر این نه کرد و نه سندی پیش شد - صاحب انند این را لغت عرب نوشته غیر از تسامح
یا غلطی کتابت نیست - ماخذ این ہیچ تحقق نشد بجز این که این را اسم جامد فارسی قدیم گیریم
و مشتاق سند باشیم معاصرین عجم ازین ساکت - اگر این را مرکب از (آژ) و (دم) گیریم
معنی لفظی این (آسایش خون) باشد که (آژ) بقول صاحب سراج بمعنی آسایش و
(دم) در عربی بمعنی خون آمده و شک نیست که از نمد زین خون پشت اسپ را آسایشی است یعنی
اگر بدون نمد - زین بر پشت اسپ قائم کنند جراحت پیدا شود و جریان خون واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
تبدیل ممدوده به مقصوره نتیجهٔ لب و لہجهٔ مقامی است و بس پس باید که اینرا بفتح اول و سوم خوانیم -

(اردو) نمدزین بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر وہ نمدہ جو زین کے نیچے گھوڑے کی پشت پر ڈالتے ہیں۔ خوگیر۔

اژده بقول صاحب انند بفتح اوّل وسکون زای فارسی و دال مہملہ در فارسی زبان بمعنی ناہمواری و درشتی سوہان۔ فرماید کہ بالف ممدودہ نیز آمدہ۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این مرادف (آژدہ) باشد کہ در ممدودہ گذشت یعنی حاصل بالمصدر (آژدن) کہ بمعنی (آژنیہ بر سنگ آسیا زدن) گذشت و آنچہ صاحب انند بمعنی ناہمواری نوشتہ مجاز باشد و دیگر محققین فرس ازین ساکت اند۔ مشتاق سند باشیم ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست غیر از لب ولہجۂ مقامی (اردو) ناہمواری۔ بقول آصفیہ کہردراپن۔ سوہان کا کہردراپن۔

اژدہا بقول برہان وہفت وجہانگیری بمعنی (اژدر) است و بر بہر پنج معانی (اژدہا) شامل کہ گذشت یعنی (۱) ماربزرگ (۲) مرد شجاع و قہرآلود (۳) رایت و سرعلم (۴) پادشاہ ظالم (۵) ضحاک ماران۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ ضحاک را (اژدہاک) می گفتند کہ می آید و این مخفف آن باشد و فرماید کہ (اژدہا) از ترکیب لغت دہان کشادہ و بخاطر صاحبان ذوق میرسد شاید مخفف اژدہان بودہ و در اصل مار اژدہان بمعنی مار دہان کشادہ می گفتہ اند (الخ) مؤلف عرض کند کہ ما بر (اژدر) و (اژدرہا) ماخذ ہر یک بیان کردہ ایم و (اژدہا) مخفف (اژدرہا) است بحذف رای مہملہ دیگر ہیچ و حقیقت (اژدہاک) بجای خودش عرض کنیم۔ محقق زبان بیان ترکیب لغت کہ بطور زبان ماخذ این کردہ است۔ از فہمیدن آن قاصریم کہ (اژدہان) بمعنی دہن کشادہ از کجا پیدا شد۔ حقیقت

(آتر) بجای خودش گذشت و بدین معنی تعلق ندارد
بهار بر معنی اوّل قانع و فرماید که (۶) نوعی از آتشبازی
هم مؤلف گوید که ما این قسم آتشبازی را دیده ایم
که چون آتش دهندش بشکل اژدها بلند شود پس
استعارةً آنرا (اژدها) نام نهاده باشند - خان
آرزو در چراغ هدایت هم ذکر این معنی کرده است
و در سراج اللغات بر معنی اوّل قانع و صاحب
جامع معنی ششم را ترک کرده و صاحب سروری
معنی اوّل دسوم و پنجم را نوشت (ظهوری ۵۱)
دل که در کنج هجر جا دارد ؛ جای در کام اژدها
دارد ؛ (صائب ۵) نفس مرتاض بود راحلۀ
گومردان ؛ اژدها را چو گلو تنگ بگیرند عصاست ؛
صاحب جهانگیری برای معنی دوم از استادی
سند آورده (۵۲) شه چو در رهگذر بلا را دید ؛ اژدها
شد چو اژدها را دید ؛ (سیف اسفرنگی از جهانگیری
۵۳) در سایۀ اژدهای رایت ؛ روید بدل
گیاه از رقم ؛ (از سروری ۵۴) کشاده دهان

اژدهای علم ؛ که شیر فلک را در آرد بدم ؛ مؤلف
گوید که این هر دو اسناد متعلق به (اژدهای رایت
و علم) است که می آید و با معنی سوم تعلق ندارد -
صاحب ناصری برای معنی پنجم سندی از
خاقانی آورده است که بخیال ما متعلق بمعنی
اوّل است (۵۵) و در دل غم اژدها ندارم ؛
کا فریدونی در رفش دارم ؛ (فردوسی - از
جهانگیری ۵۵) بدانست کان خانه اژدهاست ؛
که جای بزرگی و جای بلاست ؛ (و له از سروری
۵۵) بر آن محضر اژدها ناگزیر ؛ گواهی نوشتند
برنا و پیر ؛ (ملّا طاهر وحید از چراغ ۵۶)
چو آن پر فسون برد افسون بکار ؛ ز دم اژدها
ریخت تخم بهار ؛ مخفی مباد که از سندی که
صاحب جهانگیری برای معنی دوم پیش کرده
است که بالا مذکور شد مصدر (اژدها شدن)
معنی خشمگین شدن پیدا می شود (اردو) ا-
۵ تک دیکھو اژدر ہا - (۶) آتشبازی کی ایک قسم

جسکو فارسیون نے اژدہا کہا ہے جو روشن ہونے پر اژدہا سے مشابہ ایک آتشین شکل ظاہر کرتی ہے۔

اژدہا بارہ (استعمال) بہار وانند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بارہ بقول برہان بمعنی طرز وروش آمدہ پس مراد (اژدہا خوی) باشد بمعنی حقیقی۔ ضرورت ندا شت کہ این را بطور استعمال خاص بیان کنند (نظامی ؎) نخواندی ز تاریخ جمشید شاہ ٭ کہ آن اژدہا چون فرو بردہ ماہ ٭ فریدون بآن اژدہا بارہ مرد ٭ بآن قوت اژدہائی چہ کرد ٭ (اردو) اژدہا خوی اردو مین کہ سکتے ہین یعنی اژدہا کی خصلت رکھنے والا۔

اژدہا پیکر استعمال۔ بقول صاحب جامع مرادف (اژدہای فلک) کہ می آید۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نہ کردہ و نہ سندی پیش شد (اردو) دیکھو اژدہای فلک۔

اژدہا خوی (استعمال) بقول بہار وانند مرادف (اژدہا بارہ) کہ گذشت یعنی خوی وخصلت اژدہا دارندہ (نظامی ؎) کہ این اژدہا خوی مردم خیال ٭ نہنگی است کادرد برماو بال ٭ (اردو) دیکھو اژدہا بارہ۔

اژدہا شدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از خشمگین شدن کہ اژدہا بمعنی قہر آلود آمدہ وسند این بر معنی دوم لفظ (اژدہا) گذشت (اردو) غصے ہونا۔

اژدہا فش (استعمال) بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف (اژدہاک) بمعنی ضحاک ماران مؤلف گوید کہ (فش) بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی بمعنی شبیہ ونظیر ومانند است پس ضحاک را کہ ظالم بود کنایۃً بہ (اژدہا مانند) ملقب کردہ باشند۔ (اردو) دیکھو ازدہاک)

اژدہاک بقول برہان وجامع وہفت

واشند و رشیدی و مؤید - با کاف بمعنی ضحاک ماران باشد - خان آرزو در سراج فرماید که کاف درینجا برای نسبت است و این مجاز باشد - صاحب (دری وپهلوی) و سروری از استاد دقیقی سندی آورده (سے) ایا شاه ملک تو قدیمست نو نیابت برده تخت اژدهاک مخفی مبادکه در (اژدهاکا) الف سوم زائد است (عبد القادر نائی از جهانگیری سے) جمشید تاج بیک اره سر برید ؛ و ه آک - اژدهاک اسیر دو مار کرد ؛ (اردو) دیکھو ازهراک -

اژدهای حمری

(اصطلاح) بقول صاحب شمس همان اژدها ولقب ضحاک دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نه کرده و بنگ پیش شد مؤلف گوید که (حمری) بالضم بمعنی سرخ - منسوب بحمرت در حالت الحاق یای نسبت تای مصدری حذف نمایند چنانکه از صورت - صوری - و از فطرت فطری (کما فی الغیاث) (اردو) دیکھو ازهراک

(الف) اژدهای رایت (اصطلاح)
(ب) اژدهای علم

بقول صاحب بحر و سراج و رشیدی و بهار - (۱) صورت اژدها که در رایت و علم نقش کنند (ظهیر فاریابی سے) در تن اژدهای رایت تو ؛ مار افعی شود عدو رایی ؛ (خواجه جمال الدین سلمان سے) اژدهای علم عزم ورا بهر عدو ؛ عقرب از پیش روان نیش اجل در دنبال ؛ مؤلف گوید که (۲) فارسیان رایت و علم را به اژدها تشبیه داده اند یعنی بترکیب اضافی (اژدهای رایت) ازا باشد و همین معنی در اسناد بالا هم توان گرفت و اسنادی که بر معنی سوم لفظ (اژدها) گذشت هم متعلق باین است (اردو) (۱) اژدها کی تصویر جو علم مین بنائی جاتی ہے (۲) علم کا اژدہا -

اژدهای فلک (اصطلاح) بقول برہان وہفت وجامع (۱)- اشارہ بعقدتین راس وذنب است و (۲) تنّین را نیز گویند که از جملۂ چہل وہشت صورت فلک باشد و بقول صاحب بحر (۱) راس وذنب و (۲) کہکشان - خان آرزو در سراج فرماید که عبارت از تنّین است که راس وذنب - سرو دہم نسبت صاحب ناصری آورده که کنایه از راس وذنب که بعربی تنّین خوانند - صاحب مؤید فرماید که بمعنی راس وذنب (کذا فی القنیه) و در نسخۂ تحیه آورده که - راس وذنب سرودم تنّین افلاک است صاحب رشیدی فرماید که بمعنی راس وذنب که تنّین گویند وبقول صاحب انند وغیاث شکلی است در فلک بصورت اژدہا که آن عقدتین است وبعربی آنرا راس وذنب گویند وتنّین را نیز گویند که صورتی از جملۂ چہل وہشت صورتہای فلکی است مؤلف گوید که پریشان بیانی محقّقین بالاتقاضی آنست که اوّل تحقیق تنّین کنیم وتنّین بقول صاحب منتخب بالکسر وتشدید نون بلغت عرب ماری است بزرگ وآنچه در آسمان از تقاطع منطقۂ فلک مائل بصورت مار بزرگ که یک طرفش را راس گویند وطرف دیگر را ذنب وبہم رسیده که آنرا نیز تنّین گویند و بحوالۂ صاحب قاموس فرماید که تنّین سفیدی است در آسمان که تنه اش در شش برج است ودمش در برج ہفتم سیری کند چون کوکب سیاره وآن را بفارسی ہشتنبر گویند و فرماید که انچه جوہری موضعی در آسمان نوشته غلط است - پس بخیال ما دو معنی بیان کردۂ صاحب بحر عجم درست است ولیس حیف است که سندی پیش نشد (اردو) (۱) راس وذنب - دیکھو اژدر کے تیسرے معنی (۲) کہکشان - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مونث - مخفف کاہکشان - وہ طولانی سفیدی

جو اندھیری راتوں میں سڑک کے مانند آسمان پر دور تک گئی ہوئی نظر آتی ہے اور اصل میں بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار ہے۔ کہکشان اس وجہ سے نام رکھا گیا کہ جس طرح کوئی شخص گھانس رسّی میں باندھ کر کھینچتا ہوا دور تک لیجاتا اور اس سے زمین پر نشان پڑجاتے ہیں یہی صورت اسکی ہے (امانت ۵) چھڑک کے مانگ پر افشان وہ مہر وش بولا۔ ستارے دن کو دکھاتی ہے کہکشان میری۔

اژدہای نیزہ استعمال۔ نیزہ باشد فارسیان نیزہ را بہ اژدہا تشبیہ دادہ اند۔ مرکب اضافی است (انوری ۵) چون اژدہای نیزہ بپیچید درکفش۔ در دست خصم نیزہ عصا کرد روزگار۔ (اردو) نیزہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ (دیکھو ارتوج)

اژغ بقول برہان و جامع و ہفت و انند بفتح اوّل و سکون ثانی و غین نقطہ دار شاخہارا گویند کہ از درخت بریدہ باشند و بعربی جلمہ خوانند مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہمین معنی بہ زای فارسی و رممدودہ گذشت و صاحب برہان درآنجا نوشتہ کہ مرادف (آزغ) ممدودہ و بہ زای ہوز است و (ازغ) بفتح اوّل و زای ہوز ہم گذشت بمعنی پیرایش شاخہا و ہمین معنی بر (آزوغ) بہ زیادت واو سوّم بجایش مذکور شد و صاحب برہان درآنجا نوشتہ کہ بعضی شاخہارا گویند کہ از درخت خرما و تاک وغیرہ بریدہ باشند حاصل انیست کہ محقّقین فرس تصفیہ اختلاف باہمی معنی این ہمہ لغات نکردہ اند بخیال ما ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است و تبدیل زای عربی بہ زای فارسی البتہ قابل غور است کہ خلاف قاعدۂ فارسیان است کہ زای فارسی بعربی یا بالعکس آن بدل نمی شود و جز این نیست

که این تبدیل - خلاف قیاس باشد - اصل این آزدغ - حاصل بالمصدر (آزدغیدن)
واین مصدر متروک التصریف است چنانکه ذکرش بر (ازغ) کرده ایم ومعنی آزدغ (۱)
پیرایش درختان ومجازاً (۲) بمعنی شاخهای بریده شده و (آزغ) بحذف واو مخفّفش و(ازغ)
بمقصوره مثله و (اژغ) بزای فارسی مبدّلش برخلاف قیاس پس (آژدغ) و(آژدغ)
و (آژغ) و (آژغ) و (ازغ) و (اژغ) همه مرادف یکدیگراست بهر دو معنی بالا -
(اردو) (۱) دیکهو (آزدغ) (۲) دیکهو (ازغ)

اژکان | بقول برهان وهفت واننداز بروزن دربان بمعنی مردم کاهل و باطل وهمل وبیکار
صاحب جامع این رامرادف اژکهان - وآژکهن - وآژهان و اژهن گوید که می آید - مؤلف
عرض کند که (آژکهان) و (آژکهن) به همین معنی در ممدوده گذشت بخیال ما این مرکّب است
از (آژ) که بقول برهان وخان آرزو در سراج بمعنی آسایش وکهان - بقول صاحب سراج
و برهان بالفتح بمعنی جهان - پس معنی لفظی (آژکهان) آسایش جهان باشد - خان آرزو در
سراج لفظ (اژکهان) رابمعنی کاهل وکاهلی هردو نوشته نتیجه تحقیق ماخذ انیست که (آسایش جهان)
کنایهٔ کاهلی راتوانیم گفت نه کاهل را وازسند (اژکهان) که بجای خودش می آید تصدیق خیال ما
می شود - اندرین صورت باید که این رابه معنی کاهلی گیریم وبرای معنی بیان کردهٔ محققین اوّل الذّ
سند (اژکهن) فی الجمله تائید کند که می آید پس باید که این رابمعنی کاهل اسم فاعل ترکیبی گیریم حیف است
که این قدر صراحت در ممدوده برلفظ (آژکهان) و (آژکهن) نکردیم و درانجا خیال ما این بود که مقصوره
اصل است و درینجا بالعکس آن - پس به حذف های هوّز (آژکان) مخفف (آژکهان) و

بہ تخفیف الف دوم (آژکہن) و بہ تخفیف کاف (آژہان) و بہ تخفیف الف دوم (اژہن) با
مخفف (آژہان) باشد۔ مخفی مبادکہ بقاعدۂ فارسی۔ حذف ہای ہوز والف جائز است ہمچو
(گیاہ) و (گیا) و (استخوان) و (ستخوان) البتہ حذف کاف عربی در (اژہان) خلاف قیاس است
ہمین است حقیقت این دیگر ہیچ۔ ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است
(اردو) کاہل۔ بقول آصفیہ (عربی) بمعنی سست۔ کاہلی بمعنی سستی۔ مؤنث۔

اژکن | بقول صاحبان برہان و ہفت و انند و جامع۔ با کاف بر وزن بہمن (۱) دری باشد
شکبہ دار کہ از پس آن نگاہ توان کرد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ (۲) این مخفف (اژکہن)
باشد کہ می آید مؤلف گوید کہ ما بر (اژکان) صراحت کردہ ایم کہ اصل آن (اژکہان) است
پس جا دارد کہ بحذف الف دوم (اژکن) را مخفف (اژکان) گیریم یا بحذف ہای ہوز مخفف
(اژکہن) مخفی مبادکہ صاحبان برہان و سروری در ممدودہ این را بمعنی اول بہ کاف فارسی
آوردہ اند کہ گذشت پس بمعنی اول مرکب باشد از (آژ) کہ بقول سراج بمعنی آسایش آمدہ
و (گن) بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی بمعنی صفت باشد ہرگاہ آنرا با کلمۂ ترکیب
سازند ہمچو (شرمگن) و امثال آن دہ افادۂ معنی صاحب ہم می کند۔ یعنی صاحب شرم پس
(اژگن) بہ کسرہ کاف فارسی بمعنی صاحب آسایش و آسایش دارندہ کنایہ باشد از دری
شکبہ دار کہ از پس آن نگاہ توان کرد یعنی بمعنی اول۔ اندرین صورت بقول محققین اول الذکر
این را بر وزن بہمن گرفتن خطاست و خود صاحب برہان ہم در ممدودہ (آژگن) را با کاف
فارسی و کسر آن آوردہ۔ تبدیل ممدودہ بمقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است

پس صاحب برہان غلط کرد کہ این را بمعنی اوّل با کاف عربی نوشت و بفتح کاف بیان کرد۔ سلسلۂ ردیف لغت ہمہ محققین اوّل الذکر ظاہر می کند کہ مقصود شان درین جا کاف عربی است نہ فارسی و فی الحقیقت لغت صحیح بہ کاف فارسی است چنانکہ از ماخذ ہم تحقیق شد پس ما این را بمعنی اوّل بجای خودش ہم بیان کنیم اگرچہ تحقیق کاملش درین جا ختم شد (اردو) (۱) دیکھو (آژگن) (۲) دیکھو اژ کان)

اژکہان بقول صاحبان برہان و ہفت و جامع و ناصری و سراج واند بروزن بہلوان مرادف (اژکان) باشد کہ گذشت صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی از بہرام زرتشت سند آوردہ اند (ے) اشو گفت آنکہ می مینی روانش ٭ بدی اندر جہان کار اژکہانش ٭ مؤلف گوید کہ ما بحثی کامل بر (اژکان) کردہ ایم و از ماخذ انیہم خبر دادہ ایم درین جا ہمین قدر کافی است کہ (آژکہان) بمدودہ اصل است و (اژکہان) بمقصورہ مرادفش و بحث کامل نسبت معنی ہم بہ (اژکان) مذکور۔ بخیال ما در سند بالا (اژکہان) بمعنی کاہلی است (اردو) دیکھو اژکان۔

اژکہن بقول صاحب برہان و جامع و ہفت بروزن کرگدن بمعنی اژکہان است کہ مردم کاہل باشد صاحب سروری و رشیدی از شاکر بخاری سند آوردہ (ے) بہ دل بودن مردی و شاطری از مہ ٭ بہ بوسہ دادن جان پدر پس اژکہنی ٭ صاحب ناصری این را بمعنی کاہلیت نوشتہ و از منوچہری سندی پیش کردہ کہ در صفت اسپ گفتہ است (ع) دوید با او رجل و کیوم با او اژکہن ٭ خان آرزو در سراج این را مرادف (اژکان) گوید یعنی بمعنی کاہل و کاہلی۔ ما بر لفظ (اژکان) از ماخذ و معانی این

بحث کامل کرده ایم و رینجا ہمین قدر کافی است کہ این بحذف الف مخفف (اژکہان) باشد (اردو) دیکھو (اژکان)

اژگن بفتح اوّل وسکون زای فارسی وکسر کاف عجمی ہمان است کہ بحث مفصّل این برمعنی اوّل (اژکن) کردہ ایم (اردو) جھری دار کواڑ جو اکثر کوٹھیون مین روشنی آنے کی غرض سے لگا دیتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے (جھلملی) پر اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز جالدار دروازہ اس دروازے کو کہہ سکتے ہین جس مین جالی لگائی گئی ہو۔

(الف) **آژند** بقول برہان وشمس وانند وہفت بفتح اوّل وثانی وسکون نون ودال ابجد گلی باشد کہ بر روی خشت پہن کنند وخشتی دیگر بر بالای آن نہند (۲) گل ولای تہ حوض را نیز گویند صاحب انند ——————

(ب) **آژندہ** بزیادت ہای ہوز در آخر معنی اوّل (الف) آوردہ ہیچ ظاہر نکرد کہ وجہ خصوصیت بامعنی واحد چیست وصاحبان تحقیق در ممدودہ ہم (آژند) را بہ ہر دو معنی الف و (آژندہ) را بیک معنی اوّل الذّکر نوشتہ اند ومصدر (آژندیدن) در ممدودہ بمعنی گل آگندن درمیان دو خشت گذشت ما در آنجا از ماخذ این بحثی نہ کردہ ایم بنا بر علیہ ہمدر اینجا تلافی مافات کنیم۔ بخیال ما اصل این (جند) است بفتحتین وبقول صاحب منتخب لغت عرب بمعنی زمین درشت وسخت وسنگی است گل مانند۔ فارسیان جیم عربی را بقاعدۂ خود بازای فارسی بدل کردند ہمچو (کج) و (کژ) پس (ژند) شد وبعد ازان الف وصلی در اوّلش آوردند وبکثرت استعمال حرکت نون بسکون بدل شد (اژند) شد وبرای گل ولای تہ آب یا حوض نام نہادند کہ بقول (محققین جدید حقائق اشیا) اصل سنگ ہمین

گل ولای تہ آب است وپس ازان ہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ (اژندہ) کردند بمعنی منسوب بہ (اژند) یعنی گلی کہ در تعمیر منازل درمیان دو خشت نہند تا ہر دو خشت را پیوست کند وچون خواستند کہ ازین لغت مصدر سازند (دن) را کہ علامت مصدر است بر آخرش آوردہ (اژندہ دن) کردند وبرای دفع ثقل۔ ہای ہوز بقاعدۂ فارسی بہ یای تحتانی بدل شد ہمچو (شاہگان) و (شایگان) مخفی مباد کہ آنچہ صاحبان تحقیق (ب) را مخصوص بہ معنی اوّل کردہ اند وجہ آن درصراحت بالا ظاہر شد وآنچہ (الف) را بہ معنی (ب) ہم استعمال کردند بر سبیل مجاز است یا اینکہ (الف) را معنی اوّل مخفف (ب) گیریم۔ ممدودہ ومقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است پس باید کہ این را مفرس دانیم (اردو) دیکھو (آژند) و (آژندہ)

اژنگ بقول برہان وہفت وانند بروزن پلنگ۔ چین پیشانی وروی واندام باشد۔ صاحب سروری فرماید کہ مرادف ہمان آژنگ کہ در ممدودہ گذشت (جامع شرفنامہ ۵) اگر بر جبین تو افتد اژنگ ٭ فتد لرزہ اندر تن شاہ زنگ ٭ صاحب ناصری انیقدر صراحت مزید کند کہ چین صورت از پیری یا غضب۔ اژنگ باشد مؤلف گوید کہ بمعنی مطلق چین باشد واصل این (اژنگ) است وذکرش بجای خودش می آید واز ماخذش ہم ہمدرآنجا بحث کنیم۔ فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی دراوّل آن آوردہ (اژنگ) کردند وبس۔ الف ممدودہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آژنگ کے پہلے معنی۔

(الف) اژول (الف) بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی برانگیخت برکاری وشتابی
(ب) اژولیدن ۔ فرماید کہ در تجربسیت بمد وضم زای پارسی و (ب) بمعنی برانگیختن۔ ودیگر کسی

از محققین فرس ذکر این نه کرد و سندی پیش نه شد مؤلف گوید که (ژول) بقول صاحب برہان بمعنی چین و شکنج و ناہمواری باشد و ژولیدن مصدرش بمعنی درہم شدن و پریشان گردیدن و بقول بحر پُر شکنج و ناہموار شدن روی - اگر بقاعدهٔ فارسی الف وصلی دراوّل (ژول) و (ژولیدن) آورده (اژول) و (اژولیدن) کنیم جا دارد و الف وصلی بر معنی ہیچ اثر نکند پس (الف) مرادف (ژول) و (ب) مرادف (ژولیدن) باشد - صاحب شمس تسامح کرده است که (اژول) را بمعنی ماضی مطلق آورده زیرا که (ژول) از دو حال خالی نیست - امر حاضر باشد یا حاصل بالمصدر (اژولیدن) و یای تحتانی در (ب) زائد باشد که فارسیان در وسط کلمه یای زائد را برای سہولت و رفع ثقل می آرند ہمچو (شبخون و شبیخون) (اردو) (الف) دیکھو اخم (ب) چین بہ جبین ہونا - پریشان ہونا -

اژه بقول برہان و سراج و ہفت و جامع و جہانگیری و انند بفتح اوّل و ثانی آہک را گویند و بعربی کلس و نوره خوانند مؤلف گوید که ما ذکر این در ممدوده کرده ایم و این اسم جامد زبان فارسی است - ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لہجهٔ مقامی است - اگر اصل لغت (آزه) بہ زای ہوّز می بود - قیاس متقاضی آن می شد که (آزه) را مبدّل ہمان (آہک) گیریم که بقاعدهٔ تبدیل ہای ہوّز - بہ زای ہوّز بدل شود ہمچو (براه) و (براز) و ہم از بیان تبدیل ہای ہوز بکاف و عکس آن آمده چنانکه (پروانه) و (پروانک) واللہ اعلم (اردو) دیکھو آہک

(الف) **اژہان**	(الف) و (ب) بالفتح	که گذشت مؤلف گوید که الف مخفف
(ب) **اژہن**	بقول برہان بمعنی (اژکان)	(اژکہان) و ب مخفف (اژکہن) ما صراحت

کامل و بیان ماخذ بر (اژکان) کرده ایم صاحبان انند و هفت و جامع و جهانگیری ذکر هر دو کرده اند	و صاحب سروری بر (اب) قانع (اردو) دیکھو (اژکان)

اژیخ | بقول صاحب شمس با زای عجمی مکسور و یای معروف چرک چشم بود و آنرا بترکی (کیغ) نامند و بتازی (رمص) دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید که همین لغت به همین معنی در ممدوده گذشت و همدر آنجا صاحب رشیدی این را بحذف یا (آژخ) نوشته و به همین معنی ذکر کرده بخیال ما تسامح اوست که (آژخ) مراد ف (اژخ) است نه (آژیخ) بالجمله (آژیخ) و (اژیخ) هر دو یکی است و ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است ـ خیال می کنیم که فارسیان (کیغ) لغت ترکی را بقاعدهٔ تبدیل (ژیخ) کرده باشند که تبدیل کاف وزای فارسی آمده چنانکه (ارغک) و (ارغژ) و نیز تبدیل غین با خای معجمه درست است همچون (چرغ) و (چرخ) پس در اوّل (ژیخ) الف وصلی آورده (اژیخ) کرده باشند ـ حیف است که ما را تحقیق (کیغ) از لغات ترکی نه شد (اردو) دیکھو آژیخ ـ

(الف) **اژیدن** | بقول صاحب شمس مرادف (آژیدن) و (آژیده) که در ممدوده

(ب) **اژیده** | گذشت حیف است که سندی پیش نه کرد که استعمال این بمقصوره ثابت شود دیگر محققین فرس ازین هر دو ساکت اند خیال ما نسبت ماخذ این است که این مرکّب است از لفظ (آژ) که بمعنی آسایش آمده (کذافی السراج) پس فارسیان علامت مصدر (دن) برو زیاده کرده (آژدن) کردند و کنایةً بمعنی استره زدن مستعمل شد ـ زیراکه استره زدن هم

نوعی از آسایش است برای اہل ولایت ودیگر معانی (آژدن) کہ بجایش مذکور شد مجاز باشد و (یای تحتانی) بعد زای فارسی در (آژیدن) زائد است کہ فارسیان برای سہولت تلفظ یای تحتانی در وسط کلمہ زیادہ کنند چنانکہ (شبخون) را (شبیخون) کردند ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است۔ مخفی مباد کہ (ب) اسم مفعول است از (الف)۔

(اردو) دیکھو (آژیدن و آژیدہ)

اژیر بقول برہان وہفت وجامع بروزن وزیر بمعنی ہوشمند وزیرک و عاقل باشد ومردم پرہیزگار را نیز گویند۔ خان آرزو در سراج بہ ذکر قول برہان فرماید کہ تحقیق این در زیر (آژیر) بجدہ گذشت و در ممدودہ گوید کہ (۱) بمعنی ہشیار وخبردار وبقول بعضی (۲) بمعنی مطلق بانگ وفریاد وبقول برخی (۳) بمعنی بانگ وفریاد ستوران وبقول سامانی (۴) بمعنی آمادہ ومہیّا (الخ) وفرماید کہ تحقیق آنست کہ (ازیر) بقصر مخفف (آزیر) بمد است و (ہزیر) بہا مبدّل آن و (ہجیر) مبدّل (ہزیر) وہر چہار بیک معنی وصحیح ہمان معنی اول است (الخ)

مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این (ہجیر) است کہ بقول صاحب برہان بضم اول بمعنی خوب ونیک ونیکو وزبدہ وخلاصہ باشد عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود ہای ہوز را بالف بدل کردند چنانکہ (ہمیان) و (امیان) وجیم عربی بدل شد بہ زای فارسی ہمچون (کج) و (کژ) وضمۂ ہای ہوز بعد تبدیلش بہ ہمزہ مبدل بہ فتح شد بہ مناسبت آن پس (ہجیر) (اژیر) شد وہمین طور در (ہزیر) ہم جیم عربی را بزای ہوز بدل کردند چنانکہ (چوجہ) و (چوزہ) ومعنی ہوشمند وزیرک مجاز باشد از خوب ونیک وزبدہ وخلاصہ کہ معنی حقیقی (ہجیر) بود ومد در (آژیر) نتیجۂ لب ولہجہ

مقامی است پس بخیال ما (آزیر) بہ زای ہوز را از ین ہیچ تعلق نیست و ما تحقیقش بجای خودش کردہ ایم کہ گذشت و بہ تحقیق ما (آزیر) بمعنی آزار و رنج و محنت قرار یافتہ است نہ ہوشمند و زیرک و قاعدۂ فارسی اجازت این ہم نمیدہد کہ زای ہوز را بہ زای فارسی بدل کنیم و این تبدیل را اگر بر خلاف قیاس ہم گیریم اختلاف معنی ہم اجازت نمی دہد کہ (اژیر) را مبدل (آزیر) قرار دہیم (اردو) دیکھو (آژیر)

الف مقصورہ با سین مہملہ

اس بقول صاحب ہفت قلزم بضم اول و سین مہملہ زدہ بمعنی عقل آمدہ و در اکثر کتب فرہنگ این لغت در قطار فارسی است ولیکن صاحب مؤید این را ترکی نوشتہ (انتہی) مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغت عرب است این را بہر سہ حرکت و تشدید سین بمعنی بنیاد و اصل ہر چیز نوشتہ و مشہور بالضم است و صاحب لغات ترکی فرماید کہ بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ بمعنی عقل (الخ) اگرچہ از مؤید تصدیق بیان صاحب ہفت می شود ولیکن بخیال ما صاحب لغات ترکی بخصوصیت زبان ترکی معتبر تر از مؤید باشد و باید کہ بمعنی عقل این را بالکسر گیریم باقی حال این قدر متحقق است کہ این لغت فارسی زبان نیست و سند استعمال این در فارسی پیش نشد و از محققین فرس ہم کسی ذکر این نکرد و عجبی نیست کہ ترکان ہم این را از عربی گرفتہ مجازاً بمعنی عقل استعمال کردہ باشند کہ عقل بنیاد و اصل افعال انسان است (اردو) عقل - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - بدھ - گیان - دانائی - وہ قوت جس کے وسیلہ سے انسان برے - بھلے کی تمیز اور دقائق اشیا کو حل کرے -

اسا | بقول برہان و جامع و ناصری و ہفت بروزن رسا (۱) خمیازہ و دہان درہ باشد وآن بسبب خواب یا خمار یا کاہلی بہم رسد و (۲) بمعنی شبیہ و نظیر و مانند ہم۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج فرماید کہ بہر دو معنی در ممدودہ ہم آمدہ و در ممدودہ فرماید کہ ممکن است کہ (آسا) در اصل بنون بودہ باشد یعنی (آسان) و سان بحذف اول و آسا بحذف آخر مخفف آنست مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این بمعنی اوّل (آسا) است کہ در ممدودہ گذشت و آنرا فارسیان از آسودگی و آسایش اخذ کردہ باشند مصدر آسائیدن را ہم بدان تعلق است و بدین وجہ دہان درہ را (آسا) نام کردہ باشند کہ دافع کسل اعصاب دہان و ذریعۂ آسایش است و (اسا) بہ مقصورہ مخففش نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد و بمعنی دوم خیال ما این است کہ اصل این (سا) لغت سنسکرت است کہ بقول صاحب ساطع افادۂ معنی شباہت و ماندگی دہد فارسیان این را از سنسکرت گرفتند و بہمین معنی استعمال کردند۔ صاحب برہان (سا) را بہ معنی دوم آوردہ است و بزیادت الف وصلی در اوّل (اسا) شد و نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی آنرا (آسا) کرد و بزیادت نون در آخر (سان) کردند چنانکہ (پاداش) و (پاداشن) و (جانا) و (جانان) (ابوالفرج ؒ) عزم جرمش بہ جنبش و بسکون ٭ آسمان و زمین اسا باشد (اردو) دیکھو (آسا کے دوسرے اور تیسرے معنی)

اساردن | بقول برہان بارای قرشت بروزن فلاطون۔ بیخ گیاہیست کہ غلاف زر البیخ است و بعضی گویند بیخ سنبل رومی است اگر آنرا بکوبند و با شیر تازہ بیامیزند و بہ زیر خصیہ بمالند نعوظ عجب آورد۔ صاحب جامع این را سنبل کوہی گوید۔ صاحب ناصری

بذکر این فرماید که این لغت پارسی نیست و صاحب انند صراحت کند که لغت یونانی است
و صاحب سواء السبیل نوشته که بیونانی این را اسران گویند۔ صاحب مؤید ذکر این بذیل
لغات فرس کند و بحوالۂ زفانگویا فرماید که داروئی است که بہندی آنرا (نگر) گویند۔ صاحب
محیط فرماید که لغت سریانی است و بیونانی (سرانیون) و بہندی (تگر) و (گٹھونہ) و (سکندبالا)
و (کراس) و (بندکہر) نامند گیاہی است پر گرہ و اندک طولانی۔ خشک در آخر دوم و
بقول شیخ گرم و خشک در سوم و بقول گیلانی و شیخ مجفف و قابض و مفتح و مسکن جمیع
اوجاع باطنی و منافع کثیرہ دارد (اردو) بقول صاحب محیط (تگر) گٹھونہ۔ سکندبالا
کراس۔ بندکہر۔ ایک دوا کا نام جو تیسرے درجہ مین گرم و خشک ہے۔

اساره بقول صاحب شمس لغت فارسی است بمعنی حساب۔ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نه کرد و نه سندی پیش شد و ماخذ این بخیال ما جز این نمی آید که از لغت (اداره)
که بمعنی دفتر گذشت به تبدیل دال مہملہ به سین (اساره) کرده باشند چنانکه (پاد) و (پاس)
که بمعنی نگہبان است باقی حال بغیر وجود سند استعمال ما این را قابل وثوق نداریم که معاصرین
عجم ازین ساکت اند و کسی مؤید صاحب شمس نیست (اردو) دیکھو آواره کی تیسری معنی

اساس بقول بہار بالفتح (۱) بنیاد و (۲) عمارت۔ جمع اوّل اسس بضمتین
و جمع ثانی اساس بوزن افراس و فرماید که بالفظ انداختن و برآوردن و برکشیدن و
بستن و گستردن و نہادن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربیست بقول صاحب منتخب
بالفتح بنیاد و اُسُس بضمتین جمع۔ صاحب انند بحوالۂ منتهی الارب بذکر ہر دو معنی بیان

کردہ بہار فرماید کہ جمع ثانی (اس آس) است بروزن (افراس) (الخ) فارسیان استعمال این با مصادر متعددہ فرض کردہ اند کہ در ملحقات می آید و انحصار بر مصادر بیان کردہ بہار نباشد (انوری سنہ ۵) قصور عقل تصور کند جلالت تو* اساس طور تحمل کند تجلی را* (ولہ سنہ ۵۲) تقدیر گرد بارہ حزم تو طوف کرد* گفتا زہی اساس کہ دارد حصار ملک* معاصرین عجم ہم استعمال این کنند۔ صاحب (یوسف سراج) آوردہ " یوسف سراج سوزن بدست سرش را بالا کرد۔ دید کہ یک اساسی پیدا شد و اصلا بخیالش نرسید کہ این اساس و تدارک برای اوست (اردو) (۱) بنیاد۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث۔ جڑ۔ اصل (۲) عمارت بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث۔ آبادی۔ مکان۔ محل۔ مسکن۔ گھر۔

اساس افگندن (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی از خسرو دہلوی آوردہ (سنہ ۵) شاہ گفتہ کہ آن ہنر پیوند* نہ بہ تنہا اساس کار افگند* مؤلف گوید کہ از سندش مصدر (اساس کار افگندن) پیدا است و اگر این را عام کنیم (اساس چیزی افگندن) باشد بمعنی بنیاد چیزی و کاری قائم کردن (اردو) کسی کام یا کسی چیز کی بنا ڈالنا۔ نیو ڈالنا۔

اساس انداختن (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از والہ ہروی سند آوردہ (سنہ ۵) بکوی کس رخ زردی نمی بریم کہ نقرہ* اساس کلبہ ما را زکہربا انداخت* مؤلف گوید کہ ازین سند (اساس کلبہ انداختن) پیدا میشود۔ بمعنی بنیاد خانہ قائم کردن و بضرورت تعمیم باید کہ (اساس چیزی انداختن) قائم کنیم (اردو) کسی چیز کی بنا ڈالنا۔ بنیاد ڈالنا۔ جیسے مکان کی بنا ڈالنا۔

(الف) اساس برآوردن | استعمال -
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
و از ظہوری سند آوردہ (ع) ز موجی جہان را
بہ بافم پلاس ⁂ ز خشتی بکیوان برآرم اساس ⁂
مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ این را ----

(ب) اساس برآوردن از کیوان | معنی
بلندی بنای خانہ را از کیوان گذراندن و خانہ
ساختن کہ از فلک ہفتم بلند باشد قائم کنیم و برای
تعمیم معنی بعوض کیوان فلک یا چیزی ہم قائم
توان کرد (اردو) (الف) عمارت کا بلند
کرنا - (ب) عمارت کا زحل یا آسمان یا اور
کسی چیز سے بلند کرنا -

اساس برکشیدن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از خسرو
دہلوی سند آوردہ (ع) لیک اساسیکہ
تو ش برکشند ⁂ از لقب خاص بزیور کشند ⁂
مؤلف گوید کہ بمعنی قائم کردن بنیاد باشد
(اردو) بنیاد ڈالنا - بنا ڈالنا -

اساس بستن | (استعمال) صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و از نظامی گنجوی
سند آوردہ (ع) زمینی کہ دارد بر و بوم
سست ⁂ اساسی بر او بست نتوان
درست ⁂ مؤلف گوید کہ بمعنی قائم کردن
مکان باشد و در اینجا اساس بمعنی دومش
آمدہ (اردو) گھر بنانا - بقول آصفیہ مکان
بنانا - مکان کی تعمیر کرنا - عمارت بنانا -

اساس داشتن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از وحشی
بافقی سند آوردہ (ع) اساسی گر نداری
کوہ بنیاد ⁂ غم خود خور کہ کاہی در رہ باد ⁂ مؤلف
گوید کہ بمعنی استحکام داشتن باشد و این مجاز است
مخفی مباد کہ اگرچہ معنی لفظی (اساس داشتن)
بمعنی (بنیاد داشتن) است ولیکن چیز بنیاددار
و مکان بنیاددار را مستحکم گیرند و از ہمین است

که (اساس داشتن) کنایه باشد به استحکام داشتن
یعنی شعر این است که اگر تو مثل کوه استحکام
نداری غم خود بخور که ہمچو کاہے درره بادہستی
(اردو) مستحکم ہونا۔ استحکام رکھنا۔

اساس زدن | استعمال۔ مرادف اساس (۱۵۴۴)
نہادن است یعنی بنیاد قائم کردن (انوری ۵)
زند رضا و خلافش اساس کون و فساد ؛ دہد
عتاب و نوالش نشان خوف و رجا ؛ مخفی مبادا
که از کلام انوری که بالا مذکور شد (اساس کون
و فساد زدن) پیداست و این ہم داخل
باشد در تعمیم (اساس چیزی زدن) ہمچو (اساس
چیزی افگندن) که بر اساس افگندن گذشت
(اردو) بنیاد ڈالنا۔ بناڈالنا۔

اساس ساختن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی
از جبلی غرجستانی پیش کرده (۵) اساس
مدحت تو روز و شب ہمی سازم ؛ لباس حمد
تو روز و شب ہمی پوشم ؛ مؤلف گوید مرادف
اساس نہادن است یعنی بنیاد قائم کردن۔
و از کلام جبلی (اساس مدحت ساختن) پیداست
و این داخل باشد در تعمیم (اساس چیزی ساختن)
بمعنی بنیاد چیزی قائم کردن (اردو) بنیاد
ڈالنا۔ بناڈالنا۔

اساسِ کار افگندن | استعمال۔ بمعنی
بنیاد کاری قائم کردن۔ سند این بر اساس
افگندن گذشت و این در تعمیم (اساس چیزے
افگندن) داخل باشد که بذیل (اساس افگندن)
مذکور شد (اردو) کسی کام کی بنیاد ڈالنا۔
بناڈالنا۔

اساس کردن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی
از کلام خسرو دہلوی پیش کرده (۵) اہل
بود تا که زروی قیاس ؛ زآب و گل من چه
توان کرد اساس ؛ مؤلف گوید که بمعنی خانه کردن

و خانه ساختن مرادف (اساس بستن) است
و در ینجا لفظ اساس بمعنی دوّم اوست که بجای بستن
گذشت (اردو) دیکھو اساس بستن۔

اساسِ کلبه انداختن | استعمال بمعنی بنیاد
کلبه قائم کردن است سند این بر (اساس انداختن)
گذشت و این داخل است در تعمیم (اساس
چیزی انداختن) که بذیل اساس انداختن مذکور
شد (اردو) گھر کی بناڈالنا۔

اساس کندن | استعمال۔ بمعنی کندیدن (١٥١٤)
بنیاد چیزی و صحیح آنست که این را (اساس
چیزی کندن) قائم کنیم (عرفی ع) طوفان
ناز و عشوه اساس امید کنده ٭ ای دل جهان جهان
طلب آرزو فشان ٭ (اردو) کسی چیز کی بنیاد
اکھیڑنا۔

اساس گستردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و از کلام هاتفی جامی
سندی پیش کرده (ع) برسم نصیحت گسترده اساس

ادا کرد در صورت التماس ٭ مؤلف گوید که
بمعنی بنیاد قائم کردن است (اردو) بناڈالنا

اساس محکم است | استعمال بمعنی بنیاد چیزی (١٥١٥)
محکم است۔ باشد پس باید که اینرا (اساس چیزی
محکم است) گیریم (انوری ع) با دارا در شارع
حکمت شتابی دائم است ٭ خاک را از فضله حکمت
اساسی محکم است ٭ (اردو) کسی چیز کی بنیاد مستحکم ہے

اساس نهادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی بنیاد
چیزی قائم کردن است پس باید که اینرا (اساس
چیزی نهادن) قائم کنیم و در تعمیم این داخل است
(الف) (اساس اقامت نهادن) بمعنی اقامت
ورزیدن (انوری ع) چون مراد خویش را با ملک
ری کردم قیاس ٭ در خراسان تازه بنهادم اقامت
را اساس ٭ و هم چنین --------
(ب) (اساس دولت نهادن) بمعنی قائم کردن
بنیاد دولت۔ صاحب آصفی سند این از معنی

نیشاپوری پیش کردہ (ص) ای برادر زادہ صدری
کہ دولت را اساس ؛ از زمین کاشغر تا بحر قسطنطین
نہاد ؛ وہم ازین است ---------
(ج) (اساس روزگار نہادن) بمعنی قائم کردن
بنیاد جہان (انوری ص) قدرت برون بماند
چو بنای کن فکان ؛ بنہاد اساس دائرہ کردار
روزگار ؛ وہم چنین باشد ---------

(د) (اساس ملک نہادن) بمعنی بنیاد ملکی قائم کردن
چنانکہ انوری گوید (ص) اساس ملکی کز بہر خدمتت
نہ نہند ؛ ز نعل اسپ حوادث خراب دہامون باد ؛
(اردو) کسی چیز کی بنیاد یا بناء ڈالنا (الف) اقامت
اختیار کرنا ۔ (ب) دولت کی بنیاد ڈالنا ۔
(ج) دنیا کی بنیاد ڈالنا ۔ (د) ملک و دولت
کی بناڈالنا ۔

اساسہ | بقول برہان وجامع بفتح اوّل بر وزن نواسہ (۱) بمعنی نگرستن بگوشۂ چشم
و واپس دیدن باشد و (۲) بمعنی سامان وجمعیت بسیار ہم ہست وبکسر اوّل ہم
گفتہ اند خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بمعنی دوم بہر دو شاہی
مثلثہ است ولفظ عربی است بمعنی اسباب خانہ پس تصحیف وغلط کردہ ہم در لفظ
وہم در معنی (الخ) صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلا و ہم صاحبان جہانگیری
ومؤید بر معنی اوّل قانع مؤلف گوید کہ (اساس) بالضم بزبان سنسکرت بمعنی امید
و آرزو داشتن است (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت ہای
ہوز در آخر این (اساسہ) کردہ بمعنی اوّل استعمالش کردہ باشند مقصود محققین اوّل الذ
از معنی مصدری حاصل بالمصدر باشد یعنی معاینہ بگوشۂ چشم و واپس دیدن کہ این قسم مشاہد
از شخصی بظہور آید کہ بالمعنی توجہش بچیزی باشد و من وجہ تعلق دارد با معنی امید داری و

وآرزومندی۔ نسبت معنی دوم خیال خان آرزو قرین قیاس است وعجبی نیست کہ فارسیان خلاف قیاس بہ تبدیل ثای مثلثہ باسین مہملہ مفرس کردہ باشند واللہ اعلم۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ فتح اول بمعنی اول و استعمال فرس بوجہ الف اول است واین تصرف فارسیان باشد ووجہ کسرۂ اول در معنی دوم ہیچ بفہم نمی آید (اردو) (۱) دکن مین کہتے ہین (کوری نگاہ سے دیکھنا) یعنی اس چیز یا اس شخص کو مخفی طور پر دیکھنا جو روبرو نہو بلکہ پیچھے ہو۔ دزدیدہ نگاہی کہ سکتے ہین (کن انکھیون سے دیکھنا) بقول صاحب آصفیہ گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ پوشیدہ نظر کرنا۔ آنکھ چرا کر دیکھنا (حاصل بالمصدر کے معنون مین) یعنی ترچھی نگاہ کا مشاہدہ) (۲) اثاثہ۔ بقول امیر (عربی) مذکر بمعنی کپڑا لتّا۔ زیور۔ اسباب سرمایہ اردو مین مستعمل ہے (ذوق ؎ نہین ہے خانہ بدوشون کو حاجت سامان ۔ اثاثہ چاہیئے کیا خانۂ کمان کے لئے ۔

اسالیطوس بقول۔ صاحب برہان و ہفت وانند بکسر لام وسکون تحتانی وضم طای حطی وواو وسین بی نقطہ ساکن بہ یونانی کلیست کہ آن را بعربی طلین کرمی خوانند وآن گلی باشد سیاہ رنگ ووجہ تسمیہ آنست کہ در اول برگ برآوردن درخت انگور از آن گل بر درخت مالند تا کرم برگ آنرا نخورد وچشمہای تاک را تباہ نکند صاحب مخزن (طلین کرمی) گوید کہ خاکی است کہ از بلاد سودیا آورند۔ سیاہ۔ کریہ الرائحہ شبیہ بہ نجم۔ گویند کہ از چوب صنوبر گیرند نافع است جہت حفظ آفات تاک انگور۔ طبیعت آن سرد وخشک وافعال وخواص آن محلل وجالی ودر اکتحال جہت رویدن اشفار ودر ادویۂ رفع

کلف وحکہ مستعمل ومنافع بسیار دارد۔ صاحب محیط این را بر (گل کرمی) نوشتہ فرمایدکہ این را بہ یونانی (اسالیطس) نامند (اردو) ایک سیاہ مٹی جو صنوبر کی لکڑی سے حاصل ہوتی ہے انگور کی بیل کے لئے نافع ہے یعنی اوس کے استعمال سے بیلون کو کیڑے نقصان نہین پہونچا سکتے۔

اسالیون بقول صاحب برہان وہفت واتند بکسر لام وضم تحتانی وسکون واو ونون تخم کرفس کوہی است۔ صاحب محیط بر کرفس جبلی فرمایدکہ این را بہ یونانی (اسالیون) نامند۔ قوی تر از کرفس بستانی گرم وخشک در سوم وآشامیدن تخم وبیخ آن جہت ادرار بول وحیض نافع وبر (کرفس) گویدکہ معرب است از (کرفش۔ فارسی) وبہندی اجموذ نامند (اردو) پہاڑی اجمود جس کو عام اطبا کرفس کہتے ہین۔ یہ ایک دوا ہے جو گرم وخشک تیسرے درجہ مین ہے۔ ادراری عمل کرتی ہے۔

اسامی بقول بہار بالفتح جمع اسم وبالمد چنانچہ شہرت دارد خطا ست (امیر حسن دہلوی سے) اسامی سگان کوی او در یک ورق دیدم ؛ دران دیباچہ دولت حشم عالمی گنجد ؛ **مؤلف** گویدکہ اسم بقول منتخب بالکسر یا بضم نشان وعلامت چیزی ونام (الخ) و اسما جمع آن واسماوات واسامی بہ تشدید یا وبہ تخفیف آن جمع الجمع۔ فارسیان استعمال این کنند بہ تشدید یای تحتانی وبدون تشدید ہم (اردو) اسامی۔ بقول امیر (مؤنث) اردو مین بجائے واحد مستعمل ہے۔ اسی وجہ سے اسکی جمع اسامیان لاتے ہین **مؤلف** کہتا ہے کہ (اسامی) کا ترجمہ اردو مین اسما ہے۔

طبعزاد جناب ملّا رضای شوستری جوز تخلّص دام لطفہ

شکر خدا کہ چاپ شد این جلد چارمین	مطبوع خاص و عام بود درہمہ صفات
جوز نوشتہ سال اشاعت بہ تخرجہ	بی ہمسر است درہمہ باب آصف اللغات
	۳۰۵ ۱۶۳۳

۳۰۵
۱۳۲۸

تمام شد جلد چہارم

واجب العرض

بدینوجہ کہ ہم نے کل نسخہای مطبوعہ کو پبلک کے لئے وقف کردیا ہے اور اس کتاب کے حق تالیف کو بہی پبلک کی نذر کردیا ہے اس لئے آیندہ اسکی ضرورت نہین خیال کی جاتی کہ ہرایک نسخہ پر مؤلّف کے دستخط رہین صرف بطور رسالۂ مطبوعۂ عزیز المطابع ہمنے آخر پر دستخط کئے ہین ۔

(مؤلّف)

(عزیز المطابع - حیدرآباد دکن)

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ طلبہ [illegible] کتابیں [illegible]

۴۔ [illegible] لازم ہے [illegible]

[illegible] کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا [illegible] منع ہے

[illegible] فقط